

حقیق

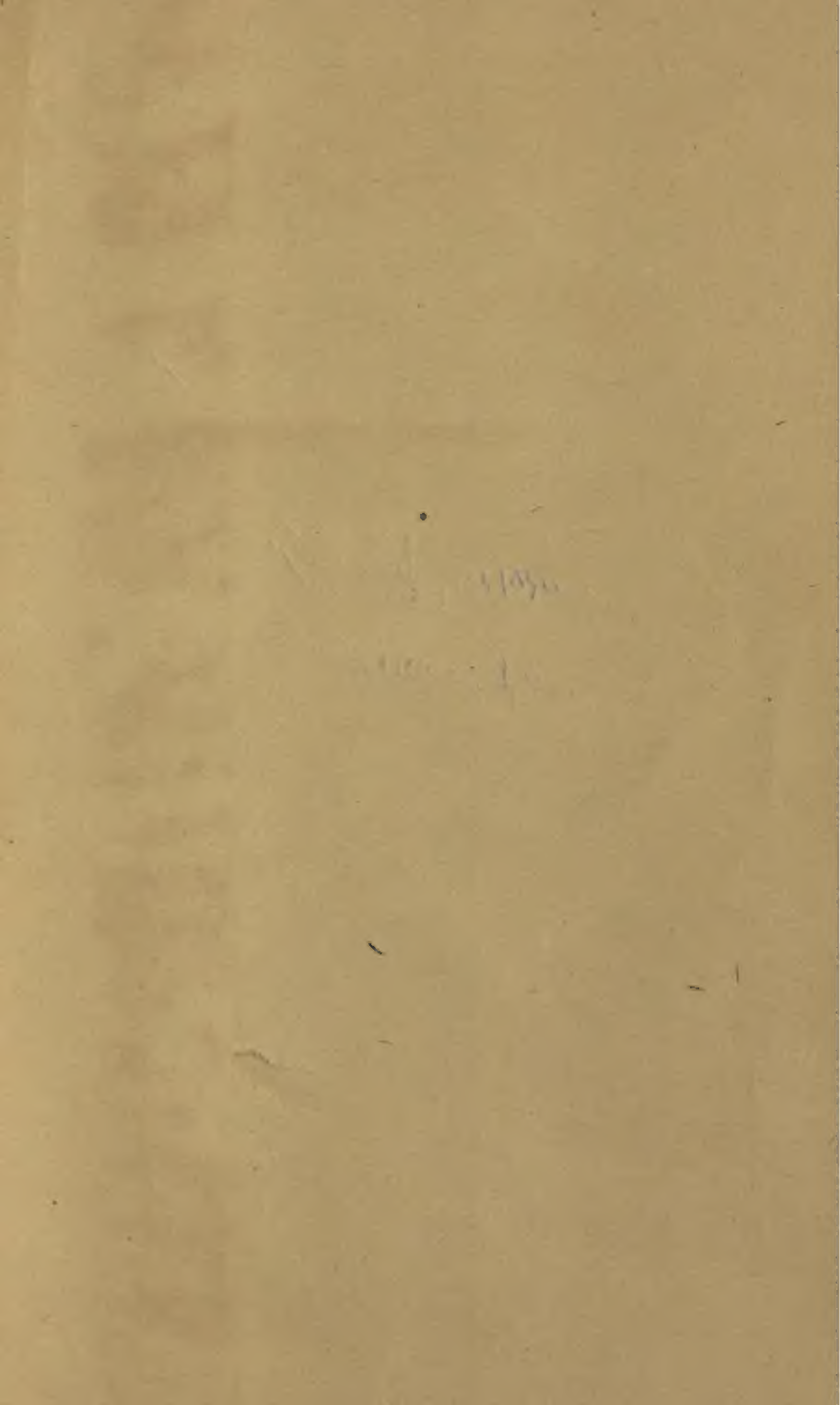
فرائض

احم

قیمت الجلد

Rs. 7.50

محمد بن محمد اسد مسکن سلیمنی - لاہور



جملہ حقوق محفوظ ہیں

حقوق و فرائض اسلام

جس میں

پیدائش سے موت تک ہر قسم کے اعتقادی اور عملی حقوق و فرائض
جو ایک مسلمان کے ذمہ واجب الاداء ہیں بحوالہ آیات و احادیث
واضح اور ثابت کئے گئے ہیں



ناشران

ملک دین محمد انبیا سنہ اشاعت ۱۳۸۵ھ و ۱۳۸۶ھ



نقش ششم

قیمت مجلد سات روپے پچاس پیسے



TECHNICAL SUPPORT BY



CHUGHTAI
PUBLIC LIBRARY

Masood Faisal Jhandir Library

ملک محمد عارف پرنٹر پبلشر نے اپنے دین محمدی پریس لاہور میں چھپوا کر اشاعت منزل قبل روڈ لاہور سے شائع کیا۔

دیباچہ

عہدِ حاضر میں کہ مادی ترقی زوروں پر ہے۔ اور مذہب کی طرف سے نہ صرف غفلت برتی جا رہی ہے، بلکہ جہالت و کوتاہ نظری کے باعث احکامِ دینی کو ترقی کی راہ میں رکاوٹ خیال کیا جا رہا ہے۔ اس بات کی سخت ضرورت تھی کہ مسلمانوں کو ان کے مذہبی حقوق و فرائض یاد دلا کر دینی اور دنیوی ترقی کی حقیقی شاہراہ پر گام زن کیا جائے۔ چنانچہ اسی مقصد کو پیش نظر رکھ کر یہ کتاب تالیف کی گئی ہے۔ یوں تو قرآن کریم اور احادیث میں احکامِ شرعی نہایت شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں لیکن ان سے پورا پورا فائدہ وہی لوگ اٹھا سکتے ہیں جنہیں عربی و فارسی پر زبردست قدرت حاصل ہو۔ اور جو نہایت محنت و کاوش سے ان کا استنباط کر کے انہیں یکجا کر سکیں۔ عوام میں اول تو اس قدر قابلیت ہی نہیں کہ وہ عربی و فارسی کو سمجھ سکیں دوسرے زمانے کی ہوا سے بچید متاثر ہونے کے باعث ان کے مذہبی احساسات اس قدر مُردہ ہو گئے ہیں کہ انہیں کسی عالمِ دین کے پاس جا کر مسائلِ مذہبی کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کا خیال بھی نہیں۔ بنا بریں یہ کتاب جس میں اسلام کے تمام حقوق و فرائض نہایت وضاحت کے ساتھ سلیس و شستہ اردو زبان میں

بیان کئے گئے ہیں۔ عامۃ المسلمین کے لئے یقیناً چراغ ہدایت ثابت ہوگی۔
 اس کتاب میں قرآن مجید اور کتب احادیث معتبر کی ورق گردانی کر کے
 نہایت تلاش و تحقیق سے وہ تمام اسلامی فرائض یکجا کر دیئے گئے ہیں جن کا ادا
 کرنا ہر مسلمان کے لئے مذہباً فرض ہے اور جن کی بجا آوری کے بغیر مسلمان صحیح
 معنی میں مسلمان نہیں بن سکتا۔ ارکان اسلام یعنی توحید۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔
 اور حج کے علاوہ مذہبی رسوم اور دیگر مسائل مثلاً تعلیم و ادب شفیقت و مہربانی
 حقوق والدین حقوق الزوجین۔ میراث حقوق ہمسایہ۔ حقوق مہمان۔
 حقوق السائل۔ حقوق یتامیٰ حقوق اجباب۔ حقوق اعداء۔ حقوق اہل کتاب۔
 حقوق اہل معاملہ۔ حقوق تجارت۔ حقوق عامہ عباد وغیرہ مناسب ترتیب و تدوین
 کے ساتھ نہایت واضح اور دلکش پیرائے میں بیان کئے گئے ہیں۔
 یقین و اثق ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ مسلمانوں کے لئے مفید ثابت ہوگا۔
 اور مندرجہ فرائض دینی پر عمل پیرا ہونے سے ان کا دل بے دینی کی کدورت و
 آلائش سے پاک و صاف ہو کر اسلام کے عالم افروز نور سے منور ہو جائے گا۔
 جس کی روشنی میں وہ فلاح و اربین حاصل کر کے شاید مقصود سے ہم آغوش
 ہو جائیں گے۔

خاکسار

فیروز الدین غفرلہ

فہرست مضامین کتاب حقوق و فرائض اسلام

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۶	خشوع و خضوع		حقوق اللہ
۴۸	تضرع و عجز		(اعمال قلبی)
۵۱	بلید سے بیدار ہونے کے بعد کی دعا	۱	ایمان
۵۲	گھر سے باہر نکلنے کی دعا	۵	ایمان باللہ
۵۲	گھر میں آنے کی دعا	۵	ایمان بالانبیاء
۵۳	مسجد میں داخل ہونے کی دعا	۶	ایمان بالکتاب
۵۳	مسجد سے باہر نکلنے کی دعا	۷	ایمان بالملائکہ
۵۳	فجر کی سنتوں کے بعد کی دعا	۸	ایمان بالیوم الآخر
۵۳	فجر اور مغرب کے بعد کی دعائیں	۹	ایمان بالقدر
۵۵	صبح اور شام کی دعائیں	۲۸ تا ۱۰	توحید و مخالفت شرک
۵۵	نماز کے بعد کی دعائیں	۲۹	(رجاء و امید)
۵۶	دھنوسے پیلے اور تہ کی دعا	۳۰	خشیتہ - رجبتہ - تقویٰ
۵۷	کھانا کھانے کی دعا	۳۱	اطاعت
۵۷	ریح و غم اور بے قراری کیوت کی دعائیں	۳۲	ایفاء عہد
۵۸	سفر کے وقت کی دعائیں	۳۳	انابت و رجوع
۵۹	کفازہ مجلس کی دعا	۳۴	تسلیم و رضا
۵۹	سوئے کے وقت کی دعائیں	۳۴	توکل
۵۹	پاخانے میں آمد و رفت کرتے وقت کی دعائیں	۳۷	استقامت
۶۰	بیمار ٹھیکے کے وقت کی دعا		اعمال لسانی
۶۰	چاند دیکھتے وقت کی دعا	۳۸	خدا کی عظمت
۶۰	روزہ کھولنے کی دعا	۳۹	تسبیح و تہلیل
۶۱	لیات التہجد کی دعا	۴۰	حمد و ثناء
۶۱	آئینہ دیکھنے کی دعا	۴۰	ذکر اللہ
۶۱	تاکیر سینے کے وقت کی دعا	۴۱	ذکر نعمت
۶۱	کلوٹ باؤل اور سخت ہو کر ہفت کی دعائیں	۴۲	شکر
۶۱	ببتلے مصیبت کی دعا	۴۳	دعا
۶۲	دعا پڑھے	۴۴	توبہ و استغفار
۶۳	افتراء علی اللہ	۴۵	استعاذہ
۶۳	آیات الہی سے استہزاء	۴۶	استعانت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۰۱	نماز عشاء کی کیفیت		اعمال بدنی
۱۰۱	نماز سے فارغ ہونے کے بعد کے احوال		صلوۃ
۱۰۲	نماز جماعت کی فضیلت اور اس کی تاکید	۶۴	طہارت
۱۰۵	انامت	۶۶	پانی کے مسائل
۱۰۸	مفسدات نماز	۶۸	کنوس کے مسائل
۱۰۸	نکوحات نماز	۶۹	نماز (طبیعی) کا بیان
۱۰۹	نماز میں حدیث ہو جانے کا بیان	۷۰	وہ اشیاء جن میں نجاست غلیظہ ہے
۱۰۹	فوت شدہ نمازوں کی قضا و	۷۰	نہی مرتبہ خفیفہ
۱۱۱	مریض اور معذور کی نماز	۷۱	نماز (اشیاء کی پاکیزگی کا طریق)
۱۱۱	نماز تنجید اور تراویح	۷۲	نجاتوں کے اقسام
۱۱۲	نماز و نذر	۷۳	پیشاب یا نجانہ کے آداب
۱۱۳	ان باتوں کا ذکر جو نماز میں جائز ہیں	۷۵	و غیریہ
۱۱۳	یا نا جائز ہیں	۷۶	قائض و غیور و غوث و غنی والی چیزیں
۱۱۳	آیات قرآنی کے جوابات	۸۰	سوز و دل کا علاج
۱۱۳	نماز چاشت	۸۰	بیان حیض
۱۱۳	تختہ المسجد	۸۱	بیان نفاس
۱۱۴	صلوۃ التبیح	۸۲	بیان استحاضہ
۱۱۵	صلوۃ الازمین	۸۳	غسل جنابت
۱۱۵	نماز استسقاء	۸۳	تیمم
۱۱۶	نماز حاجت	۸۵	مساجد اور ان کے حقوق
۱۱۶	نماز جمعہ	۸۶	اوقات نماز
۱۲۳	نماز عیدین	۸۸	جمع بین الصلوۃین
۱۲۶	نماز استسقاء	۹۱	اذان اور اقامت کا بیان
۱۲۶	نماز گسوت و خشوع	۹۱	نماز کے شرائط و ارکان
۱۲۸	نماز خوف و سفر	۹۳	استقبال قبلہ اور ترکیب نماز
۱۳۰	نماز صبح	۹۴	نماز کے واجبات
۱۳۲	سجدہ تلاوت	۹۶	نماز کی مستحبات
۱۳۲	سجدہ شکر	۹۶	نماز پڑھنے کی ترکیب
۱۳۳	نماز جنازہ	۹۸	سُتْرہ
۱۳۵	روزہ	۹۹	نماز فجر کی کیفیت
		۱۰۰	نماز ظہر کی کیفیت
		۱۰۰	نماز عصر کی کیفیت
		۱۰۰	نماز مغرب کی کیفیت
۱۴۲	زکوٰۃ		
۱۴۵	وجوب زکوٰۃ کی شرطیں		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۹۱	صہایت و نصرت	۱۴۶	وہ چیزیں جن پر زکوٰۃ فرض نہیں
۱۹۳	درود و سلام	۱۴۷	چاندی سونے اور مالی تجارت کی زکوٰۃ
۱۹۴	روغنہ مبارک کی زیارت	۱۴۸	جانوروں کی زکوٰۃ
۱۹۶	اوسب میں افراط و تفریط کرنیکی ممانعت	۱۴۸	عشر یعنی زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ
۲۰۰	جھوٹا بات کو آب کی طرف نسبت کرنے کی ممانعت	۱۴۹	مصارف زکوٰۃ
۲۰۱	تمام پیغمبروں کے حقوق	۱۵۱	حج
۲۰۱	سب پر یکساں ایمان لانا اور سب کو اولاد کو برحق ماننا	۱۵۴	حج کے فرائض
۲۰۳	اقتداء	۱۵۴	حج کے واجبات
۲۰۳	حقوق النفس	۱۵۶	ارکان حج کی تشریح
۲۰۴	حفاظت جان	۱۶۱	حج کا مسنون اور مستحب طریقہ
۲۰۴	حفاظت جان (دوسروں کے مقابلے میں)	۱۶۸	عمرة
۱۶۸	حفاظت جسم	۱۶۸	تہران
۲۰۸	طہارت	۱۶۸	تشیع
۲۱۰	حفاظت جسم اور متطلب	۱۶۸	جنایات
۲۱۱	طاعتین	۱۷۰	حقوق خانہ کعبہ و حرم مکہ
۱۶۲	حفاظت لوازم زندگی	۱۷۰	حقوق قرآن
۲۱۲	حفاظت مال	۱۷۲	استماع و انصاف
۲۱۳	نیسر	۱۷۳	توبہ و قرأت
۲۱۵	حفاظت ناموس دین	۱۷۳	تہذیب و فکر
۲۱۶	لباس	۱۷۴	خدائی قدرت کی نشانیوں میں غور کرنا
۲۱۹	مباحات	۱۷۶	خدائی قسم کا ادب
۲۲۰	افاعت نسل	۱۷۸	کفارت قسم
۲۲۲	نکاح	۱۸۰	حقوق العباد
۲۲۶	ماکولات محرمہ	۱۸۲	حقوق پیغمبر
۲۲۶	مشروبات محرمہ	۱۸۳	بیعت
۲۳۰	تعلیم	۱۸۴	عدم مخالفت
۲۳۲	حقوق علماء	۱۸۴	آداب
۲۳۳	اقتداء	۱۸۶	اتباع سنت
۲۳۴	ممانعت توہین	۱۸۶	احترام ازواج مطہرات
۲۳۶	مالی خدمت	۱۹۰	ایثار و سخاوت
۲۳۶		۱۹۱	ممانعت استہزاء

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۴۱	نہ دے	۲۳۷	حقوق متعلم
۲۴۲	نہ دے	۲۳۸	تبلیغ و ترویج
۲۴۶	نہ دے	۲۳۹	حقوق حاکم
۲۴۷	نہ دے	۲۴۱	غدا اور نقص عہد کی ممانعت
۲۴۸	نہ دے	۲۴۲	بغاوت و فساد کی ممانعت
۲۴۹	نہ دے	۲۴۳	حقوق رعایا
۲۵۰	نہ دے	۲۴۴	عدل و انصاف
۲۵۱	نہ دے	۲۴۵	منصب حکومت سے اجتناب
۲۵۲	نہ دے	۲۴۶	حاکم و ضلع فیصلہ نہ کرے تو اس کا حکم مردود ہے
۲۵۳	نہ دے	۲۴۷	خیر خواہی
۲۵۴	نہ دے	۲۴۸	حقوق والدین
۲۵۵	نہ دے	۲۴۹	ادب اور نرمی سے گفتگو کرنا
۲۵۶	نہ دے	۲۵۰	نہ دے
۲۵۷	نہ دے	۲۵۱	تعارف شرع بات کے علاوہ ہر امر میں والدین کی اطاعت
۲۵۸	نہ دے	۲۵۲	ادب و تعظیم
۲۵۹	نہ دے	۲۵۳	دعا سے مغفرت
۲۶۰	نہ دے	۲۵۴	خداوندگاری کی دعا
۲۶۱	نہ دے	۲۵۵	تسلیم و ستم
۲۶۲	نہ دے	۲۵۶	حقوق اولاد
۲۶۳	نہ دے	۲۵۷	تربیت و پرورش
۲۶۴	نہ دے	۲۵۸	تعلیم و ادب
۲۶۵	نہ دے	۲۵۹	شفقت و مہربانی
۲۶۶	نہ دے	۲۶۰	عقیدہ
۲۶۷	نہ دے	۲۶۱	میراث
۲۶۸	نہ دے	۲۶۲	عفو و درگزر
۲۶۹	نہ دے	۲۶۳	بہن سے ناراض نہ ہونا
۲۷۰	نہ دے	۲۶۴	حقوق زوجین
۲۷۱	نہ دے	۲۶۵	میراث
۲۷۲	نہ دے	۲۶۶	مرد و عورت کا عمر پرست ہے
۲۷۳	نہ دے	۲۶۷	خطبہ اور مخطوبہ کو دیکھنا منگنی اور اپنی مانگ
۲۷۴	نہ دے	۲۶۸	کو دیکھنا
۲۷۵	نہ دے	۲۶۹	عصمت و اطاعت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۶۹	شفقت و مہربانی	۳۰۷	حجب
۳۷۰	کھانے کی ہدایت	۳۰۸	تقسیم حصص کا بیان
۳۷۱	حفظ مال و مہربانی کی تاکید اور اس میں	۳۰۹	غوا
۳۷۲	تشریف نامہ کی مہربانی	۳۱۰	مذبح
۳۷۳	مہربانی کی کیا نیکوئی میں ہوں تو خدا کی	۳۱۱	مواضع اور رشت
۳۷۴	ان کے حقوق کی رعایت اور عدل	۳۱۲	حقوق مساویہ
۳۷۵	الشفقت	۳۱۳	برتنے کی چیزوں میں بخل نہ کرنا
۳۷۶	مہربانی اور غیر دستہ بندیوں کی ہدایت	۳۱۴	کسی طرہ کی تکلیف نہ دینا
۳۷۷	لوٹنے کی اور غلاموں کے حقوق	۳۱۵	شفقت
۳۷۸	آزاد اور نکاح کر دینا	۳۱۶	حفظ مومنوں پر
۳۷۹	مہربانی اور مہربانی کی ہدایت	۳۱۷	حقوق مہربان
۳۸۰	ادائے مال مقررہ	۳۱۸	مشایعت و مہربانی کو رخصت کر کے رقت
۳۸۱	عرب میں زمانہ تکلیف میں لوٹنے کی	۳۱۹	اس کے ساتھ آگے تک جانا
۳۸۲	کوڑا مارنے کیوں پر مجبور کر کے	۳۲۰	اشارہ اپنی حاجت و ضرورت پر دوسرے
۳۸۳	مستحق مہربانی	۳۲۱	کی حاجت کو ترجیح دینا
۳۸۴	مال و مہربانی اور اولاد میں انصاف	۳۲۲	خیر و بددعات
۳۸۵	دعائی پند کرانا	۳۲۳	میزبان کے حقوق
۳۸۶	شفقت و بددعات	۳۲۴	مہربان کے ساتھ دوسرے شخص کو
۳۸۷	نیک خوئی	۳۲۵	انذار و مہربانی کو کوڑا مارنا اور اس
۳۸۸	کھانا کھانا	۳۲۶	مستحقان میں سے کے بعد کوئی شخص
۳۸۹	غلاموں پر مہربانی نہ کرنا اور کسی کی	۳۲۷	آٹھ گونہ جلتے
۳۹۰	تہمت نہ لگانا	۳۲۸	وہائے خیر
۳۹۱	عفو و دلدل	۳۲۹	مہربان تین دن سے زیادہ قیام نہ کرے
۳۹۲	آقاؤں کے حقوق	۳۳۰	حقوق انتقال
۳۹۳	غلاموں کی خدمت اور رشت	۳۳۱	امراء و مالک پر اس کو نرمی سے جواب دینا
۳۹۴	حق شناسی اور خیر خواہی	۳۳۲	دوسرے کی تہمت نہ کرنا
۳۹۵	انصاف و مہربانی اور مہربانی کے حقوق	۳۳۳	مہربان
۳۹۶	مالی امداد	۳۳۴	سائل کو جھڑکنا نہیں چاہیے
۳۹۷	مال غنیمت میں ان لوگوں کا حصہ	۳۳۵	حقوق یتیم
۳۹۸	مہربانی کے گوشت کا حصہ	۳۳۶	مہربان سے ملنا
۳۹۹	کھانا کھانا	۳۳۷	بددعات اور خیر خواہی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	حقوق تجارت		حقوق اجاب
۳۶۷	نہ جانے سے بچنا	۳۴۷	قائدیہ کی تکفیر
۳۶۸	وہ جو عورت جین کی شرعاً مخالفت ہے	۳۴۸	بیابان
۳۶۹	جواز نیلام	۳۴۹	خسارہ و سورت
۳۷۰	میں سلمہ و زمین	۳۵۰	تعارف و باہمی واقفیت اور مڈناسی
۳۷۱	احتکار و انحصار کی پکڑ کیلئے غلہ و روغن		حقوق دشمن
۳۷۲	شرکت و وکالت		عدل و انصاف
۳۷۳	ریلو یعنی سود	۳۵۱	ظلم و زیادتی کی حمانعت
۳۷۴	حقوق رعایا و عباد	۳۵۲	دشمن سے تو ہمدرد عورتوں اور بچوں کی رعایت
۳۷۵	مسیح و مسیحی گارسی	۳۵۳	غدر اور بے وفائی سے بچنا
۳۷۶	وہ باعہ عورت نبی عن لنگڑیک کام	۳۵۴	دشمن کے لیے کی طرف سے مل چکی تو صلح کر لینا چاہیے
۳۷۷	بہن چاہت مسلمان اور عیسوی بات سے بچنا	۳۵۵	نقصان عمدہ کرنا
۳۷۸	رجوع	۳۵۶	بند و پیش آہیں تو پتہ دینا
۳۷۹	قرعہ	۳۵۷	دین سے باہر سے ہیں زبردستی نہ کرنا
۳۸۰	دیوانہ صباں کا جڑنا		حقوق اہل کتاب
۳۸۱	بہن کے مقابلہ میں بھڑائی کرنا		بحث میں نرمی
۳۸۲	افشاء رائے نہ کرنا	۳۵۸	کسی طرح کی زیادتی نہ کرنا
۳۸۳	کسی کے سامنے اس کی تعریف میں	۳۵۹	میل جول
۳۸۴	مبالغہ نہ کرنا	۳۶۰	فیصلے میں انصاف کرنا
۳۸۵	مزدوری مزدوری پوری سے دین	۳۶۱	حقوق اہل معاملہ
۳۸۶	دعا		اپ نفل میں انصاف
۳۸۷	چوری	۳۶۲	دھار دین دین ہو تو اسے گھوڑین
۳۸۸	عصب	۳۶۳	خوش معاملگی
۳۸۹	رشوت	۳۶۴	مردوں پر مقررہ مالدار سے تو اسے قرض
۳۹۰	قتل	۳۶۵	میں نہ حیرت نہ حیرت نہ حیرت نہ حیرت
۳۹۱	تصاغر و غریب	۳۶۶	بہنوں کو چاہئے کہ اسے قرض کی معافی نہ دے
۳۹۲	تغذیر و حدود	۳۶۷	نہ ہونے کے لئے قرض کی معافی نہ دے
	حقوق میت		نہ ہونے کے لئے قرض کی معافی نہ دے
۳۹۳	غسل	۳۶۸	نہ ہونے کے لئے قرض کی معافی نہ دے
۳۹۴	کفن	۳۶۹	نہ ہونے کے لئے قرض کی معافی نہ دے
۳۹۵	حنافہ کے لئے مقررہ	۳۷۰	نہ ہونے کے لئے قرض کی معافی نہ دے
۳۹۶	دفن	۳۷۱	نہ ہونے کے لئے قرض کی معافی نہ دے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۲۹	حقے بان کے آداب	۴۸۱	آداب بیت الخلا در قضاے حاجت کے طریقے
۵۳۰	آداب الضحک و ہنسی کے متعلق	۴۸۲	آداب البول
	(ہدایات)	۴۸۳	آداب الحمام
۵۳۱	آداب البکا (رونے کے متعلق ہدایات)	۴۸۴	آداب الغسل
۵۳۲	چھینکنے اور جھاننی لینے کے آداب	۴۸۵	آداب التنفس
۵۳۳	آداب اللباس	۴۸۶	آداب العلم والتعلم
۵۳۸	انگوٹھی پہننے کے آداب	۴۸۸	آداب انصاف و عین کلام مجید
۵۴۰	جوتی پہننے کے آداب	۴۸۹	کے متعلق ہدایات
۵۴۱	سر اور ڈاڑھی اور بالوں کے آداب	۴۹۰	آداب تلاوت قرآن مجید
۵۴۲	آداب الطہر والمستی و طہر اور	۴۹۱	آداب الدعاء
	وم بعد و کے آداب	۴۹۲	آداب شتم
۵۴۶	آداب سفر	۴۹۳	آداب المساجد
۵۴۹	زبان کے آداب	۴۹۴	آداب کعبہ
۵۵۰	آنکھ کے آداب	۴۹۵	آداب کے متعلقہ و مدینہ طیبہ
۵۵۱	کان کے آداب	۴۹۶	آداب حاکم و محکوم
۵۵۲	آداب السقام	۴۹۷	آداب حفظ و کتابت
۵۵۳	شکار اور ذبح کے آداب	۴۹۸	آداب طاقات
۵۵۸	آداب البیع	۵۰۰	آداب السلام
۵۵۹	آداب التکاح	۵۰۱	آداب الصبر
۵۶۱	آداب المباشرت و حرام	۵۰۲	آداب المجلس
۵۶۲	آداب الولیمہ (شادی کا کھانا)	۵۰۳	آداب المجلس اور بیٹھنے کے طریقے
۵۶۳	آداب عیادت مرلین و بیمار پر	۵۰۴	قیم تعظیم (کسی کی تعظیم کو کھانا)
۵۶۴	کے آداب	۵۰۵	آداب النوم و سونے کے طریقے
۵۶۵	قریب الموت کے پس بیٹھنے	۵۰۶	آداب زور و خواب
۵۶۶	والوں سے آداب	۵۰۷	آداب القفلہ و غنیمت سے بیدار
۵۶۷	میت کے غسل اور تدفین کے آداب	۵۰۸	موت کے طریقے
۵۶۸	جہان سے کے ساتھ	۵۰۹	آداب المشی و چلنے پھرنے کے طریقے
۵۶۹	پہننے کے آداب	۵۱۰	آداب الطرق و راستہ کے آداب
		۵۱۱	آداب السون و باران کے آداب
		۵۱۲	اسپتھر میں آسنے جانے کے آداب
		۵۱۳	دوسرے گھروں میں جانے کے آداب
		۵۱۴	فہرے پہنے کے آداب
		۵۱۵	آداب النظارت و برتن وغیرہ
		۵۱۶	کے متعلق ہدایات
		۵۱۷	
		۵۱۸	
		۵۱۹	
		۵۲۰	
		۵۲۱	
		۵۲۲	
		۵۲۳	
		۵۲۴	
		۵۲۵	
		۵۲۶	
		۵۲۷	
		۵۲۸	
		۵۲۹	
		۵۳۰	
		۵۳۱	
		۵۳۲	
		۵۳۳	
		۵۳۴	
		۵۳۵	
		۵۳۶	
		۵۳۷	
		۵۳۸	
		۵۳۹	
		۵۴۰	
		۵۴۱	
		۵۴۲	
		۵۴۳	
		۵۴۴	
		۵۴۵	
		۵۴۶	
		۵۴۷	
		۵۴۸	
		۵۴۹	
		۵۵۰	
		۵۵۱	
		۵۵۲	
		۵۵۳	
		۵۵۴	
		۵۵۵	
		۵۵۶	
		۵۵۷	
		۵۵۸	
		۵۵۹	
		۵۶۰	
		۵۶۱	
		۵۶۲	
		۵۶۳	
		۵۶۴	
		۵۶۵	
		۵۶۶	
		۵۶۷	
		۵۶۸	
		۵۶۹	
		۵۷۰	
		۵۷۱	
		۵۷۲	
		۵۷۳	
		۵۷۴	
		۵۷۵	
		۵۷۶	
		۵۷۷	
		۵۷۸	
		۵۷۹	
		۵۸۰	
		۵۸۱	
		۵۸۲	
		۵۸۳	
		۵۸۴	
		۵۸۵	
		۵۸۶	
		۵۸۷	
		۵۸۸	
		۵۸۹	
		۵۹۰	
		۵۹۱	
		۵۹۲	
		۵۹۳	
		۵۹۴	
		۵۹۵	
		۵۹۶	
		۵۹۷	
		۵۹۸	
		۵۹۹	
		۶۰۰	
		۶۰۱	
		۶۰۲	
		۶۰۳	
		۶۰۴	
		۶۰۵	
		۶۰۶	
		۶۰۷	
		۶۰۸	
		۶۰۹	
		۶۱۰	
		۶۱۱	
		۶۱۲	
		۶۱۳	
		۶۱۴	
		۶۱۵	
		۶۱۶	
		۶۱۷	
		۶۱۸	
		۶۱۹	
		۶۲۰	
		۶۲۱	
		۶۲۲	
		۶۲۳	
		۶۲۴	
		۶۲۵	
		۶۲۶	
		۶۲۷	
		۶۲۸	
		۶۲۹	
		۶۳۰	
		۶۳۱	
		۶۳۲	
		۶۳۳	
		۶۳۴	
		۶۳۵	
		۶۳۶	
		۶۳۷	
		۶۳۸	
		۶۳۹	
		۶۴۰	
		۶۴۱	
		۶۴۲	
		۶۴۳	
		۶۴۴	
		۶۴۵	
		۶۴۶	
		۶۴۷	
		۶۴۸	
		۶۴۹	
		۶۵۰	
		۶۵۱	
		۶۵۲	
		۶۵۳	
		۶۵۴	
		۶۵۵	
		۶۵۶	
		۶۵۷	
		۶۵۸	
		۶۵۹	
		۶۶۰	
		۶۶۱	
		۶۶۲	
		۶۶۳	
		۶۶۴	
		۶۶۵	
		۶۶۶	
		۶۶۷	
		۶۶۸	
		۶۶۹	
		۶۷۰	
		۶۷۱	
		۶۷۲	
		۶۷۳	
		۶۷۴	
		۶۷۵	
		۶۷۶	
		۶۷۷	
		۶۷۸	
		۶۷۹	
		۶۸۰	
		۶۸۱	
		۶۸۲	
		۶۸۳	
		۶۸۴	
		۶۸۵	
		۶۸۶	
		۶۸۷	
		۶۸۸	
		۶۸۹	
		۶۹۰	
		۶۹۱	
		۶۹۲	
		۶۹۳	
		۶۹۴	
		۶۹۵	
		۶۹۶	
		۶۹۷	
		۶۹۸	
		۶۹۹	
		۷۰۰	
		۷۰۱	
		۷۰۲	
		۷۰۳	
		۷۰۴	
		۷۰۵	
		۷۰۶	
		۷۰۷	
		۷۰۸	
		۷۰۹	
		۷۱۰	
		۷۱۱	
		۷۱۲	
		۷۱۳	
		۷۱۴	
		۷۱۵	
		۷۱۶	
		۷۱۷	
		۷۱۸	
		۷۱۹	
		۷۲۰	
		۷۲۱	
		۷۲۲	
		۷۲۳	
		۷۲۴	
		۷۲۵	
		۷۲۶	
		۷۲۷	
		۷۲۸	
		۷۲۹	
		۷۳۰	
		۷۳۱	
		۷۳۲	
		۷۳۳	
		۷۳۴	
		۷۳۵	
		۷۳۶	
		۷۳۷	
		۷۳۸	
		۷۳۹	
		۷۴۰	
		۷۴۱	
		۷۴۲	
		۷۴۳	
		۷۴۴	
		۷۴۵	
		۷۴۶	
		۷۴۷	
		۷۴۸	
		۷۴۹	
		۷۵۰	
		۷۵۱	
		۷۵۲	
		۷۵۳	
		۷۵۴	
		۷۵۵	
		۷۵۶	
		۷۵۷	
		۷۵۸	
		۷۵۹	
		۷۶۰	
		۷۶۱	
		۷۶۲	
		۷۶۳	
		۷۶۴	
		۷۶۵	
		۷۶۶	
		۷۶۷	
		۷۶۸	
		۷۶۹	
		۷۷۰	
		۷۷۱	
		۷۷۲	
		۷۷۳	
		۷۷۴	
		۷۷۵	
		۷۷۶	
		۷۷۷	
		۷۷۸	
		۷۷۹	
		۷۸۰	
		۷۸۱	
		۷۸۲	
		۷۸۳	
		۷۸۴	
		۷۸۵	
		۷۸۶	
		۷۸۷	
		۷۸۸	
		۷۸۹	
		۷۹۰	
		۷۹۱	
		۷۹۲	
		۷۹۳	
		۷۹۴	
		۷۹۵	
		۷۹۶	
		۷۹۷	
		۷۹۸	
		۷۹۹	
		۸۰۰	
		۸۰۱	
		۸۰۲	
		۸۰۳	
		۸۰۴	
		۸۰۵	
		۸۰۶	
		۸۰۷	
		۸۰۸	
		۸۰۹	
		۸۱۰	
		۸۱۱	
		۸۱۲	
		۸۱۳	
		۸۱۴	
		۸۱۵	
		۸۱۶	
		۸۱۷	
		۸۱۸	
		۸۱۹	
		۸۲۰	
		۸۲۱	
		۸۲۲	
		۸۲۳	
		۸۲۴	
		۸۲۵	
		۸۲۶	
		۸۲۷	
		۸۲۸	
		۸۲۹	
		۸۳۰	
		۸۳۱	
		۸۳۲	
		۸۳۳	
		۸۳۴	
		۸۳۵	
		۸۳۶	
		۸۳۷	
		۸۳۸	
		۸۳۹	
		۸۴۰	
		۸۴۱	
		۸۴۲	
		۸۴۳	
		۸۴۴	
		۸۴۵	
		۸۴۶	
		۸۴۷	
		۸۴۸	
		۸۴۹	
		۸۵۰	
		۸۵۱	
		۸۵۲	
		۸۵۳	
		۸۵۴	
		۸۵۵	
		۸۵۶	
		۸۵۷	
		۸۵۸	
		۸۵۹	
		۸۶۰	
		۸۶۱	
		۸۶۲	
		۸۶۳	
		۸۶۴	
		۸۶۵	
		۸۶۶	
		۸۶۷	
		۸۶۸	
		۸۶۹	
		۸۷۰	
		۸۷۱	
		۸۷۲	
		۸۷۳	
		۸۷۴	
		۸۷۵	
		۸۷۶	
		۸۷۷	
		۸۷۸	
		۸۷۹	
		۸۸۰	
		۸۸	

حقوق

(ایمان)

[illegible]

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ إِذَا سَأَلَ بِدَعْوَتِهِمْ وَمَا أُتِيَ
بِهِمْ وَمَا نُنْزِلُ إِلَيْهِمْ مِنْ سَمَاءٍ أَلَيْسَ بِهِمْ
قَوْلٌ مُعْتَدِلٌ وَأَلَيْسَ لَهُمْ مَعَادٌ يُرْجَعُونَ
وَالَّذِينَ يَتَّبِعُوكَ سَاءَ إِتَابًا وَإِنَّهُمْ
فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ أَلَيْسَ لَهُمْ عَذَابٌ مُرْتَبَقٌ
إِذْ هُمْ يُدْعَوْنَ إِلَى دَعْوَتِهِمْ وَمِنْهُمْ
مُتَّبِعُونَ أَلَيْسَ لِمَنْ هُوَ مُرْسِلُكُمْ فِيهَا
خُفْرًا بَينَ يَدَيْهِمْ أَجْرًا وَالَّذِينَ هُمْ
يُقْبَلُونَ إِلَيْهِمْ يَقُولُونَ خُذْ إِلَيْنَا

اے مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول پر
ایمان لاؤ اور اس کتاب پر جو اس نے
اپنے رسول پر اتاری۔ اور ان کتابوں پر
جو قرآن سے پہلے تھیں اور جو شخص
اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی
کتابوں اور اس کے رسولوں و رسل پر
کافر ہو تو وہ راہ ہدایت سے بڑی
دور ہٹ کر گیا۔

مسند انوار اہل کتاب سے کہہ نہ کر سکتے
تو اللہ پر ایمان لائے ہیں ، اور اس قرآن
پر جو تم پر اتارا ، درحقیقت یہ جو
ابھی سیکھ رہے تھے اور اس میں اور عجیب
اور اولاد یعقوب پر اتارے ، اور اس
کتاب پر جو موسیٰ و ہارون علیہ السلام پر
نازل ہوئی تو دوسرے پیغمبروں کو ان کے
پروردگار سے بلا ، ان پیغمبروں میں سے

اَلَمْ يَكُنْ اَلَّذِي اَنْشَرَكُمْ مِنْ اَرْضٍ مَّرِيَّةٍ
 اَمْ يَكُنْ اَلَّذِي اَنْشَرَكُمْ مِنْ اَرْضٍ مَّرِيَّةٍ
 اَمْ يَكُنْ اَلَّذِي اَنْشَرَكُمْ مِنْ اَرْضٍ مَّرِيَّةٍ
 اَمْ يَكُنْ اَلَّذِي اَنْشَرَكُمْ مِنْ اَرْضٍ مَّرِيَّةٍ
 اَمْ يَكُنْ اَلَّذِي اَنْشَرَكُمْ مِنْ اَرْضٍ مَّرِيَّةٍ
 اَمْ يَكُنْ اَلَّذِي اَنْشَرَكُمْ مِنْ اَرْضٍ مَّرِيَّةٍ
 اَمْ يَكُنْ اَلَّذِي اَنْشَرَكُمْ مِنْ اَرْضٍ مَّرِيَّةٍ
 اَمْ يَكُنْ اَلَّذِي اَنْشَرَكُمْ مِنْ اَرْضٍ مَّرِيَّةٍ
 اَمْ يَكُنْ اَلَّذِي اَنْشَرَكُمْ مِنْ اَرْضٍ مَّرِيَّةٍ
 اَمْ يَكُنْ اَلَّذِي اَنْشَرَكُمْ مِنْ اَرْضٍ مَّرِيَّةٍ

(خود - ح - ۴ - پارہ ۱۵۸)

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَلْمَدَنِيِّ اَنَّ
 قَالَ بَيْنَمَا اَنَا غُلَامٌ جُلُوسٌ
 عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ حِمْيَرٍ
 لَمْ يَكُنْ يَدْرِي وَ سَمِعْتُ اِذَا
 صَلَّى رَجُلٌ يَجْلِسُ تَحْتَهُ
 بِيَضٍ رَجُلٌ يَجْلِسُ تَحْتَهُ
 اَنْتُمْ كَمَا يَكُونُ تَحْتَهُ
 تَحْتَهُ وَ لَا يَكُونُ تَحْتَهُ
 تَحْتَهُ وَ لَا يَكُونُ تَحْتَهُ
 تَحْتَهُ وَ لَا يَكُونُ تَحْتَهُ
 تَحْتَهُ وَ لَا يَكُونُ تَحْتَهُ
 تَحْتَهُ وَ لَا يَكُونُ تَحْتَهُ
 تَحْتَهُ وَ لَا يَكُونُ تَحْتَهُ

کسی ایک ہیں، کسی کسی کی خبر نہیں
 سمجھتا، اور وہ اس کی ایک خبر نہیں

پہنچتا، اور وہ اس کی ایک خبر نہیں
 جو ان کے خدا کی طرف سے ہے
 ان کے خدا کی طرف سے ہے
 کو مانتے ہیں، اور یہ سب سب
 فرشتوں اور ان کی کتابوں اور ان کی
 پر بیان ہے، اور یہ سب سب
 میں سے کسی کو بھی نہیں سمجھتا، اور
 ان کی کتاب سے خدا ہم سے تیرے خدا
 وہ سب کیا، اسے چاہتے ہیں، اور
 تیری مغفرت، اور یہ سب سب
 لوگ کہ جانا ہے

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
 کہ ہم ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ
 ایک شخص جس کا کہنا تھا کہ
 وہ سر سے ہاتھ کرتا، یہاں تک کہ
 ہوا، اس پر نہ تو سر کوئی چیز نہ تھی
 وہ تھا، وہ نہ تھے، کوئی تھے
 ہی نہ تھے، یہاں تک کہ
 غیر وہ تھے، یہاں تک کہ
 انھیں نہ تھے، یہاں تک کہ

وَاسْمُهُ فَاسْمُهُ رَبِّهِمْ
 وَاسْمُهُ رَبِّهِمْ وَاسْمُهُ
 كَفَيْهِ نَعَى فَخَيْرُهُ وَفَر
 يَا فَخَيْرُهُ فَخَيْرُهُ مِنْ
 لَا مَسَامَ فَقَارَ لَا مَسَامَ
 أَنْ تَشْفِيَهُ أَنْ لَا مَسَامَ
 كَرِ اللَّهُ وَأَنْ فَخَيْرُهُ
 عَمْدُهُ وَرَبُّهُ وَتَشْفِيَهُ
 خَيْرُهُ وَتَوْقِي الزَّكَاةَ
 وَتَصَوِّمَ مَرَامُضَانَ وَتَكْبَرُ
 بِيَّتْ رِنَ سَتَقُوتِ
 رِيَّتْ سَيِّدُ قَانِ
 مَرَقَتْ فَخَيْرُهُ لَكِ
 يَمُوتُ لَكِ وَفَيْسَرُ قَانِ
 قَالَ فَخَيْرُهُ مِنْ
 إِلَّا يَمَانِ قَانِ كَنْتِ
 تَوْقِي مِنْ بِاللَّهِ وَتَمْنِيكَتِ
 كَتَبَهُ وَرَأْسُهُ وَ
 تَوْقِي مِنْ بِاللَّهِ وَتَمْنِيكَتِ
 كَتَبَهُ قَانِ صَدَقَتْ غَا
 رِفَ رِيَّتْ سَمُ

عَنِ عَنِي بَنِي بَنِي
 حَالِبِ قَانِ قَالَ رَسُولُ

ہا دینے پر آپ دروں دقت پتی اذلی
 پر کہ سید در غرض کیا اسد سید
 تجھے یہ بات ہے کہ سید کیا ہے
 سے فرمایا سید یہ ہے کہ تو خدا سے کیا
 معبود ہونے کی تہذیب سے سید
 بات کی بنی تہذیب سے کہ خیر صلیبی
 بندہ اور رسول ہے اور ہمارے
 اور زکوٰۃ دیا ہے۔ وہ ہونے سے
 رکھے اور قدر رہے تو عید لایا
 اس نے کہا آپ اور ہمت فرما سہ ہیں
 حضرت عمر فرماتے ہیں کہ یہ ہیں سہ کی
 بات سے تعجب نہ کہ خود ہیں وہ سہ
 سے اور خود ہی تعجب ہیں کہ سہ
 نے کہا۔ تجھے یہ بنی تہذیب کے
 کہتے ہیں۔ فرمایا ہندو میں سہ فرشتوں
 اور اس کی کتابوں اور اس کے
 پر اور دوزخ پر یقین لانا اور اس بات
 پر ایمان لانا کہ خدا تعالیٰ سے تو
 کی بھلائی اور بائی ازل میں معلوم کر لی
 ہے۔ اور اس کا اندازہ کیا ہے وہ اس
 نے عرض کیا آپ سے کئی فرمایا

حضرت علی بن ابی طالب سے روایت
 ہے۔ رسول خدا علی علیہ السلام نے

لَا يُؤْمِنُ إِلَّا مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ، بِالْحَقِّ، يَشْهَدُ أَنَّ
لِلَّهِ إِلَهًا، وَآخِرُ حَقِّدٍ
رَسُولُ اللَّهِ، بَعَثَنِي بِالْحَقِّ
وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ
وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ
الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ
(ترمذی)

نے فرمایا، کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا
جب تک چار باتوں پر ایمان نہ لائے
ایک اس بات کی شہادت دے کہ خدا
کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں محمد
رسول خدا ہوں، خدا نے مجھے حق کے
ساتھ بھیجا ہے، دوسرے مرنے پر ایمان
لائے، تیسرے مرنے پر اٹھنے
جانے پر ایمان لائے، چوتھے قدر پر
یقین کرے۔

اصطلاح شرع میں ایمان ان تمام چیزوں کا دل سے یقین کہنے اور زبان
سے اقرار کرنے کا نام ہے۔ جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے ہدایت
کے پاس لائے ہیں۔ یہ ایمان اجمالی ہے۔ اور اس میں کلمہ شہادت صدق دل سے
کہنا کافی ہے۔ ایمان تفصیلی یہ ہے کہ جس قدر دین کی چیزیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے یقیناً ثابت ہیں، تفصیل سے ایک ایک کو سچ جانے، اور ان کے سچ ہونے کا اثر
کہے، یہ چیزیں ہیں تو بہت سی، مگر اہم چھ ہیں، چنانچہ مذکورہ بالا آیات و احادیث
میں (۱) اللہ (۲) نبیاء و مرسلین (۳) قرآن و دیگر کتب سماوی (۴) عالم گریہ و رونا آخرت
اور (۵) قہر یا قیامت پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ جن احادیث میں ان چیزوں کا بیان
ہے۔ حدیث تو اتنے کو پہنچ چکی ہیں، اس لئے ان میں سے کسی ایک کے انکار سے جی
کفر لازم آتا ہے۔

یہ میں یاد رکھنے کے قابل سمجھتا ہوں ایمان کا جز نہیں، بلکہ ان سے
ایمان کو روشنی اور رونق دینا ہوتا ہے، ایمان بد سے ایمان جاتا نہیں، جتنا بہتر
اس کی رونق اور روشنی رہتی ہے۔ ایمان تفصیلی میں جو چیزیں مذکور ہیں، ان
میں سے ہر ایک پر ایمان رہنے کی شان ہے۔ اس لئے ہر ایک کو کسی قدر

تفصیل سے بیان کر دیا جاتا ہے۔

ایمان بالامداد نہ اپنے ایمان لانے کے یہ معنی ہیں کہ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔
اور نہ کوئی اس سے پیدا ہوا۔ اور وہ ہمیشہ سے ہے۔ اور ہمیشہ ہی رہے گا۔ اس کی
ذات میں تمام صفات ہیں۔ جبہ کمال موجود ہیں۔ جس طرح اس کی ذات ازل و ابدی ہے
اسی طرح اس کی صفات بھی ازل و ابدی ہیں۔ اور زمین و آسمان میں جو چیزیں بڑے
تغیرات ہوتے ہیں۔ وہ اسی کے علم اور ارادے اور قدرت سے ہوتے ہیں۔ ظاہر اور پوشیدہ
غرضیکہ سب کچھ جانتا ہے۔ اس کی کوئی شکل و صورت نہیں۔ نہ اس کا جسم ہے۔ اور نہ
مقدار نہ حدود و اطراف سے گنیا جاسکتا ہے۔ اور نہ کسی خاص جگہ میں سہجہ۔ اور
چیزوں کی طرح ایک جگہ سے دوسری جگہ آتا جاتا نہیں۔ اس کو عرش سے اٹھایا جاتا
نہیں۔ بلکہ عرش اور اس کے اٹھانے والوں کو اس نے اپنی قدرت سے اٹھا رکھا
ہے۔ نہ زمین و آسمان اور عرش کی جتنی چیزیں ہیں۔ وہ ان رب سے اوپر ہے لیکن اس
بندی کے باعث نہ عرش سے نزدیک ہے۔ نہ زمین سے دور۔ اور باوجود رب
جیوں سے بند ہونے کے شہرگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے۔ اپنی ذات و صفات
میں مکمل یکتا ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ وہ نیکی سے خوش اور بدی سے ناخوش ہوتا
ہے۔ اس نے انسان کو تینے بڑے کی تمیز کا احساس بخشا ہے۔ اور اس احساس کے
بواسطہ وہ انسان کو تین چیزیں بتا رہا ہے کہ بندوں کو نیک و بد کی تمیز کرنی چاہیے۔

ایمان بالابہار تار مغنیہ خدا کے نیک اور قبول بندے ہیں۔ اور وہ تمام
گزشتہ سے پاک ہوتے ہیں۔ خدا انہیں نیکوں کو راہ راست بتانے کے لئے مبعوث
کرتا ہے۔ ان کی صحیح تہذیب و رسوم ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔ **هَذَا نَحْنُ**
مِنْكُمْ خَالِدِينَ فِيكُمْ وَنُفِخُ فِي سُفُوفِهِمْ مِنْ لَدُنْكَ نَفْثًا فَيَكُونُوا لَكَ
یعنی جیسے ہیں۔ جن کے خدات ہم نے تم کو رکھا ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جن کے خدات
ہمیں نہیں رکھے۔ یہ کہیں پیغمبروں پر ایمان لانے کی یہ شکل ہے۔ کہ جو معلوم ہیں وہ۔ اور جو
معلوم نہیں۔ وہ سب خدا کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اور دعوئے رسالت میں سچے ہیں۔ ان

ہیں سے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام تھے، اور مہدی سے آخر ہمارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے۔ ان کے بعد حسب ارشاد خداوندی قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا۔ یہ صاحب شریعت مستقلہ نہ تابع شریعت مجتہدہ نہ ہونے کی بنا پر وہی۔ غیر یہ وہی۔ غرض ایک دستور کے بعد باب نبوت مطلقاً مسدود ہی رہے گا، نہ کہ نبوت کو کوئی قسم قاصر۔ پیغمبروں کے بارے میں جو اختلاف ہیں، بعض کو تہذیب اور بعض کو کلمہ عرب سے اسے مرتبہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ ہیں۔ قیامت تک جس وقت آدمی اور جن ہوں گے، آپ ان سب کے پیغمبر ہیں۔ اس لیے ان کے بارے میں کسی متعلق ایک مسئلہ شفاعت کا ہے، اور وہ یہ کہ سب پیغمبر قیامت کے دن اپنے اپنے امت کے لیے رسول کی سفارت کریں گے، اور وہ سے عرض ہر طرف سے نہ آئے گا، نہ بخشا جائے گا، مگر یہ متعلق ان ہی کے لیے بغیر نہیں ہو سکے گی۔

ایمان بالکتاب: پھر جس پر ایمان لانا ہو حکم ہے، وہ کتاب میں جو خدا تعالیٰ نے پیغمبروں پر نازل فرمائی، ہر کسی کو کتاب درجہ بندی کو صحیفہ کہتے ہیں۔ پیغمبروں کی کتاب نازل ہو کر جس صحیح تعداد معلوم نہیں، البتہ سچا ہے بہت مشہور ہیں۔ نہ ہونے جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔ اور انہی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن مجید ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا، جس طرح ہمارے پیغمبر کے نبیین ہیں اسی طرح قرآن مجید میں تمام کتابیں ہیں، جس کے بعد قیامت تک کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں، ہمیشہ کے لیے تمام دینی دنیاوی ضرورتوں کے لیے یہی کفایت کرتا ہے۔ بہت آسان و سہل ہے، تمام چھ برس فرائض میں نازل ہوئی، قرآن مجید میں سب کچھ ہے، ان کے حکام، سب قیام عمل نہیں، ضرورتاً احکام جو ان کلام مجید تصدیق فرما دے، ان کی تعمیل حسب مقتضائے نفس ضروری ہے۔ ان احکام میں صدقہ قرآن کریم کے علاوہ.....

امداد میں وجود، میں تصدیق، بالکذیب موقوف بہتر ہے، بخلاف ان کتابوں میں

حریت میں اپنی زندگی بسر کرنا اور سچائی میں رہنا۔ کیونکہ جو کچھ خداوند
نے جیب پریت مقدم میں برچہ عباد کی اور ہزاروں گزشتہ پیش کیا اس وقت بہت اندر میں
بہت حد تک ایک نسخہ نور تو دیا ہے۔ جس پر ان کے لئے رہب تہہ میں اس کے بعد وسیع
جہان پر نور سے کچھ کچھ اپنی راستہ کیا اور ان کے لئے کوئی اور روش کو ہمارے جو
کے لئے دیا ہے اس کے بعد وہ بھی جو کچھ ہے۔ اس پر یہ حد تک عین غلبہ سلانہ کہ
بہت ہی دور کے لئے کیا گیا ہے اس لئے کہ ان کے لئے یہ نسخہ قرار جسے انہوں نے بہت دور
جہان میں اس کے جو کچھ ہے اس کے لئے یہ نسخہ قرار کیا ہے کہ وہ کچھ ہرگز نہیں اس لئے
سے اپنی زندگی بسر کرے۔ اگر جہان میں اس کے لئے یہ نسخہ قرار کیا ہے کہ اس کے لئے یہ کسی
طرح اختیار نہیں کیا جاسکتا

ایک عالمی ہالہ شکار فرشتے ہیں یہ یگانہ رہنے کو حکم ہے۔ ان کی نسبت اس بار
مقتیدہ یہ ہے کہ نور سے ان کی بداشت ہے۔ یعنی ان کی سہمائی سے ہر کچھ اس میں رہنمائی
ہے۔ خود ہے جس میں ہم بہت سے ہیں اور اس کے لئے یہ نسخہ قرار کیا ہے۔ اس کی ہر کچھ اس میں ہر
پہلو پر غور کرتے۔ مختلف تصدیقیں اندازہ کر سکتے ہیں۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے
کہ ان کے دو دو تین تین چار چار اور باقی چھ تھے ہیں۔ اس میں سے پہلے عرب
سے ایک اور وہ کہ یہ عقیدہ تھا کہ فرشتے نے ان کی پیداوار ہے۔ قرآن مجید میں اس عقیدہ سے
کی توبہ تاختی سے تردید کی گئی۔ فرشتوں کی تعداد بھی محدود نہیں۔ ان کا پیشہ سے
معلوم توبہ ہے کہ ان کے سمجھ میں ہیں جہاں جہاں بھی ایسی ہیں جہاں فرشتے سمجھتے
ہیں یہ وہ خدا کی تعظیم و تقدس نہ کرتے ہیں۔ ان سے بہتوں کو ان کے دنیا کی زندگیوں
پر دیکھا ہے۔ جہاں بھی ہیں۔ جو ہمہ وقت اس وقت عبادت کرتے ہیں۔ بہت نیک بندوں
سے ان کے صدقہ مندرجہ ہے۔ ان کے لئے یہ نسخہ قرار کیا ہے۔ ان کے لئے یہ نسخہ قرار کیا ہے
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَ يَسْتَنْفِضُونَ لَيْلًا فِي لَيْلٍ وَ يَسْتَنْفِضُونَ لَيْلًا فِي لَيْلٍ
ان فرشتے ہیں۔ جو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ اس کی تعظیم و تقدس میں گئے
ہیں۔ ان کے لئے یہ نسخہ قرار کیا ہے۔ ان کے لئے یہ نسخہ قرار کیا ہے۔ ان کے لئے یہ نسخہ قرار کیا ہے

نہایت ہی مقرب بارگاہ الہی ہیں۔ اقل حضرت جبرائیل امین جو حامی وحی ہیں یعنی پیغمبروں کے پاس احکام خداوندی لاتے رہے ہیں۔ دوسرے حضرت میکائیلؑ یہ بندوں کے ذوق پر مسلط ہیں۔ تقسیم ارناق ان کے سپرد ہے۔ تیسرے حضرت عزرائیلؑ جو بندوں کی جان قبض کرنے پر مامور ہیں۔ چوتھے حضرت اسرافیلؑ جو قیامت کے دن غور پونگیاں گے ان کے علاوہ ایک داروغہ جہنم ہیں جن کا نام مالک ہے۔ علاوہ انہیں ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے دن کے وقت رہتے ہیں اور دو رات کے وقت جو اس کے نیک و بد اعمال لکھتے ہیں۔ انہیں کراما کا شہین کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔ **وَرِیَاضِکُمْ لَحِیْطِیْنِ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ**۔ در تم پر ہمارے چوکیدار یعنی کراما کا تہین فرشتے مقرر ہیں۔ جو کچھ بھی تم کرتے ہو ان کو معلوم رہتا ہے۔ قرآن مجید میں یہ بھی ثابت ہے کہ ہر شخص کے ساتھ چند فرشتے محافظ بھی رہتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ کچھ فرشتے دن میں زمین پر رہتے ہیں۔ پھر عصر کے وقت ان کی تبدیلی ہو جاتی ہے اور رات کے لئے دوسرے فرشتے آتے ہیں۔ الغرض فرشتوں کا شمار اور ان کی خدمات یہ سب اسرار الہی ہیں۔ اس بارے میں زیادہ ذکر و کاوش کرنا بے سود ہے۔ مجاہد یہ ایمان لانا چاہیئے کہ فرشتوں کا وجود ہے اور بارگاہ خداوندی سے جو خدمات ان کے سپرد ہیں۔ وہ سب سچے و درست ان کی قہمیں کرتے رہتے ہیں۔

فرشتوں کے علاوہ ایک نہ قسم کی مخلوق بھی ہے۔ جسے جنات کہتے ہیں۔ قرآن مجید سے ان کا وجود بھی ثابت ہے۔ ان میں نیک و بد سب صرح کے چن ہوئے ہیں۔ یہ مسند والدین میں بھی جوی ہے۔ جیسے نیک یا ہیں۔ نتیجہ کی ملکت ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ شہرہ نشین انسان ستیر جو زبان کے دل میں صرح صرح کے دوسرے دنیا رہتا ہے۔ **ایمان بانہوم الاخرۃ**۔ قیامت کا یقین مذہب کے لئے ایک بنیادی سچ ہے۔ ساری پرانی عمارت اسی لئے عمارت ہے۔ اس کا خیال کر دل سے نکال دیا جائے تو ساری عمارت دھم سے گر پڑتی ہے۔ اس لئے قرآن مجید میں نہایت زیادہ الفاظ میں اسے ثابت کیا گیا ہے۔ ایک جگہ مکرر قیامت کا مکرر یوں نقل فرمایا ہے۔

إِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا إِنَّا بِنَعْوُ ثَوْنًا أَوْ أَبَا وَّنَا الْكَا وَّنَا لَوْنٌ ؕ

دیکھا اور حقیقت جب ہم مرجائیں گے۔ اور مٹی اور ہڈیاں ہو کر رہ جائیں گے۔ تو قیامت کو پھر اٹھ کر کھڑے کر دیئے جائیں گے) اور پھر اس کا جواب ان پر زور الفاظ میں پاتے ہیں

أَفَعَيَّبْنَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ دیکھا ہم

اوتوں بار پیدا کرنے میں شک گئے کہ دوبارہ پیدا نہیں کر سکیں گے۔ نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ یہ لوگ دوسرے نوپہ کرنے کی طرف سے شک میں پڑے ہیں۔ ایک اور جگہ

ثُمَّ إِنَّا نَكْمَلُكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مَعْتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ؕ

دپھر میں کے بعد تم سب مر جاؤ گے اور پھر قیامت کے روز سب اٹھ کر کھڑے کر دیئے جاؤ گے) دوسری جگہ فرمایا ہے وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِي الْقُبُورِ (قیامت نہروانے والی ہے۔ اس میں نہ شک نہیں اور خدا ضرور ان لوگوں کو اٹھا کر کھڑے کرے گا۔ جو قبروں میں ہیں) اس مضمون کی دوبارہ سی آیات ہیں۔ جن میں قیامت کے ہونے کا یقین دلایا گیا ہے۔ اس لئے جو شخص خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کے دل میں قیامت کی نسبت نہ بھی شک پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی ہونا چاہیئے ؕ

ایمان بالقدر۔ تقدیر کا مسئلہ چونکہ عوام تو کیا اکثر خواص کی عقول سے بھی بالاتر ہے۔ اس لئے حدیث میں اس میں زیادہ غور و خوف کرنے کی مبالغہ آئی ہے

پانچ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کو اس مشد میں گفتگو کرتے سنا۔ تو آپ ہی مت غصب یا ہر شریف لائے۔ اور فرمایا۔ یہی امتوں کے اکثر لوگ اس قبل و قس سے گم رہے تھے۔ میں تاکید سے کہتا ہوں کہ پھر اس مشد میں گفتگو نہ کرنا

بجملہ خود پہ میں شکر کی نسبت یہ بیان لینا کافی ہے کہ خدا تعالیٰ نے چونکہ عام غیبیہ اس نے دنیا کی پیہ سس سے پہلے ہر ایک چیز کا نفاذ کر رکھا ہے۔ اور ہر چیز کے جزو کل و رات سے واقف ہے۔ مثلاً وہ جانتا ہے کہ زید فلاں جگہ فلاں خاندان میں فلاں وقت پیہ ہوگا۔ اتنے دن جئے گا۔ یہ یہ کام کرے گا۔ اور فلاں جگہ فلاں وقت فلاں

بیماری سے فوت ہوگا۔ اس اندازہ کا نام تقدیر ہے۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ شجرہ
جبرلی طرح انسان مجبور محض ہے۔ ان اس میں کوئی شک نہیں کہ جو کچھ اس سے ظاہر
ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا خالق ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔ **اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ**
وَاللَّهُ تَوَّابٌ (اللہ تو سب ہی ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے) اور **اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ**
وَاللَّهُ عَلِيمٌ (اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا۔ اور اس کو کبھی جو تم کرتے ہو) مگر خدا تعالیٰ
نے ان سے کئے گئے نہ کرنے میں انسان کو اختیار دیا ہے۔ اگر بندہ کسی نیک کام کا
ارادہ کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کام کی قدرت عطا کرتا ہے۔ اور اگر بد کام کا قصد
کرتا ہے۔ تو اس کی بھی قدرت دیتا ہے۔ پس جب چور نے چوری کا ارادہ کیا۔ اور اللہ
نے حسب عادت اس کو قہر دے دی۔ تو گویا اس چور سے نیک کام کی قدرت
کو مٹا کر دیا رکھنا کہ اگر وہ چور ہی کا ارادہ نہ کرتا۔ بلکہ مثلاً نماز کا قصد کرتا تو حسب
عادت اس کو نماز کی قدرت بھی عطا ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ انسان انسانی بد میں
مستحق عذاب ہے۔ اور افندی خیر میں مستحق ثواب ہے۔

توحید

اور تمہارا معبود خدا ہے واحد اس کے
سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ وہ بڑا رحم
کرنے والا مہربان ہے۔

میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس لئے
میرے ہی عبادت کیا کرو۔
کوڑھن و آسمان میں خدا کے سوا اور
معبود بھی ہوتے۔ تو یہ دونوں کبھی کے
بر باد ہو گئے ہوتے۔

اور اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ
کسی شے کو شریک نہ سمجھو۔

وَاللَّهُ كُفُّوا إِلَهُ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
(البقرہ ۱۶۰ - پارہ ۲۰)

إِنِّي نَذَرْتُ لِلَّهِ الْإِسْلَامَ وَابْتَدَأْتُ بِالنَّبِيِّ
فَتُحِبُّونِي وَفِي ذَلِكَ (پارہ ۱۶۰ - پارہ ۲۰)
لَوْ كَانَ رِجَالٌ يَتَّبِعُونَ الْإِسْلَامَ
لَآتَيْنَهُمْ نَارًا (انبیاء ۲۰)

پارہ ۱۶۰
وَأَنْتُمْ تَكْفُرُونَ (تو تم کفر کرو)
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا
الشِّرْكَ (پارہ ۵)

وَلَا تَجْعَلْ مَعَاذِي إِلَهًا آخَرَ
فَتَقْضِىَ مَذْمُومًا مَخْذُومًا

زنی اسرائیل - ع ۱ - پارہ ۱۵

وَلَقَدْ أَذْهَبْنَا
وَأَنزَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
بَيْنَ أَشْرَافِكُمْ لِيَحْبِطَ
عَمَلُكَ وَلِتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

(الزمر - ع ۷ - پارہ ۲۴)

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ ذُنُوبَ شَرِّكَ لَهُ
وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ
وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلَالًا بَعِيدًا

(النساء - ع ۱۸ - پارہ ۵)

اور خدا کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بنو کیونکہ
اس صورت میں تو مذمت کیلئے اور لیے یار و
مدد گار رہ جائے گا۔

اسے پیغمبر محمدؐ تمہاری طرف اور ابن
پیغمبروں کی طرف جو تم سے پہلے گزر چکے
ہیں، وحی بھی گئی ہے کہ اگر تم نے شرک
کیا، تو ضرور تمہارے عمل ضائع ہو جائیں گے
اور ضرور تم گمراہے میں آ جاؤ گے۔

اللہ اس گناہ کو کبھی معاف نہیں کرتا
کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنایا جائے
مگر اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے گا،
معاف کر دے گا۔ اور جس نے اللہ کے ساتھ
شریک ٹھہرایا، وہ بڑی دور ہٹک گیا۔

کارخانہ عالم میں نور کرنے سے خدا کی ہستی میں تو ذرہ بھر بھی شک نہیں رہتا، کیونکہ
اس عظیم الشان کارخانہ کا ذرہ ذرہ سمندروں کا قطرہ قطرہ، درختوں کا پتہ پتا اس کی ہستی
کا شاہد ہے، اسی طرح عقل سلیم اس کی توحید میں بھی شک نہیں کر سکتی، مگر بہت سے
یہ بھی لوگ ہیں جو توحید خداوندی کی نسبت عجیب غریب خیال رکھتے ہیں، کوئی تو اس کی
ذات پر حملہ کرتا ہے کہ ایک نہیں دو خدا ہیں، ایک پیدا کرتا ہے، اور دوسرا مارتا
ہے، ایک خالق خیر ہے، اور دوسرا خالق شر، کوئی کہتا ہے کہ تین خدا ہیں، اور
بہر وہ ایک ہی ہے، کوئی کہتا ہے کہ ہر چیز بولتے خود خدا ہے، کسی کا خیال ہے
کہ خدا تو ہے، مگر وہ اسباب کا ملحد ہے، کہ آپؐ منظم دنیا سے دست کش ہو بیٹھا
ہے، اس تمام سی قسم کے عقائد باطلہ کی تردید کے لئے دنیا میں آیا۔ اسی لئے قرآن مجید
نہایت زیادہ پیغمبر خداؐ سے اللہ ربیب و ملہم کی بعثت کی غرضیں آویں بھی لکھی ہیں اس

میں شریک نہیں کہ جس قدر پیغمبر دنیا میں آئے ، اور جتنے نبی مبعوث ہوئے ، ان کے مذاہب کا اصل اصول میں توحید ہی رہا ہے ، مگر امتداد و زمانہ سے دین کے اس رکن میں ایسا نفع آگیا تھا کہ بت پرست تو درکنہ اہل کتاب بھی اس میں بخدا اندازیاں کرنے لگے تھے یہی وجہ ہے کہ اثبات توحید اور ممانعت شرک کو قرآن مجید نہایت چرچا و الفاظ میں بیان کیا گیا ہے ، اثبات وحدانیت کی مشہور دلیل بُرہان قاطع ہے ، آیت لَوْ كَانَ فِیْهِمَا الْإِلَهُ الْاِخْرَیْ مِنْ مِّثْلِ الَّذِیْ هُوَ لَآتِیَتْهُم مِّنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَآخِرِ اَیْمَانِہُمْ سَاعَۃٌ وَاحِدَۃٌ یعنی اگر دو خدا ہوتے ، تو ان میں مخالفت بھی ممکن تھی ، اور جو مٹی لذت میں دوسرے سے مغلوب ہو سکے ، وہ خدائی کے مقابل کب رہا ، خدا ان میں سے ایک نہ بنا کر بنا چاہیے ، اور دوسری وقت اس کی زندگی چاہیے ، ضرور ہے کہ یا تو موت کا خدا غالب آئے یا زندگی کا ، کیونکہ ایک وقت میں دونوں کا جمع ہونا محال ہے پس اگر زندہ مر گیا ، تو زندگی چاہنے والے عاجز ٹھیرا ، ورنہ زندہ رہا ، تو موت چاہنے والے عاجز رہا ، بہر تقدیر دونوں میں سے ایک کو ضرور ناجز ہونا پڑے گا ، حالانکہ یہ تو دونوں سے موتی بخش والے ہیں ، سمجھ سکتا ہے کہ عاجز خدائی کے مقابل نہیں ہو سکتا ، اس دلیل کے علاوہ اثبات وحدانیت پر علماء نے اور بھی بہت سے دلائل قائم کئے ہیں ، جن سے ثابت کہ دیا گیا ہے ، کہ خدا کے لئے ایک مونا ضروری شرط ہے ، اگر اس کی ذات یا صفات میں کوئی بھی نہ شرک ، جو تو یہ ذرا خدا ہونے کی صحت ہی نہیں رکھتا ، کیونکہ شرکت جہی ممکن ہوگی ، کہ خود خدا میں بھی کسی صحت کا نقص پایا جائے ، جس کی تکافی شرک سے کی جائے ، الغرض جس نے انہایت کا جامہ پہنا ہے وہ نہ وجود خدا کا منکر ہو سکتا ہے ، نہ توحید میں شرک کر سکتا ہے ۔

کار خدائے عالم کے ارتقا میں بھی حرافت نہ ہو سکتی ، کہ اس کا بنائے دانا اور اس انتظام کو چھوڑنے والا صفات کمالات سے متصف ہے ، خالق کی صفات کا کو اسمائے ستیخی پر کر کے ہیں ، جو شانوں سے ہیں ، چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ رَبَّہٗ قَسَمَ لِّیْ وَتَسْعِیْنِ اَمَّا مَنْ اَخْصَاہَا دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے نام میں جو شخص انہیں عبور ذکر و دعا شمار کرے گا ، وہ جنت میں داخل ہوگا ، ان اسمائے حسنی میں سے اللہ اسم ذات ہے ،

در باقی تمام نام صفاتی ہیں۔ ان اسمائے صفاتی کے بارے میں بھی ہم اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ یہ محفّٰتیں خدا میں ہونی ضروری ہیں۔ پس اس سے زیادہ اس کے صفات کی توضیح نہیں ہو سکتی۔ مثلاً یہ تو ہم جانتے ہیں کہ خدا صامع ہے۔ یعنی سنتا ہے۔ مگر اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتے کہ کس طرح سنتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے۔ مگر دیکھنے کی کیفیت کا اظہار ہماری عقل سے بالاتر ہے۔ اسی پر دوسری صفات کو بھی قیاس کر لو۔ زیادہ تو صیغے کے ذیل میں ہم اسمائے حسنیٰ کا نقشہ و تراجم اردو درج کرتے ہیں:-

نمبر شمار	اسمائے حسنیٰ	اردو ترجمہ	کیفیت
۱	اللہ	خدا۔ معبود	بعض لوگ اس کو مشتق مانتے ہیں۔ مگر مذہب مختار یہ ہے کہ مشتق نہیں۔ چنانچہ امام ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ امام غزالیؒ اور علمائے ادب میں سے خلیل سیبویہ اور شہر و کاہی مذہب ہے کہ کیونکہ اس اسم کو موصوف قرار دیکر دیگر اسمائے صفاتی کو اس کی محفّت میں ذکر کیا کرتے ہیں۔ اگر یہ بھی مشتق ہوتا تو اسم محفّت ہوتا۔ پھر موصوف کیسے ہو سکتا۔ کیونکہ موصوف تو اسم ذات ہوا کرتا ہے۔
۲	الرَّحْمَنُ	نہایت رحم وال	رحمن اور رحیم دونوں اسم رحمت سے مشتق ہیں۔
۳	الرَّحِيمُ	بہت مہربان	مگر رحمن میں رحیم کی نسبت صفت رحمت کا مبالغہ ہے کیونکہ پہلا دنیا اور آخرت دونوں کی رحمت کو شامل ہے۔ اور صرف ذات خدا کے ساتھ مخصوص ہے اور دوسرا رحمت آخرت کے ساتھ خاص ہے۔
۴	الْمَلِكُ	بادشاہ	مالک کی نسبت ایک میں مبالغہ ہے۔ کیونکہ مالک مملوکیات کثیرہ کے مالک ہونے پر دلالت کرتا

نمبر شمار	اسماء سننی	اردو ترجمہ	کیفیت
			<p>یہی وجہ ہے کہ کسی کو ایک اللہ و مگر کا مالک نہ ہو یا ایک اللہ سے لگے ہو کہ مالک (تو کہہ نہیں مگر ایک اللہ یا مالک اللہ میں نہیں ہوتے نیز ایک باضافت اور بلااضافت دونوں طرح مستعمل ہے اور مالک بجز اضافت مستعمل نہیں ہوتا :</p>
۵	الْقُدُّوسُ	تمام عیوب سے پاک	<p>یہ اسم قدس سے مشتق ہے جس کے معنی تہارت اور نہایت کلمے ہیں۔ امام غزالی فرماتے ہیں کہ قدوس وہ ذات ہے جس کو ہم سے اور جن یا ہم سے ہرگز ادیاک نہیں کہہ سکتے۔ وہ ہمارے تصور و خیال کی آشر سے منزہ و پاک ہے۔</p>
۶	السَّلَامُ	تمام نقائص سے محفوظ	<p>یہ ہے تو مصدر بکسر پڑتی ہائے مصدر کو اسم فاعل کہے گئے ہیں نیا کیا ہے۔ جیسے زَجَلٌ کَذَلٌ کہا کہہ گئے ہیں یعنی بہت اور ہر قسم کی مذمتی بھٹنے والے</p>
۷	الْمُؤْمِنُ	اپنے وعدہ میں مہیا	<p>یہ اسم ایمان سے ماخوذ ہے جس کے معنی یہ تو تصدیق کے ہیں اور یا امن دینے کے یعنی قدانے اپنے بندوں سے جو وعدے کہہ گئے ہیں ان کی تصدیق کرے اور اپنے بندوں کو دنیا کے منافع اور آخرت کے نہایت سے منہ لے لے۔</p>
۸	الْمُهَيَّمِ	بگربان گوہ	<p>اس کے معنی شہ کے بیان کرتے ہیں تو مہیمن اس ذات کو کہہ گئے جو تمام مخلوق پر حاوی ہو اور زمین و آسمان کی کوئی چیز کے احاطہ علم سے خارج نہ ہو :</p>

نمبر	اسماء غنی	اردو ترجمہ	کیفیت
۹	الْحَرِيزُ	غائب و قوی	اذا م غزائی فرماتے ہیں کہ غزویہ وہ ذات ہے جس کا مثل تیار ہو۔ وہ اس کی طرف نہایت محتاج ہو۔ اور رسائی اس تک ہٹو اور وہ جب تک یہ تینوں صفات کسی میں موجود نہ ہوں وہ غزوی نہیں کہلا سکتا۔
۱۰	الْجَبَّارُ	بڑے دربار والا بڑا صدمہ بخونیا	سبباً اور دراصل ایسی چیز کو کہتے ہیں جس تک رسائی ممکن نہ ہو۔ اس کو فلسفہ جبار کہتے ہیں۔ جو شے کہ وہ ایسی ذات ہے جو غفلت و نکل کی رسائی سے بالا تر ہے۔ جس کے معنی اصلاح اور دہشتی کرنے کے بھی ہیں۔ اس لحاظ سے جبار کے معنی ہوئے بڑا اصلاح کرنے والا جس کے معنی مجبور کرنے کے بھی آتے ہیں۔ جو جبار کہتے ہیں اس ذات کو جو اپنے بارہ پر مخلوقات کو مجبور کرے۔
۱۱	الْمُتَكَبِّرُ	عظمت اور بزرگی والا	امام سبکی فرماتے ہیں کہ متکبر وہ ذات ہے جو اپنی ذات کی نسبت دوسروں کو حقیر جانتا ہو۔ کیونکہ وہ عظمت اور بزرگی کو اپنا حق سمجھتا ہے۔ اور دوسروں کو اس نظر سے دیکھتا ہے۔ جس سے لوگ سدا میں اپنے خدام کو دیکھ کر رہتے ہیں۔
۱۲	الْمَخْلِقُ	پر چیز کا پیدا کرنے والا	یہ وہ خلق سے ماخوذ ہے جس کے معنی تقدیر یعنی نذرہ کرنے کے آتے ہیں۔ درایجاد کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔
۱۳	الْبَارِئُ	پر چیز کا موجد	مبصر کے معنی ہیں ایجاد و تیار۔ عدم سے وجود

نمبر شمار	اسم حسن	آرہ و ترجمہ	کیفیت
			میں لانا۔ تو باری، اسکو کہینگے جو ہر چیز کو عدم سے وجود میں لائے گا
۱۴	الْمَصَوِّرُ	مختلف صورتیں عطا کرنے والا	تصویر کے معنے ہیں صورت بنانا۔ یہ اسی سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ یعنی مخلوقات کو مختلف صورتیں عطا کرنے والا
۱۵	الْغَفَّارُ	بہت بخشنے والا	یہ مغفرت کے معنی سے مبالغہ کا صیغہ ہے جس کے معنے ہیں بخشا۔ مگر غفر کے معنے پوشیدہ کرنے کے بھی آتے ہیں۔ چنانچہ مغفرا سے مانع ہے۔ اس لحاظ سے غفار کے معنے ہوں گے۔ بندوں کے گناہوں کو چھپانے والا
۱۶	الْقَهَّارُ	غلبہ رکھنے والا زبردست	یہ اسم قہر سے مشتق ہے۔ جس کے معنے غلبہ کے ہیں۔ خدا اس سے قہار ہے کہ اس کی صورت و حشمت کا ظہور نہیں ہو سکتا۔ بلکہ تمام مخلوق عاجز ہے۔ کسی کی ہمت کے سامنے پیش نہیں چلتی
۱۷	الْوَهَّابُ	بہت بخشش عطا کرنے والا	یہ اسم ہب سے مشتق ہے۔ اور ہبہ کے معنے ہیں کسی شخص کو کسی چیز کو بلا معاوضہ مالک کر دینا۔ اور وہاب وہ ذات ہے جس کے عطا و وجود کی کوئی حد نہ ہو۔ اور جو بلا وسیلہ اور بنا حیلہ عطا کرے
۱۸	الرَّزَّاقُ	رزق پہنچانے والا	یہ رازق کا مبالغہ اور رازق سے مشتق ہے۔ رزق کی دو قسمیں ہیں۔ رزق جسمانی اور رزق روحانی اس لحاظ سے رزاق وہ ذات ہے جو بندوں کو توفیق کی عطا اور روحوں کو تصدیق کی نعمت عطا فرماتا ہے

نمبر شمار	اسمائے خشتی	اردو ترجمہ	کیفیت
۱۹	الْقَاضِ	مشکل کشا بندوں میں حکم کرنے والا	یہ اسم فتح سے مانگوں سے جس کے معنی کھولنے اور حکم کرنے کے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ مخلوقات پر خیر و برکت کے دروازے کھولتا ہے۔ اور ان کی مشکلات کو آسان کرتا ہے۔ اور تمام خلائق کا وہی حکم علی الاطلاق ہے۔
۲۰	الْعَلِیْمُ	بہت جاننے والا	عِلْم سے مشتق اور مبالغہ کا صیغہ ہے۔ یعنی خدا پر ظاہر و پوشیدہ قریب و بعید ہرکہ خطرات دل تک کوئی بات بھی مخفی نہیں۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔
۲۱	الْقَابِضُ	بندوں کی روزی محدود کرنے والا	قبض کے معنی تنگی کے ہیں۔ یعنی خدا جس کی روزی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔
۲۲	الْبَاسِطُ	بندوں کی روزی فراخ کرنے والا	بسط کے معنی ہیں فراخ کرنا۔ کھولنا۔ یعنی خدا تعالیٰ جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا بعض مشائخ سے منقول ہے کہ قابض و بافات ہے جو اپنے جلال کو قلبِ مالک پر مستلزم کرے اور باسط وہ ذات ہے جو اپنے جمال کو قلبِ مالک پر منکشف کرے۔
۲۳	الْخَافِضُ	نافرمانوں کو پست کرنے والا	خفض کے معنی پست کرنے کے اور رفع کے معنی بلند کرنے کے ہیں۔ اور خدا کے خافض و رافع ہونے کے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنے فرمانبرداروں کو اپنے قریب کے درجات عطا کرتا ہے۔ اور ان کو بلند کرتا ہے۔ اور نافرمانوں کو اپنی بارگاہِ غالی کے قریب سے دور کرتا ہے۔ اور ان کے درجے پست کرتا ہے۔
۲۴	الرَّافِعُ	فرمانبرداروں کو بلند کرنے والا	

نمبر شمار	اس کے معنی	اور ترجمہ	کیفیت
۲۵	عزت دینے والا	الْعِزُّ	بعض مشتق ہے۔ امتیاز سے جس کے معنی ہیں عزت دینے والا۔ اور عِزٌّ اِذْلَال سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں ذلت دینا یعنی خدا جسے چاہتا ہے توفیق عطا کر کے دے دیا یا نفع میں عزت دیتا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے توفیق دے دیتا ہے۔
۲۶	ذلت دینے والا	الْهِنُّ	بعض مشتق کوام کہتے ہیں کہ سمیع ذات باری کو اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنے بندوں کی پکار کو سنتا ہے۔ اور ان کی حاجتوں کو فرماتی ہے۔
۲۷	بہت سنانے والا	السَّمِیْمُ	بعض مشتق کوام فرماتے ہیں کہ بھیر وہ ذات ہے جو تخت شری سے عزت ہے۔ اور اس کا نام شہاد کو دیکھتا ہے۔ قریب و بعید وہ جواب دے جو سب کچھ یکساں دیکھتا ہو۔
۲۸	بہت دیکھنے والا	الْبَصِیْرُ	بعض اس ذات کہتے ہیں جس کا فہم و فہم ہو۔ اور کوئی اسے رد نہ کر سکے۔
۲۹	مخالفات کو جاننے والا	الْحَكَمُ	عَدْل مصدر ہے۔ و بہو۔ ماخذ فی لومعہ اس سے عادل مرد لیا کرتے ہیں۔ اور عدل کے معنی ہیں یہ ہر کونسا ایک چیز کو ایک چیز کے برابر کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمام تقاضوں سے جو شرائط و قیود کا نتیجہ ہیں مبرا ہے اور جو وہ حکم سے منتر ہے۔
۳۰	انصاف کرنے والا	الْعَدْلُ	

نمبر شمار	اسم حسنہ	اردو ترجمہ	گفتنی
۳۱	اللطیف	باریک بین	<p>لطیف میں چیراؤ کہتے ہیں جو نہایت رحیمیت کے باعث محسوس نہ ہو سکے، خود کی ذات چونکہ جسمیت و وجہیت سے بالاتر ہے، اور اس کا احاطہ ناممکن ہے اس لئے سے لطیف چتر میں برہنہ ہیں جو شخص کو بھی کہتے ہیں جو باریک سے باریک اور غنم گھٹا ہو، لطیف میں ذات کو توں کہتے ہیں جو اپنے ہندوں پر اس طرح مہر بات ہو کہ ان کو نہ تو اس کے صریح نطق کا علم ہو، اور نہ ہی عقل سے آگاہی ہو جو ان کی بہبودی کے لئے مہر بات کرے۔</p>
۳۲	الخبیر	آگاہ - دان	<p>یہ اسم خبریت سے ماخوذ ہے جس کے معنی آگاہی کے ہیں۔ یعنی خدا تمام شیاؤ کی کنہ و حقیقت پر مطلع ہے۔ اور ذرات کو نہات کی ہر گاہ کیفیت و ہر حالت کی پوری خبر دیتا ہے۔</p>
۳۳	العلیم	بردبار	<p>یہ حکم سے مشتق ہے جس کے معنی سکون نفس کے ہیں، علما کہتے ہیں کہ وہیم وہ ذات ہے جو باوجود کائنات و جہم و گھٹنے اور امتناع کی قدرت رکھنے کے خواہ مخواہ نہ میں صدمہ نہ کرے۔</p>
۳۴	الْعَظِيمُ	بزرگ - بڑا	<p>یہ عظمت سے مشتق ہے جس کے معنی بڑائی کے ہیں، خواہ وہ کسی اعتبار سے ہو، چونکہ ذات باری اپنی ذات و صفات میں تمام موجودات سے بدرجہ لامتناہی بڑے ہے، اس لئے وہی عظیم کہلانے کا مستحق ہے۔</p>

نمبر شمار	اسم حسنی	اردو ترجمہ	کیسیت
۳۵	الْعَفْوُ	بہت بخشنے والا	عُفْرَانُ مصدر سے مشتق ہے اور مبالغہ کا وزن ہے یعنی خدا کے لئے اس بخشنے ثابت ہے جو اپنی خوبی و عمدگی میں بدرجہ کمال پہنچا ہوا ہے۔
۳۶	الشُّكْرُ	بڑا قدر شناس	شاکر کا مبالغہ ہے امام غزالی فرماتے ہیں کہ شاکر وہ ذات ہے جو طاعتِ قلیل کے عوض اجرِ کثیر اور چند روزہ زندگی کے اعمال کے مقابلہ میں نعيمِ ابدی عطا فرماوے۔
۳۷	الْعَلِيُّ	بہت بلند	عُلُو سے مشتق ہے جس کے معنی بلند می کے ہیں۔ اور علی اس ذات کو کہتے ہیں جس کے ترے کے مقابلہ میں تمام مراتب پست ہوں۔
۳۸	الْكَبِيرُ	بڑا - بزرگ	خدا کا کبیر ہونا اس لئے ثابت ہے کہ وہ اپنی صفات ذاتی میں تمام موجودات سے اکمل و اشرف ہے اور مخلوقات کی مشابہت سے برتر ہے۔
۳۹	الْحَفِيظُ	بڑا نگہبان	یہ حافِظ کا مبالغہ ہے حفظ کے معنی نگاہ رکھنا اور حفظ کے معنی ہیں تمام فحید ذات کو آفت و بلاء سے محفوظ رکھنے والا۔
۴۰	الْمُقِيتُ	مخلوق کو روزی پہنچانے والا	حضرت ابن عباس مُقِيت کے معنی پوری قدرت رکھنے والا بتلاتے ہیں۔ تو انا ذکر کوادہ حاضر اور نگاہ رکھنے والے کو بھی حقیت کہتے ہیں اور روزی پہنچانے والا بھی اس کے معنی آئے ہیں۔
۴۱	الْحَسِيبُ	کافی	حَسِيب کے معنی محسب ہے یعنی کافی موزن والا اور بعض کہتے ہیں کہ حَسِيب بنے محاسب ہے۔

نمبر شمار	اسماء حسنہ	اردو ترجمہ	کیفیت
			یعنی حساب لیتے والا جمید بمعنی شریف بھی اس تعالٰیٰ ہوا ہے
۴۲	اَجَلِيلٌ	بزرگ قدر	یہ اسم قرآن مجید میں وارد نہیں ہوا۔ البتہ لفظ جَلال آیا ہے۔ یا تو یہ کہنے فاعل ہے۔ یعنی وہ ذات جو تمام صفات جلال سے بہرہ کمال موصوف ہے۔ یا بمعنی محجل ہے۔ یعنی وہ ذات جو اہل یان کو اعزاز و اکرام بخشتا ہے۔
۴۳	اَلْكَرِيمُ	بزرگ	کریم کے معنی میں بزرگی، اور اہل عرب ہر ایک صفت محمود کو کریم سے تعبیر کرتے ہیں، اور اس کے معنی عزیز کے بھی کئے ہیں۔ امام غزالی فرماتے ہیں۔ کہ کریم وہ ذات ہے جو صاحب قدرت ہو کر عشو کرے، وعدہ کر کے وفا کرے اور نہ ہان امید عطا کرے، اور دیتے وقت اسے بہرہ واد نہ ہو کہ کس قدر دیا ہے، اور کس کو دیا ہے اور غیر کی طرف حاجت لے جانے سے تاراج ہو، اور حاجت روائی کے لئے کسی وسیلہ یا شفیع کو جوائز نہ رکھے، اور کسی بڑا ہونے والے کو محروم نہ کرے۔
۴۴	اَلرَّقِيبُ	گہبان	رقیب کے معنی میں کسی چیز کو ہمیشہ بطور حفاظت نہ یہ نظر رکھنا، امام غزالی فرماتے ہیں کہ رقیب کا مفہوم علم و حفظ پر مشتمل ہے مگر بطریق دوام و لزوم۔

نمبر شمار	اسے سننی	اُردو ترجمہ	بہنیت
۳۵	الْمَجِيبُ	دعا قبول کرنے والی	اجابہ کہتے ہیں جو جواب دینے اور دعا قبول کرنا کہو۔ یعنی خدا کو جو کوئی بھی بلاتا ہے وہ اسے جواب دیتا اور اس کی دعا قبول فرماتا ہے :
۳۶	الْوَاسِعُ	وسعت اور فراخی والا	یہ اسم سعۃ سے مشتق ہے جس کے معنی فراخ ہو چکے ہیں۔ یعنی خدا میں علم و انسان اور رحمت وغیرہ کے وصف نہایت وسیع ہیں ان کی کوئی حد نہایت نہیں ہے
۳۷	الْحَكِيمُ	صاحب حکمت	یہ اسم حکمت سے ماخوذ ہے یا بمعنی ٹھیکہ سے یعنی اشیاء کو حسن تدبیر اور استحکام سے پہنچانے والا اور بمعنی نفیس بھی آتا ہے۔ یعنی حقائق اشیاء اور دقائق احوال کو خوب جاننے والا اور ان کی تمام کیفیات نفس الامر یہ سے کما ہی ذاتی
۳۸	الْوَدُودُ	نیک بندوں کو دوست رکھنے والا	دُر سے مشتق ہے جس کے معنی محبت اور دوستی کے ہیں اور وُد و دُود مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی نیکوں کو بہت دوست رکھنے والا محبت کرنے والا
۳۹	الْمَجِيدُ	بزرگ شریف	مجاہد کا مبالغہ ہے۔ مجہد سے ماخوذ ہے جس کے معنی بزرگی اور شرف کے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ مجہد و شرافت کے انتہائی درجہ پہنچا ہوا اور کثیر الاحسان و فضال سے :
۴۰	الْبَاقِعُ	مردوں کو مرنے کے بعد زندہ رکھنے والا	باقی کے معنی ہیں کسی چیز کو بچانا اور بھارنا یعنی زندہ رکھنے والا جسے زندہ رکھنے والا ہے اور بھی

نمبر قرآن	معنی	اردو ترجمہ	کیفیت
			<p>اس کے معنی سمجھنے کے بھی آتے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ نے انبیاء و رسل مبعوث فرمائے ہیں۔</p>
۵۱	الشَّهِيدُ	سرخر۔ گواہ	<p>شَاہِد کا مبالغہ سے تلمیح لیا۔ اگر یہ شہود سے مشتق ہے۔ تو اس کے معنی ہیں، حاضر و مطلع کے اور اگر شہادت سے ماخوذ ہے۔ تو اس کے معنی ہیں۔ گواہی دینے والا۔ یعنی خدا ہر وطن پر مطلع ہے۔ اور قیامت کے دن بنوں کے اعمال کی گواہی دے گا۔</p>
۵۲	الْحَقُّ	ثابت	<p>حق کے معنی ثابت اور موجود کے ہیں۔ یعنی ثابت و برقرار رہنے والی اور کبھی نہ فنا ہونے والی۔ محض ذات خداوندی ہے۔</p>
۵۳	الْوَكِيلُ	کارساز	<p>وکالت کے معنی ہیں کام کسی کو سپرد کر دینا اور وہیں بحکمے موكول رہنے سے۔ یعنی وہ ذات جسے تمام مخلوق اپنے مصالح سپرد کر دے۔ اور تمام تھکوت کی باگ اس کے ہاتھ میں ہو۔</p>
۵۴	الْقَوِيُّ	قوت والا	<p>قوت سے مراد قوت کاملہ ہے۔ اور متانت سے شدت قوت۔ یعنی خدا تعالیٰ قدرت کاملہ رہنے والا۔</p>
۵۵	الْمُتَيْنُ	استوار	<p>قوت والا۔ شدت قوت والا ہے۔</p>
۵۶	الْعَلِيُّ	محب۔ مددگار	<p>یہ یا تو ناصرو یا دار کے معنی ہیں۔ کہ خدا پرستوں کا محبوب و ناصر ہے اور باغیوں سے۔ یعنی انہوں کے آہ و بکا مٹا کر دیتا ہے۔</p>
۵۷	الْحَمِيدُ	مستحق حمد	<p>جو بے حد و پیمانہ حمد و ثناء کا مستحق ہے۔</p>

نمبر شمار	اسماء حسنی	اردو ترجمہ	کیفیت
			اپنی حمد کا مالک ہے، اور تمام محاسن و محامد میں اس کے شایان شان ہیں، اور یا بختے محمود ہے یعنی وہ خود بھی حمد کا مالک ہے، اور بندے بھی اس کی حمد کرتے ہیں ربیع نے لکھا ہے کہ حمید وہ ذات ہے، جو مستحق حمد و ثنا ہو ۛ
۵۸	الْمُحِیُّ	ہر شے کو احاطہ علم میں لگا کر رکھنے والا	إِحْصَاءُ کے معنی میں شمار کرنا اور احاطہ کر لینا یعنی خدا کا علم تمام اشیاء کی حقائق و دقائق کا احاطہ کئے ہوئے ہے
۵۹	الْمُبْدِیُّ	ابتداء پیدا کرنے والا	مُبْدِیُّ ما خود ہے ابتداء سے اور مُعِيدُ عَادَ سے یعنی از سر نو وہی پیدا کرتا ہے، اور عدم میں لیجا کر وہی پیدا کرے گا ۛ
۶۰	الْمُعِیْدُ	دوبارہ پیدا کرنے والا	
۶۱	الْمُحِیُّ	زندہ کرنے والا	یعنی خدا ہی جسم میں حیات پیدا کرتا ہے، اور وہی اُس سے حیات کو دور کرتا ہے
۶۲	الْمَمِیْتُ	مارنے والا	
۶۳	الْمُحِیُّ	زندہ	یعنی حقیقی موت خدا ہی ہے باقی سب نابل فنا ہو ہیں
۶۴	الْقَبِیُّومُ	پورا نامہ عالم کو سنبھالنے والا	قَبِیُّومٌ مبالغہ ہے، قیوم کا یعنی خدا مَصْنُوعُ اُمُو اور نائم بالذات ہے، دوسری تمام کائنات اُس کے سنبھالنے سے سنبھلی ہوئی ہیں، اور اپنے وجود و بقا میں اُس کی محتاج ہیں
۶۵	الْفَاجِلُ	پانے والا، غنی	یہ یا تو جلد تلخ سے مشق ہے، جس کے معنی ہونے کے ہیں، اور یا وجود سے مشق ہے جس کے معنی پانے اور جاننے کے ہیں، اہم غزالی لکھتے

نمبر شمار	اسماء معنی	اردو ترجمہ	کیفیت
			ہیں کہ واحد ایسی ذات کو کہنا چاہیے جس کو ہر ایک چیز جو اسی کے لئے ضروری ہو جائے
۶۶	الْمَاجِدُ	بزرگی والا	مجد سے مشتق ہے جس کے معنی بزرگی کے ہیں
۶۷	الْعَاجِدُ	تنہا۔ یگانہ	واجِد اس ذات کو کہتے ہیں جو سلسلہ شہاد میں نہ آئے یعنی عدد کے تعلق سے برہم ہو یہ وحدت حقیقیہ صرف سی کی ذات سے مختص ہے جو ہر قسم کی دُنی سے منزہ ہے
۶۸	الْغَمَدُ	بے نیاز	صدر اس کو کہتے ہیں جس کی طرف لوگ اپنی حاجات لئے جاتے ہیں اور وہ کسی بات میں ان کا محتاج نہ ہو
۶۹	الْقَادِرُ	قدرت والا	قَد اور قُدْرَت کے معنی توانائی کے ہیں۔ مقتدر میں قادر کی نسبت مبالغہ ہے
۷۰	الْمُتَّقِدُ	صاحبِ مقتدر	
۷۱	الْمُقَدِّمُ	پہلے دوستوں کو مقدم کرنے والا	مُقَدِّم ماخوذ سے رتقیم سے اور مؤخر تاخیر سے۔ امام غزالی فرماتے ہیں کہ مقدم و مؤخر وہ ذات ہے جو کسی کو اپنا قرب عطا کرے اور کسی کو اپنی بارگاہ سے دور کر دے
۷۲	الْمُؤَخِّرُ	مؤخر کرنے والا	
۷۳	الْكَوَلُ	سب سے ادا	یعنی خدا کی ہستی اور وجود کا آغاز نہیں اور نہ ہی اس کا آخر ہے، یعنی وہ ازلی و ابدی ہے۔
۷۴	الْأَخِرُ	سب سے آخر	ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا
۷۵	الظَّاهِرُ	ظاہر بلحاظ قدرت	بلحاظ دلائل و آیات خدا کا وجود ظاہر ہے مگر اس کی ذات حجابِ جلال میں محتجب ہے
۷۶	الْبَاطِنُ	پوشیدہ بلحاظ ذات	
۷۷	الْمُؤَوَّلُ	تمام اُمم کا منول	والی اس ذات کو کہتے ہیں جو اشیاء پر غالب ہو

نمبر شمار	اسمائے شریفہ	کیفیت
		اور اُن میں اپنی مشیت کے مطابق کمال تصرف کر سکے ۛ
۷۸	الْمُتَعَالِي	یہ اسم عَلُو سے مشتق ہے اور عَلَی کا ہم معنی ہے مگر اس میں اس سے زیادہ مبالغہ ہے ۛ
۷۹	الْبَكْرُ	یہ بَر سے اخذ ہے جس کے معنی نیکی اور احسان کے ہیں اور بُر کہتے ہیں احسان کرنے والے کو ۛ
۸۰	التَّوَّابُ	تائب کا مبالغہ ہے اور توبہ سے ماخوذ ہے اور توبہ کے معنی میں رجوع کرنا اور تَوَّاب سے کہتے ہیں جو اپنے بندوں پر انواع و اقسام کے احسانات کے ساتھ رجوع کرے ۛ
۸۱	الْمُنْتَقِمُ	نا فراتوں کے بدلہ لینے والا
۸۲	الْعَفْوُ	گناہ مٹانے والا
۸۳	الرَّؤُوفُ	بہت شفقت کرنے والا
۸۴	مَلِكُ الْمُلْكِ	ملک کا مالک
۸۵	ذُو الْجَلَالِ الْإِزْدِجَارِ	بزرگی و عزت والا
۸۶	الْمُقْسِطُ	عادل منصف
		قسط کے معنی ہیں حکم میں عدل کرنا اور انم غزالی فرماتے ہیں کہ مقسط وہ ذات ہے جو مظلوم کا حق اٹھائے انصاف ملے اور اس صفت کا کمال یہ ہے کہ مظلوم کی رضا مندی میں ظالم کی رضا مندی بھی شامل کر دے ۛ

نمبر شمار	اسمائے معنی	اردو ترجمہ	کیئیت
۸۷	الْجَامِعُ	تمام مخلوقات کو جمع کرنے والا	حداد و تعالیٰ جامع اس لئے ہے کہ قیامت کے دن تمام لوگوں کو محشر میں جمع کرے گا
۸۸	الْخَنِيْ	بے پروا	شغلی مشتق ہے غنا سے جس کے معنی میں
۸۹	الْمَغْنِيْ	بے پروا کرنے والا	بے پروا ہونا اور مغنی اعناء سے اخذ ہے جس کے معنی بے نیاز کرنا ہیں
۹۰	الْمُعْطِيْ	عطا کرنے والا	یعنی عطا جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور
۹۱	الْمَانِعُ	دوستوں تکلیف دکنے والا	جس سے چاہتا ہے روک دیتا ہے
۹۲	الْفَضَّارُ	نفاق ضرر	امام غزالی فرماتے ہیں کہ ضار و نافع وہ
۹۳	النَّافِعُ	نفاق نفع	ذات ہے جس سے خیر و شر اور نفع و ضرر صادر ہو اور ان کا خالق
۹۴	النُّورُ	روشن کرنے والا	یعنی زمین و آسمان کو روشنی بخشنے والا خدا ہی ہے
۹۵	الْبَدَائِعُ	موجد	پہلے کے معنی ہیں بے مثل اور بے مانند اور مبدع یعنی موجد کے معنی میں بھی آتا ہے۔ یعنی خدا بغیر مثال اور نمونہ کے پیدا کر سکتا ہے
۹۶	الْبَاقِيْ	باقی رہنے والا	باقی اُسے کہتے ہیں جسکو کبھی فنا نہ ہو
۹۷	الْوَارِثُ	موجودات کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا	قی پرست کہ خداوند نے چونکہ قدیم اور ابدی ہے اس لئے خداوند موجودات کے بعد صرف وہی باقی رہے گا
۹۸	الرَّشِيْدُ	صاحب رشد	رشد یا تو مشتق رشد سے یا بمعنی راشد ہے جس کے معنی حکیم کے ہیں یعنی وہ ذات

نمبر شمار	اسمائے حسنی	اردو ترجمہ	کیفیت
			جس کے اعمال میں عبث و باطل کو دخل نہیں اور اور یا بمعنی مرشد ہے، یعنی ہدایت کرنے والا راہ راست پر لائے والا
۹۹	الصَّبُور	بہا صبر کرنے والا	امام غزالی فرماتے ہیں کہ صبور وہ ذات ہے جو قبل از وقت کام کرنے میں جلدی نہ کرے

اسمائے حسنی جو وہ ذکر ہوئے اکثر تو بعینہ قرآن مجید میں موجود ہیں اور
چو بعینہ موجود نہیں۔ ان کے ماوراء مشنقات قرآن مجید میں پائے جاتے ہیں :

مہالغت شرک

خدا کا وجود ماننا اس کی توحید کا اقرار کہ نا اور شرک سے
بچنا یسوزں ایسی باتیں ہیں کہ ہر شخص کی طبیعت اور
فطرت میں داخل ہیں۔ یعنی اگر بغور دیکھا جائے تو اس عالم کی ہر ایک چیز زبان عالی
سے اس کے ایک ہونے کی گواہی دے رہی ہے۔ اس سے جس جگہ انبیاء عیہم السلام
نہیں آئے اور احکام شریعت وہاں نہیں پہنچے۔ وہاں کے لوگوں پر بھی صرف خدا کو واحد
جاننا اور اسی کو قابل عبادت سمجھنا اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کرنا فرض ہے۔ قیامت
کے روز ان سے معرفت اسی امر کا سوال کیا جائے گا۔ کیونکہ اس موٹی بات کو تو ہر شخص معمولی
عقل سے بھی معلوم کر سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ شرک اللہ تعالیٰ سے نزدیک الیہاجرم ہے
کہ اس کا معتقد سمجھنے میں جلدیا جائے گا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے : **لَا يَغْفِرُ اللَّهُ ذُنُوبَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشُّرَكَاءَ بِمَا يَفْعَلُونَ مَا كُنْتُمْ لِأَعْيُنِنَا**
وَمَنْ يَتَّبِعْ أَهْلَ بَاغِيَةٍ فَإِنَّا جُنتُ شَرِّهَا یعنی خدا تعالیٰ اس سے
کو نہیں بخشے گا کہ اس کے منہ کسی کو شرک یا غیر یا جیسے راہروائے اس کے جوئے ہیں
وہ جسے باغیہ کہتے ہیں اور جس نے کسی کو خدا یا شرک یا غیر یا اس سے بے
گناہ کا بہتان باندھا۔

شُرک کی دو قسمیں ہیں، شرک فی الذات اور شرک فی الصفات

شرک فی الذات تو یہ ہے کہ خدا کی ذات میں کسی کو اس کا شرکاب ٹھہرا جائے، یعنی بجلتے ایک خدا کے کسی خدا ماننے والے ہیں۔ اور شرک فی الصفات یہ ہے کہ خدا کے سوا کسی دوسرے کو ان صفات سے ویسا ہی متصف مانا جائے۔ جو خاصہ خدا ہیں۔ مثلاً وہی اللہ صاحبِ رحمت اللہ عبدہ اپنی کتاب "حجۃ اللہ باخۃ" میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی بزرگ عالم یا دانشمندی کی نسبت یہ اعتقاد ہو کہ وہ عجیب و غریب اثر اس سے اس سے صادر ہوتے ہیں کہ اسے کوئی ایسی صفت کمال حاصل ہو گئی ہے جو اس کے اپنا ہے جنس میں کسی طرح نہیں ہو سکتی۔ بلکہ صرف اللہ تعالیٰ ہی میں پائی جاسکتی ہے، تو وہ شرک بالصفات ہے۔

رَبَّاء (امید)

اے میرے لڑکے! تم پھر مصر جاؤ اور پوچھو کہ اس کے بھائی ربیاء بنیٰ بنیٰ کی تلاش کرو۔ اور خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ۔ کیونکہ اس کی رحمت سے وہی لوگ ناامید ہوتے ہیں جو کافر ہوں اور اس کی رحمت کاملہ کے معتقد نہ ہوں۔

اے پیغمبر صلعم! ان لوگوں سے کہہ دو۔ کہ اسے بیمار سے بندہ و اجنبیوں سے گناہ کر کے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں۔ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔ اور وہ بیشک بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ جن لوگوں کی یہ کافر پرستش کرتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَتَحَسَّبُوْا
مِنْ اَبْوَسَفَ وَاجِبِهِ وَاَلَا
تَتَلَسَّوْا مِنْ رُّوحِ اللّٰهِ
اِنَّهٗ لَا يَأْتِيْ مِنْ رُّوحِ
اللّٰهِ اَكْفَرُوْنَ ۝

یوسف: ع - ۵ پارہ ۱۳

قُلْ يٰۤاَعْبَادِیَ لَسِيْزِيْنَ
اَنْفُسُوْا بِمَالِ اَنْفُسِكُمْ لَا
تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ
اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذَّنُوْبَ
جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ

السر حبیہ ریزہ ع - ۲۰ پارہ ۲۴
وَلَا تَقْنَطُوا مِنَ رَّحْمَةِ اللّٰهِ يَغْفِرُ الذَّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ

يَتَّقُونَ إِلَهَ إِلَهٍ
الْوَسِيلَةَ إِلَهُهُمْ أَقْرَبُ
وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ
عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ
كَثُورًا وَرَاحَةً لِّبَنِي إِسْرَآئِيلَ ع ۝ ۵۰ پارہ ۵۱

وہ تو خود خدا کا قرب طلب کرتے ہیں کہ
ان میں سے کون سا زیادہ نزدیک ہے اور
اس کی رحمت کی توقع رکھتے ہیں اور اس کے
عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تمہارے
پروردگار کا عذاب بھی قابلِ خوف ہے۔

رجاء کے معنی امید کے ہیں۔ اور رجاء الہی سے مراد یہ ہے کہ انسان اس کی رحمت
سے ناامید نہ ہو جائے۔ بلکہ ہر وقت اس کے فضل و کرم کا منتہی سے کہے کہ اس کی رحمت
سے ناامید ہونا باعثِ کفر ہے کہ اس سے صفتِ رحمت کی نفی لازم آتی ہے جس کی نسبت
ارشاد ہے۔ غَلَبَتْ رَحْمَتِي عَلَى غَضَبِي یعنی میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی ہے۔

خشیتہ رہبتہ تقویٰ (خوفِ خدا)

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى وَهَارُونَ
الْمُرْقَانِ وَضِيَآءً وَذِكْرًا
لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ
رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ
السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ ۝

(انبیاء - ع ۴۰ - پارہ ۱۷)

وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا
الْهَيْئِينَ اثْنَيْنِ ۚ إِنَّكَ هُوَ
الْوَاحِدُ ۚ فَآيَاتِي
فَآمِنُ هَبُون ۝ (النحل - ع ۷۰)

پارہ - ۱۴

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ

اور ہم نے موسیٰ اور ہارون کو حق و باطل
میں فرق کرنے والی کتاب عطا کی اور روشنی
اور نصیحت نامہ ان پر بھیجا کہ ان کے
لئے جو بے دیکھے اپنے خدا سے ڈرتے
ہیں اور روزِ قیامت سے بھی خوف
کھاتے ہیں۔

اے لوگو! خدا نے حکم دیا ہے کہ دو
معبود نہ ٹھہراؤ۔ بس قابلِ پرستش صرف
وہی ایک خدا ہے، اس لئے صرف ہمارا
ہی خوف رکھو اور صرف مجھ ہی سے
ڈرتے بھی رہو۔

اے ایمان والو! بس اللہ سے ڈرو اور

وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ۝

(توبہ - ۷۷)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ

وَلَا تُصِغُوا لِكَاذِبِينَ (احزاب: ۷۰-۷۱)

ہمیشہ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ اور اپنی کلمہ
ساتھ دو جو کہ سچے ہیں ۝

اے نبی صلعم تم خدا سے ڈرو اور
کافروں کی تابکاری نہ کرو ۝

خشیتہ - رحمتہ و تقویٰ - تینوں کا مفہوم تقریباً ایک ہے یعنی خدا
سے ڈرنے و بھانے اور اس کے متعلق قرآن مجید میں بہت سی آیات ہیں، بلکہ اگر بغور دیکھا
جائے تو قرآن مجید کی ہر ایک آیت سے یہی ظاہر ہے، قرآن مجید کو اس پر زیادہ
زور دینے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ جب تک دل میں کسی کا خوف نہ ہو و فطرت
انسانی نیکی کی طرف رجوع اور بُرائی سے پرہیز نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں
بار بار اس کی تاکید آتی ہے۔ کہیں ارشاد ہوا ہے کہ صرف خدا ہی ایسی ذات ہے جس
سے ڈرنا چاہیے۔ کہیں فرمایا ہے کیا تم لوگوں سے ڈرتے ہو۔ حالانکہ خدا اس بات کا
سب سے زیادہ حقدار ہے۔ کہ اس سے ڈرو کہیں مومنین کی صفات پر بیان فرمائی ہے
کہ مومن وہ لوگ ہیں کہ جب ذکرِ الہی ہو تو اُن کے دل دھل جائیں، مگر اسلام چونکہ اعتدال
پسند مذہب ہے۔ اور دوسرا اعتدال ہی کے لئے بنیامیں ظاہر ہوا ہے۔ اس لئے فرمادیا
ہے کہ خدا سے ڈرو مگر ساتھ ہی ایک ساعت اس کی رحمت سے بھی ناامید نہ ہو جاؤ۔
اسی لئے کہا کرتے ہیں کہ لَا يَمُوتُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ۔ یعنی ایمان خوف اور رجاء
کے مابین ہے۔ اور قرآن مجید میں ہے كُودُوا لَهُ خَوْفًا مَخَافَةً یعنی خداوند تعالیٰ کو اس کے
قبر و جہاں بول میں خوف اور اُس کی رحمت کی اُمید و خواہش رکھتے ہوئے پکارا کرو (۱)
لفظ سنن کا یہ دھیرہ ہونا چاہیے کہ خدا سے ڈرتا بھی رہے اور ساتھ ہی اُس کی
رحمت کا اُمیدوار بھی رہے ۝

اطاعت (فرمانبرداری)

اے پیغمبر صلعم لوگوں سے کہہ دو کہ تم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ

فَإِنْ تَرَكُوا فِى اللَّهِ
لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۝
(آل عمران ۶-۴-۳-۵-۶)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا
تَوَلَّوْا حُنُوهً وَانْتُمْ
تَسْمَعُونَ وَلَا تَكُونُوا
كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ
لَا يَفْعَلُونَ (آل انفار ۶-۴-۳-۵-۶)
وَإِنْ تَطِيعُوا اللَّهَ وَ
رَسُولَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ
أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ شَفِيعٌ ذُو فَضْلٍ
(الحجرات ۶-۴-۳-۵-۶)

اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کریں۔ اور
اگر یہ لوگ اس بات سے پھر مبرا نہیں۔ تو خوب
سوچ رکھیں کہ اللہ تعالیٰ فرماؤں کہ ہرگز پسند
نہیں کرتا ۛ

اے مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول
کی اطاعت کرو۔ اور اس کی اطاعت سے
روگردانی نہ کرو۔ حالانکہ تم (مہاجر و انصار)
مستحق ہو۔ اور ان لوگوں کی مانند نہ ہو۔ جو
دعوت کو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا۔
حالانکہ وہ سنتے نہ آتے کچھ بھی نہیں ۛ
اگر تم اللہ اور اس کے رسول کا کبریا
نور۔ تو اللہ تمہارے اعمال میں سے ذرا
بھی کم نہ کرے گا۔ بے شک اللہ بخشنے
والا مہربان ہے ۛ

اطاعت الہی کہ متفق قرآن مجید میں اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ اور ان سب سے
بہرہ بات نما ہر ہوتی ہے۔ کہ تکمیل ایمان کا بنیادی ذریعہ بلکہ اصل اصول طاعت الہی و قرار
دیا گیا ہے۔ اور کیوں نہ ہو۔ جو شخص خدا سے وجود کو تسلیم نہ کرتا ہو۔ اور اس کی توحید کا
بھی قائل ہو۔ وہ اس کے فرمودہ احکام کی تعمیل سے کیونکر روگردانی کر سکتا ہے۔ اگر
کوئی ایسا کرے تو صرف نام کا مسلمان ہے۔ کیونکہ طاعت تو اس کے مفہوم میں
داخل ہے۔ مذم کے معنی ہی طاعت اور فرمانبرداری کرنے کے ہیں ۛ

إِنَّمَا سَعَىٰ عِبَادَ الرَّسُولِ
الَّذِينَ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

اور عیب تم آئیں میں قول و اقرار کرو۔ تو اللہ

وَأُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يَرْحَمُ الْمُحْسِنِينَ

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا إِلَّا صِلَاحَ
مَا اسْتَطَعْتُ ۖ وَمَا
تَوْفِيقِي ۖ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝
(ہود - ۸۷ - پارہ ۵ - ۱۲)

میں تو صرف اپنی طاقت کے موافق تمہاری
اعتدال چاہتا ہوں ، اور میری کامیابی
تو بس خدا ہی کی تائید سے ہو سکتی ہے میں
تو اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف
رجوع کرتا ہوں ۝

وُعا دینی ہو یا دنیوی یا عبادت بدنی ہو یا مالی جب تک اس میں رجوع اسے شہ نہ
ہو نذل کو اطمینان ہوتا ہے ، اور نہ فی الواقع وہ کوئی دنا دعبادت متصور ہو سکتی ہے
اس لئے مومنین کو ہدایت کی گئی ہے کہ ہر کام میں خدا کی طرف رجوع کرنا سیکھیں ، اس
میں ٹٹا ہری ذرائع سے کام لینا منع نہیں ، لیکن مومن کی نشان دہی ہے کہ وہ ہر امر میں خدا کی
طرف رجوع کرے ، اور اسی کو اپنا اصلی کارساز جانے ۝

تسلیم و رضا

بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ
لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ
فَلَهِ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا
هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ (البقرہ - ۱۷۷)
(۱۳ - پارہ ۵ - ۱۰)

ہاں جو شخص خدا کے آگے تسلیم ختم کر دے
اور دیکھو کار اور با اخلاص بھی ہو ، تو اس کے
لئے اس کا اجر اس کے پروردگار کے ہاں
موجود ہے ، اور ایسے لوگوں پر قیامت
کے دن نہ تو خوف طاری ہوگا اور نہ ہی وہ
غمگین ہوں گے ۝

أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ
يَبْغُونَ ۖ وَلَوْ أَسْلَمَ
مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ۝
(آل عمران - ۸۵ - پارہ ۳)

کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا کوئی اور
دین چاہتے ہیں ، ممالک زمین و آسمان کی
تمام کائنات لوگ و فرشتے وغیرہ چارو
ناچار اسی کے حکم بردار ہیں ، اور اسی کی
طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے ۝

وَمَنْ
يَتَّ
أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَ
تَبَعَ
مِلَّةَ نَبِيِّهِمْ حَنِيفًا
أَوْ اتَّبَعَ اللَّهَ رَأْبَاهِمَ
حَنِيفًا

(سورۃ نساء رکوع ۱۸ پارہ ۵)

بنایا تھا

اور ایسے شخص سے زیادہ اچھا کس کا دین
ہو سکتا ہے۔ جو کہ اپنا رخ ہمہ تن اللہ تعالیٰ
کی طرف جھکا دے۔ اور وہ مخلص بھی ہو اور
حضرت ابراہیم کا طریقہ جس میں کبھی کا نام
تک نہ تھی۔ اور وہ حق ہی حق پرست اور
ہر قسم کے باطل سے دور رہنے والا تھا۔ اور
اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنا نیا لصل درست

مسلمان کی شان یہ ہے۔ کہ وہ ہر حال میں خدا کا شکر گزار رہے اور باوجود سعی و
تعب کے بھی اگر خدا نے اس کو بہ سالی میں رکھا ہے۔ تو حرت شکایت زبان پر نہ لاسے
بلکہ رضا مندی و خوش دلی کا اظہار کرے۔ اگرچہ یہ بات اتنی مشکل ہے کہ بہت کم لوگ
اس امتحان میں پورے اترتے ہیں۔ مگر مذہب عبودیت یہ ہے کہ اپنی طرف سے پوری کوشش
کی جائے اور شکر کی ہمت نہ ہو۔ تو کم سے کم دل میں خدا کی طرف سے کسی طرح کی شکایت
کا خیال بھی نہ آنے پائے۔ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اللہ
سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ پس اس شفقت اور مہربانی کے باوجود ہم کو مصیبت میں کیوں
ڈالنے لگا ہے۔ اس سے فرمایا ہے کہ مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا
أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ یعنی جو کچھ تجھے پہنچتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہنچتا ہے۔
اور جو نقصان پہنچتا ہے۔ وہ تیرے نفس کی طرف سے پہنچتا ہے یعنی تیری اپنی شامتِ عمل
سے۔ مولانا مہر رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں

ہرچہ بر تو آید از ظلمات و غم آن ز بلیا کی دستاویز است ہم
تسلیم و رند کی صفت عورتوں میں قریباً مفقود ہے۔ ان پر جب کوئی مصیبت آتی
ہے۔ مثلاً اگر گھر میں کوئی موت ہو جاتی ہے۔ تو ایسی سبب صبر ہی ظاہر کرتی ہیں۔ اور ایسی
واہی تباہی باتیں کہنے لگتی ہیں۔ جن سے حدِ کفر تک جا پہنچتی ہیں۔ اس سے حضور نے فرمایا

دیا ہے کہ دوزخ میں کثرت عورتیں ہوں گی۔ بے سبب ہی نیا ہر کرنے اور وہی تباہی بکنے سے
تقدیر الہی توکل نہیں سکتی۔ البتہ آدمی اپنے دین کا نقصان کمیتا ہے، اس لئے تسلیم و رضا پر
کاہ بند رہنا ہر حال میں ضروری و مفید ہے ۵

توکل (خدا پر بھروسہ)

جو شخص اللہ پر بھروسہ رکھے، اللہ کا دوسرا خدا
اس کو کافی ہے۔ بے شک خدا اپنے حکم کو پورا
کرتے رہتا ہے۔ اور اللہ نے ہر ایک چیز کا
اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔ میری کامیابی تو اس
خدا پر ہے تو امید سے ہو سکتی ہے۔ اور میں کسی
چیز پر بھروسہ نہ کرتا ہوں۔ اور اسی کی طرف رجوع
نہ کرتا ہوں ۵

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ
إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ وَقَدْ جَعَلَ
اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝
وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا
بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝ (سورہ غافر
پارہ ۱۲ - ۱۲)

جب تم کسی کام پر لڑو تو خدا پر
بھروسہ کیا کرو ۵

فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ
عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ عِمْرَانَ - ع ۛ (پارہ ۱۳)

توکل ایک نہایت ہی بڑی نعمت ہے۔ اور قرآن مجید کے مختلف مقامات میں اس کے
متعلق بہت کچھ مذکور ہے۔ لیکن اس سے کہ بعض لوگوں نے اس کے مفہوم کو نہیں سمجھا
بلکہ وہ اس سے بے اعتنائی سے بھاگتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ قرآن مجید اور
احادیث نبوی اور اقوال ائمہ کے بالکل ضد ہے۔ توکل کی اصل تعلیمت یہ ہے کہ خدا
اپنا مقصود حاصل کرنے میں بہاں تک سامعین کو نہیں دیتا اس سے جو کچھ چاہے وہ
مگر باوصفہ و کشش سے ہی خدا پر ہی بھروسہ رکھتے کہ وہ ضرور اس کی مدد کرے گا۔ اور
وہ فرماتے ہیں ۵

گفت پیغمبر باد بربند
بہ توکل نہ اندیشہ اشتربند

نام غزالی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص چاہے کسی سے چوڑی پر جائے جہاں نہایت

ہو۔ اور نہ کوئی کھانے پینے کی چیز اور نہ وہاں کوئی آنا جاتا ہو۔ اور یہ خیال کرے کہ میں خدا پر توکل کئے بیٹھا ہوں، تو وہ شخص گنہگار ہے، اور اپنے آپ کو ہلاک کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ متوکل تو اسی شخص کو کہہ سکتے ہیں، جو مطلب برآسی کے لئے اپنی پوری ہمت بھی صرف کر دیتا ہے، اور سعی و مطلب کا کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھنے پر بھی کامیابی خدا کے سپرد کرتا ہے اور اپنی ہمت پر نہیں اتارتا ۛ

استقامت ثابت قدمی

فَلِذَاكَ فَادْعُ وَ
اسْتَقِمْ كَمَا
وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ
وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَا
اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ
وَاٰمَرْتُ بِاِلٰهٍ
بَيْنَكُمْ وَ اللّٰهُ رَبُّنَا
وَرَبُّكُمْ لَنَا اَعْمَالُنَا
وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ لَا حِجَّةَ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ فِي
الَّذِیْ يَجْتَمِعُ
بَيْنَنَا وَ اٰیٰتِہٖ اٰمَحْصٰیٰتُ

(تورہ ۲۷ - یاسہ - ۲۵)

اے پیغمبر! صلعم تم لوگوں کو اس دین کی طرف
جاتے رہو۔ اور غور بھی، جیسا تم سے فرما
دیا گیا ہے، اور اس پر قائم رہو، اور ان
کی خواہمنوں پر نہ چلو، اور کہو کہ جو کتاب
نے اتاری ہے، میرا رب پر ایمان ہے
اور سچے حکم پر ہے کہ تمہارے درمیان عمل
کروں، اللہ تعالیٰ تمہارا اور تمہارا رب کا
پورا دیکار ہے، تمہارے اعمال تمہارے
لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں
میں اور تم میں کچھ جھگڑا نہیں، اللہ میں اور
تمہیں ایک جگہ جمع کرنے کا، اور اس کی
طرف سب کو راہ کر جانا ہے ۛ

استقامت کے معنی میں، قیام و ثبات، یعنی ایک بات پر قائم اور ثابت رہنا
ایک حدیث شریف میں ہے: احبُّ اِلَیَّ عَمَلٍ اِنَّ اللّٰہَ اَدَّوْهُ لَہٗ، یعنی خدا تعالیٰ
نور عملوں سے زیادہ محبوب درپندہ عمل وہ ہے، جس پر ہمیشگی و رعا و برت کی جائے
اور حقیقت یہ بات بالکل درست ہے، کیونکہ تمام کاموں میں کامیابی خواہ دنیاوی ہوں

خواہ آخر میں اسی استقامت پر ہی موقوف ہے۔ اسی واسطے داناؤں کا مقولہ ہے: **اِسْتِقَامَتٌ**
فَوْقَ الْاِكْرَامَةِ استقامت اور ثبات قدمی کرامت سے بھی بڑا چیز ہے۔ دوام معی
 و استمرار کوشش کو محنت و طلب کے کارگاہ بنانے اور حصول مقصود میں۔ حل تمام سے کسی
 نیک یا بد عادت کے عادی بننے یا کسی کسب کمال میں عہد ثبات پیدا کرنے کا زیادہ تر
 اسی استقامت اور دوام معی میں مندر ہے۔ دنیا میں جب کوئی قوم معراجِ ترقی پر پہنچنا چاہتی
 ہے۔ تو وہ پہلے اپنے عزم کو مستحکم کر لیتی ہے۔ پھر اپنی کوشش لگاتا۔ جاری رکھتی ہوتی
 تھو کہ کمال مطلوب تک جا پہنچتی ہے پس اسی زمینِ اصول، استقامت کی پابندی کا راز
 اسلام نے مسلمانوں کے ذہن نشین کرایا

اعمالِ انسانی (وہ اعمالِ زبان سے تعلق رکھتے ہیں)

خدا کی عظمت

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
 لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا ۖ لَمْ
 يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي
 الْمُلْكِ ۖ لَمْ يَكُنْ لَهُ
 دَلِيلٌ مِّنَ السُّلٰتِ
 وَكَثْرَةً نَّبِيِّنَا ۝

(بنی اسرائیل - ۱۲۶ - پارہ ۱۵)

اَللّٰهُ رَءِیُّہٗ ۙ اِلٰہَ ۙ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ
 الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (نمل - ۲۶ - پارہ ۱۵)
 فَتَعٰلٰی اَنْتَ اِلٰہُکَ ۙ اَلْحَمْدُ
 لَکَ ۙ اِلٰہَ ۙ اِلَّا هُوَ
 رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

اور اے پیغمبرِ صلعم! کہہ دو کہ ہر طرح کی
 تعریف خدا کو ہی سزاوار ہے۔ جو نہ تو اولاد
 رکھتا ہے اور نہ ہی دونوں جہان کی سلطنت
 میں اس کا کوئی شریک ہے۔ اور نہ اس سے
 سے کہ کمزور ہے، کوئی اس کا مددگار ہے۔ نہ
 رحمتی الامکان ہم اس کی بڑیاں ہر وقت
 بیان کرتے ہوئے

نہ ہی ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی
 لائق عبادت نہیں۔ اور وہ عرشِ عظیم کا کسب
 پس اللہ تعالیٰ ہی بہت بڑا و العالیٰ
 ہے۔ اور وہی بادشاہِ حقیقی ہے۔ اس کے سوا
 کوئی بھی لائق عبادت نہیں ہے

اور وہی عرش کریم کا مالک وہی ہے +

زمانہ منین ۶۰ - ۲ - پارہ ۱۸

تسبیح و تقدیس

وَصَبِّرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ
وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ أَذَى
النَّيْلِ فَيَبَسَّ وَخِطَافِ النَّهَارِ
كَعَلَّكَ تَرْضَى ۝ رالمہ ۸

پس ان کفر کی باتوں پر صبر کیجئے اور اپنے
رب کی حمد و ثناء کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں
آفتاب نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب
سے پیشتر اور اوقات شب میں بھی تسبیح کیجئے
اور دن کے اول و آخر میں بھی تاکہ آپ

خوش رہیں :

تَسْبِيحٌ بِحَمْدِ رَبِّكَ
وَأَسْتَغْفِرُكَ ۝ إِنَّهُ
كَانَ تَوَّابًا ۝ (النصر ۶)

پس اپنے پروردگار کی حمد و ثناء کیسا تھ
اس کی تسبیح و تقدیس میں مشغول ہو جاؤ اور
اس سے گناہوں کی معافی مانگو۔ بیشک وہ
بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

۱ - پارہ ۳۰ -

تَسْبِيحُ اللَّهِ حِينَ
تَسْهُونَ وَحِينَ
تَضْحَكُونَ ذَلِكَ الْحَمْدُ
فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۝

پس جس وقت تم لوگوں کو شام ہو اور
جس وقت تم کو صبح ہو اللہ کی تسبیح و
تقدیس کیا کرو اور آسمان زمین میں وہی
اللہ تعریف کے لائق ہے اور نیز تیسرے
پہر اور جب تم لوگوں کو دوپہر ہو اللہ کی
تسبیح اور تقدیس کیا کرو :

(الروم ۶ - پارہ ۲۱)

۵۔ تسبیح اور تقدیس کے یہ معنی ہیں کہ خداوند تعالیٰ جیسا کہ حقیقت تمام
عیوب سے برسی اور نقصانات سے پاک ہے۔ ویسا ہی اعتقاد رکھا جائے اور اس کی
اس صفت زندقہ اور تمیز کو برین کیا جائے :

حمد و ثناء

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ
نَسْتَعِينُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّالِّينَ ۝ رَفِيعُ
قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ
عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ
اصْطَفَى ۝ عَاذَ اللَّهُ
بِخَيْرِهِ ۝ أَمْ يَشْرِكُونَ ۝
رَبِّ الْمَعَالِ ع ۝ پارہ ۵ - ۱۹

ہر طرح کی تعریف اس خدا کو سزا دے
جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ نہایت
رحم والا مہربان روز جزا کا مالک ہے۔ اسے
خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور
تجربہ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو (دین)
کا یہ صراطِ مستقیم دکھا۔ ایسے لوگوں کو راستہ
جن پر تو نے فضل کیا۔ نہ ان کا حق پتیر
غضب نازل ہوا۔ اور نہ گمراہوں کا۔

اسے پیغمبرِ صلعم پر کہہ دو کہ زنا فراوان
کے ہلاک ہونے پر (خدا کا شکر ہے۔ اور ان
بندگانِ خدا کو سلام ہے۔ جن کو تم نے
بمغنیہ کیا۔ کیا اللہ بہتر ہے۔ یا وہ چیزیں
جن کو یہ لوگ شرکِ خدا کی تمجید کرتے ہیں؟

ذکر اللہ (بادِ خدا)

فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ ذَا ثَكْرُو
لِي دَلَا تَكْفُرُونَ ۝

(بقرہ ع ۱۸ - پارہ ۱۲)

وَ اذْكُرْ دَعْوَتِي فِي انْفُسِكَ
تَضَارَعَا وَ خَضَعَا وَ دَوَّرَا الْجَاهِرَ
مِنْ اَنْفُسِهِمَا بِالْعَدُوِّ وَ لَا اَصْدَالَ دَلَا

اے لوگو! تم میری یاد میں شکر کرو۔
ہمارے لئے ان ہی تمہارا ذکرِ خیر تیار ہے۔
وہ ہمارا شکر کہہ سکتے ہیں۔ اور ناشکری نہ کرو۔
اور اے پیغمبرِ صلعم! اپنے دل میں
بڑھ کر اور بڑھ کر یہ باتِ زور کو کو
سے نہیں۔ بلکہ ہمیں کوئی تیرے پروردگار

مقصود ہے کہ چونکہ خدا کا ذکر تو حمد و ثنا اور تسبیح و تہلیل کے ساتھ ہی ہو گا۔ اور اس کے ضمن میں اس کی نعمتوں کا ذکر بھی ہو گا۔ جس سے انشاء احسان مندی مقصود ہوتا ہے :

لکھ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا مِن طَائِفَةِ
مَنَادٍ قُلُوبُهُم شَاكِرَةٌ لِّمَا كَسَدَ اللَّهُ لَهُمْ
إِنَّمَا تَعْبَادُونَ (البقرہ: ۶-۷) پارہ ۲
مَا يَفْعَلُ اللَّهُ
بِعَذَابِكُمْ إِنَّ شَأْنَكُمْ
لَمَشْهُودٌ رَّحِمَ اللَّهُ
شَاكِرًا عَلَيْهِ (نساء: ۴-۵) پارہ ۵
وَأَمَّا الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
أَن تَشْكُرُوا لِلَّهِ وَهَنٌ لِّشُكْرٍ
فَلَنَمَّا يَتَّشْكُرُوا لِلَّهِ يَسِبْهُ وَكُنْ
كَثِيرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاقِقٌ حَمِيدٌ
وَأَمَّا الَّذِينَ

۲- پارہ ۵-۶

اور سزاوار حمد و ثناء ہے :

شکر کے معنی ہیں، خوبیار احسان مندی، اور شکر یہ زبان کے ذریعے ہوتا ہے۔ اور
اس کی ایک فطرت شافی ہیں داخل ہے۔ دنیا میں کوئی کسی پر حمد ان کرتا ہے تو
وہ عموماً خدمت وغیرہ سے احسان کا موازنہ کر دیتا ہے۔ مگر خدا بڑوں کی خدمت
سے بے نیاز ہے۔ اس کے احسانات کا من و ذہن قرار نعمت کے سوا اور کیا ہو سکتا
ہے۔ بہن ہو کہ اس کی نعمتیں بے شمار ہیں۔ ان سے کوئی شخص بے نیاز ہو جب
ان کی شکر پر درپیش کرے گا۔ شیخ سعدی غفرلہ فرماتے ہیں :-

از دست و زبان کہ بہ پایہ
 بزم عہد و شکرش بہ پایہ
 شکر گوئی میں اور شکر بر احسن منہ می شکر گزشتہ کے جس میں زیادتی نعمت کا باعث
 ہوئی ہے۔ چنانچہ دنیا میں بھی یہی دیکھیں جتنا سے کہ اگر کسی کے احسان کا شکر یہ ادا کیا جائے
 تو محسن کو زیادتی احسان کی عزت تو عزیز ہوتی ہے، اور کفران نعمت کی صورت میں محسن
 کے دوسرے ایک صورت میں پیدا ہو جاتی ہے۔ نہ بھی بندوں کے ساتھ یہی معاملہ ہوتا ہے۔
 چنانچہ زمین پر ہوتا ہے کہ زمین کو زمین پر ہوتا ہے کہ زمین کو زمین پر ہوتا ہے کہ زمین کو
 یعنی اگر زمین پر ہوتا ہے کہ زمین کو زمین پر ہوتا ہے کہ زمین کو زمین پر ہوتا ہے کہ زمین کو
 زمین کو زمین پر ہوتا ہے کہ زمین کو زمین پر ہوتا ہے کہ زمین کو زمین پر ہوتا ہے کہ زمین کو

میں کے پتے جو بہ پایہ شکر گزشتہ کے جس میں زیادتی نعمت کا باعث
 ہوئی ہے۔ چنانچہ دنیا میں بھی یہی دیکھیں جتنا سے کہ اگر کسی کے احسان کا شکر یہ ادا کیا جائے
 تو محسن کو زیادتی احسان کی عزت تو عزیز ہوتی ہے، اور کفران نعمت کی صورت میں محسن
 کے دوسرے ایک صورت میں پیدا ہو جاتی ہے۔ نہ بھی بندوں کے ساتھ یہی معاملہ ہوتا ہے۔
 چنانچہ زمین پر ہوتا ہے کہ زمین کو زمین پر ہوتا ہے کہ زمین کو زمین پر ہوتا ہے کہ زمین کو
 یعنی اگر زمین پر ہوتا ہے کہ زمین کو زمین پر ہوتا ہے کہ زمین کو زمین پر ہوتا ہے کہ زمین کو
 زمین کو زمین پر ہوتا ہے کہ زمین کو زمین پر ہوتا ہے کہ زمین کو زمین پر ہوتا ہے کہ زمین کو

وَعْدِ

اور جب ہر کے بندہ سے پہلے ہو جس
 نسبت دریا نہت کیں تو پانچ نئے بندیں
 نہ ہم ان کے پاس ہیں جب ہم سے کوئی تھا
 کہ ہم سے تو ہم دی کرے نہ سے کی دن کو سن
 لیکن میں اور میں سب ہو تو تو ہی کر لیتے
 ہیں میں سے ان کو پوچھتے کہ ہیں ہم کو پوچھتے

وَرَادَ سَأَلَ
 رَبِّ دَعَى عَجِيءَ فَاخِي
 تَوَدَّ بَيْتَ جِ اجْيَبُ دَعْوَا
 سَلَا عَزَا دَا حَا
 فَتَوَدَّ بَيْتَ دَعْوَا
 فَتَوَدَّ بَيْتَ دَعْوَا

البقرہ - ع - ۲۳

پارہ - ۲

ادْعُوا سَرَابَكُمْ تَخْرُجُوا
حَقِيقَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ
الْمُتَدَابِّرِينَ

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ
بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوا خَوْفًا
وَطَمَعًا إِنَّ سَرَاحَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ
مِّنَ الْمُحْسِنِينَ (اعراف ۷۷ پارہ ۸)

اور ہم یہ بیان رکھیں تاکہ دوسرے ہمتے
پر لگ جائیں

اپنے پروردگار سے گناہ کرنا اور پیسے
چھپے دعائیں کرو۔ کیونکہ وہ جس سے تیرے نزدیک
کو دوست نہیں رکھتا اور اچھا نہیں سمجھتا
زمین کی اصلاح کے بعد اس میں فساد نہ
پھیلے۔ اور غدا کے دن اور فضل کی امید
پر خدا سے دعائیں مانگو۔ کیونکہ خدا کی رحمت
خلوص رکھنے والوں سے بہت قریب ہے۔

توبہ واستغفار (گناہوں سے معافی مانگنا)

تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ
لَعَلَّكُمْ تَقْرَأُونَ (نور - ع - ۱۸ پارہ ۱۸)
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى
اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ
أَن يُسْفِرَ لَكُمْ سُبُلَ تَوْبِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ الذِّينَ وَ
الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جُودًا
لَّهُمْ لَبِيعٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
وَبَايَعُهُمْ يَقُولُونَ
سَرَّيْنَا أَتَيْنَهُم لَنُلَاقِيَنَّهُمْ
نُورًا وَغُفِرَ لَنَاسٍ

اور اے مسلمانو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ
کرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔
اے مسلمانو! خدا کی جانب میں تمام توبہ
کرو۔ عجیب نہیں کہ تمہارا خدا تمہارے ان گناہ
سے دور کر دے۔ اور تمہیں بہشت کے ایسے
بعضوں میں داخل کرے جن سے پہلے تمہیں جہنم
میں تعلق تھا۔ یہ وہ دن ہے کہ جب اللہ پیغمبر کو
ان نبیوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں
سوا نہیں کرے گا۔ ان کے ایمان کی روشنی
ان کے آگے آئے اور ان کی دہنی طرف
چل رہی ہوگی اور یہ دعائیں کرتے جاتے ہوئے
کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو

إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ (تحریم)

ع - پارہ - ۲۴)

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ
نَحْنُ اللَّهُ وَلا تَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ خَصِيمًا
وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا
رَّحِيمًا ۝ (سعر - ع - ۱۲ - پارہ ۵)

کو ہمارے سے خیر تک ناثم، کو، اور
ہمیں بخش دے، بے شک تو ہر چیز پر
قادور ہے :

ہم نے تم پر کتاب برحق نازل کی تاکہ
جیسا کہ خدا نے تم کو بتا دیا ہے، اس سے متعلق
لوگوں کے تجدد سے اپنے کو دور کرو۔ خدا بادل
کے صرندار مذکور۔ اور اللہ سے معافی چاہو۔
کہ اللہ بڑا مہربان بخشنے والا بہت مہربان ہے۔

توبہ کے لئے ہیں وہیں کہنا، یعنی اپنے کسی کردار، مگر یہ نہ منہ کی بوجھ کر کر کے بہت
بڑا گناہ نہیں تو بہت سے گناہوں کا پورا پورا جہاد نہ ہو، جس سے کہ نہ سر نہ دشتہ سے
پوری قہمی نہ دشتہ، اور نہ صرف یہ کہ انہی سے کہ نہ گناہوں کا پورا پورا جہاد نہ ہو، جس سے کہ نہ
نہایت کی توبہ سے دیکھنا کہ اس گناہ کی توبہ پر سختی سے تو کم دریا پڑ رہا ہے، مثلاً اگر توبہ نہ کیا
تو توبہ کی ہے تو اللہ نہ نہ کہ پورا پورا پڑ رہا، غلامت تکمیل توبہ یہ ہے کہ اس گناہ کی یاد و فکر
سے اُسے لذت نہ آئے :

إِسْتِجَاذَةُ الشَّيْطَانِ وَأَسْ كُفْرٍ وَسُوءِ مَخْدِ كِي بِنَاهُ جَاهِلًا

وَقُلْ رَبِّ اعُوذُ بِكَ مِنَ
الْهَوَاسِ وَالْغَاسِقِ الطَّيِّبِ ۝
اعُوذُ بِكَ رَبِّ
مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ (رامو منون)

ع - پارہ - ۱۹)

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ (نزل مرعدہ ۱)

اور یہ بھی نہ کہہ دو کہ اسے میرے پروردگار
میں شیطانی وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہو
اور اسے یہ کہ پورا دیکھ میں سے ہے
تیری پناہ، کہ اس شیطانی میں سے ہے
آئیں اور کہہ کا ہیں :

ہیں جب تم قرآن مجید پڑھو، تو شیطان
نہ نہ کہہ دو کہ اسے خدا کی پناہ نہ کہہ کر دو :

وَأَمَّا يَسْرُ خَشَتْ مِنْ
الشَّيْطَانِ نَزَعَ فَأَسْتَعِذُّ بِاللَّهِ
رَبِّهِ سَرِيعٌ عَزِيزٌ (۱۴۰۵)

۲۲- پارہ ۵

اگر کوئی دوسرے شیعہ کی عزت
نے اسے کد کر تو اللہ کی پناہ مانگ لیا
کیجئے۔ ہاں شہرہ وہ خوب سنئے وہ خوب جانئے
والا ہے :

استعاذت (مدوائی)

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِذُّ

ذو تحہ ع - ۱ پارہ ۵

قَالَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
إِنَّ الْإِسْلَامَ رُفُصٌ يُورِثُهَا
مَنْ يَشَاءُ مِنْ رِجَالٍ دِينِهِ
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ (۱۴۰۵)

ع - ۱۵ - پارہ ۵

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
كُنْتُ مَخْلُوقًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
عَلَامُ أَحْفِظْ لَكَ لَكَ يَحْفَظُكَ
أَحْفِظْ لَكَ لَكَ يَحْفَظُكَ
وَأَذْكَ سَمِعْتُ قَائِلًا لِلَّهِ
وَأَذْكَ سَمِعْتُ قَائِلًا لِلَّهِ
وَأَعْلَى أَنْ أَرْمَنَهُ لَوْ جَمَعْتُ
عَلَى أَنْ يَنْقُضُكَ بِشَيْءٍ

اے علامہ میری عبادت کرتے ہیں
ذو تحہ ہی سے مدوائی گئے ہیں
موسلی نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ
سے مدوائی اور میرے مدوائی ہاں شہرہ وہ
اللہ کی ملک کی ملک سنئے وہ اپنے
میں سے جس کو چاہتا ہے میں اور شہرہ
دیتا ہے اور اخیر کا مرانی انہوں کو بوقت
ہو نہ نہ سے مدوائی ہیں :

حضرت ابن عباس سے مدوائی ہے
کہ میں ایک دن رسول نہ مصلیٰ سے مدوائی
میں نے مدوائی تھا کہ اپنے فریاد سے
بڑے خدا کے حق کی عزت کر تو اسے
بنا سنئے موجود پائے گا اور اگر کچھ مانا
موت تو خدا ہی سے مانگ در مدوائی حضرت
پسے تو خدا ہی سے مدوائی ہو در مدوائی
بت کو خوب جانئے کہ کہ مدوائی ہو
جو کہ چھوٹی ہو یہ سے مدوائی ہو

لَمْ يَضَعُوا إِلَّا رِشْيَ
قَدِّكَ اللَّهُ لَكَ وَرِ
اجْتَدَعُوا تَوَّابًا يَضَعُ
إِلَّا رِشْيَ قَدْ كَتَبَهُ
اللَّهُ عَلَيْكَ رُفِعَتْ إِلَّا
قَلَامٌ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ
(ترمذی)

وہ نفع نہ پہنچ سکیں گے۔ مگر وہ نہ ہی ہیرے
کے جو خداتق سے تیرے سے نامزدی کے
چکا ہے۔ اور اگر سب سے پہلے تیرے لیے چیز
سے نقصان پہنچا رہا ہے۔ تو تمہیں پہنچا دیتے
سوائے اس چیز کے جسے خدا نے تیرے
حق میں رکھا ہوگا۔ تو کہہ دو جو حق ہو
کچھ چکا اور کافی خشک ہو گئے۔

خشوع و خضوع (عاجزی کرنا اور کمر کھانا)

وَسَيُعَذِّبُ الْمُتَكِبِينَ
وَلَهُمْ كِبَادَةٌ زَالَةٌ
الْمُتَكِبِينَ هَ الَّذِينَ
يَكْبُرُونَ أَنَّهُمْ مُلاقُوا
رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ
رَاجِعُونَ

(البقرہ - ج ۵ - پارہ ۱)

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا دُعُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ
قَالَ تَحِيَّةٌ قَائِمُونَ أَوْ مُنْجِبُونَ
وَذَكَرِيًّا إِذَا دُعِيَ رَبُّهُ رَبِّ
لَا تُنَادِي قُدُّوًا وَأَنْتَ مُبِيرُ
الْمُؤْمِنِينَ هَ ذَا تُجَبِّنَا لَهُ
وَهَاجِبْنَا لَهُ يَوْمًا وَضَلُّنَا
لَهُ سُرُوجَهُ طَالِيَ سَم

در عباد اور نماز کو سر پر کیا و بیش نماز
و شواہد سے سوائے ان کے جو اللہ تعالیٰ
سے ڈرتے ہیں۔ اور جو یہ یقین رکھتے ہیں
کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں۔
اسی کی طرف تشریف فرما ہوتے ہیں۔
کہیں کہ وہ ہاتھ ہیں کہ نماز کے متعلق
ان سے جواب طلب ہوگا۔

شک ان دھنوں کے فلاح پانی ہے
جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع کرتے ہیں۔
اور حضرت زکریا کی حالت یاد کرو۔
جب نبی نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ
اے میرے پروردگار۔ مجھ کو ابھار۔ یعنی
سند و نازم نہ چھوڑ دو۔ تو سب دشمنوں
سے بہترین وارث ہے۔ تو میں ہم نے انکی

كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي
الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا
رَغَبًا وَرَهَبًا
وَكَانُوا كُنَاخَ شُرَٰعِينَ

انبیاء ع ۶

پارہ ۵ - ۱۷

فریاد سن لی، اور ان کو کچھ حمایت کی۔
ان کی بی بی کو ان کے لئے درست کر دیا۔
رجو پہلے باخبر تھیں، کیونکہ یہ لوگ نبیؐ کو
میں بہت کرتے تھے۔ اور ان کو بہت
فصل کی توقع اور غلبہ کے خوف سے کہتے
رہتے۔ اور ہماری سامنے ہر چیز کیا کرتے تھے۔

تضرع و عجز

اَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ اِنَّهُ لَا يَجِبُ
الْمُعْتَذِرِينَ وَلَا تَفْسِدُ وَاٰفِي
الْاَرْضِ اِذْ اَصْلَحَ ۚ هَٰذَا
وَ اِذْ عَصَاٰ خُوْدًا وَطَمَعًا
اِنَّ رَبَّكُمْ لَءَلَدُّ الْاَلَدِّ
مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ۚ (اعراف ع ۸۰-۸۱)
وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا
وَخُفْيَةً ۚ وَاَدْوِنَ الْجَبْهَ مِنَ الْقَوْلِ
بِالْعَصَا ۚ وَاِصْلَٰلٍ وَلَا تَكُن مِّنَ
الْغَافِلِيْنَ ۚ (اعراف ع ۸۲-۸۵)

اپنے پروردگار سے گویا گرا کر اور چپے چپے
دعا کرتے ہو، کیونکہ وہ حد سے تجاوز کرنے
والوں کو درست نہیں کرتا۔ اور توجہ مرکب
درست ہونے کے بعد اس میں فساد نہ پھیلے۔
اور مذاب کے ذرا اور فضل کی امید پر غلبہ سے
دعا میں مانگتے رہو، کیونکہ خدا کی رحمت تلاش
رہنے والوں کے بہت ہی قریب ہے۔
اپنے دل میں گرا کر دعا کرو اور دھیمی سے
بہت ہرٹہ زور کی آواز سے نہیں بھجھو۔
اپنے پروردگار کو یاد کرتے رہو۔ اور اس کی
یاد سے غافل نہ رہو۔

دعا کے بعد جس قدر عنوان مذکور ہوئے ہیں۔ یعنی توبہ و استغفار و استغفار و استغفار

شرع و مصلحت۔ تضرع و عجز یہ بھی سب کے سب دعا ہی میں داخل ہیں۔ کیونکہ توبہ کے
معنی ہیں۔ رجوع کرنا۔ یعنی کسی گناہ اور قصور کے بعد اس سے پشیمانی و بازگشت کی۔
درگاہ خداوندی میں رجوع کرنا۔ استغفار کے معنی ہیں۔ کس قصور سے معافی طلب کرنا۔

استعاذہ کے معنی ہیں ہر ایک قسم کی برائی، شیطانی وساوس اور دشمنوں کی ایذا سے خدا کی پناہ مانگنا۔ استعانت کے معنی ہیں ہر ایک ایک ارادے کی غمینی رہیں مانگنے کے لئے توفیق الہی کی دعا۔ لکن مشورع و مشورع کے معنی ہیں روانہ و رجوع میں مسکنیت اور عاجزی نما ہرگز نہ۔ تضرع اور عجز کے معنی ہیں درگاہ الہی میں عاجزی کرنا اور گڑبگڑانا۔ اور یہ سب معنی دعا میں داخل ہیں :

دعا کے اصناف معنی فرہنگ لغت کے ہیں۔ مگر صنف چوبیسویں میں دعا خدا سے کسی چیز کے نسب کرنے کا نام ہے۔ اور یہ ایک ایسا فعل ہے جو انسان کی قدرت میں داخل ہے۔ یعنی بنی نوع انسان کی قدرت کا تقاضا ہے کہ جب کبھی اسے کوئی ضرورت پیش آئے تو وہ کسی ایسی شے کی طرف رجوع کرے جس کی نسبت اس کا یہ خیال ہو کہ وہ اس کی ضرورت رفع کرنے پر قادر ہے۔ اور یہ قدرت تمام شے آدم میں خواہ شہری ہوں یا دیہاتی، عالم ہوں یا جاہل، بوٹے ہوں یا جون، مرد ہوں یا عورت، خواندہ ہوں یا ناخواندہ، مشرق کے رہنے والے ہوں یا مغرب کے مسلمان ہوں یا عیسائی، ورسودی، ہندو ہوں یا بدھ مذہب کے پیرو سب میں یکساں پائی جاتی ہے اور اس کے فطری ہونے کی اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ بہت کم دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ بہت نیردہ مذہبوں ہوتی ہیں۔ مگر بائیں ہمہ لوگ کبھی بھی دعا سے بد دل نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کے لئے دعا ہے اور سچ پوچھتے تو دعا مانگنا ہی اپنی حسیاج اور خدا کے قادر و غنی ہونے کا ایک بہت ثبوت ہے۔ دعا کا اور فی الواقعیت کا یہ ہے کہ اس سے دل کو تسکین ہو جاتی ہے۔ اور دعا مقبول نہ ہو تو بھی محبہ آجائے۔ دعا کے لغوی ہونے کا ثبوت قرآن مجید سے ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے
 قُلْ اَرَاَيْكُمْ اِنْ اَتَاكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمْ السَّاعَةُ ۚ لَخَبْرٌ قَبِيْۤرٌ
 لِّمَنْ كَانَ يٰۤاٰتِيًا كَذٰبًا ۚ يٰۤاٰتِيًا كَذٰبًا ۚ قَوْلٌ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ
 اِلَيْهِ ۚ اِنْ شَاءَ ۚ تَنْشَوْنَ مَا تَشْتَرُوْنَ ۚ وَالْعَامُ عَمَّ يٰۤاٰتِيًا ۚ
 یعنی اسے پیچھے رکھو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھو کہ قبل کہ یہ لوگ وہی کہ اگر عذاب خدا

پہنیں ان میں ہیں۔ سب کا روشن کرنے والا ہے، اور تیر سے ہی لئے تعریف ہے۔ تو
 سچا ہے، اور تیرا وعدہ سچا ہے، اور تجھ سے ملنا سچا ہے۔ اور تیری بات سچی ہے
 اور جنت سچی ہے، اور دوزخ سچی ہے۔ سارے بنی سچے ہیں، اور محمدؐ منیر سچے بنی
 ہیں۔ اور قیامت سچی ہے۔ خداوند میں نے تیر سے آگے گردن جھکا لی، اور تجھ پر
 ایمان لایا ہوں، اور تجھی پر بھروسہ کرتا ہوں تیری ہی طرف رجوع ہوتا ہوں، اور میں
 تیری ہی طرف فیصلہ لاتا ہوں۔ تو میرے وہ گناہ بخشہ سے جو میں نے کیے تھے
 اور جو پیچھے کئے اور جو میں نے پوشیدہ کئے اور جو ظاہر کئے، اور وہ گناہ بخش و سے
 جن کا تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو اپنے نیک بندوں کو آگے بڑھانے اور بدوں کو
 پیچھے ہٹانے والا ہے۔ تیرے سو کوئی معبود لائق عبادت نہیں!

گھر سے باہر نکلنے کی دعا

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر
 نکلنے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اِنَّا
 اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نَخِيفَ وَنُظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ وَنُجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ حَيْثُ
 ہیں خدا کے نام سے باہر نکلیں۔ اور اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے، اسے سند ہم
 میری پناہ چاہتے ہیں، اس بات سے کہ ہر ہپیل جائیں، یا مرنے کو جائیں، یا کسی پر ظلم
 کریں، یا کوئی ہم پر ظلم کرے یا غیر یہ چیزیں کہیں یا ہم پر کوئی جہالت کرے، و مشکوٰۃ

گھر میں آنے کی دعا

حضرت ابوبکر اشعری فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
 گھر میں سے کوئی اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے: اِنَّمَا اِنِّیْ اَسْأَلُ خَیْرَ
 الْمَوْجِبِ وَخَیْرَ الْمَخْرُجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِحَبْلِیْ عَلٰی اللّٰهِ مَرَاتٌ تَوَكَّلْتُ
 (سے اللہ میں تجھ سے گھر میں آنے کے وقت کی دعا، اور گھر سے نکلنے کے وقت کی دعا)

مانگتا ہوں، جو اللہ کے نام سے داخل ہوئے، اور اسی اپنے اللہ پر جو ہمارا رب ہے
ہم نے بھروسہ کیا)

مسجد میں داخل ہونے کی دعائیں

عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ذِيْ جَهَنَّمَ
وَسُلْطَانِهِ الْقَبِيْرِ يَحْرِمُنِ الشَّيْطَانَ الرَّجِيْمَ مِنْ شَيْطَانِ مَرْدُودٍ
مکرم کی پناہ پڑھتا ہوں، اور اس کی بزرگ ذات کی اور اس کی قدیم حکومت کی)

حضرت ذہری رحمہ اللہ نے اس سے روایت ہے، کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے: بِسْمِ اللّٰهِ الْقَلَمُ وَالسَّكَمُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ كَرِيْمٍ
اَعُوْذُ بِكَ ذُنُوْبِيْ وَافْتَرَايَ يَوْمَ تَحْتَبَرُ اَعُوْذُ بِكَ نَارُ شَرِّ شَيْءٍ
درود و سحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑا ہوا ہے۔ اسے میرے خدا میرے گناہ
بخش دے، اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

حضرت ابوسب سے کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم میں سے
جب کوئی مسجد سے باہر نکلے تو کہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِسْمِ اللّٰهِ
وَالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ خَیْرِ بَشَرٍ
وَافْتَرَايَ یَوْمَ تَحْتَبَرُ اَعُوْذُ بِكَ نَارُ شَرِّ شَيْءٍ
اللہ کے نام سے شروع ہے، اور اللہ کے رسول پر درود و سحر ہو، میرے خدا
میرے خدا بخش دے، دراپنے فضل کے دروازے میرے لئے کھول دے)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ
فی خبری سنتوں کے بعد کی دعا

۱۱ عزت کے توڑی با برکت ہے)

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا يَأْتِيهِ الظُّلُمُ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَىٰ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجُدَاءُ
 خدا کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی اکید ہے۔ جس کو کوئی شریک نہیں، اسی کی منتنت ہے، اور اسی کے لئے حمد و ثناء ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اسے نہایت جو کچھ دینے دیا، اس کو کوئی روکنے والا نہیں، اور جو چیز تو نے روکی اس کو کوئی دینے والا نہیں، اور دولت مند کو دولت تیرے عذاب سے نفع نہیں دیتی) :

حضرت سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے تھے۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ وَالْجُودِ بِكَ مِنَ الْبَخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَدْلِ الْعَمْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ إِنَّ اللَّهَ ابْنِ تَيْرِي نَاهٍ جَاهِتَا هُوَ بُولِي أَوْ بَخْلِي سے اور تھیں عمر سے اور تیرسی پناہ چاہتا ہوں بولے اور بخل سے اور تھیں عمر سے اور تیرسی پناہ چاہتا ہوں دنیا اور عذاب قبر کے فتنہ سے :

ہر فرض نماز کے بعد آئینہ کسری پڑھنے کا بھی ثواب بہت حدیث میں مذکور ہے۔ چنانچہ حضرت علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیتہ الکرسی پڑھے گا۔ وہ مرے ہی جنت میں داخل ہوگا :

ہر نماز نماز کے بعد تیس دفعہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ۱۰۰ دفعہ اَمَّا بَعْدُ
 اور جو تیس دفعہ اَمَّا بَعْدُ کہے گا وہ جنت میں داخل ہوگا : روایت میں مذکور ہے کہ اگر کوئی پڑھے دس بار : میری موت ہوگا :

وضو سے پہلے اور بعد کی دعا
 حضرت محمد سے روایت ہے کہ جو شخص وضو سے پہلے اور بعد کی دعا پڑھے گا :

عذرا کامل نہیں ہوتا :

تیرے سوا کوئی معبود لائق عبادت نہیں ۵

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: جو شخص ذہن انون یعنی حضرت زین
علیہ السلام کی دعا پڑھے گا، جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں پڑھی تھی، تو اس کی ہر مشکل سامان
اور ہر وہ مقبول ہوگی۔ وہ دعا یہ ہے لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُجَاهِدٌ رَافِعٌ كُنْتَ دِينَ النَّبِيِّ
تیرے سوا کوئی معبود لائق عبادت نہیں تو پاک ہے۔ بے شک میں ہی خدا کا رسول ہوں، اس کے
پڑھنے کے بزرگوں نے کئی صریح شہادتیں دی ہیں۔ عام طور پر کسی کا، ہم کے لئے سوا کچھ پڑھ کر
دعا کی جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ عموماً اپنا فضل فرماتا ہے ۵

سفر کے وقت کی دعائیں | صحیح حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبَرَكَةَ وَالتَّقْوَىٰ وَمِنَ الْعَمَلِ مَا
تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِلْنَا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ
أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ مِنْ دُخَانِ الْغُشَاءِ وَالسَّفَرِ وَكَأَبَةِ الْمَنْظَرِ دَسْمِ
الْمَذْقَلِ فِي الْأَمَالِ وَالْأَهْلِ - ترجمہ اسے اللہ ہم اپنے
اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری اور ایسے عس کی درخوست کرتے ہیں، جسے تو پسند کرتا ہے۔
اسے اللہ ہمارا یہ سفر ہم پر آسان کر دے۔ اور اس کی دوری ہمارے لئے لپیٹ دے اسے
اسے تو یہی سفر میں رفیق ہے۔ اور آخر والوں کا بھی نگرانِ حال تو ہی ہے۔ اسے اللہ! میں سفر
کی سختی اور برسی حالت کے دیکھنے اور مال و اہل کی بد حالی دیکھنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو سفر کے لئے دواعی مرتے، فرماتے: -
يَا دُلَّيْلُ اللَّهُمَّ لِقَاكَ وَخُذْكَ ذُنُوبَكَ وَيَسِّرْ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَرَرْتَ
خدا تجھ پر ہمدردی کا توشہ دے گا کہ اسے اور تیرے گناہ بخش دے اور تو جس جگہ تیرے
سفر میں آجائے تو اسے (اور یہی میں کو یہ دعا دیکرتے تھے) اللَّهُمَّ اسِّرْ لَكَ
الْبَرَكَاتِ وَالْخَيْرَاتِ عَيْنِي لَكَ اللَّهُ اسِّرْ لَكَ دُورِي وَلَيْسَ دُورِي

اس پر سفر آسان کر

کنارہ مجلس کی دعا | حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے

جہاں اٹھائستہ باتیں ہو رہی ہوں تو کھڑے ہونے سے پہلے ذیل کے کلمات پڑھ لے
اس سے وہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے جو اس مجلس میں ہوئے تھے۔ سُبْحَانَكَ
اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَالنُّوْبُ اِلَيْكَ
میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا
کوئی معبود نہیں۔ تجھ سے بخشش چاہتا ہوں۔ اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

سوئے کے وقت کی دعا ہیں | حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ
بٹنے۔ خرابی مبارک کے نیچے رکھتے اور فرماتے۔ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوتُ وَاَحْيٰی
میں تیرے ہی نام سے مرنے والا ہوں۔ اور جیتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
نمیں سے کوئی شخص سوئے گا ارادہ کرے تو پہلے اپنے بستر سے کھڑے اور پھر یہ دعا
پڑھے بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَخَلَقْتَ جَنَّتِیْ وَبَلَکَ اَرْحَمَ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ
فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ
اللہ میں تیرے نام سے اپنا پہلو رکھتا ہوں۔ اور تیرے ہی نام سے اٹھتا ہوں۔ اگر
تو میری جان لئے لے۔ تو اس پر رحم کر۔ اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی اس طرح حفاظت
کو جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

پانچاٹھویں آمدورفت کرتے وقت کی دعا ہیں | حضرت انسؓ سے
روایت ہے۔

میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کے لئے بیت مکہ میں جاتا تو فرماتے اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنَ النَّجَاتِ وَالْجَنَاتِ اِسْمُکَ اَمَامِیْ پلید نرا اور مادہ جنت سے پناہ

چاہتا ہوں۔ اور جب بیت الخدوسے باہر آتے تو فرماتے غَفَرَ لَكَ رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ
گنہگاروں کی مغفرت طلب کرتے ہیں۔

بیمار مری کے وقت کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: اِذَا هَبَّ ابْنُ آدَمَ رُبَّ النَّاسِ وَ
اَنْتَ الْمَشْفِي لَا شِفَاءَ لَكَ بِشَفَائِكَ يَنْفَاءُ لَا يُغَادِرُ سَقْدُ
رأسه آدمیوں کے پروردگار بیماری دور کر دے، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ اور شفا
تیری ہی شفا ہے۔ جو کسی بیماری کو نہیں چھوڑتی۔

چاند دیکھتے وقت کی دعا

حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت
نعمان بن عبد اللہ نے کہا کہ چاند کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ کر کہتے

اَللّٰهُمَّ اَهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ مِلَّةٌ دَارُهَا سَلَامٌ بِرَبِّكَ اَللّٰهُ
(اے اللہ! اس چاند کو ہم پر ایمان و برکت اور ایمان و سلامتی، اور اس کے لئے سلاحتوں سے
چاند!) میرا پروردگار اور تیرا پروردگار خدا ہے)

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ جناب محمد بن یحییٰ نے فرمایا کہ تو تین دفعہ فرماتے
هَذَا خَيْرٌ وَرُسُلٌ وَخَيْرٌ وَبَهْلَى كَوْنُهَا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ دَفْعِهَا اَللّٰهُمَّ اَلَّذِي
خَلَقَكَ فِي اَسْفَلِ اَرْضِ اِيْمَانٍ رِيَا هُوَ اَكْبَرُ مِنْ دَفْعِهَا اَللّٰهُمَّ اَلَّذِي
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِكَ اَوْجَاعَ بَشَرٍ كَذَلِكَ تَعْرِيفُ خَدَائِكَ هُوَ
مہینہ لے گیا۔ اور فداں مہینہ لایا۔ اس کا ہانے اور آنے والے دونوں ماہ کا نام ہے کہ
یوں فرماتے)

روزہ کھونے کی دعا

حضرت سعد بن زید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جب افی کرتے تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ

صُمْتُ وَعَنْ رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ اَللّٰهُمَّ تیرے ہی سے روزہ رکھی اور تیری
ہی روزہ می سے افطار کیا)

لیلة القدر کی دعا | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ اگر میں شب قدر کو پاؤں تو کیا دعا مانگوں، حضورؐ نے فرمایا:

یہ دُعا مانگو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّکَ تَحِبُّ الْعُقُوْقَ عَفْوَ عَنِیْ تَرْجِمہ راتے اللہ تو بڑا
درگزر کرنے والا دُعا مانگو کہ تو مجھ سے درگزر کرے

ابینہ دیکھنے کی دعا

(۱) اے اللہ تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے۔ پس میری سیرت بھی چھنی بنا، ایک روایت
 میں ہے کہ آپ یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَنْتَ خَلْقِيْ اَحْسِنْ لِّىْ سَمْعِيْ
 حَزِيْہُ وَاُجْبِہِیْ سَمْعِیْ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ سَمْعِیْ صَوْرَتِکَ اَوْ اَحْسِنَ بِنَآئِہِ
 ہے۔ اسی طرح میری سیرت بھی چھنی بنا، اور میری ذات پر آگ حرام نہ دے۔

نیا کپڑا پہننے کے وقت کی دعا

پسند تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ رَحْمَةً اَحْمَدُ، نَسُوْا لِيْ اَحْسَنَ مَا تَشَاءُ
خَيْرًا وَخَيْرًا مَّا يَسْعَى لَكَ عَوْدُكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صَنِعَ لَكَ
اے خدا تیرے ہی لئے تو لعین ہے۔ تو نے ہی مجھے کپڑا پہنایا، میں تجھ سے من کی بھلائی
اور جس غرض کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔ اس کی بھلائی مانگتا اور اس کی بُرائی اور جس غرض کے
لئے یہ بنایا گیا ہے۔ اس کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں)

ایک روایت میں ہے کہ کیا کپڑا پہننے کے وقت حضور نے یہ دعا پڑھنے کے لئے فرمایا ہے۔
 بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ عَوْدَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ
 بِہِ خِیَابِکَ اَرْخَدُ اَبِیْ کُنْتُ رُبَّ تَعْرِیْسٍ ۚ جس نے مجھے وہ لباس پہنایا جس سے میں
 اپنی ستروں کو نکٹا اور زلف میں گراستی ہوں صلی اللہ علیہ وسلم

بہاول کی لڑک اور سخت ہوا کے وقت کی دعائیں

افتراء علی اللہ

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ
عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ
إِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ
وَمَنْ قَاتَ سَاءَ مِثْلُ مِثْلٍ
مَا أَنْزَلَ اللَّهُ ط رانعام - ۷۱

پارہ ۷۱

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ
عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ
إِنَّهُ لَا يَفْقَهُ الْظَّالِمُونَ ط

(الانعام - ۷۱ - پارہ ۷۱)

میں شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے۔ جو
لہ پر جھوٹا بہتان باندھے یا یہ کہے کہ
میرے طرف وحی آتی ہے۔ حالانکہ میں
صرف کچھ بھی وحی نہ آتی ہو۔ اور نیز یہ کہے
کہ جیسا قرآن اللہ نے اتارا ہے۔ ایسا میں
بھی اتار دوں گا۔

میں شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے
جو خدا پر جھوٹا بہتان باندھے۔ یا اس کی
آیتوں کو جھوٹے۔ بیشک ظالم فوج
نہیں پایا کرتے۔

آیات الہی سے استہزاء کرنے یا ایسی مجلسوں میں بیٹھنے کی ممانعت

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكَ فِي الْكِتَابِ
أَنَّ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ
يُكْفَرُ بِهَا وَيَسْتَهْزَأُ بِهَا
فَعَلَا تَقْرُؤُوهَا وَمَعَهُمْ حَتَّى
يَخْرُجُوا فِي حَدِيثِ غَيْرِهِ
إِنَّكُمْ إِذَا تُنْذِرُهُمْ
إِنَّ اللَّهَ جَمَعَ الْمُنَافِقِينَ
وَإِنَّ كَثِيرِينَ مِنْكُمْ
جَمِيعًا (النساء - ۷۶ - پارہ ۵)

حالانکہ اللہ تعالیٰ تم پر قرآن میں یہ حکم نازل
کر چکا ہے کہ جب تم میں کوئی آیت
سے انکار کیا جا رہا ہے۔ اور اس کی ہنسی
کرائی جاتی ہے۔ پس اس وقت لوگوں کے ساتھ
مرتب بیٹھو۔ یہاں تک کہ وہ کسی دوسری آیت
میں نہ جھڑک جائیں۔ ورنہ اس سہارے میں تم
کبھی ان سے جیسے ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ
اور کافروں کو دوزخ میں لے جائے گا۔

وَالَّذِينَ سَأَلْتُهُمُ
لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا
نُحَدِّثُ عَنْ آبَائِنَا
وَأَبَائِنَا فَلَا يَتَّبِعُهُ
مُتَّبِعُونَ ۝

(التوبة ع ۸ - پارہ ۱۰)

کہ تم ان لوگوں سے پوچھو کہ تم کس بات
پر ہنس رہے تھے۔ تو وہ یہی جواب دیتے
کہ ہم تو بڑی باتیں اور ہنسی مذاق کر رہے
تھے۔ ان سے کہہ دو کہ کیا تم اللہ اور
اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ
ہنسی اور مذاق کرتے ہو؟

اگر بغور دیکھا جائے، تو افسراء علیہ اللہ اور استہزاء کا درجہ کفر و شرک سے بھی
بڑھا ہوا ہے۔ کیونکہ خدا پر جھوٹ بہتان باندھنا یا دل سے کوئی بات بڑھانا اسے وحی
آسمانی بتانا، یا خدا کے کسی حکم کی ہنسی اڑانا انتہا درجہ کی گستاخی اور بے باکی سے ہیں
آج کل مسلمانوں کی حالت اتنی بدی ہے کہ ایمان، اس لئے کہ دن بدن یہ مرض بڑھتا چلا
چلا گیا ہے، اور اس کا ارتکاب کرنے والے عموماً وہ لوگ ہوتے ہیں جو محض اس سے مسلمان
کہلاتے ہیں کہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے، ورنہ اسلامی عقائد و اعمال کی ان کو مطلق خبر
نہیں ہوتی، ورنہ وہ یہ جانتے ہیں کہ کونسا کلمہ اسلامی عقائد کے موافق ہے اور کونسا افول
پس جو کچھ مذہب میں آیا کرتے چکے۔ اس قسم کے بڑے نام مسلمانوں کا فرض اولین ہے کہ
وہ اپنے تمام دنیوی امور پر اس دینی نزع کو ترجیح دیتے ہوئے اپنے عقائد اسلامیہ کو سمجھنے
اور درست کرنے کی فکر کریں۔ ورنہ چند ہی دنوں میں نذہبوں کا شکار ہو جائیں گے۔

اعمال بدنی

صلوٰۃ (نماز)

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا

الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ

الَّذِينَ يُحْيُونَ رِيقَهُ - ع ۵ - پارہ ۱۰

حَافِظُوا عَنَّا الصَّلَاةَ

اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور

رکوع کرنے والوں کے ساتھ تم بھی رکوع

کیا کرو ؟

اے مسلمانو! تمام نمازوں کی محافظت کرو۔

وَأَشْرَقَتِ الْوَسْطَى وَفُتِحُوا إِلَيْهَا

قَائِلِينَ ۚ اَلْبَقَرَةُ اِسْمُهَا ۙ (۲۰)

أَقْرَبُ الصَّلَاةِ طَرُقُ النَّهَارِ

وَرَأَى مِنْ الْبَيْتِ طَرَارًا أَهَمَّتْ

بَيِّنَاتٍ مِّنَ السَّمِيتَاتِ ط ذَلِكَ

ذِكْرُ حَى لِلَّذِينَ كَفَرُوا

١٢٠٠-١٢٠٠-١٢٠٠

اتِمُّ الصَّلَاةَ لِسُ لَوْلَا

وَالْمُؤْمِنِينَ إِلَىٰ عَمَلِهِمُ الْيُسْرَىٰ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

التَّجْرِيدُ أَنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا

(رہنما اسماعیل . ع - ۹ - پارہ ۵۰)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَحِينَ تَضَعُونَ ۝ وَلَهُ

الْمُتَمَرِّدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

وَرَشِيًّا وَحِينَ تَقُودُونَ ۝

(الروم ع ٢ - يار ٥ - ٢١)

خصوصاً در میانی نماز کی ۔ اور اللہ تعالیٰ

کے آگے ادب سے کھڑے رہو۔

اسے پیغمبر صلعمہ حبیب و شہداء و اہل شہب

میں نماز پڑھا کرو، بیشک نیکیاں گناہوں

کو دور کر دیتی ہیں۔ جو لوگ ذکر الہی کرنے

والے ہیں۔ ان کے حق میں یہ ہمارا فریاد

ایک طرح کی یاد دہانی ہے :

۱۰۰۰ سے بیغیر صلح نامہ با قتاب کے قتل سے

رات کے اندھیر سے تک نمازیں پڑھو۔

اور نماز صبح بھی بیونکہ، مانہ صبح نور ظہور کی

وقت ہے :

پس بس دولت کم لولوں کو شام ہو اور

بکس وقت در توجہ خود رسیدی بیخ و حدیث

تو کہہ کر اٹھ کر گئے۔

[illegible]

سے کہیں نہ کہ شکر ہو تو ہم بخیر رہا ہوں

تو اور ہم اس مشاودہ علی الصلوٰۃ و السلام سے، تحفہ تک شمس و قمر انما و گزشتے

ہیں۔ ہر ایک کو امت پر تباہ فرض، مورچہ سے رشتہ اور کبر کی لغت اور تواریخ کی لغت

و غیر میں تغیر ہوتا ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئے تو مارچ و قسطنطنیہ نماز

فرض کی گئی :

نماتہ مسدود

ناکید و ریشہ خالص سے قرآن مجید و احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے صفحات ماناں ہیں۔ اور

جس قدر سخت تاکید اس کی آئی ہے، اور کسی عبادت کی نہیں آئی، بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جلیل القدر صحابہ تارک صلوٰۃ کو کافر کہتے ہیں، حضرت فاروق اعظم کا بھی یہی قول ہے، امام
 رحمۃ اللہ کا مسلک بھی یہی ہے، امام شافعی رحمۃ اللہ اس کے قتل کا فتویٰ دیتے ہیں، یہاں سے
 امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ تارک نماز کے کفر کے قائل تو نہیں، مگر ان کے نزدیک بھی تارک
 صلوٰۃ کے ساتھ ایک سخت تعزیر ہے، ان تمام حدیثوں میں غور کرنے سے جن سے نماز کی
 تاکید اور فضیلت ثابت ہے، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تارک صلوٰۃ خدا در اس کے رسول کے نزدیک
 سخت گنہگار، سرکش اور نافرمان ہے، اور نماز کا بلا غدار ترک کرنا کفر و کبیرہ ہے۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، توحید
 اور برائیت کا اقرار، نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، اور بشرط اندر رت حج
 کرنا، بخاری میں ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ مومن اگر کافر کے درمیان نماز پڑھتا ہے
 یہ دعا ہے، ایک اور حدیث میں مذکور ہے کہ جس نے نماز حیوۃ دہی وہ کافر ہو گیا، شیخ
 جو نوٹ تارک نماز کو کافر نہیں کہتے، ان کے نزدیک کافر ہو جانے کا یہ مطلب ہے کہ کفر
 سے قریب ہو گیا، اور محاذ سے میرا یہ استقبال ہوتا رہتا ہے، مثلاً اگر کوئی شخص خدا کی باتوں
 سے باز رہتا رہے، وہ اس کے پاس کھاسنے کی بجائے کوئی چیز نہ رہے، نہ کھانے میں
 کہ پس ختم ہو گیا، یعنی اس کے بچنے کی امید نہیں رہی، مثلاً امیر احمد، دامنی اور بیگم ہیں مذکور۔
 ہے کہ جی سجدہ شہید فخر نے فرمایا، جو شخص نماز پڑھتا رہے، قیامت کے دن اس کے
 ساتھ ایسے نور ہو گا، اور وہ نماز اس کے ساتھ باعزت ہوگی، اور جو شخص نماز سے غفلت
 کرے گا، وہ قیامت میں تاروت، فرعون، ہامان، ابلیس بن شمس جیسے دشمن خدا کے ہمراہ
 ہوگا، اس کے علاوہ در بہرہ میں احادیث ہیں جن سے نماز کی تاکید اور فضیلت ثابت
 ہوئی ہے۔

طہارت طہارت کے معنی پاکیزگی اور صفائی کے ہیں، اور چونکہ آدمی جسم اور روح
 اور چیزوں سے مرکب ہے، اس لئے طہارت کی بھی دو قسمیں ہیں جسمانی اور
 روحانی، طہارت جسمانی قیہ ہے کہ بدن کو گندگی و مہلک چیزوں سے پاک رکھ جائے، اور روحانی

غسل درست ہے۔ ہاں زمینوں میں سے گراہک بھی بدل جائے گا۔ تو درست نہیں ہے۔
جاری یا کثیر پانی میں استعمال یا ناپاک پانی جو کہ جاری اور کثیر سے زیادہ نہ ہو، اس میں مباح ہے
تو اس سے جاری اور کثیر پانی ناپاک نہیں ہو سکتا ہے۔

قلیل پانی تھوڑی نجاست سے ناپاک ہو جاتا ہے۔ مثلاً اس میں گراہک فطرہ شراب یا
پیشاب یا خون یا نجس (پلید) پانی کا پڑ جائے یا ایک مٹی یا خنہ گر پڑے۔ تو سب پانی نجس
ہو جائے گا۔ اگرچہ نجاست سے پانی کے رنگ، بو اور مزہ میں کچھ فرق نہ آیا ہو۔

آدمی کا جھوٹا پانی پاک ہے۔ خواہ مسلمان کا ہو یا کافر کا۔ چھوٹے کا ہو یا بڑے کا۔
مرد کا ہو یا عورت کا۔ یا ایسے شخص کا ہو جس کو نہانے کی ضرورت ہو۔ یا جھنڈی و نفاس والی
عورت کا ہو۔ بشرطیکہ کوئی ناپاک چیز مثل شراب یا سوہ کے کھا کر فوراً پانی نہ پیا ہو۔ گھوڑے
کا جھوٹا، حلال جانوروں کا جھوٹا، چمٹا یا پرند، غیر موسیٰ جانوروں کا جھوٹا، حرام ہوں یا حلال
دریائی جانوروں کا جھوٹا حلال ہوں یا حرام پاک ہے، بشرطیکہ ان کا منہ اس وقت ناپاک نہ ہو
یعنی نجاست کھاپی کر فوراً نہ پیا ہو۔ ورنہ ایسے جانور نہ ہوں کہ نجاست اکثر کھاپا کرتے ہوں۔ جو
جانور حرام ہیں، اور مکانات میں رہتے ہیں، جیسے بلی، چوہا، سانپ اور حرام پرندے اور اسی
صورت میں جانور جو دھڑا دھڑ بھرتے رہتے ہیں۔ درجہ چاہتے ہیں کھاتے ہیں۔ جس چیز
میں چاہتے ہیں منہ ڈالتے ہیں۔ ان کا جھوٹا مردہ نہ رہی ہے۔ قریب پاک کے ہے۔ مگر یہ چیز
بہتر ہے۔ پرندوں کے سو حرام جانور جو مکانات میں نہیں رہتے، مگر کتا اور جیسے شہر، بیڑیا چتا
گوا، مینک وغیرہ ان کا جھوٹا پاک ہے۔ جن جانوروں کا جھوٹا پاک ہے، وہ گراہک پاک چیز کھا
کر فوراً پانی نہیں۔ تو ان کا جھوٹا ناپاک ہو گا۔ ہاں کچھ دیر توقف کر کے بیٹھیں، تو پھر ناپاک نہ
ہو گا، جس چیز کی پیدائش گدھی سے ہو، اس کا جھوٹا اور گدھے کا جھوٹا ناپاک

ہے۔

اے مستعمل پانی وہ ہے جس سے نہ ذرا آدمی فرض داکر نے یا ثواب حاصل کرنے کے لئے وضو کرے یا
نہائے۔ یا کسی عضو کو دھوئے۔ بشرطیکہ وہ پانی اس کے جسم سے ناپاک ہو، نہ جسم پر کوئی نجاست نہ
ہو۔ مثلاً تین وہ پانی ہے، جو تیر نہ ہو، یعنی اگر کسی کے ٹیک حارثہ نجاست کیسے تو وہ درجہ نجاست
نجاست کو نہ پاک یا جو یہ مزہ معلوم ہو نا

گنوئیں کے مسائل

غیر مومی یا دریائی جو نوروں کے گنوئیں میں گر کر مر جانے سے یا
 گر کر گر جانے سے گنوئیں ناپاک نہیں ہوتی۔ بشرطیکہ جس کے جسم پر
 نجاست نہ ہو، مثلاً مچھلی، گھڑیاں، یا وہ سانپ جس میں خون نہ ہو، گنوئیں میں گر کر مر جائیں تو گنوئیں
 ناپاک نہ ہوگا۔ سور کے موائل جو نوروں کی خشک درصاف بڑی اور ناخن یا بال کے گر جانے سے
 گنوئیں ناپاک نہیں ہوتا۔ جن جانوروں کا جھوٹا پارک ہے، اگر وہ گنوئیں میں گر جائیں اور نہ نہ نکال
 آئیں، تو پانی ناپاک نہ ہوگا۔ تہذیب کے جسم پر نجاست ہونے کا یقین غالب نہ ہو، اور یہ حکم
 ان جانوروں کے ہے جن کا جھوٹا کر وہ تنزیہی ہے۔ ہاں احتیاطاً تیس تیس ڈول نکال ڈالے
 جائیں تو بہتر ہے، مرعی اور بطبخ کے موکسی پر نہ سے کے پانچ یا پیشاب سے گنوئیں ناپاک نہیں
 ہوتا، ادنیٰ یا بکری کی شوری سی مینگنی گنوئیں میں گر جائے، تو گنوئیں ناپاک نہ ہوگا، خواہ پانی میں گر کر
 فوت جائے یا نہ ٹوٹے، نجاست شوری ہو یا بہت، خفیہ ہو یا علانیہ گنوئیں میں گر جائے، تو تمام
 پانی ناپاک ہو جائے گا، مثلاً ایک قشرہ خون یا شراب یا پیشاب یا پانچ خانے کا گر جائے یا کوئی ناپاک
 کپڑا یا بون گنوئیں میں گر جائے، تو تمام پانی ناپاک ہو جائے گا، سور کے گنے سے تمام پانی
 ناپاک ہو جائے گا، خواہ زندہ نکلے یا مرا ہوا، آدمی جان ہو یا بچہ گنوئیں میں گر کر مر جائے، تو
 تمام پانی ناپاک ہو جائے گا۔ اسی طرح بکری یا بکری کا بچہ یا بکری سے بڑا جانور جیسے ہاتھی،
 گھوڑا، اونٹ، بیل یا ان کا بچہ اگر گنوئیں میں گر جائے تب بھی تمام پانی ناپاک ہوگا۔ دو بیل یا
 یا دو سے زیادہ ایک ہی اونٹین تو ہے یا چھ یا چھ سے زیادہ چونس گنوئیں میں گر کر مر جائیں، تو
 تمام پانی ناپاک ہو جائے گا۔ اگرچہ ان میں کوئی چھوٹا پھٹا نہ ہو، مشوک پانی جیسے گدھے، خچر کا
 یا جھوٹا پانی گنوئیں میں گر جائے، تو اس کا تمام پانی ناپاک ہو جائے گا، چھوٹا یا اس سے بڑا کوئی
 جانور یا اس سے چھوٹا یا اس سے بڑا لیکن بلی سے چھوٹا گنوئیں میں گر کر مر جائے تو تمام پانی ناپاک
 نہ ہوگا، بلکہ پانی، درہی جسم ہے وہ چھوٹا یا بڑا، اور اس صورت میں بیس ڈول نکالنے سے گنوئیں
 ناپاک ہو جائے گا، بلی یا بونہ یا بکری کے برابر کوئی دو مرا جانور گنوئیں میں نہ گرے مر جائے، یا مرا ہوا
 گر جائے، مگر چور چھ نہ ہو، تو تمام پانی ناپاک نہ ہوگا، بلکہ شوری پانی اور اس صورت میں پانچ ڈول
 نکالنے سے پانی ناپاک ہو جائے گا۔

نجاست (پیدی) کا بیان

انما زیر حصے واسے لئے ضروری ہے کہ اس وجہ

اور کپڑے و نماز پڑھنے کی جگہ پر ایک قسم کی نجاست

سے پاک ہو۔ اس لئے نماز پڑھنے سے پیشتر نجاست کی راہیت اور اس کے ازالہ کی کیفیت معلوم کرنا نہایت ضروری ہے۔ پس جانتا پایے کہ نجاست کی دو قسمیں ہیں۔ حکمیہ اور حقیقیہ۔

نجاست حکمیہ انسان کی وہ حالت ہے جس میں نماز اور قرآن مجید پڑھنا درست نہیں۔ اس کو محدث بھی کہتے ہیں اور محدث کی دو قسمیں ہیں۔ محدث اکبر اور محدث صغیر۔

محدث اکبر انسان کی وہ حالت ہے جس میں بغیر نہایت یا تیمم کئے نماز اور قرآن مجید پڑھنا

درست نہیں۔ اور محدث صغیر اس حالت کا نام ہے جس میں بغیر وضو یا تیمم کئے نماز پڑھنا درست نہیں۔ اور قرآن مجید پڑھنا درست ہے۔ مگر اٹھتے چھوٹا جائز نہیں ہے۔

نجاست حقیقیہ وہ چیز ہے جس سے انسان نفرت کرتا ہے۔ اور اپنے بدن اور کپڑوں

اور کھانسی پینے کی چیزوں کو اس سے بچاتا ہے۔ اس وجہ سے شریعت میں اس سے بچنے کا حکم

ہے۔ پہلوں کی ہڈیوں میں ہیں۔ غنیمت اور خفیہ۔ نجاست غلبہ وہ ہے جس کے ناپاک ہونے

میں کسی قسم کا شبہ نہ ہو۔ تمام لیلوں سے اس کا ناپاک ہونا ثابت ہو۔ جیسے آدمی کا پاخانہ یا شرب

اور خفیہ زندہ نجاست ہے۔ جس کا نجس ہونا یقینی نہ ہو۔ کسی دلیل سے اس کا ناپاک ہونا معلوم

ہوتا ہو۔ اور کسی دلیل سے اس سے پاک ہونے کا شبہ نہ ہو۔

جاندار چیزوں میں نجاست ہے۔ زندہ

وہ اشیاء جن میں نجاست غلبہ ہے

ہو یا مردہ۔ اس کے سوا جن جاندار چیزوں

میں خون مائل ہے۔ مردہ کے بدن نجس ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ وہ یانی نہ ہو۔ خون انسان میں

یا مردہ کی جان، مگر نہ مسلم نہ جو شہید ہو ناپاک نہیں ہوتا۔ جن جانوروں کا تھوڑا ناپاک ہونا

نہیں اور لکھنا دھو کر پاک ہے۔ مردہ جانور یعنی بڑا جانور یا ذبح شدہ جانور۔ اس کی شہی

مذک۔ ہاں جو کھانے کے لیے ہو۔ جو کچھ کمر۔ پیچہ اور دانوں کے ساتھ تمام اعضا نجس ہیں

مگر کھانے کی حالت میں نہ ہو جاتی ہے۔ جو چیزیں اور جانور مردہ جانور کے کھانے کے لیے

نام نہ ہو۔ جانور کے بدن نجس ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جانور کا ناپاک ہونا

معاف ہے۔ اگر کہڑے میں اجزاء نہ ہوں۔ جیسے دستار، درمی، رومال وغیرہ تو ٹکی کا حوتھا ہوتا
معتبر ہوگا اور اگر کہڑے میں اجزاء ہوں۔ جیسے کتہہ۔ یا جامہ وغیرہ تو اس صورت میں اس حوتہ
کا چوتھا حصہ معتبر ہوگا جس میں نجاست لگی ہے۔

راستوں کی کیچڑ و نہ پاک پانی معاف ہے۔ بشرطیکہ اس میں نجاست کا اثر معلوم نہ ہو
کھلیاں کے وقت ہانڈہ جو تھلہ پر پیشاب کرتے ہیں۔ وہ بھی معاف ہے۔ کسی نجاست کی پینٹیں
اگر کہڑے یا دت پر پڑ جائیں۔ اور اس قدر بار بار یک ہوں۔ جیسے سوئی کی نوک تو وہ
معاف ہیں۔ اگر چہ اُن کا مجموعہ اس مقدار سے زیادہ ہو۔ جو شریعت میں معاف ہے۔

ناپاک اشیاء کی پاکیزگی کا طریق | زمین اگر ناپاک ہو جائے۔ خواہ نجاست
مرثیہ سے یا غیر مرثیہ سے تو خشک ہونے

سے پاک ہو جائے گی۔ خواہ دھوپ سے خشک ہو۔ یا ہوا سے یا آگ سے اور خشک
ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تہی درمی باقی رہے۔ نہ یہ کہ سوکھ جائے۔ ناپاک
زمین اگر خشک ہونے۔ سے پہلے ہو ڈالی جائے تب بھی پاک ہو جائے گی۔ اور دھونے
کا طریقہ یہ ہے کہ اس پر اتنا پانی چھوڑ دیا جائے کہ ایک دفعہ پانی بہ جائے۔ مٹی کے
ٹھیلے۔ ریت۔ کنکر بھی خشک ہو جانے سے پاک ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ پتھر جو
پانی کو جذب کر لیتا ہے۔ اور درخت گھاس وغیرہ چیزیں جو زمین سے اُگی ہوں۔ اور
چیزیں جو زمین پر قائم ہوں۔ جیسے دیواریں اور لکڑی کے ستون وغیرہ اور وہ چیزیں جو زمین
سے چسپاں ہوں۔ جیسے اینٹ۔ پتھر جو کھٹ کی لکڑی وغیرہ تو یہ سب چیزیں بھی خشک
ہونے سے پاک ہو جاتی ہیں۔

ناپاک مٹی سے جو بدتن بنایا جائے وہ پکانے سے پاک ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ پکانے
کے بعد نجاست کا اثر معلوم نہ ہو۔

پینہ، تلوار، چھری۔ چاقو اور تمام وہ چیزیں جو لوہے یا تانبے یا سونے چاندی وغیرہ
وہ تان سے بنتی ہیں۔ جن میں مسام نہیں ہوتے۔ یا پکانا پتھر جو رصوبت کو جذب نہیں کرتا۔
یا وہ مٹی کے بدتن جن پر روشن لک کیا ہو۔ اور ان میں پانی جذب نہ ہو سکتا ہو یا پکانے

بشرطیکہ نجاست غیر مرثیہ ہو۔ تو نجاست دھو کر دی جاوے۔ خواہ دھونے سے یا کسی اور طریق سے :

کپڑے میں اگر منی لگ جائے۔ اور خشک ہو جائے تو اس کو ملنے اور کھرجنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔ خواہ کپڑا کسی قسم کا ہو۔ بشرطیکہ منی گاڑھی ہو۔ اس کے لگنے سے کپڑا خشک ہو کر اکڑ جائے۔ ورنہ اس کا حکم پیشاب کا سا ہے۔ سوائے دھوئے پاک نہ ہوگا۔ اگر منی کے سوا کوئی دوسری نجاست لگ جائے۔ تو بغیر دھوئے پاک نہ ہوگا۔ نجاست مرثیہ سے پاک کرنے کا طریق یہ ہے۔ کہ اس نجاست کو پاک پانی سے اس قدر دھویا جائے۔ کہ اس نجاست کا اثر ذائل ہو جائے۔ اگر نجاست کا دھبہ جس کا دور کرنا دشوار ہو۔ باقی رہ جائے تو کچھ سرج نہیں۔ نجاست غیر مرثیہ کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اس کو تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اپنی طاقت کے موافق خوب نچوڑیں۔ باریک یا پراسے کپڑے میں اگر نجاست غیر مرثیہ لگ جائے۔ اور زود سے نچوڑنے میں کپڑے کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو۔ تو صرف تین ڈھونڈالنا اور معمولی نچوڑنا ہی کافی ہے۔ زود سے نچوڑنے کی ضرورت نہیں :

نجاست غیر مرثیہ اگر ایسی چیز میں لگ جائے جس کو نچوڑنا دشوار ہے۔ جیسے بڑی سی نوہ تین بار دھونے سے پاک ہو جاتی ہے :

تیل یا گھی ناپاک ہو جائے۔ تو اس میں پانی ڈالا جائے۔ جب یہ تیل یا گھی پانی کے اوپر آجائے۔ تو وہ اتار لیا جائے۔ اسی طرح تین مرتبہ کرنے سے پاک ہو جائے گا :

شہد یا شربت اگر ناپاک ہو جائے۔ تو اس میں پانی ڈال کر جوش دیا جائے۔ جب تمام پانی خشک ہو جائے۔ اور وہ اپنی اصل حالت پر آجائے۔ تو پھر پانی ڈال کر جوش دیا جائے اسی طرح تین مرتبہ کرنے سے پاک ہو جائے گا :

اگر کوئی گاڑھی اور جھمی ہوئی چیز ناپاک ہو جائے۔ تو جس قدر ناپاک ہے اسی قدر علیحدہ کر دینے سے باقی پاک ہو جائے گی۔ اور جو ناپاک حصہ الگ کر دیا گیا ہے۔ اگر وہ کسی طرح پھین سکتا ہے۔ تو اس میں پانی ڈال کر بہستور سابق پاک کر لیا جائے :

پیشاب و پاخانہ کے آداب

جس شخص کو پیشاب یا پاخانہ کی ضرورت ہو، اس کو چاہیے کہ کسی علیحدہ مکان میں جائے۔ اگر جنگل میں جائے، تو اتنی دور نکل جائے کہ لوگوں کی ضرورتوں سے غائب ہو جائے۔ جب پاخانہ کے دوران سے پہنچے، تو یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اِنِّیْ اَعُوْذُبُکَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْعُبْثِ اللہ کا نام لے کر اسے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں تاہم پاکی اور ناپاک چیزوں سے دور پاخانہ میں پیچے یا پاں پیروں کھے، اور بیٹھنے کے بعد اپنے جسم سے کپڑا کھولے اور بائیں پیر پر زور دے کر اور دائیں پیر کو ذرا پھیلا کر بیٹھے، اور اپنے خیال کو پاخانے کے سوا اور کسی طرف نہ لے جائے۔ خصوصاً امور دینیہ کی طرف خیال نہ جانے سے پرہیز کرے۔ اس حالت میں کسی سے بات نہ کرے۔ یہاں تک کہ سلام یا سلام کا جواب یا چھینک کے بعد الحمد للہ بھی نہ کہے، اور اذان کا جواب بھی نہ دے، اپنے جسم خصوصاً شرمگاہ کو نہ دیکھے، بلا ضرورت نہ پاؤں دیتے تک نہ ٹھیرے، نہ اپنے بدن سے کوئی شغل لے لے، اور نہ اوہر اوہر نظر اٹھا کر دیکھے، بلکہ نہایت شرم و حیا کی حالت میں بیٹھے، بعد از فراغت بعد ضرورت ڈھیلوں کا استعمال کرے اس طرح کہ پہلا ڈھیلہ آگے سے پیچھے کو لے جائے اور دوسرا پیچھے سے آگے کو اور تیسرا پہلے کی طرح بشہر حیدہ گرمی کا زمانہ ہو، ورنہ پہلا ڈھیلہ پیچھے سے آگے کو اور دوسرا اس کے خلاف اور تیسرا پیچھے کی طرح، یہ دونوں صورتیں مردوں کے لئے ہیں، عورتوں کو ہر زمانہ میں دوسری صورت سے موافق کرنا چاہیے۔ کھڑے ہونے سے پہلے اپنے جسم کو چھپا لے، اور نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں کھلے، اور نکلتے کے بعد اگر ابھی ڈھیلہ خشک نہیں کیچکا، تو جی میں اور اگر چھپا ہے تو زبان سے یہ دعا پڑھے۔ عَفِّرْ اَنْتَ اللّٰهُمَّ اَحْمَدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِ مَّائِدَتِیْ وَ اَمْسَكَ عَلٰی صَدْرِیْ فَقِنِّیْ ہ اللہ میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں۔ سب تعریفیں اسی اللہ کو ہیں جس نے مجھ سے وہ چیز دور کر دی جو مجھے تکلیف دیتی اور وہ چیز باقی رکھی جو مجھے فائدہ پہنچاتی ہے (پھر اپنی سے پیچھے اپنے پاخانہ کے مقام کو دھوئے اس کے بعد پیشاب کے مقام کو دھو، مبالغہ کے ساتھ استنجہ کرے، اس طرح کہ نجاست کی بوجہ باقی رہے، اس کے بعد اپنا ہاتھ زمین یا مٹی سے غل لے کر تین مرتبہ دھوئے، ورنہ کوئی کپڑا وغیرہ ہو، تو اس سے اپنے جسم کے باقی کو صاف کرے

چہرہ پا جو کہ یا زار بہ تورا باندہ صریح ہے۔ اور اس کے بعد طہارت خزانے نکلتے وقت یہ دعا پڑھئے۔
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ اَلْمَاءَ طَهُوْرًا وَاَوَّلَ سُلٰلَةٍ مِّنْ نُّوْرٍ اَقَامِدًا وَاَوَّلَ لَيْلَةٍ
 اِلٰى اَللّٰهِ وَاِلٰى جَنّٰتِ النَّعِيْمِ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ وَكَلِّمْ قَلْبِيْ وَخَرِّ ذُلُوْبِيْ
 نہ کا شکر ہے کہ اس سے پانی کو پاک کرنے والا بنایا۔ اور اسلام کو اولین روشنی بنایا جس کے ذریعہ
 سنس کی بات کا تھکا سہانی ہوتی ہے۔ اور جنت ملتی ہے۔ اسے متھ میری شرم کا دو کسا ہوں
 ستھ بچا اور میرے دل کو پاک کر اور میرے گناہوں کو معاف فرما۔

مستحب ہیں یا مسجد کی چھت پر پانچ نہ پیشاب کرنا حرام ہے۔ ایسی جگہ پر خانہ یا پیشاب نہ کرنا
 قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا پڑے کہ وہ تحریمی ہے۔ خود جب تک ہو یا پادری۔ اور ایسی جگہ سے نہ کرنا
 مرنے کا تمیز بھی ہے۔ اسی طرح ایسے درخت کے نیچے نہیں کہ وہ ایسے درخت ہوں جو پھل
 پھولے ہو یا مسجد اور عید گاہ کے منہ سے ترسب نہ جس کی بدولت نمازوں کو تکلیف ہو۔ نیز راستے
 میں یہ ہو سکے کہ پو یا شورخ میں یا راستہ کے قریب غرہ یا شجر کی ہے۔

پیشاب پانچونہ کے وقت بات کرنا۔ ہر اندر رہتے یا کھانے کسی گیت یا دریت یا ورتہ کر
 چیز یا پڑھنا یا ایسی چیز جس پر خدا یا نبی یا کسی غرض پر یا کسی معنی پر یا کوئی آیت یا حدیث یا
 دعا یا کسی دینی چیز اپنے ساتھ رکھنا۔ ہر ضرورت میں کر یا کھڑے ہو کر یا نہ پینا یا نہ پینا
 یا تم سے استنجا کرنا ممنوع ہے۔

پڑھی۔ میرے گویا درنگ زیاں چیزوں سے استنجا ہرگز نہیں ہے۔ کاندھ کے بھی استنجا نہ ہرگز
 ہے۔ خواہ سزاوہ ہو۔ خواہ شرم پر کچھ نہ ہو۔ ہر دم کے پانی اور دھوئے کے نیچے ہوسے پانی سے بھی
 استنجا درست نہیں۔ غرض ہر ایسی چیز سے استنجا نردہ ہے۔ جو انسان یا کسی جانور کے کھانے
 ہے۔ یا اس سے نجس است ورنہ ہو سکتی ہو یا جس کے جسم میں خارش سے کافور ہو یا وہ
 ناپاک ہو۔

پانی۔ مٹی کے ٹھیسے۔ کپڑے۔ اور تمام پاک چیزوں سے جو نجس است کو
 دور کر دیں۔ اور اس مذکورہ بالہ ممنوعہ استنجا میں سے نہ ہوں۔ استنجا ہو کر بہت

وضو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ
فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ
إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ
إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۝ (مائتہ و ۲ - پارہ ۵ - ۶)

اے مسلمانو! جب نماز کے لئے تیار ہو
تو اپنے منہ و ہویا کو و۔ و کہنیوں تک اپنے
ہاتھ و۔ اپنے سر کا مسح کر لیا کرو۔ و۔ ٹخنوں
تک اپنے پاؤں دھو لیا کرو و۔

فضائل وضو میں ہے شمار حدیث میں آیا ہے مَقْنَحُ الْجَنَّةِ
الضَّلَاةُ وَ مَقْنَحُ الصَّلَاةِ الصَّوَابِ۔ یعنی جنت کی کنجی نماز ہے۔ و۔ نماز و جنت

وضو ہے۔ نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ وضو دھنا ایمان ہے۔ اور وضو
پر وضو کرنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں جو ہر ایک وضو کو پانی پہنچے گا وہاں تک قیامت کے
واج وضو کرنے والے کو زیور پہنائے جائیں گے۔ نیز حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت کے
ہر ایک قیامت کے دن ایسی حالت میں ہونے چاہیے کہ ان سے اعضا و نہد کے ٹرے جھٹے
نہیں گے۔ بخاری و مسند میں ہے کہ حضور خدا دانی واقعی، نے فرمایا کہ وضو کرنے سے اللہ
صغیر رکازوں کو رحمت کرتا ہے۔ و۔ آخرت میں بڑے مرتبہ عطا کرتا ہے۔ اور وضو کرنے
سے نور مہربان کے نور نازل جاتے ہیں۔ بعض صحیح حدیث میں ہے کہ مرد۔ نماز پڑھنے سے علیہ السلام
نے فرمایا کہ میں اپنی امت و قیامت سے بہت پرچین ہوں کہ کسی نے نہ ملے کہ حضرت اتنے
مجمع میں آپ کی شریعت پہنچیں گے۔ اور نہ وہ نہ ایک پہنچیں ہوں وہ یہ کہ وضو کی وجہ سے
ان کے ہاتھ پیر چمکتے ہوں گے :

وضو کا سنون طریقہ یہ ہے کہ ہتھ کے ہاتھ میں پانی بھر دے چپے مقدم پر بیٹھ۔ اور دین
میں یہ۔ دو مرتبہ کہ پیر یہ وضو نہ کرے کہ ہتھ کے ہاتھ میں پانی بھر دے چپے مقدم پر بیٹھ۔ اور دین
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ بِحَمْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ بَزْرُکْ بِاَمْرِ اللّٰهِ وَ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ
پس مسنون ہوئے پر اپنی حرکت دلائیں چپے میں پانی سے۔ اور ہاتھ۔ ہاتھوں سے چپے میں پانی سے
سی حرکت میں ہر کہ سے۔ پیر میں ہاتھ کے ہاتھ میں پانی سے کہ جس سے۔ و۔ مسنون و۔ دین

ہاتھ میں اس طرح پکڑے۔ کہ چھوٹی انگلی مسواک کے ایک سرے پر اور انگوٹھ مسواک کے دوسرے
کے قریب اور باقی انگلیاں مسواک کے دوسرے سرے پر ہوں۔ اوپر کے دانتوں کو لٹول میں دھری طرف سے
دلتا ہوا بائیں طرف تک لٹائے۔ پھر اسی طرح نیچے کے دانتوں کو دے۔ پھر مسواک کو منہ سے
نکل کر نیچے ڈالے۔ اور دھو کہ پھر اسی طرح دے۔ اسی طرح تین بار ملے۔ اس کے بعد دو گھبراہٹ
کرے۔ تاکہ تین گھبراہٹیں پوری ہو جائیں۔ اگر روزہ دار نہ ہو۔ تو کبھی اس طرح کرے کہ پانی حق
تک پہنچ جائے۔ مسواک کو نہ مٹھو نہ ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ مسواک کو نئے سے خدا خوش
ہوتا ہے۔ اور منہ پاک و صاف۔ ہوتا ہے۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ میں اپنی امت پر
گراں نہ سمجھتا۔ تو حکم دیتا۔ کہ ہر ایک نماز کے ساتھ مسواک کرے۔ کلی کرنے کے وقت بسم اللہ اور
کلمہ شہادت کے بعد یہ دعا پڑھتا جائے۔ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنِيْ عَلٰی نِلَاوَةِ الْقُسُودِ
وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ اَسْأَلُكَ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ قُرْآن اور تیرا ذکر و شکر
اور اچھی عبادت کرنے میں مدد کر (پھر دینے کے چلو میں پانی لے کر روزہ دار نہ ہو۔
تو ذک میں اس طرح ڈالے کہ منقوں کی جڑ تک پہنچ جائے۔ اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے
اس طرح تین بار کرے۔ اور ہر دفعہ نیا پانی لے۔ اور ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ دعا پڑھتا
جائے۔ اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تَرْحَنِيْ رَائِحَةَ النَّارِ اَسْأَلُكَ
اللہ! مجھے جنت کی خوشبو سننے کی مدد کر اور ناریں کی بدبو سے بچانا (بعد ازاں دونوں چھوڑ دوں میں پانی
کے کرتے۔ در منہ کو مل کر دھوئے۔ اس طرح کہ کوئی جڑ بال با برہی نہ چھوئے۔ پھر دھوئے گا
خدا کرے۔ اس طرح کہ دھوئے چھو میں پانی سے لے کر تھکی کی جڑ کو تر کرے۔ اور ہاتھ کی پشت
گردن کی طرف کر کے انگلیاں بالوں میں ڈال کر نیچے سے اوپر کی طرف سے جائے۔ اسی طرح
دو مرتبہ در منہ دھوئے۔ اور دھوئے گا خدا کرے۔ تاکہ تین بار منہ دھل جائے۔ اور تین بار دھوئے
کا خدا ہو جائے۔ در منہ دھوئے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ بَرِّقْ وَجْهِيْ يَوْمَ
تَبْيِضُ وَجُوهُ النَّاسِ وَتَسْوَدُ وَجُوهُ ۝ اَسْأَلُكَ اللہ میرے منہ روشن کر جس روز بعض چہرے
روشن ہوں گے۔ اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے۔ پھر دھوئے چھو میں پانی لے کر کہیں تک پہنچے
اور ہاتھ میں انگوٹھی ہو۔ تو اس کو حرکت دے۔ اسی طرح تین مرتبہ کرے۔ اور یہ دعا پڑھتے

جَسَّۃَ اللّٰہِ اَعْطٰنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا
 راستہ اللہ! میرا نامہ اعمال و میں ہاتھ میں دینا، اور میرا حساب آسان کرنا۔ پھر اسی صرح بایں
 ہاتھ دھوئے، اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشَہَادَتِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَہْرِیْ
 اے اللہ! میرا نامہ اعمال بایں ہاتھ میں دے دینا، اور نہ دینا، بعد ازاں دونوں ہاتھ تو کر کے سر
 سر کو مسح کر کے، کہ اگشت شہادت اور انگوٹھ غنیہ کر کے باقی انگلیاں و ہتھیلیاں
 سر کے اگلے حصے پر رکھ کر گئے سے پیچھے سے جھانکے، اور پھر پیچھے سے آگئے سے گئے۔
 بعد ازاں کانوں کے دونوں سوراخوں میں دونوں شہادت کی انگلیاں ڈال کر ٹوکھوں سے کانوں کی
 پشت پر مسح کر کے رُمدن کا مسح مستحب ہے، سر کے مسح کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ
 اِخْلِیْ نِجَّتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ رَاۤءَکَ۔ اللہ! مجھ کو قیامت
 میں اپنے عرش کے زیر سایہ رکھ، جس دن کہ تیرے عرش کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا،
 وہ کانوں کے مسح کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَتِمَعُوْنَ
 الْقَوْلَ فِیَتَبَعُوْنَ اَحْسَنَہٗ رَاۤءَ اللّٰہِ! مجھے اُن لوگوں سے بنا جو باتیں سن کر نیک
 بات پر عمل کرتے ہیں، پھر پناہ دیں پاؤں تختہ تک نہیں بردھوئے، و ہر بار اس کی انگلیوں
 کو پس بایں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے غماز کرتے جاتے، خذل وائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے پھر
 وہاں پاؤں تین دفعہ دھوئے، و اس میں بھی خذل کرے، لیکن اس پاؤں کا خذل ٹوکھے سے
 کرے وایں پاؤں دھوئے وقت پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدْرِیْ عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ
 یَوْمَ نَزَلَ الْاَقْدَامُ راستہ اللہ! قیامت میں مجھ کو ثابت قدم رکھ، جس روز کہ قدم پس
 پس نہیں گئے، و ہر بار پاؤں دھوئے وقت پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّ
 سَعِیْیَ اَمْسُکُوْرًا وَّ تَجَارِیْ لَنْ تَبُوْرَ رَاۤءَ اللّٰہِ! میرے گناہوں کو مٹا دے اور میری
 کوشش کو قبول کر، و میری تجارت کو ترقی دے، اے اللہ! اب وہ مکمل ہو گیا، دسٹے میں گر گئی پانی
 نہ رہا، تو اس کو کھڑے ہو کر پانی نہ، و یہ دعا پڑھے۔ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ
 وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَاسُوْلُکَ
 اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ النَّوَّابِیْنِ وَجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ۔

موسٹا دہیز ہیں، کہ بغیر تہمت کے نہ سزا دیں ۲۰، ایسے مفسدین اور مہم جوئی کرنے
 اُن کو پہن کرینٹیل ۲۰ سے زیادہ سسز دیں ۱۲) ایسے موسٹ جس کو ان کے نیچے کی جلد
 مقررہ آئے ۲۰، اگر ان پر پانی نہ دیا جائے، تو نیچے کی مسج مک نہ پہنچے یعنی پانی کو جذب نہ کریں۔
 بوٹ پر بھی مسج جوڑنا سب، بشرطیکہ وہ سے پیر کو ٹخنوں سمیت چھپا لے، موتی یا دانی جوڑنا
 پر مسج جوڑنا نہیں، کیوں کہ اس میں مسج کی ڈالٹر مفقود ہیں۔ مسج کو غرضتہ یہ ہے کہ ہاتھوں کو
 پانی سے نہ کرے، وائیں ہاتھ کی انگلیوں کشادہ کر کے دائیں موند کے سر سے پر اور بائیں موند
 کے سر سے پر اور وائیں ہاتھ کی انگلیوں بائیں موند سے پر کے کراٹھیوں کو ٹخنوں تک پہنچ لے جائے
 اس طرح پیر کو نہ سے پر پانی کے قیود پہنچ جائیں ۲۰

موند پر مسج کرنے کی مدت عظیم کے لئے ایک دن رات یعنی چوبیس گھنٹے ہے اور مسافر
 کے لئے تین دن رات یعنی ۷۲ گھنٹے، اور یہ مدت وضو کرنے کے بعد سے شروع ہوگی، مثلاً کسی
 شخص نے ظہر کے وقت وضو کر کے موند پر پہنچے اور اس کو وضو کرنا عنتر پڑھنے کے بعد لونا تو مسج موند
 کی مدت عنتر شروع ہوگی، مدت ختم ہونے کے بعد موند سے تھوڑا سا پانی نہ جوڑنا پڑے گا موند
 کے پٹ بننے سے بھی مسج بٹل ہو جاتا ہے، بشرطیکہ اگر تھوڑی کے پاس ایسا ہو، تو اس قدر ہو کہ
 چھنے کی مدت تین انگلیوں اس سے کھل جاتی ہیں، اور اگر ان دونوں مقاموں کے سوا اور جہاں سے پٹنا
 ہو، تو اس نہ پٹنا جو کہ اس سے چھت کی مدت میں پیر کی تپوئی انگلی سے تین انگلیوں سے برابر
 پیر کا حصہ کھل جاتا ہو ۲۰

بیان حیض

۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سے
 حیض کے بارے میں یہ فرمایا کہ تین ہیں۔
 ایک بن سے کہ جب کہ حیض ایک طرح کی
 گند کی سی ہے اس سے اس میں عورتوں سے
 پیغمبر نے فرمایا کہ جب تک پاک نہ ہو میں اس

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ
 قُلْ هُوَ أَذًى لَا فَاحِشٌ تَزَوَّا
 الْمُسَاءِرَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَفْرَحُوا
 بِهِ حَتَّى يَكُفَّ عَنْ جَوَازِ الطَّهَرَةِ
 تَزَوَّوْا هُنَّ حَرَامٌ

لَحَيْثُ امْرُكُمُ اللّٰهُ ط رَانَ
اللّٰهُ يَحْيُ التَّوَابِيْنَ وَ
يَحْيُ الْمَطْطِيْرِيْنَ ۝

(البقرہ - ۶ - ۲۸ - پارہ ۵ - ۲)

کے پاس نہ جاؤ، پھر جب وہ پاک ہو جائے
تو جہر سے اللہ نے تم سے حکم دیا ہے، اس کے
پاس آؤ، بیشک اللہ اس سے تو بہ کرے گا اور
ابھی طرح صحتی رکھنے والوں کو دست بخت ہے

حیض کی مدت کم سے کم تین دن رات ہے، اور زیادہ سے زیادہ دس دن رات، کم از کم
دو حیضوں کے درمیان عورت پندرہ دن پاک رہتی ہے، یعنی ایک حیض کے بعد کم از کم پندرہ
دن تک دوسرا حیض نہیں آتا، اور زیادہ دن کوئی حد نہیں، حیض کی مدت میں سوا خالص سفیدی کے
اور جس رنگ کا خون آئے، وہ حیض ہی سمجھا جائے گا، اگر کسی عورت کو دس دن سے کم حیض آئے
بند ہو جائے، اور پندرہ دن سے کم بند رہے، اس کے بعد پھر خون آئے، تو خون آنے کے
وقت سے دس دن تک اس کے حیض کا زمانہ سمجھا جائے گا، اگر عادت مقرر نہ ہو، در خون
آنے کے دن سے بقدر عادت حیض سمجھا جائے گا، باقی امتیاض جس کا بیان آگئے ہے،
حیض ولی عورت کو نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، قرآن پڑھنا، پڑھنا، اسے چھونا، مسجد میں
جاننا، بیت المقد کا طواف کرنا سب منع ہے، ایسی عورت کے ساتھ ہمبستر می کے علاوہ اور سب
بائیں جائز ہیں، جیسے بوس و کنار اور اس کے ساتھ کھانا، پینا، سونا، بدن سے بدن کو ناغیر
جو شخص حالت حیض میں عدل جان کر عورت سے ہمبستر ہوگا، وہ کافر ہو جائے گا، چونکہ اس
نے اراداً حکم شرعی کے خلاف کیا، اور اگر اس کو حرام جانتے ہوئے ایسا کرے گا، تو کبیرہ گناہ
کا مرتکب ہوگا۔

بیان نفاس | وادت کے بعد خون آتا ہے، وہ نفاس کہلاتا ہے، اس کی اکثر مدت
بچائیں دن ہے، دنی مدت کا کوئی اندازہ نہیں، ممکن ہے کسی عورت
کو بالکل نفاس نہ آئے، نفاس کی مدت میں سوا خالص سفیدی کے اور جس رنگ کا خون بھی آئے
وہ نفاس ہی سمجھا جائے گا، جس طرح حالت حیض میں نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، قرآن کو چھونا،
پڑھنا، پڑھنا، خانہ کعبہ کا طواف کرنا، مسجد میں جاننا، مرد سے ہمبستر ہونا منع ہے، اسی حالت نفل
میں بھی منع ہے۔

حیض و نفاس والی عورت اگر کسی کو قرآن مجید پڑھاتی ہو۔ تو اس کو ایک ایک نفل ترک کر کے پڑھانے کی غرض سے جوڑے۔ ہاں پوری آیت یکدم پڑھنا جائز ہے۔ حیض و نفاس کی حالت میں جو نہ تھا ہوگی۔ وہ معاف ہے۔ اور جو روزے تھا ہوں گے وہ پھر نہ کھنے پڑینگے جب عورت حیض و نفاس سے پاک ہوگی۔ تو اس پر غسل کرنا واجب ہے ۵

بیان استحاضہ

عورت کو معصوم یا مہر ہی کے علاوہ جو خون آئے وہ استحاضہ کہلاتا ہے۔ مثلاً نو برس سے کم عمر والی عورت کو جو خون آئے وہ استحاضہ ہے اسی طرح بچپن وال یا اس سے زیادہ عمر والی عورت کو خون آئے۔ وہ استحاضہ ہے۔ حالہ عورت کو خون آئے وہ استحاضہ ہے حیض نہیں۔ تین دن رات سے کم جو خون آئے وہ استحاضہ ہے۔ دس دن رات سے جو زیادہ خون آئے وہ بھی استحاضہ ہے۔ نفاس کی مدت کے بعد جو خون آئے وہ بھی استحاضہ ہے۔ استحاضہ کی حالت میں جماع نہ ماحرم ہے۔ باقی سب باتیں جائز ہیں۔ وہ روزہ بھی رکھے اور نماز بھی پڑھے۔ اور ہر نماز کے لئے نیا وضو کرے۔ جب خون استحاضہ بند ہو جائے۔ تو پھر اس پر نہان مستحب ہے ۶

غسل جنابت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّى تَغْتَسِلُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا

اے مسلمانو! جب تم نشہ کی حالت میں ہو۔ تو نماز کے پاس بھی نہ جاؤ۔ یہاں تک کہ جو کچھ تم کہتے ہو۔ سمجھنے نہ ہو۔ اور نہانے کی حاجت ہو تو بھی نہانے کے پاس نہ جاؤ۔ یہاں تک کہ غسل کر لو۔ مگر یہ کہ تم راہ گزر۔ و مسافر ہو اس کو حکم بعد کو آ رہا ہے اور اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی مجائے ضرور سے ہو کر آیا ہو۔ یا عورتوں سے ہم صحبت ہو کر اور تم کو پانی میسر نہ آئے۔ تو پاک مٹی سے تیمم

وَمَنْ حَرَّابَ جَوْهَرٍ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
عَلِيمًا غَفُورًا عَادِلًا عَزِيزًا ۝ ۵
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَكَ أَحَدُكُمْ بِبَيِّنَةٍ
شَعْبِيهَا إِلَّا رَاجِعًا ثُمَّ جَاءَكَ مَا فَضَّلَ
وَحَبَّ الْغُصْنَ وَإِنْ كَمَرِي تَزَلَّ (متفق عليه)

کرایہ کر دے یعنی منہ اور ہاتھوں کا مس کر دے
بیشک منہ دیکھ کر نہ لے لا اور بخشنے دے ہے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جب مرد عورت سے صحبت
کرے تو دونوں پر غسل واجب ہو جاتا
ہے۔ خواہ نزل نہ ہو یعنی ہو یا نہ

اگر کسی شخص کو موتے یا چائے کی دلت میں بے پوشی میں یا پوش میں چمکے
بغیر سماع کے غرض کسی طرح نزل نہ ہو جائے۔ جیسی منی اپنی جگہ سے لپھوٹ جاتا ہو کر غصہ
مخصوص سے ہر نکلے تو غسل واجب ہے ۵

اگر کسی مرد یا عورت سے سو کر نکلے کے بعد اپنے جسم یا کپڑے پر تری دیکھے تو اس میں چودہ ہونہ
ہیں منجملہ ان کے پانچ سو دن میں غسل فرض ہے (۱) یقین ہو جائے کہ یہ منی ہے اور اگر مرد یا عورت
جو (۲) یقین ہو جائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یا دودھ یا دوسرا بے یقین ہو جائے کہ یہ منی ہے اور اگر مرد یا عورت
جو (۳) شک ہو کہ یہ منی ہے یا نہی اور احتلام یا دودھ یا دوسرا بے یقین ہو جائے کہ یہ منی ہے اور اگر مرد یا عورت
غسل کو مستحب اور مستحب مرتبہ پر ہے کوئی چیز منی کی وغیرہ کے باندھ کر نہ پائے۔ اگر نہ
ہو کر نہ پائے۔ تو ایسی جگہ ہو جہاں کسی نہ صرم کی نذر نہ پہنچ سکے۔ عورت اور مرد بہ نہ پائے اسے
کو بیخبر کہ خزانہ چاہیے نہ پائے نہ سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو چھو کر تین مرتبہ دھوئے
اس کے بعد سنا بیا کرے وہ بدن پر کہیں سجاوٹ ہو۔ نواس کو دھو ڈالت۔ بعد ازاں اپنے دونوں ہاتھ
منی سے نہ دھوئے۔ اس کے بعد پورے وضو کرے۔ جہاں تک کہ سر کا مسح بھی کرے۔ اور اگر ایسے
مقام پر نہ پائے۔ جہاں غسل پانی نہ ملتا ہے۔ تو یا ڈالے اس دلت دھوئے۔ بعد ازاں غسل پانی
کو دھوئے۔ وہ اس بدن پر سے ہوا قدر کے اور کوئی نہ نہ چھوئے۔ دھوئے بعد اپنے ہاتھوں پر
تیلیں ڈال کر تین مرتبہ منہ و غصہ کرے۔ چھپے دانتیں یا لب کا۔ اس کے بعد سب سے سر پر پانی ڈالے
چہرہ و پیشانی پر دھوئے۔ پھر پیشانی پر دھوئے۔ چہرہ کو ہاتھوں سے ملے۔ سی طرح دو بار دھو کر چہرہ
سی ترتیب سے پانی ڈالے تاکہ تین بار تمام جسم پر پانی پہنچ جائے۔ اس کے بعد اگر چہ نہ پائے

تک پانی میسر نہ ہو۔ یا پانی تو موجود ہو۔ مگر اس کے استعمال پر قدرت نہ ہو۔ مثلاً بیمار ہو جائے
یا بیمار سی کی زیادتی کا خوف ہو۔ یا پانی پر کوئی درندہ یا دشمن کھڑا ہو۔ یا پانی کا نرخ معنوں سے
زیادہ گراں ہو۔ وغیرہ تو پاک مٹی سے تیمم کر لے۔

مٹی یا مٹی کی قسم سے جو چیز ہو۔ اُس سے تیمم جائز ہے۔ اور جو مٹی کی قسم سے نہ ہو
اس سے جائز نہیں۔ جو چیزیں آگ میں جلانے سے نرم نہ ہوں اور جل کر رکھ نہ ہوں وہ چیزیں
مٹی کی قسم سے ہیں، جیسے ریت اور پتھر کے تمام اقسام۔ اور جو چیزیں آگ میں جلانے سے
نرم نہ جائیں وہ مٹی کی قسم سے نہیں۔ سونا، چاندی وغیرہ۔

جو چیزیں مٹی کی قسم سے نہ ہوں، اگر اُن پر غبار ہو۔ تو بوجہ اُس غبار کے اُن سے بھی
تیمم جائز ہے۔ اگر کسی آدمی کے پاس مشکوک پانی ہو۔ جیسے گدھے کا جھوٹا پانی تو ایسی حالت
میں پہلے وضو یا غسل کرے، اور اس کے بعد تیمم کرے۔

تیمم کا مستون اور مستحب طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ پڑھ کر اور نیت کر کے اپنے دونوں
ہاتھوں کو کشادہ کر کے پاک مٹی پر مارے، اور بعد ازاں ہاتھوں کو اٹھا کر مٹی جھاڑ ڈالے، پھر
پورے دونوں ہاتھوں کو اپنے پورے منہ پر اس طرح ملے کہ کوئی جگہ ایسی باقی نہ رہے۔
جہاں ہاتھ نہ پہنچیں پھر اسی طرح دونوں ہاتھ مٹی پر مارے، اور پھر ان کی مٹی جھاڑ ڈالے
اور بائیں ہاتھ کی تین انگلیاں سوائے، انگشت شہادت اور انگوٹھے کے دائیں ہاتھ کی انگلیوں
کے سرے پر پشت کی جانب رکھ کر کہنیوں تک کھینچ لائے، اس طرح کہ بائیں ہاتھ کی سببیل
بھی کچھ لگ جائے اور کہنیوں کا مسح بھی ہو جائے۔ پھر باقی انگلیوں اور سببیل کو دوسری
جانب رکھ کر انگلیوں تک کھینچ لے جائے، اسی طرح بائیں ہاتھ کا بھی مسح کرے، وضو
اور غسل دونوں کے تیمم کا یہی طریقہ ہے۔ اور اگر دونوں کی نیت کی جائے۔ تو ایک ہی
تیمم دونوں کے لئے کافی ہے۔ تیمم میں نیت فرض ہے۔ بلا نیت تیمم جائز
نہیں ہوتا۔

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اُن سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ علاوہ انہیں
عندہ کے ناکل ہو جانے سے بھی تیمم باطل ہو جاتا ہے۔

مساجد اور ان کے حقوق

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِالْكَفْرِ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ۚ
إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۝
(التوبہ - ۳۴ پارہ ۵ - ۱۰)

مشرکین کی یہ لیاقت ہی نہیں کہ وہ، اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں جس حالت میں کہ وہ خود اپنے اوپر کفر کا اقرار کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے اعمال بھل اکارت ہیں، اور دوزخ میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ہاں اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان لوگوں کا کام ہے۔ جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان لائیں، اور نماز کی پابندی کریں، زکوٰۃ دیں اور بجز اللہ کے کسی سے نہ ڈریں سو ایسے لوگوں کی نسبت توقع ہے کہ وہ اپنے مقصود تک پہنچ جائیں گے۔

ضرورت کے موقع پر مسجد بنانے کا بڑا ثواب ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔
مَنْ بَنَىٰ لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَىٰ اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ یعنی جو شخص محض اللہ کی رضا مندی کے لئے مسجد بناتا ہے، خدا اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ جب تک وہ مسجد قائم رہتی ہے۔ اس کے نامہ اعمال میں برابر ثواب درج ہوتا چلتا جاتا ہے۔ تعمیر مسجد کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہے۔ جو اس کو آباد رکھنے اور وہاں ستم قرار کھنے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک میں ایک عورت جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی مر گئی۔ حضور اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے فرمایا اے عورت تو نے کون سے عمل کو نفل پایا۔ اس نے جواب دیا میں نے مسجد کی عمارت کو سب سے افضل پایا۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ دِيْكَوْجِهْدِ الْكَرِيْمِ وَسَلْطٰنِهٖ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں خدا سے بڑگ اور اس کی ذات کی بچ اور سلطنت کا واسطہ دے کر شیطان مردود سے بڑا
مانگتا ہوں)

مسجد میں نماز پڑھنے کا بڑا ثواب ہے۔ چنانچہ محلے کی مسجد میں نماز پڑھنے والوں کو
پچیس نماز کا اور جامع مسجد میں پانسو نماز کا اور بیت المقدس اور مسجد نبوی میں سچاس نماز
اور بیت المقدس نماز کا ثواب ملتا ہے۔ مگر عورتوں کے لئے یہی بہتر ہے کہ گھر پر ہی نماز
پڑھا کرے۔ خصوصاً اس زمانہ میں جبکہ بے دینی چاروں طرف پھیل رہی ہے۔ عورتوں کو
گھروں میں نماز پڑھنا ضروری ہے۔ عورتوں کے مسجدوں میں جانے سے سینکڑوں حضرات
کا تذیب ہے۔ اسی وجہ سے حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ عورتوں کے لئے اگلی کوٹھری
زیادہ سودمند ہے

نماز کے وقت مسجد کا دروازہ بند کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ ہاں اگر نماز کا وقت نہ ہو
اور مال یا سبب مسجد کی حفاظت کے لئے دروازہ بند کرنا جائز ہے تو جائز ہے۔ جو مسجد
عیدین یا جنازہ سے کی نماز کے لئے مقرر کی گئی ہو۔ اس کو مسجد کا حکم ہی نہیں ہوتا۔
مسجد کے دروازہ کا منتقل کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ کوئی شخص یا اپنے خاں سے
جائے۔ مگر بہتر یہی ہے کہ مسجد میں نقش و نگار نہ بنائے جائیں۔
مسجد کے اندر درختوں کا لگانا مکروہ ہے۔ کیونکہ یہ اہل کتاب کا دستور ہے۔ ہاں اگر
میں مسجد کو کوئی نفع ہو تو بڑا ہے

نماز کے اوقات

اسے پیچتر جمعہ دن کا درنوں عرغوں عینی
صبح و شام اور وائل شب میں نماز پڑھنا
مکروہ ہے۔ کیونکہ یہیں نمازوں کو دور کر دیتی
ہیں۔ یہ ذکر خدا کو یاد کرنے والوں کے لئے
ایک یاد دہانی ہے

اَقِمِ الصَّلَاةَ لِمَا كُنْتَ تَدْعُو
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اَنْشَأَ
لِيَا اُمَّةٍ مِّنَ النَّبِيِّينَ مَا ذَرَأَ
ذَكَرَ لِيَاللَّذَا اَكْرِجُنَّ ۝ رُبُّوْا

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِكِ
 وَالشَّمْسُ إِلَى غَسَقٍ لَيْلٍ وَقُرْآنُ
 الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ شَهَادًا
 وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ
 نَا فَلَهُ لَيْلَتُكَ مَعْنَى أَنَّ
 يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
 مَّحْمُودًا ۝ (بنی اسرائیل)

ع ۹ - پارہ ۱۵

فَبِحَيِّ اللَّهِ حِينَ تَسْجُدُ وَ
 حِينَ تَسْتَبِيحُونَ ۝ ذَلِكُمُ الْحَبْدُ
 فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا
 وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۝ (الروم)
 ع ۲ - پارہ ۲۱

اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنے رب سے رات کے
 تہجد میرے تک نمازیں پڑھ کر دو۔ اور نماز صبح
 بھی۔ کیونکہ صبح کا وقت فرشتوں کے حاضر
 ہونے کا وقت ہے، اور کسی قدر رات کے
 حصے میں بھی نماز دیکھیے، یعنی نماز تہجد
 پڑھا کیجئے۔ جو آپ کے لئے زائد چیز ہے
 امید ہے کہ اس کی برکت سے آپ کا رب
 آپ کو مقام محمود میں پہنچائے گا۔

پس جس وقت تم لوگوں کو شام ہو۔ اور
 جس وقت صبح ہو، اللہ کی تسبیح و تقدیس کیا کرو
 اور آسمان و زمین میں وہی اللہ تعالیٰ کے
 ائق ہے۔ نیز قیامت پر اور جب تم لوگوں
 کو وہ پھر ہو، اللہ کی تسبیح و تقدیس کیا کرو۔

فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہو کر طلوع آفتاب تک رہتا ہے۔ رات کے آخری
 حصے میں مشرق کی جانب آسمان پر ایک سفید سی نمودار ہوتی ہے۔ مگر وہ قائم نہیں رہتی
 بلکہ اس کے بعد پھر اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اس کو صبح کا دُوب کہتے ہیں۔ اس کے فوراً ہی دیر
 بعد اسی طرف پھر ایک سفید سی نمودار ہوتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ اس کی روشنی بڑھتی چلی جاتی
 ہے۔ اس کو صبح بھادوئی کہتے ہیں۔ صبح کا وقت اسی سے شروع ہوتا ہے۔ مردوں کے لئے
 مستحب ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت شروع کریں جب کہ روشنی خوب پھیل جائے۔ اور برقعہ
 وقت باقی ہو کہ نماز ایک دفعہ چھپ چکی ہو۔ آیتوں کی تلاوت سے ختم کی جائے اور کسی
 وجہ سے نماز کا خاتمہ نہ کرنا پڑے۔ تو اسی طرح چھپ چکی ہو اس میں طلوع آفتاب سے
 پیشتر پڑھ لیں۔ مگر عورتوں کو ہمیشہ اور مردوں کو حالت حج میں مزدلفہ میں فجر کی نماز اندھیرے
 میں پڑھنا مستحب ہے۔

ظہر کا وقت آفتاب ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور جب تک ہر چیز کا سایہ اصل سایہ کے سوا گنا نہ ہو جائے۔ ظہر کا وقت رہتا ہے۔ مگر احتیاط یہ ہے کہ ایک مثل کے اندر اندر ظہر کی نماز پڑھ لی جاسے۔ جمعہ کی نماز کا بھی یہی وقت ہے۔ صرف اس قدر فرق ہے کہ جمعہ ذرا اول وقت شروع کرنا چاہیے۔ تاکہ خطبہ وغیرہ نمازات جمعہ اچھی طرح پڑا ہو سکیں۔ ظہر کی نماز گریزوں میں کچھ تاخیر کر کے پڑھنی چاہیے۔ نماز گریز کی شدت ہو یا نہ ہو۔ اور سردیوں میں جلد پڑھنا مستحب ہے۔

عصر کا وقت دو مثل سایہ ہو جانے کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔ اور آفتاب غروب ہو جانے تک رہتا ہے۔ عصر کا مستحب وقت اس وقت تک رہتا ہے۔ جب تک آفتاب میں زردی نہ آجائے۔ اور اس کی روشنی اتنی کم ہو جائے کہ نظراس پر کشیدہ لگے۔ اس کے بعد مکروہ ہے۔ اور عصر کی نماز ہر زمانہ میں بخیر کر کے پڑھنا مستحب ہے۔ مگر نہ اس قدر دیر کہ آفتاب میں زردی آجائے۔ اور اس کی روشنی کم ہو جائے۔ ان برسوں میں عصر کا جلد پڑھنا مستحب ہے۔

مغرب کا وقت آفتاب کے غروب ہو جانے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور جب تک شفق کی سفیدی آسمان کے کناروں پر قائم رہے۔ باقی رہتا ہے۔ مغرب کی نماز وقت شروع ہونے ہی پڑھنا مستحب ہے۔ ستاروں کے اچھی طرح نکل آنے تک دیر نہ کرنا۔ تحریری ہے ہاں جس روز بد ہو۔ اس دن اس قدر تاخیر کر کے نماز پڑھنا کہ جس میں وقت آجانے کا اچھی طرح یقین ہو جائے مستحب ہے۔

عشاء کا وقت شفق کی سفیدی نکل جانے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور جب تک صبح صادق نہ نکلے باقی رہتا ہے۔ عشاء کی نماز نہائی رات گزر جانے کے بعد ورنہ شب کے بعد مکروہ ہے۔ جس دن بد ہو۔ اس دن عشاء کی نماز جلد پڑھنا مستحب ہے۔ وقت کا وقت نماز عشاء کے بعد ہے۔ جو شخص تہجد کے لئے ٹھٹھا ہو۔ وہ وتر اس وقت نماز تہجد کے بعد پڑھے اور اگر اس وقت نہ اٹھتا ہو۔ تو پھر عشاء کی نماز کے بعد ہی پڑھ لینا بہتر ہے۔

عیدین وعید النطر وعید الاضحیٰ کی نماز کا وقت آفتاب کے اچھی طرح نکل آنے کے بعد

شروع ہوتا ہے۔ اور نفل آفتاب تک رہتا ہے۔ آفتاب سے چھی عرصہ نفل آفتاب سے پہلے شروع ہوتا ہے۔ یہ ہے کہ آفتاب کی زردی جاتی رہے۔ اور دشنی ایسی تیز ہو جائے کہ نظر نہ ٹھیر سکے۔ اس کی تعبیر کے لئے فقہانے لکھا ہے کہ بعد ایک نیزے کے بلند ہو جائے۔ عیدین کی نماز کا بعد پڑھنا مستحب ہے۔ یعنی اول وقت پڑھنی چاہیے۔ تاکہ غلبہ سے فراغت پا کر لوگ اپنی دیگر ضرورتوں کو بھی پورا کر سکیں

آفتاب نکلنے وقت جب تک آفتاب کی زردی نفل نہ ہو جائے۔ ٹھیک دوپہر کے وقت جب تک آفتاب نہ ڈھل جائے۔ آفتاب میں سرخی آجانے کے بعد غروب آفتاب تک نماز فجر پڑھ چکنے کے بعد آفتاب کے اچھی طرح نکلنے تک سب نمازیں مکروہ ہیں۔ فرض ہوں یا واجب یا نفل اور مسجد تلاوت کا ہو یا سہو کا۔ بہت نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔ اور اسی دن کی نماز عصر بھی آفتاب کے سرخی آنے کے بعد پڑھ سکتے ہیں

جمع بین التہلاتین

دو وقت کی نمازوں کا ایک ہی وقت پڑھنا جائز نہیں۔ مگر دو مقاموں میں۔ اول عرفہ میں عصر و فجر کی نماز کا ظہر کے وقت

میں۔ دوم مزدلفہ میں مغرب و عشاء کے وقت میں۔ یعنی احادیث سے جو جمع میں التہلاتین کا جوڑ معلوم ہوتا ہے۔ وہ جمع صورتی پڑھوں ہے۔ یعنی ایک نماز آخری وقت میں پڑھی جائے۔ اور دوسری ابتدا وقت میں اس طرح نصف ہر دو نمازیں جمع ہو جائیں گی۔ مگر درحقیقت وہ اپنے اپنے وقت میں پڑھی جائیں گی

اذان اور اقامت کا بیان

اور جب تم اذان دے کر نماز کے لئے بیٹے ہو۔ تو نذر نماز کو کہیں اور نہیں بناتے ہیں۔ اور یہ مس ہے کہ یہ سیکھ رہے ہیں۔ جو بالکل نہیں سمجھتے

اے مسلمان! جب جمعہ کے دن نماز جمعہ کی

وَإِذَا نَادَيْتُمُ إِلَى الصَّلَاةِ
فَمِنْكُمْ مُّسَاهِبٌ وَرَجُلٌ
يَا نَحْمُ قَوْمًا لَا يَخْبِتُونَ

المائدہ ع ۵ - پارہ ۵ - ۶

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَادَى لِلصَّلَاةِ

مَنْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَاسَعُوا الْحِلَّ ۝ اذان دہی جائے ۔ تو یاد الہی کے لئے دوڑو

ذَكَرَ اللَّهُ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذَا إِلِكُمْ ۝ اور اس وقت خرید و فروخت چھوڑ دو ۔ اگر تم

خَيْرَ لَكُمْ أَنْ تَكُنْ فَعَلَمُونَ ۝ (جمع پارہ ۲۸۵) کو سمجھ ہو ۔ تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے :

اذان کی ابتدا مدینہ منورہ میں ۲۱ھ میں ہوئی ۔ اس سے پہلے نماز بغیر اذان کے پڑھی

جاتی تھی ۔ کیونکہ اس وقت مسلمانوں کی تعداد کچھ ایسی کثیر نہ تھی ۔ اس لئے اُن کا جماعت کے لئے جمع

ہو جانا بغیر کسی اطلاع کے دشوار نہ تھا ۔ لیکن جب مسلمانوں کی تعداد یوں درخشاں ہونے لگی ۔

تو اس امر کی ضرورت پیش آئی ۔ کہ نماز کا وقت آنے اور جماعت قائم ہونے کی اطلاع اُن کو دہی

جائے ۔ لہذا اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اذان کا طریقہ مقرر کیا گیا :

اذان اسی امت کے لئے مخصوص ہے ۔ انکی امتوں میں نہ پڑھیں ۔ اس سے اسلام کی شان

شوکت ظاہر ہوتی ہے ۔ اور توحید و رسالت کی شہادت اعلان کے ساتھ ہوتی ہے ۔ اس کی نصیبت

اور ثواب احادیث میں بہت کچھ مذکور ہے ۔ چنانچہ بخاری ۔ نسائی اور ابن ماجہ میں مذکور ہے ۔

کہ اذان کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے ۔ اور جو لوگ اُس کو سنتے ہیں ۔ جن ہوں یا انسان وہ سب قیامت

کے دن اذان دینے والے کے لئے ایمان کی گواہی دیں گے ۔ نیز حضورؐ نے فرمایا ہے کہ اذانیہ

اور شہداء کے بعد اذان دینے والے جنت میں داخل ہوں گے ۔ بعض احادیث میں یہ بھی ہے ۔ کہ

مؤذن کا مرتبہ شہید کے برابر ہے ۔ ابو داؤد اور ترمذی میں مذکور ہے ۔ کہ حضورؐ نے فرمایا جو شخص

رات برس تک یہ اذان دے ۔ اور اس سے اس کا مقصد محض ثواب ہو ۔ تو اس کے لئے

دو درجہ سے زیادہ دی جائے گی ۔ قیامت کے دن مؤذن کو بھی شفاعت کی اجازت

دی جائے گی ۔ کہ وہ اپنے علاوہ جہاں جس کے لئے چاہیں زندہ عالم سے سفارش کریں ۔

اذان دیتے وقت شیطان پر بہت خوف و وحشت ہوتی ہے ۔ اور بہت ہجو اسی سے ہو گئی

ہے ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذنین کے لئے دعا سے مغفرت فرمائی ہے ۔ اور ان کی امت

کی نصیبات اور تاکید اذان سے بھی زیادہ ہے :

اذان کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اذان دینے والا با وضو ہو ۔ اور کسی دستخیز مقام پر مسجد

سے مسجد قبلہ رو کھڑا ہو ۔ اور اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں کو کلمہ کی انگلی سے بند کر کے

کہا جائے۔ اور قیامت کے وقت کانوں میں انگلیاں بھی نہیں رکھی جائیں۔ اور نہ سختی
الصَّلَاةِ اور سختی مِلِّی الْفَلَاحِ کے وقت دائیں بائیں منہ پھیر جاتا ہے۔

اذان سنتِ مؤکدہ ہے۔ جمعہ کے سوا اور سب فرض عین نمازوں کے لئے یک بار
سنا ضروری ہے۔ یا مقیم۔ یا مسافر۔ یا نماز ہو۔ یا نہ ہو۔ اور نماز ہو یا نہ ہو۔ مگر نماز جمعہ کے لئے دوبارہ
اذان کہنا چاہیے۔ اگر نماز ایسے سبب سے قضا ہوئی ہو۔ جس میں عام لوگ مبتد ہوں۔ تو اس کا
اذان اعلان کے ساتھ دہرایا جائے۔ اور اگر کسی سبب سے قضا ہوئی ہو۔ تو اذان آہستہ دہرائے
مسافر کے لئے اگر اس کے ساتھ کسی موجود ہوں اذان مستحب ہے۔ سنت مؤکدہ نہیں۔ عورتوں کو
اذان اور قیامت کہنا مکروہ ہے۔ خواہ جماعت سے نماز پڑھیں۔ یا تنہا۔ اگر مسجد محلہ میں ذن
ور قیامت ہوتی ہوں۔ تو گھر میں نماز اور کرنے والے کو اذان نہیں کہنا چاہیے۔

اذان سننے والے کو مستحب ہے۔ کہ اگر چہنے کی حالت میں اذان سنے۔ تو کھڑا ہو جائے
اذان سننے کی حالت میں سوا جواب دینے کے اور کسی کام میں مشغول نہ ہو۔ یہاں تک کہ سلام یا
سلام کے جواب تک بھی نہ دے۔ اور اگر قرآن مجید پڑھتا ہو۔ تو اس کا پڑھنا بھی موقوف کر دے۔

نماز کے شرائط و ارکان | نماز کا اہتمام چونکہ سب عبادتوں سے زیادہ ہے۔ اس کے شرائط بھی بہت ہیں۔ ہم ان میں سے مشہور شرائط

کو بیان کرتے ہیں۔ جن کی ضرورت ہر نماز میں پڑھتی ہے۔ چنانچہ پہلی شرط طہارت ہے۔ یعنی
نماز پڑھنے والے کا جسم نجس نہ ہو۔ حقیقیہ حکمیہ سے پاک ہو۔ خواہ غلیظ ہو۔ یا خفیفہ۔ مرثیہ
ہو۔ یا غیر مرثیہ۔ اور نماز پڑھنے کی جگہ بھی پاک ہو۔ دوسری شرط ستر عورتا ہے۔ یعنی نماز
پڑھنے کی حالت میں وہ حصہ جس پر چھپا ہوا ہو۔ جس کا ظہر کرنا شرعاً حرام ہے۔ خواہ تنہا نماز
یا کسی کے سامنے نماز کی حالت میں اگر جسم کے جس حصے کا چھپنا جائز ہے جس کا چھپنا
فرض ہے۔ وہ وہ اتنی دیکھ رہا ہے۔ جس میں ایک رکن ادا ہو سکتا ہے۔ تو اس کی نماز
باطل ہو جائے گی۔ تیسری شرط استقبال قبلہ یعنی نماز پڑھنے کی حالت میں پنا سینہ اور منہ
کعبہ کرمہ کی طرف کرنا ضروری ہے۔ البتہ اگر کسی وجہ سے جہت قبلہ کا پتہ نہ چھے۔ درجہ سے
والہ بھی کوئی نہ ہو۔ تو پھر جس طرف کو اعتبار ہے۔ وہی جہت قبلہ ہے۔ چوتھی شرط نہایت ہے

یعنی دن میں نماز پڑھنے کا قصہ کرنا نہ بن سکتا ہے، مقتدی کو اپنے امام کی اقتداء
کی نیت کرنا بھی شرط ہے۔ امام کو صرف اپنی نماز کی نیت کرنا شرط ہے۔ امامت کی نیت کرنا
شرط نہیں۔ پوچھیں شرط تکبیر تحریمہ ہے۔ یعنی نماز شروع کرنے کے وقت اللہ اکبر کہنا۔
جیسی نماز اوقات نماز میں نماز پڑھنا ہے۔ مثلاً کوئی شخص نماز پڑھنا اس کا وقت آئے
سے پیچھے پڑھنے لگے۔ تو اس کی نماز نہ ہوگی۔

نماز کے شرائط چار ہیں۔ اول میں پانچ نماز سکھانے ہیں۔ یعنی نمازین سے مراد ہے
اور وہ نماز کے جزو ہیں۔ لیکن چار نماز نہیں۔

پہلا فرض قیام ہے۔ یہی اتنی دیر تک کھڑا ہونا جس میں اس قدر قرات کی جائے
جو فرض ہے۔ اور کھڑے ہونے کی حد فقہانہ یہ بیان کی ہے کہ اگر پاؤں بڑھائے جائیں۔ تو
گھٹنوں تک نہ پہنچ سکیں۔ قیام صرف فرض و واجب نمازوں میں فرض ہے۔ باقی نمازوں
میں فرض نہیں۔ جو شخص قیام پڑھنا نہ ہو۔ اس پر قیام فرض نہیں۔

دوسرا فرض قرات ہے۔ یعنی قرآن مجید کا پڑھنا۔ نماز میں قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنا
فرض ہے۔ خواہ بڑی ہو۔ یا چھوٹی۔ صاحبین کے نزدیک بڑی ایک آیت درجہ اولیٰ قرآن
کا پڑھنا فرض ہے۔ فرض نمازوں کی صورت دو رکعتوں میں قرات فرض ہے۔ لیکن دو رکعتوں
میں نمازوں کی سب رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔ امام کے ہونے مقتدی کو قرات کی حاجت
نہیں۔ جبکہ مقتدی کو اپنی کسی ہدفی رکعتوں میں سے دو رکعت میں قرات کرنا فرض ہے۔ شریعت
کوئی رکعت قرأت دینی نیت ہوتی ہے۔

تیسرا فرض رکوع ہے۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع فرض ہے۔ رکوع کی حد
فقہانہ یہ بیان کی ہے کہ اس قدر قیام جائے جس میں دو رکعتوں تک پہنچ سکیں۔
چونکہ فرض سجدہ ہے۔ ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں۔ ایک سجدہ قرآن مجید سے
ثابت ہے۔ اور دوسرا حدیث و جماع امت سے۔ سجدہ ایسی چیز پر کرتا چاہیے۔ جو جہی
رہے۔ درپیشانی اس پر ٹک سکے۔ ایسی چیز پر بوجہ کیا جائے جس پر پیشانی جم نہ سکے۔
جیسے۔ دلی کا دھیر یا بٹ کا کمر وغیرہ درست نہیں۔ کیونکہ دلی کا دھیر سجدہ کرنے سے دھب

جیسے گا۔ اور بوقت کا ٹیڈا پگھل کر اتنا نہ رہے گا۔ جتنا پہلے تھا ۛ

پانچواں فرض تعدد ہے، تعدد وہ نشست مراد ہے، جو نماز کی دوسری رکعت میں
میں دونوں سجدوں کے بعد ہوتی ہے۔ اس میں اتنا بیٹھا فرض ہے، جس میں تعقیبات پڑھی
جاسکے، اس سے زیادہ بیٹھا لازم نہیں ۛ

چھٹا فرض نماز کو اپنے فعل سے تمام کرنا ہے، یعنی نماز ختم ہو جانے کے بعد کوئی الب
فعل کیا جائے، جو نماز کے منافی ہو۔ مثلاً الشَّلَاہُ عَلَیْکُمْ کہہ دے، یا قبلہ سے پھر جائے
یا کوئی اور بات چیت کہے ۛ

نماز کے واجبات (۱) تمیز تحریمہ کا حق، لفظ اللہ کبر سے ہونا (۲) تمیز تحریمہ
کے بعد اتنی دیر کوٹھرا نہ جاس جس میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری
سورت پڑھی جاسکے (۳) سورۃ فاتحہ کا فرض نماز کی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی سب
رکعتوں میں ایک بند پڑھنا، سورۃ فاتحہ کے بعد فرض نماز کی رکعتوں میں کسی دوسری سورت کا پڑھنا (۴) پہلے
سورۃ فاتحہ پڑھنا، اس سے بعد دوسری سورت پڑھنا (۵) فرض نماز کی رکعت پہلی دو رکعتوں
میں قرأت پڑھنا (۶) رکوع کے بعد اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جانا، جسے قوما کہتے ہیں (۷)
سجدوں میں پورے دونوں ہاتھوں و گھٹنوں اور دونوں پاؤں اور ناک کا زمین پر رہنا
رکوع اور سجدہ میں نہی دیر ٹھیرنا کہ ایک مرتبہ تسبیح کہی جاسکے (۱۰) دونوں سجدوں
کے درمیان جہنسہ نہ پڑھنا، قوماں اور سجدہ سے کے درمیان اس قدر ٹھیرنا کہ ایک مرتبہ تسبیح
کہی جاسکے (۱۲) دو رکعت سے زیادہ کی نماز میں دوسری رکعت کے بعد بعد رتخبات کے
بیٹھا رہنا (۱۳) دونوں قعدوں میں ایک مرتبہ تعقیبات پڑھنا (۱۴) نماز میں اپنی طرف سے کوئی
بیا فعل نہ کرنا، جو فرض یا واجب کی تاخیر کا باعث ہو جائے (۱۵) نماز دترمیں دعائے
قنوت پڑھنا (۱۶) عیدین کی نماز میں معمولی تمیزوں کے علاوہ چوتھیں کہنا (۱۷) جن نمازوں
میں قرأت بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے، ان میں بلند آواز سے و جن میں آہستہ پڑھی جاتی

ہے، جب اس فعل کو کہتے ہیں، جو دین نشئی سے ثابت ہو، اس کے ترک سے نماز ناسد ہو جاتی
ہے۔ بشرطیکہ سجدہ نہ کیا جائے ۛ

سب۔ اُن میں مہینہ اذ سے درجن میں سمیت پڑھی جاتی ہے۔ اُن میں آہستہ آواز سے پڑھنا
(۱۸) نماز کو اس قدر علیکم کہ کہ گزشتہ کہ نہ کسی دیندہ سے (۹) و مرتبہ سیدم علیکم کہ کہ

نماز کی سنتیں

نماز کی سُنّتیں حسب ذیل ہیں :-

مارن میں | اور ایک ہر تحریر کہنے سے پہلے دونوں ہاتھوں کا اٹھانا مردوں کو کاٹنا
تک اور عورتوں کو شانوں تک (۱۲) تحریر تحریر کے بعد فوراً ہاتھ باندھ لینا دایاں و چپاں دایاں نیچے
مردوں کو ناف کے نیچے اور عورتوں کو سینے پر (۱۳) ہاتھ باندھنے کے بعد فوراً بٹیک اٹھانے
پڑھنا دم (سبھانک اللہ کے بعد صرف پہلی رکعت میں اسْتَوْذِبْ اِنَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
کہنا (۱۴) ہر رکعت کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہنا (۱۵) الحمد کے بعد
اصیبت آہستہ آواز سے کہنا (۱۶) ہر دفعہ سر جھکا تے اور اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہنا (۱۷) مردوں
کو رکوع میں گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے انگلیاں کشا دو کر کے پڑنا اور عورتوں کو انگلیاں سا کر
صرف گھٹنوں پر رکھ لینا (۱۸) مردوں کو رکوع کی حالت میں چھٹی طرح جھوک جانا کہ پیشہ او سرین
برابر ہو جائیں اور عورتوں کو صرف اس قدر جھکا کر ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں (۱۹) رکوع
درجہ سے میں کم از کم تین مرتبہ تسبیح کہنا (۲۰) توشے میں اور کو صرف سَمِیعَ اللّٰهِ طَمَنَ حَمْدُکَ
درمقدار صرغ و تنانک الحمد و تنہا ناز پڑھنے والے کو دونوں ہاتھ (۲۱) سجدے کی
حالت میں منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا اور پیٹ کو زانو سے اور کہنیوں کو پہلوؤں سے علویہ
اور کندھوں کو زمین سے اٹھائے رکھنا۔ لیکن عورتوں کو پیٹ زانوں سے اور کہنیوں سے ملے ہوا اور
کندھوں کو زمین پر بھیجنا اور کہنا (۲۲) دست سجدہ میں دونوں ہاتھ کی انگلیوں کو مل کر رکھنا اور پاؤں
کی انگلیوں کو رخ قبضے کی طرف رکھنا (۲۳) پہلے اور دوسرے قدم میں مردوں کو سن طرح بیٹھنا۔
کہ دایاں پر انگلیوں کے بل کھڑے ہو۔ ورس کی انگلیوں کا رخ قبضے کی طرف ہو۔ اور دایاں پر
زمین پر جھپکا ہوا ہو۔ ورس کی پہلی ہاتھ دونوں ہاتھ زانوؤں پر ہوں۔ اور انگلیوں کے سرے
گھٹنوں کے قریب ہوں۔ عورتیں اپنے دونوں پیروں میں جانب نکال دیں۔ اور اپنے سرین پر
بیٹھیں (۲۴) التحیات میں لالہ کہتے وقت وہیں ہاتھ درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنانا
اور چپوٹی انگلی اور اس کے پاس کی انگلی بند کر کے انگشت شہادت اٹھانا اور اللہ کہتے وقت

کہ دینا اور باقی انگلیوں کو اخیر تک بدستور باقی رکھنا۔ ۱۲ فرض کو پہلی دو رکعتوں کے بعد
 چہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا، ۱۳ آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف اور
 دعا پڑھنا۔

نماز پڑھنے کی ترکیب | نماز پڑھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ نیت کے بعد
 دونوں ہاتھ کاٹوں تک اٹھائے۔ اور ہتھیلیوں
 اور انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرے۔ اور اللہ اکبر کہہ کر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر
 ناف کے نیچے اس طرح باندھے کہ دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ پر ہو۔ اور دائیں ہاتھ کے
 انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑے۔ اور باقی تین انگلیاں بائیں کلائی پر
 بچھائے۔ پھر اہستہ آواز سے پڑھے۔ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ
 اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا مَنْ لَا يَمُوتُ وَلَا يَنَامُ وَلَا يَسْخَرُ
 مِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے۔ اور پھر اسی طرح بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بعد ازاں سورہ فاتحہ پڑھے۔ اور اہستہ آواز سے اُمین کہے۔ بعد ازاں کوئی سورت یا کہ ازم
 نین آیتیں پڑھے۔ پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرے۔ درمیان میں کئی مرتبہ اے اللہ اور
 دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑے اور کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّمِ کہے۔ پھر سر اٹھ
 کر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے۔ پھر اللہ کا بڑا کہتا ہوا دونوں گھٹنوں
 زمین پر رکھے۔ بعد ازاں دونوں ہاتھ اور پیر ناک اور پیشانی زمین پر رکھ دے۔ اور پیٹ
 کو مانوں سے اور بازوؤں کو بغلوں سے جدا رکھے۔ اور کلائیوں زمین پر نہ بچھائے۔ اور ہاتھ
 پاؤں کی انگلیاں قبلے کی طرف رہیں۔ پھر کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّمِ کہے کہ
 تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور اطمینان سے بیٹھ کر پھر تکبیر کہتا ہوا درمیان سجدہ کرے۔ بعد ازاں
 تکبیر کہہ کر دوسری رکعت کے واسطے اٹھ اور اٹھتے وقت کو زمین پر نہ ٹپکے۔ کہہ کر
 پہلے سجدہ اللہ اور پھر اَنْجَسِدْ بڑھ کر کوفی سجدت پڑھے پھر پہلی رکعت کی طرح رکوع
 اور سجدہ کرے۔ بعد ازاں بائیں پاؤں کو سجھا کر اس پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کو گھڑا رکھے
 دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رہیں۔ دونوں ہاتھ بازوؤں پر رکھے۔ اس طرح کہ انگلیوں شری
 رہیں۔ پھر شہر پڑھتے جس کے الفاظ یہ ہیں الْحَيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَبِصَبَاتٍ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ دُرُ حُمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا وَ سَلِّ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْرَفُ اَنْ
 اَلَا اِنَّ رَاىَ اللّٰهُ وَاَشْفَكَ اَنْ مَحَمَّدًا عَبْدًا رَّحْمَةً وَرَسُولًا
 اَشْهَدُ اَنْ لَا اَشْفَكَ وَفِيَّ اَكْثَرُ شَيْءٍ دُونَ اِيْهِ . جیسا کہ ہم نماز کی سنتوں میں بیان کر چکے
 ہیں ۔ پھر گناہ تین چار رکعت کی ہو ۔ تو تیسری کہتا ہوا اللہ اسرا ہو ۔ اور پچیس ایک یا دو رکعتوں
 میں وہ تمام آداب بخورے ۔ جو دوسری رکعت میں دیکھے تھے ۔ مگر باقی سنتوں میں صرف
 فاتحہ ہی پڑھے ۔ کوئی سورت اس کے ساتھ نہ پڑھے ۔ ہاں اگر سنتیں یا نوافل پڑھے رہے
 تو پھر پچھلی دو رکعتوں میں بھی سورت پڑھے ۔ اسی طرح وتروں کی تیسری رکعت میں بھی سورت
 کا طارنا غروب ہے ۔ پھر آخری رکعت کے دو مسجدوں کے بعد اس طرح بھیجیں جس طرح
 دوسری رکعت کے بعد بیٹھے تھے ۔ اور تشہد پڑھنے کے بعد درود درود پڑھیں ۔ اور ان کے
 بعد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم داییں جانب اور پھر ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِہٖ وَسَلَّم
 جانب سلام پھیر دے ۛ

سترہ | سترہ سے مراد وہ چیز ہے جو نماز میں سے ٹھکری ہو جائے ۔ تاکہ اس کے آگے
 سے گزرنے والا گنہگار نہ ہو ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کسی شخصے میں
 میں نماز پڑھتے ۔ کتاب کے سامنے پہنچ کر سی جھاتی ۔ اور پھر اس کی آڑ میں نماز پڑھتے ۔ سترہ
 کی لمبائی کم از کم ایک ہاتھ اور موٹائی کم از کم ایک انگشت ہونی چاہیے ۔ اور یہ سترہ مقتدیوں کے
 لئے بھی سترہ ہوتا ہے ۔ یعنی اگر امام کے آگے سترہ ہو تو مقتدیوں کے آگے سے گزرنے والا نہ
 ہے ۔ سترہ کے بارے میں بکثرت حدیثیں ہیں ۔ ہم یہاں صرف ایک حدیث نقل کرتے ہیں ۔
 عَنْ خَالِصَةَ ابْنِ عَبَّیْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ سَأَلَ سَوَّلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعْتُ اَحَدَ کُمْبُیْنِ یَدَیْہِ مِثْلَ مُوَحَّرَةٍ السَّحْلِ
 فَلَیْضَنْ وَلَا یُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَآئِہُ (مسلم) یعنی
 حضرت خلیفہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس وقت
 تم میں سے کوئی اپنے آگے دست کے کچھل کر کسی کے برابر رکھے ۔ تو اسے
 میں ٹھکری سے پہلے سے گزرنے والے کے کچھل پر واہ نہ کرنی چاہیے ۔ سترہ کی تاکید اس لئے ہے ۔

کہ نمازی کے آگے سے گزرتا سخت گناہ ہے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر نماز ہی سکھ
آگے سے گزرنے والے کو اس کی برائی معلوم ہو جائے تو سو بوس تک رکنا ہے۔ اور
آگے سے نہ گزرے ۛ

نماز فجر کی کیفیت

فجر کی نماز میں فرض سے پہلے دو رکعت سنت ہوگئی ہے۔ ان کی تاکید تمام مؤکدہ سنتوں سے زیادہ ہے۔ یہاں تک
کہ بعض روایات میں امام صاحب سے ان کا وجوب منقول ہے۔ بعض علماء نے لکھا
ہے کہ ان کے اذکار سے کفر کا خوف ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان دو رکعتوں
کی بہت حقانیت کیا کرتے، اور فرمایا کرتے کہ فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں
ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ فجر کی سنتیں نہ چھوڑو چاہے تم نوگنوں کے کچل ڈالیں، یعنی
جان کا خوف ہو۔ تب بھی نہ چھوڑو، اس سے مقصود تاکید اور ترغیب ہے۔ ورنہ جان کے
خوف سے تو فرض کا چھوڑنا بھی جائز ہے۔ سنتوں کے بعد پھر دو رکعت فرض آدھریں۔ اور
ان دونوں رکعتوں میں بہتر ہے کہ چائیس سچاں آیات پڑھیں، اس نماز میں قرأت اونچی آواز
سے پڑھی جاتی ہے۔ اور تمام فرائض نماز سے اس میں قرأت لمبی ہوتی ہے ۛ

نماز ظہر کی کیفیت

ظہر کی نماز میں پہلے چار رکعت سنت پڑھیں، بعد ازاں
پھر دو رکعت سنتیں پڑھیں۔ یہ چھوٹا نماز ہے۔ اور حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص ظہر کی ان چھ سنتوں پر ہمیشگی کرے گا۔ خدا
اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دے گا۔ ظہر کی نماز میں قرأت آہستہ پڑھی جاتی ہے۔ اور
قرأت طویل ۛ

نماز عصر کی کیفیت

عصر کے وقت صرف چار رکعتیں فرض ہیں، البتہ فرضوں
سے پہلے چار رکعت مستحب ہیں، اس نماز کے بعد اگر کوئی
نماز پڑھنی جائز نہیں، حدیث میں اس نماز کی بہت تاکید آئی ہے۔ چنانچہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "جس کی نماز عصر تک ہوگئی، تو گویا اس کا سارا مال وراثت و عیال
لوٹ لے گئے" ابو داؤد میں ہے کہ حضور نے فرمایا: جو شخص فرض عصر سے پہلے چار

رکعت سنت پڑھے۔ خدا اس پر رحم فرماتے، اس نماز میں بھی قرأت آہستہ ہوتی ہے، اور مختصر سورتیں پڑھی جاتی ہیں +

نماز مغرب کی کیفیت | مغرب کی نماز میں تین رکعت فرض ہیں، اور بعد ازاں دو رکعت سنت مؤکدہ، اس نماز میں قرأت اونچی آواز سے پڑھی جاتی ہے۔ چونکہ اس کا وقت ٹھوڑا ہوتا ہے، اس لئے اس میں مختصر سورتیں پڑھی جاتی ہیں :

نماز عشاء کی کیفیت | عشاء کے وقت چار رکعتیں فرض ہیں، جن میں قرأت اونچی آواز سے پڑھی جاتی ہے۔ بعد ازاں دو رکعت سنت مؤکدہ ہیں، فرضوں سے پہلے چار رکعت مستحب ہیں، اس نماز میں لمبی سورتیں پڑھنی چاہئیں، مگر نماز فجر و ظہر سے کم، دو رکعت سنتوں کے بعد تین رکعت وتر پڑھنے چاہئیں، اور ان کے بعد دو رکعت نفل مستحب ہیں، وتر پڑھنے کی ترکیب نماز وتر میں مذکور ہے نہ

نماز سے فارغ ہونے کے بعد کے اوراد | نماز سے فارغ ہونے کے بعد

پہلے تین دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللہَ کہے، پھر مندرجہ ذیل دعاؤں سے جو دعا چاہے پڑھے
وَعَاثِيْ اَقُوْلُ - اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَ الْاِكْرَامِ - اے اللہ تو سلام ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، اے صاحب بزرگی
: عزت و بزرگیت ہے، دعا ہے دو مَرَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ
وَ حَسَنَ عِبَادَتِكَ (شکوہ، رشکوہ، اے اللہ اپنے ذکر و شکر اور اپنی بہترین عبادت
پر میری مدد فرما) دعا ہے سوم لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ
وَالْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ - اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا
اَعْطَيْتَ وَلَا مَعْطٰى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (بخاری و مسلم)
خدا کے سر کوئی قابلِ پستش نہیں۔ وہ ایسا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے سلطنت

سے اور اس کے لئے سب قریب ہے۔ اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اسے اللہ جو چیز
 توہم کرے۔ اس کا منع کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جو چیز توہم کرے۔ اس کو دینے والا
 کوئی نہیں۔ اور دولت مند کو تیرے عذاب سے دولت ناثہ نہیں دیتی) دعا ہے یا اے
 اللہ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ الْجَنَّةِ وَ اَسْأَلُكَ مِنَ الْبَخْلِ وَ اَسْأَلُكَ مِنْ اَدْوَنِ
 الْعَمَلِ اِنَّ اَسْأَلُكَ مِنْ اَدْوَنِ الْعَمَلِ۔ بخل اور کم ہمتی عمر کی طرف لوٹ کر جانے اور دنیاوی
 فتنے اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر نماز کے بعد تینتیس دفعہ
 سُبْحَانَ اللّٰهِ اور تینتیس دفعہ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اور پچیس دفعہ اللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک
 دفعہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدًا لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ جو شخص اس طرح کہے
 اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگرچہ سہندہ کی جھاگ کے برابر ہوں۔ نیز حدیث
 میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ہر نماز کے پیچھے یا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
 مَسْتَغْفِرُكَ میں داخل ہو جائے۔ ہر نماز کے بعد مَعْدَنُیْنِ یعنی قرآن مجید کی آخری دو
 سورتیں پڑھنے کا بھی حدیث میں حکم ہے۔

ان دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھنے کے بعد اپنے ہاتھ بند کر کے نہایت عاجزی اور
 خوارمی و خشوع سے دعا مانگے۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضور دعا میں اپنے ہاتھوں
 تک بند کرتے تھے کہ آپ کی بیویوں کی سفیدی نہ فرمائی گئی ہو۔

نماز جماعت اور اس کی تاکید و فضیلت!

اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں۔

اور کورے کرنے والوں کے ساتھ کورے
 کیا کرو۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ
 رسول خدا ﷺ صدیقیہ وسلم سے فرمایا۔

وَأَيُّكُمْ لَمْ يَلُوكَ زَاوَا

لَمْ يَلُوكَ زَاوَا لَمْ يَلُوكَ

الذَّارِكِينَ ۝ رِيقُهُ ۝ يَوْمَ

عَيْنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ

تَفْضُلُ صَلَوةِ الْغَدَا بِسَبْعَةِ
عَشْرِينَ دَرَجَةً (بخاری و مسلم)
سَيِّدُ بَنِي شَيْبَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ نَفْسِي بِيَدِهِ
لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَدَّ
بِحَطَبٍ فَيُحْطَبُ ثُمَّ أَهْرَأَ
بِالْصَّلَاةِ فَيُؤَذِّنُ لَهَا
ثُمَّ أُمَدَّ رَجُلًا فَيُؤَدِّمُ
النَّاسَ ثُمَّ يُخْبِرُهُمْ
إِنْ رَجُلٍ لَا يَشْهَدُ مِنَ
الصَّلَاةِ فَأَخْبَرَ قِيَامَهُمْ
بِوَيْتِهِمْ (بخاری و مسلم)

جماعت کی نماز کیلئے کی نماز سے سترہ
درجے بڑھی ہوئی ہے :

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول
نہا علیہ السلام نے فرمایا کہ اس
ذات پاک کی قسم ہے جس کے قبضہ ہاتھ
میں میری جان ہے، میں چاہتا ہوں کہ
کسی کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں اور
جب لکڑیاں جمع ہو جائیں، تو نماز کے لئے
اذان کا حکم دوں۔ پھر ایک شخص کو حکم دوں
کہ لوگوں کی ناست مراسے اور میں ان
لوگوں کی طرف جاؤں جو حاضر جماعت
نہیں ہوئے، پھر ان کے گھر مل جائے گا
لگا دوں :

جماعت کم از کم دو آدمیوں کے مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں۔ اس طرح کہ ایک شخص
ان میں سے ایک ہو اور دوسرا متبوع، ورتابع اپنی نماز کی صحت اور فائدہ کو امام کی نماز پر
موقوف کر دے۔ امام کے سوا ایک آدمی کے شریک ہو جانے سے جماعت ہو جاتی ہے
خواہ آدمی مرد ہو یا عورت، غلام ہو یا آزاد، مجبور ہو یا نابالغ، مان جموعہ وغیرہ کی نماز میں
ہم سے سوا کم از کم دو آدمی ضروری ہیں۔ جماعت کے لئے یہ بھی ضروری نہیں کہ فرض نماز
ہو۔ اگر نفل بھی دو آدمی اس طرح پڑھیں تو جماعت ہو جائے گی۔ خواہ امام و مقتدی دونوں
نفل پڑھتے ہوں یا نہ ہوں۔ مقتدی پڑھتا ہو۔ مقتدی نفل :

جماعت کی فضیلت اور تاکید میں صحیح حدیث سے کثرت سے دہرایا ہے کہ
اگر سب کو جمع کیا جائے تو ایک صحیفہ رسالہ تیار ہو سکتا ہے۔ نبی علیہ السلام نے
اس کو بھی ترک نہیں فرمایا حتیٰ کہ حائضہ رضی میں جب آپ کو خود چھینے کی قوت نہ تھی، تو

ادبیوں کے سہارے سے مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور جماعت سے نماز پڑھی۔ تارک جماعت پر آپ کو سخت غصہ آتا۔ اور ترک جماعت پر سخت سے سخت سزا دینے کو آپ کا دل چاہتا تھا۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی تاکید اس لئے ہے۔ کہ اس میں سبے شمار فوائد مضمر ہیں ایک فائدہ تو یہی ہے کہ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ممال سے اللہ عز و جل ہوتی رہتی ہے اور اس طرح ایک دوسرے کے درود و معیذت میں شریک ہو سکتے ہیں۔ دینی اخوت اور ایمانی محبت کا پورا اظہار ہوتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اسلام کی شان و شوکت ظاہر ہوتی ہے۔ تیسرا فائدہ ہے کہ مسلمانوں کا دل اللہ کی عبادت کو نا اور اس سے دعا مانگنا نزولِ حدیث اور قبولی کے لئے ایک عجیب خاصیت رکھتا ہے۔ چوتھا فائدہ یہ ہے کہ اطاعت اور فرمانبرداری کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ جو دینی اور دنیاوی ترقیوں کا اصل اصول اور بڑا ثناء جگہ کام آنے والی چیز ہے۔

اگر کوئی شخص بلا عذر جماعت میں حاضر نہ ہو۔ تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ البتہ اگر کوئی عذر ہو۔ تو پھر جماعت میں حاضر نہ ہو تو مصلحت نہیں۔ مثلاً بارش ہو رہی ہو۔ یا راستے میں بہت کچھ ہو سخت سردی ہو۔ جس سے بیماری کا خوف ہو۔ یا مسجد میں جانے سے کسی دشمن کے مل جانے کا خوف ہو۔ یا سخت اندھیرا ہو۔ اور آگدھی چل رہی ہو۔ یا کسی مریض کی تیمار داری میں مصروف ہو۔ یا کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے جل پھر نہ سکے یا نابین ہو۔ اور مسجد تک پہنچانے والا کوئی نہ ہو وغیرہ۔

مقتدی کے لئے ضروری ہے کہ نماز کی نیت کے ساتھ امام کی اقتداء کی بھی نیت کرے۔ یعنی دل میں یہ ارادہ کرے کہ میں اس امام کے پیچھے قدم نماز پڑھتا ہوں نیز یہ بھی ضروری ہے کہ امام اور مقتدی کا مکان متحد ہو۔ خواہ حقیقتاً خواہ حکماً۔ چنانچہ اگر مقتدی چھت پر کھڑا ہو۔ اور امام مسجد کے اندر۔ تو درست ہے۔ کہ اگر امام مسجد کی چھت مسجد کے حکم میں ہے۔ لیکن اگر امام یا مقتدی دوسرے سے گئے پھر بلند مقام پر الگ مسجد ہو جائے۔ تو نماز مرد ہوگی۔ اسی طرح اگر کوئی اس گھر کی چھت پر کھڑا ہو جو مسجد سے متصل ہے۔ اور وہ میان میں کوئی چیز حائل نہیں۔ تو وہ بھی شہا مسجد سے متحد سمجھی جائے گی۔ ورنہ نماز اس پر جائز ہوگی۔

یہ بھی ضروری ہے کہ امام اور مقتدی کی نماز مؤثر نہ ہو۔ اگر مفارقت ہوگی، تو اقتدا درست نہ ہوگی۔ امام کی نماز نہ ہو تو سب کی نماز ناسد ہو جائے گی۔

عمیہ بن اور جمعہ کے لئے جماعت شرط ہے، یعنی بغیر جماعت کے یہ ادا نہیں ہو سکتی۔ پنجوقتہ نمازوں کے لئے واجب ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو۔ نماز تداویج میں جماعت سنت مؤکدہ ہے۔ نماز کسوف کے لئے بھی سنت مؤکدہ ہے۔ ماہ رمضان میں وتر کی جماعت مستحب ہے۔

امامت

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ قَوْمِ الْقَوْمِ أَقْرُهُمْ بِكِبَابِ
اللَّهِ تَعَالَى فَإِنْ كَانُوا فِي
الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ
بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي
السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ
هَجْرَةَ فَإِنْ كَانُوا فِي الْهَجْرَةِ
سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًا
(مسلم)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا كُنْتُمْ تَلَاوَنَ
فَلْيُؤَمِّمْ أَحَدُكُمْ رَأْسَهُ
بِالْإِمَامَةِ أَقْدَمَهُمْ (مسلم)

حضرت ابو مسعود سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم
کا امام اس شخص کو ہونا چاہیے جو قرآن سب
میں اچھا پڑھتا ہو۔ اگر قرآن کے پڑھنے میں
سب برابر ہوں، تو وہ شخص امام بنے جو سنت
سے زیادہ واقف ہو۔ اگر قرآن و سنت میں
سب برابر ہوں، تو وہ شخص زیادہ مستحق ہے
جس سے سب سے پہلے ہجرت کی ہو اور اس میں
بھی برابر ہوں۔ تو وہ شخص امام بنے جو عمر میں
سب سے بڑا ہو۔

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک امام
بنے۔ اور وہ بنے کا حق وہ شخص ہے
جو سب سے اچھا قرآن پڑھتا ہو۔

امت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جس میں وہ اوصاف سب سے زیادہ

پائے جائیں جو امامت کے لئے ضروری ہیں۔ اور اگر ایسے شخص کئی ہوں جن میں امامت کی اہلیت ہو۔ تو غلبہ اسے پر عمل کریں۔ یعنی جس شخص کی طرف زیادہ لوگوں کی رائے ہو۔ اس کو رہ جائیں۔ استحقاق امامت سب سے زیادہ اس شخص کو ہے۔ جو نماز کے مسائل خوب جانتا ہو۔ اور جس نے قرأت مسنون ہے۔ اسے یاد ہو۔ اور لفظ ہر اس میں کوئی فسق وغیرہ نہ ہو۔ اس کے بعد جس شخص کا درجہ ہے۔ جو قرآن مجید عمدہ آواز سے اور قرأت کے موافق پڑھتا ہو۔ بعد ازاں وہ شخص جو سب سے زیادہ پیر کا ہو۔ پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ عمر رکھتا ہو۔ پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ خلعت ہو۔ پھر وہ جو سب سے زیادہ خوبصورت ہو۔ پھر وہ شخص جو عمدہ لباس پہنتے ہو۔ پھر وہ شخص جس کا سرب سے بڑا ہو۔ پھر وہ شخص جو مفہم ہو۔ بالنسبت مسافروں کے۔ جس شخص میں دو وصفت پائے جائیں۔ وہ اس کی نسبت زیادہ مستحق ہے۔ جس میں ایک وصفت پایا جائے۔

اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ امام اور مقتدی کا ہم مذہب ہونا بھی ضروری ہے یا نہیں۔ ثناء ولی اللہ صاحب محدث و ملوٹی کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ ضروری نہیں۔ امام باکی پاشا بھی مذہب ہو۔ اور مقتدی حنفی تو اقتداء جائز ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ اَلْمُتَلَدِّیُّ تَابَ وَاجِبًا عَلَیْکُمْ خَلْفَ کُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ اَوْ فَاجٍ اَوْ اِنِ تَمِیْلَ اِلَیْکُمْ یُنَیْنِ ہر مسلمان کے پیچھے واجب ہے۔ نیکو کار ہو یا بدکار۔ اگرچہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہی کیوں نہ ہو۔ ہاں بدعتی اور منکر حدیث اور فرقہ امامیہ کے پیچھے نماز و سرت نہیں۔ غیر متلد کے پیچھے بھی حنفی نماز پڑھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ امام صاحب کو بڑا نہ کہتا ہو۔ اور اگر وہ ان کو بڑا کہتا ہے۔ تو ایک مسلمان کی غیبت کرنے کے باعث فاسق ہو گا۔ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

امام کو چاہیے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت اور ضرورت اور منعت کا خیال رکھے۔ جو سب میں زیادہ صاحب ضرورت ہو۔ اس کی رعایت کر کے قرأت وغیرہ کرے۔ بلکہ زیادہ ضرورت کے وقت مقدار مسنون سے بھی کہ قرأت کو نا بہتر ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک شخص نے کہہ دیا کہ اس کی آواز سن کر حضرت نے فجر کی نماز میں صرف معذرتین پڑھنے کی تھی۔ کیونکہ اس کی نماز میں کھٹی تھی۔ ایسی بھی صورتیں ہیں جو مقدار مسنون سے بھی زیادہ ہوں یا کم اور سب سے وغیرہ ہیں

دیر تک رہنا مکروہ تحریمی ہے لیکن اگر سب مقتدیوں کی متعنت رائے طویل قرأت وغیرہ کی ہو، تو پھر بلا کراہت درست ہے +

مستند ہی گریک ہی ہو، تو اس کو امام کے دائیں جانب امام کے برابر یا کچھ پیچھے بیٹھ کر کھڑا
ہونا چاہیئے۔ اگر ایک سے زیادہ مقتدی ہوں۔ تو انہیں امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑا ہونا چاہیئے
اگر نماز شروع کرتے وقت ایک ہی مقتدی ہو، اور وہ امام کی دائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ اس کے
بعد وہ مقتدی آگئے۔ تو پیچھے مقتدی کو چاہیئے کہ پیچھے ہٹ آئے، اگر وہ نہ ہٹے تو وہ لوگ اس کو
پیچھے کھینچ دیں۔ اگر پیچھے ہٹنے کی جگہ نہ ہو۔ تو امام خود آگئے بڑھ جاتے، اگر مقتدیوں میں مختلف
شعبہ کے لوگ ہوں۔ کچھ مرد کچھ عورت۔ کچھ مختلف کچھ نابالغ تو امام پیچھے مردوں کی جانب نہیں قائم کرے۔
پھر نابالغ لڑکوں کی پھر نابالغ لڑکیوں کی پھر نابالغ مختنوں کی اور پھر نابالغ مختنوں کی۔ پھر نابالغ
عورتوں کی۔ پھر نابالغ لڑکیوں کی، مختنوں کو نہایت سیدھا ہونا چاہیئے۔ *مختن علیہ السنتہ والسلام*
مختنوں کو سیدھا کر کے اس کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔

اگر کوئی شخص فجر مغرب یا عشاء کا فرض اہستہ آواز سے پڑھتا ہو اور کوئی شخص اگر اس کی اقتداء کرے تو اس پر طہارۃ آواز سے قرائت کرنا واجب ہے۔ جہاں سے پڑھ رہا ہو وہیں سے بکار کر پڑھنے لگے۔

متبرقی وہ شخص جو اپنے لئے نماز سے امام کے ساتھ شریک نہیں ہوا۔ پیچھے آکر نماز ہے ، کو چاہیے کہ پہلے امام کے ساتھ شریک ہو کر جس قدر نماز باقی ہو جماعت سے ادا کرے ، بعد ازاں کھڑے ہو کر فوت نہ رکعتیں ادا کرے ، اور انہیں اس ترتیب سے ادا کرے ، کہ پہلے قرأت وانی اور پھر بے قرأت ، اور جو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھ چکا ہے ، ان کے حساب سے قعدہ کرے ، مثلاً ایک رکعت میں سے امام کے ساتھ پڑھی ہے ، تو یک رکعت درپڑھ کر قعدہ کرے ،

گر جماعت کا قعدہ دل جاسے ورکعتیں نہ ہیں۔ تب بھی جماعت کا ثواب مل جائے گا۔ اگرچہ
مستند فقہاء میں اس کو جماعت کی قرار نہیں کہتے۔ جماعت سے دو اکرنہ بھی کہا جائے گا۔ جب کل
رکعتیں مل جائیں یا اکثر رکعتیں مل جائیں۔ جب رُحلت کا رکوع امام کے ساتھ مل جائے تو سمجھا جائیگا
کہ وہ رُحلت مل گیا۔ اس لیے رکوع سے قیاس رکعت کا شمار غلط ہے نہ ہوگا ۛ

اگر فرض نماز ہو رہی ہو۔ اور کسی رکعت کے چلے جانے کا خوف ہو۔ تو سنت وغیرہ شروع کی جائے۔ مگر پھر کی سنتیں چونکہ زیادہ ہو گئی ہیں۔ اس لئے ان کے لئے حکم ہے کہ اگر فرض شروع ہو چکا ہو۔ تب بھی ادا کر لی جائیں۔ بشرطیکہ قعدہ اخیر مل جانے کی امید ہو۔ لیکن انہیں ایسی جگہ سے جو مسجد سے علیحدہ ہو۔ اگر کوئی ایسی جگہ نہ ملے۔ تو مسجد کے کسی گوشہ میں پڑھ لے۔ اور یہ بھی نہ ہو۔ تو نہ پڑھے۔

مفسدات نماز | شرائط نماز میں سے کسی شرط کے مفقود ہو جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اسی طرح اگر نماز کے فرض کو عداً یا سہواً ترک کر دیا جائے یا واجب کو سہواً چھوڑ کر مسجد نہ کیا جائے۔ یا کسی سے کلام کیا جائے۔ لیکن اگر مفسد ہی امام کو لقمہ دے۔ تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ حالت نماز میں قرآن مجید دیکھ کر قرأت کرنے سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے، اور اسی طرح بلا عذر کھانسنے سے اور رومنے یا آہ و آفت کمرنے سے۔ ہاں اگر یہ باتیں بے اختیار صادر ہوں۔ تو پھر نماز فاسد نہ ہوگی۔ عمل کثیر سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید کے پڑھنے میں اگر ایسی غلطی ہو جائے جس سے معنی بدل جائیں۔ تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ کھانا۔ پینا۔ بل ضرورت چہنا وغیرہ مفسد نماز ہیں۔

مکروہات نماز | حالت نماز میں خلاف دستور کپڑا پہنا کر وہ ہے۔ مثلاً کہ تہ پہنے اور استینوں میں ہاتھ نہ ڈالے۔ یا چادر کا کنارہ شانے پہ نہ ڈالتے رکوع یا سجدے میں جاتے وقت کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لئے کھینچ لینا مکروہ تحریمی ہے۔ اسی طرح حالت نماز میں کوئی لغو فعل کرنا جو عمل کثیر کی حد تک نہ پہنچے مکروہ تحریمی ہے۔ جیسے کوئی شخص اپنے بدن کو بے ضرورت کھینچے۔ نماز کے وقت کپڑا پہنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ جن کو پہن کر عام نونوں کے پاس نہ جاسکتا ہو۔ یہ ہتھکڑیاں پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ ہاں اگر نہ جاسکے۔ تو ہتھکڑیاں نہ پہنے۔ یا اگر سے نہ مضائقہ نہیں۔ اگر ٹوپی یا عمامہ نماز پڑھتے وقت گر جائے تو نفس پر سہیہ۔ کہ اسی حالت میں اٹھا کر پہن لے۔ ہاں اگر عمل کثیر کی ضرورت پڑے تو پھر نہ پہنے۔ مسجد سے کے مقام سے کٹریوں کا ہٹانا بھی مکروہ ہے۔ ہاں اگر بغیر ہٹائے مسجد مکمل نہ ہو۔ تو پھر ہٹانا ضروری ہے۔ مردوں کے اپنے دونوں ہاتھوں کی کہنیاں مسجد سے کی حالت

میں زمین پر بچپا دینا کر دینا تحریمی ہے صرف پیشانی یا صرف ناک پر سجدہ کرنا مکروہ ہے۔ اور اسی طرح عمامہ کے بیچ پر مقتدی کو اپنے مام سے پہلے کسی نعل یا کرنا کر دینا تحریمی ہے۔

نماز پڑھتے وقت اگر وضو ٹوٹ جائے تو نماز ناسد نہ ہوگی۔ بلکہ اس شخص کو اختیار ہے کہ

نماز میں حدت ہو جانے کا بیان

وضو کرنے کے بعد اسی نماز کو قائم کرے۔ ہاں نماز کا اعادہ کرے تو بہتر ہے۔ اگر مقتدی ہو۔ تو اس کو چاہیے کہ وضو ٹوٹ جانے کے بعد فوراً سلام پھیر کر جس قدر جلد ممکن ہو۔ وضو سے نزع ہو کر واپس آجائے۔ اور اپنی نماز پوری کرے۔ اور اس عرصے میں کوئی کلام نہ کرے۔ پانی اگر قرب مل سکے، تو دور نہ جائے۔ امام کو حدت ہو جائے، تو فوراً سلام پھیر کر وضو کرنے کو چاہئے۔ اور اپنے مقتدیوں میں سے جس کو امامت کے لائق سمجھتا ہو، اس کو اپنی جگہ پر کھڑا کر دے۔ اور وضو کر چکنے کے بعد اگر جماعت باقی ہو، تو جماعت میں آکر اپنے خلیفہ کا مقتدی بن جائے۔ اور جماعت ہو چکی ہو، تو اپنی نماز غائبہ پوری کرے۔ اگر پانی مسجد کے اندر ہی موجود ہو تو کسی کو خلیفہ بنانا ضروری نہیں، بلکہ وضو کر کے پھر امام بن جائے۔ اور اتنی دیر مقتدی اس کے اتفق میں رہیں۔ مگر شرائط بنائے نماز سے ایک شرط یہ بھی ہے، کہ وہ کلام وغیرہ دیکھ مفسدات نماز کھانے پینے وغیرہ کا مرتکب نہ ہو، ورنہ نماز درست نہ ہوگی۔ اذمہ نماز اولہ کی ہوگی نہ

بے غلہ نماز کا قضا کرنا تو گناہ کبیرہ ہے، جو صدق

وقت شدہ نمازوں کی قضا

دل سے توبہ کئے بغیر معاف نہیں ہوتا ہاں اگر

کسی غلہ سے نماز قضا ہو جائے، اور اس میں کسی شخص شراب ہوں، تو وہ اس نماز کو جماعت سے ادا کریں، اگر غلہ آواز کی نماز ہو، تو بلند آواز سے اور آہستہ آواز کی ہو تو آہستہ آواز سے

قراوت پڑھیں :

فرض نمازوں کی قضا بھی فرض ہے، اور واجب کی قضا واجب ہے، ورنہ قضا واجب ہے۔ نہ کہ وہ غیر مؤکدہ سنتوں و نفلوں کی قضا نہیں ہو سکتی، مگر سنت ہو یا نفل غرض کوئی بھی نماز ہو شروع کرنے سے لازم ہو جاتی ہے۔ پس اگر کسی وجہ سے ناسد ہوگی، تو اس کا اعادہ ورنہ واجب ہوگی، ہاں فجر کی سنتوں کے لئے یہ حکم ہے، کہ اگر فرض کے ساتھ قضا ہو جو پیش

اور فرض کی قضا قبل اذان وال پڑھی جائے ، تو سنتیں بھی پڑھ لی جائیں ، اگر بعد از نزل پڑھی جائے تو سنتیں نہ پڑھی جائیں ، اگر فجر کی صرف سنتیں قضا ہوں ، تو ظہر و قناب کے بعد نزال سے پہلے پڑھ لی جائیں ، ظہر کی پہلی سنتوں کے لئے یہ حکم ہے ، کہ وہ پچھلی دو سنتوں کے پہلے پڑھ لی جائیں ، وقت گزرنے کے بعد نہ پڑھی جائیں ۔

وقتی نماز ہیں اور قضا نماز ہیں اور اسی طرح قضا نمازوں میں باہم ترتیب ضروری ہے بشرطیکہ وہ قضا فرض نماز کی ہو ، یا وتر کی ، مثلاً کسی کی ظہر کی نماز قضا ہو گئی ہو ، تو عصر کی وقتی نماز سے اس کو پہلے پڑھئے ، اور وتر قضا ہو گئے ہوں تو اسے نہ فجر سے پہلے پڑھئے ، اگر کسی کے ذمے فجر اور ظہر کی قضا ہو ، تو ان میں بھی ترتیب ضروری ہے ، ہاں اگر قضا نماز یا وتر ہے ، اور وقتی نماز پڑھ لے ، تو پھر ترتیب ساقط ہو جائے گی ، اگر قضا نمازیں پانچ سے بڑھ جائیں ، تو پھر بھی ترتیب ساقط ہو جاتی ہے ، اسی طرح اگر کسی شخص کی کچھ نمازیں مختلف ایام میں قضا ہوئی ہوں ، اور یہ یاد نہ ہو ، کہ پہلے کون قضا ہوئی تھی ، تو ترتیب ساقط ہو جانے کی اسی طرح اگر وقت اتنا تنگ ہو ، کہ صرف وقتی ہی ادا ہو سکتی ہو ، تو بھی ترتیب ساقط ہو جائے گی ، اگر کسی شخص کی کچھ نمازیں حالت مرض میں فوت ہوئی ہوں ، تو اسے چاہیے ، کہ مرتے وقت اپنے وارثوں سے وصیت کر جائے ، کہ میرے مال سے ہر نماز کے عوض صدقہ نہ دیں ، اور اس کے ورثہ اس کے مال کی تہائی سے ہر نماز کے عوض سو امیہ گپیوں یا ڈھائی سیر جو یا ان کی قیمت محتاجوں کو دیدیں ، اس سیر سے سیر دہلی مراد ہے ۔

اگر کوئی شخص کسی کو جو حالت نماز میں ہو ، فریادرسی کئے جائے تو ایسی حالت میں نماز توڑ دینا فرض ہے ، اگرچہ یہ معلوم نہ ہو ، کہ اس پر کون سی مصیبت آئی ہے ، عانت نماز میں اگر مال باپ بچا ہیں ، تو فرض نماز نہ توڑے ، اور نفل نماز ہو ، تو توڑنے میں مضائقہ نہیں ، اگر کوئی شخص کسی مرض کے باعث نماز کے ارکان

مریض اور معذور کی نماز

یا کرنے پر چاہے غور سے قادر نہ ہو ، تو اس کو چاہیے

کہ اپنے وقت اور قدرت کے موافق رکوع نماز ادا کرے ، اگر کھڑا ہونے کی طاقت نہ ہو ، تو بیٹھ کر نماز پڑھے ، اگر بیٹھ بھی نہ سکتا ہو ، تو لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھے ، اور لیٹنے کی

اٹھنے کے بعد پھر اسی طرح مسواک اور وضو کرتے۔ لیکن اکثر عبادت سب کو آٹھ رکعتیں ختم ہوتی ہیں۔ وتر کی نماز حضرت تہجد کے بعد پڑھتے تھے۔ اگر فجر کا وقت آجائے تو اس کے بعد فجر کی سنتیں بھی پڑھ لیتے۔ پھر تھوڑی دیر لیٹ رہتے۔ اس کے بعد فجر کی نماز پڑھنے تشریف لے جاتے۔

ماہ رمضان میں نماز تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ مردوں کے لئے بھی اور عورتوں کے لئے بھی۔ جس رات کو رمضان کا چاند دیکھ جیسے

نماز تراویح

اُنسی رات سے تراویح شروع کی جاتے۔ اور جب عید کا چاند دیکھا جائے چھوڑ دی جاتے۔

نماز تراویح روزہ کے تابع نہیں۔ جو شخص روزہ نہ رکھتا ہو۔ تراویح کا پڑھنا اس پر بھی سنت ہے۔

تراویح کا وقت نماز عشاء کے بعد شروع ہوتا ہے۔ وتر کا تراویح کے بعد پڑھنا بہتر ہے۔

نماز تراویح کی بیس رکعتیں باجماع صحابہ ثابت ہیں۔ ہر دو رکعت ایک سہم سے ہیں

رکعتیں دس سہم سے۔ چار رکعتوں کے بعد اس قدر بیٹھا مستحب ہے۔ جتنی دیر میں چار رکعتیں

پڑھی گئیں۔ ہاں اگر تیری دیر بیٹھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو۔ تو کم بیٹھے۔ اور بیٹھنے کی حالت میں یہ

تسبیح پڑھے۔ سُبْحَانَ ذِي الْمَلَائِكَةِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ

وَالْعُظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ

الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ

الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ وَنَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوذُ بِكَ

مِنَ النَّارِ کوئی شخص سجد میں ایسے وقت پہنچے کہ عشاء کی نماز ہو گئی ہو۔ تو اسے چاہیے کہ پہلے

عشاء کی نماز پڑھے۔ پھر تراویح میں شریک ہو۔ اور تراویح کی جس قدر رکعات رہ جائیں۔ ان کو

وتر کے بعد پڑھے ۴

ایک رات میں پورے قرآن کا پڑھنا جائز ہے۔ بشرطیکہ لوگ نہایت ثلوثین ہوں۔ وہ

ان کو گزشتہ گزشتہ سے۔ روزہ مکروہ ہے۔ مگر قرآن مہینہ سے پہلے ختم ہو جائے۔ تو باقی دنوں میں

بھی نماز تراویح سنت مؤکدہ ہے ۵

وتر ہر نماز کو کہتے ہیں۔ جس میں طاق رکعتیں ہوں۔ مگر عدد صح شرع میں

نماز وتر نماز کو کہتے ہیں۔ جس کا وقت عشاء کی نماز کے بعد ہے۔ اور عام عشاء

ہم تبھی کی بندگی کرنے لگے ہیں اور سر پر تیرے سے نماز پڑھنے میں در مسجد، گھر سے ہیں، چہ تیری خدمت کی طرف دھڑکتے ہیں۔ در تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں۔ اور تیرے مذہب سے دولت ہیں۔ بیشک تیرا بھی در تیری مذہب گناہ کو پہنچنے والا ہے اگر کوئی شخص غلطی سے پہنچی یا دوسری رکعت میں دھڑکتے قنوت پڑھ جائے تو اس کو پناہ دیتے ہیں کہ پھر تیسری رکعت میں دھڑکتے قنوت پڑھتے اگر کسی کو دی یاد نہ ہو تو وہ پڑھائے اس کے کہ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ يَا اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ مِنْ بَرٍّ مِّمَّيْ۔ امام بیہقی میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی پہلی رکعت میں صَبِّحْ اِنَّكُمْ دوسری میں قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَلْكَفُوْنِ در تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا کرتے تھے ۞

نماز چار رکعت

نماز چار رکعت مستحب ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کی چار رکعتیں بھی منقول ہیں۔ اور چار سے زیادہ بھی۔ طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ ایک رکعت تک منقول ہیں۔ اس کا وقت صبح کے بعد نماز نکل آنے کے بعد نماز سے پہلے تک رہتا ہے ۞

یہ نماز اس شخص کے لئے سنت ہے جو مسجد میں داخل ہو۔ اس نماز سے منقول تحفۃ المسجد مسجد کی تعظیم ہے۔ جو در حقیقت خدا ہی کی تعظیم ہے۔ کیونکہ مکان کی تعظیم صاحب مکان کے خیال سے ہوا کرتی ہے مسجد میں آنے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔ بشرطیکہ مٹی لکھو وہ وقت نہ ہو۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضور ﷺ فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں جاتے تو جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے نہ بیٹھے۔ مگر صبح صبح نماز کے بعد اور نماز مغرب سے پہلے تحفۃ المسجد نہیں پڑھنی چاہیئے ۞

صلوۃ التسبیح

یہ نماز مستحب ہے۔ اور اس کی بڑی حدیثوں میں بہت کچھ بیان ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ کو یہ نماز تعلیم فرمائی تھی۔ در نماز یا نماز اس کے چار حصے ہیں۔ پہلے حصہ نماز گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ اگر تیسرے حصے سے پہلے تو ہر روز ایک مرتبہ پڑھ لیا کر دو رکعت پڑھتے ہیں ایک بار۔ در نہ بیٹھتے ہیں ایک مرتبہ در نہ پڑھ لے۔ تو نماز میں ایک دفعہ ۞

الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيَ فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةُ أَمْرِي وَعَاجِلُهُ وَأَجَلُهُ
فَأَقْدَرُ لِي وَيَسْرُهُ لِي ثُمَّ بَارَكْ لِي فِيهِ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا
الْأَمْرَ شَرٌّ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةُ أَمْرِي وَعَاجِلُهُ وَأَجَلُهُ
فَأُخْرِفْهُ عَنِّي فَأُخْرِفْنِي عَنْهُ وَأَقْدَرْ لِي الْخَيْرَ
حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَسْأَلُ نِي بِهَذَا نَفْطَامِرُكَ عِلْمُ نِي حَاجَتِكَ ذَكَرُكَ ۝

نماز حاجت

جب کسی کو کوئی حاجت پیش آئے۔ خواہ غیبی یا کسی بندے سے
تو دو رکعت نماز پڑھ کر دو شریف پڑھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تعریف
کر کے اس دعا کو پڑھے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ
وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعَنِيَّةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَتَلَامَةٍ مِنْ كُلِّ آثِمٍ لَا
تَدْعِي فِي ذَنْبِي إِلَّا غَفْرَتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجَتَهُ وَلَا دَيْنًا إِلَّا قَضِيَّتَهُ
وَلَا حَاجَةً لَكَ فِيهَا رَحْمَةً إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

والبقیہ ہاشیہ صفحہ ۱۱۵) تو سب طرح کی قدرت رکھتا ہے۔ اور میں کچھ قدرت نہیں رکھتا۔ تو سب کچھ جانتا
ہے۔ اور میں کچھ نہیں جانتا۔ اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔ خداوند! اگر تو جانتا ہے کہ
جس کام کا میں ارادہ رکھتا ہوں۔ وہ میرے دین و ایمان و میری زندگی اور میرے انجام کار میں دنیا و
آخرت میں بہتر ہے۔ تو اسے میرے لئے سنا کر دے۔ اور اس کی مجھے توفیق دے۔ پھر اس میں مجھے
برکت دے۔ خداوند! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین اور ایمان اور میری زندگی اور میرے انجام کار
میں دنیا و آخرت میں بدتر ہے۔ تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے پھیر دے۔ اور جہاں کہیں بہتری ہو میرے
لئے مفید ہو۔ پھر اس سے مجھے راضی کر دے ۝

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بڑا بڑا اور بڑا بڑا ہے۔ عرش عظیم کا مالک خدا پاک ہے۔ سب تعریف خدا کیسے
ہے۔ سب مخلوقات کا پروردگار ہے۔ میں تجھ سے ان باتوں کا سوال کرتا ہوں جو تیری رحمت کا موجب ہیں۔ اور میں
خمسوں کا سوال کرتا ہوں جن سے تیری بخشش ملتا ہوتی ہے۔ ہر نیکو کا حاصل درخت لکھنؤ سے سو متی۔ لکھنؤ سے
ارجم لکھنؤ تو میرے لئے کوئی گناہ و خیر نہیں اور تیری رنج و غم بغیر دوسرے کوئی حاجت جسے تو پسند کرتا ہے دوسرے کے نہ تجوز ۝

اس کے بعد جو حاجت درپیش ہو، اس کا سوال اللہ تعالیٰ سے کرے، یہ نماز حاجت دہی کے لئے ٹھیک رہا ہے، کسی بزرگوار نے اس کا تجربہ کیا ہے ؟

نماز جمعہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا
تَوَدَّيَ لِلصَّلَاةِ مَنْ يَعْرِمُ
الْجُمُعَةَ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ
اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ
خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْثَرُوا
فِي الْأَسْوَاقِ وَابْتَغُوا
مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا
اللَّهُ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
وَإِذَا سَأَلَكَ بِتِجَارَةٍ أَوْ لَهْوًا
فَانْقُضْهُ إِلَى اللَّهِ وَتَرَكُوكَ قَدِيمًا
فَرُحِمَ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ الْأَرْحَامِ
وَمِنَ التِّجَارَاتِ وَاللَّهُ خَيْرٌ
الْمُؤْتِرِ قَبِيْلًا (جمعہ ۲ - پارہ ۲۷۵)

اے مسلمانو! جب جمعہ کے دن نماز جمعہ کے لئے اذان دی جائے، تو یاد رکھیے یعنی نماز جمعہ کی صرف دو رو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، اگر تمہیں سمجھ ہو، تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے، پھر جب نماز پڑھ چکے تو اپنی اپنی راہ لے، اور خدا کے فضل یعنی مال و دولت کی جستجو میں لگ جاؤ، اور کثرت سے خدا کی یاد کرتے رہو، تاکہ تم فلاح پاؤ، اور اسے پیغمبر (جب یہ سب سودا یا تجارت یا کھیل دور اس کی طرف چل دوڑیں، اور تمہیں کھڑے چھوڑ جائیں، ان سے کہہ دو، کہ جو ثواب، باریک اللہ کے ہاں ہے، وہ تمہارے اور سودے سے بہتر ہے، اور اللہ تعالیٰ سب روزی دینے والوں سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

جمعہ ایک نہایت مبارک دن ہے اور اس کی فضیلت میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں جن پر صحیح مسلم میں ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمام دنوں سے بہتر جمعہ کا دن ہے، اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی میں حضرت یونس بھیجے گئے، اور اسی میں وہاں سے باہر آئے، اور اسی روز قیامت برپا ہوگی، تہذیب میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جمعہ کے دن یا شب جمعہ کو مرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے محفوظ

رکھتا ہے۔ ابن ماجہ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے
 اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ بزرگ ہے۔ اور خدا کے نزدیک اس کی عظمت عظیمیٰ سے
 بھی زیادہ ہے۔ صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ میں ایک
 ایسی ساعت ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو ضرور قبول ہو۔
 بوداؤد میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے
 اس میں صومہ رکھو، نیک جائے گزارو اور اسی دن تمہارے اعمال پیر سے سامنے پیش کئے جائیں گے۔
 حدیث بخاری سے مراد ہے کہ یہ سوال اللہ تعالیٰ کیسے ہو گا، ہوا نہ کہ آپ کی ہدایاں بھی نہ ہوں گی، حضرت نے
 فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین پر ابھارا علیہم السلام کا بدن چراگہ دیا ہے۔ نہ ہی میں ہے کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شاکھ (دھواں) برکت میں ہے (اسے مرد جمعہ کا دن ہے
 اس دن سے بزرگ کوئی دن نہیں) اس میں ایک ایسی ساعت ہے کہ کوئی مسلمان اس میں
 دعا نہیں کرتا۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے، اور کسی چیز سے پناہ نہیں مانگا۔ مگر یہ کہ
 اللہ اس کو پناہ دیتا ہے۔ مشورۃ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ جمعہ کا دن
 جمعرات سے کہتے تھے۔ اور شب جمعہ کی نسبت فرماتے کہ جمعہ کی رات سنبھلات ہے
 اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔

ہر مسلمان کو چاہیے کہ جمعہ کا انتہائی پنجشنبہ سے کہے۔ جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کہتے تھے۔ اپنے پیچھے کے کپڑے عفات کر رکھے۔ اور خوشبو کھریں نہ ہو۔ اور نہ من ہو تو
 اس دن نہ کھائے نہ پئے۔ کہ پھر جمعہ کے دن ان کموں میں مشغول ہونا نہ چاہئے، پھر جمعہ کے
 روز جمعہ نہ نماز فجر غسل کرے۔ اور نماز سے نماز کپڑے جو اس کے پاس ہوں پہنے، اور تیسرے
 ہو تو خوشبو بھی استعمال نہ کرے۔ اور جامع مسجد میں بہت سویرے جائے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں۔ وہاں
 سے پیچھے جاتا ہے۔ اس کو دروازے کے پورے دروازے کو وہی طرح درجہ بدرجہ سب کا نام
 لکھتے ہیں۔ اور جب خطبہ شروع ہوتا ہے تو وہ اپنا منبر بند کر لیتے ہیں۔ اور خطبہ سننے میں
 مشغول ہو جاتے ہیں۔

نزد بعرفرض عین ہے ، در قرآن مجید ، احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے ، منکر اس کا
کافر و کفر ہے ، تارک ذی حق ہے ، بنی شد اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جو شخص تین جہے
بے مذہب تک کہ دیتا ہے ، اس کے دس چار شد تعالیٰ عمر لگا دیتا ہے ، ایک روایت میں یہ
ہے ، کہ خدا تعالیٰ اس سے بیزار ہو جاتا ہے ، ابن مسعودؓ فرماتے ہیں ، کہ بنی محمد اللہ علیہ وسلم
نے تارکین جمعہ کو حق میں فرمایا ، کہ میرا حکم ادا ہو ، کہ کسی کو اپنی جگہ ادا معذوروں ، اور
خود جو کوئی ان کو دس کے ٹھکر کر کے دس ، جو نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے ،

جس کے لیے نماز ہر عین ، باغ مسجد ، پھر فرض ہے ، مگر مریض ، مسافر ، عورت ، غلام اور
مرکب کے پھر فرض نہیں ، لیکن اگر کوئی ان میں سے پڑھ لے ، تو ظہر کا فرض اس کے ذمہ سے
ساقط ہو جائے گا ، مریض سے مراد وہ شخص ہے ، جو مرض کے باعث پادہ پا مسجد تک نہ
جاسکے ، بڑھاپے کے باعث اگر کوئی شخص ان کی کمزوری ہو گیا ہو ، کہ مسجد تک نہ جاسکے ، یا
ناہی ہو تو یہ بھی مریض سمجھے جاتے ہیں ، اور نماز جمعہ ان پر فرض نہ ہوگی ،

جمعہ کی حکمت ، کے ساتھ کئی شرطیں ہیں ، پہلی شرط یہ ہے کہ شہر ہو ، جنگل اور گاؤں میں
جمعہ درمندانہ نہیں ، ہاں اگر کوئی گاؤں شہر سے مس قدر قریب ہو ، کہ وہاں سے نماز جمعہ پڑھنے
کے لئے اگر کوئی شخص آئے تو وہاں ہی نماز میں اپنے گھر واپس جاسکے ، تو ایسا مقام بھی شہر کے
مجموعہ میں ہے ، اور وہاں کے لوگوں پر بھی نماز جمعہ فرض ہے ، شہر کی تعریف میں فقہاء کے قول
مختلف ہیں ، مگر فقہاء اور مفتی یہ قول یہ ہے کہ شہر وہ مقام ہے ، جہاں ایسے مسلمان ہیں جو نماز
جمعہ فرض ہے ، میں قریب ہوں کہ اگر سب مل کر وہاں کی کسی بڑی مسجد میں جمع ہونا چاہیں ، تو
ان میں سے کچھ سکین ، دوسری شرط وہاں ہونا ہے ، ورنہ اگر وہاں نماز جمعہ درست نہیں اور
وہاں ہونا نہ ہو ، جہاں کا بادشاہ مسلمان ہو ، یا وہاں کا حکام مسلم ہو ، یا وہاں کی عورتیں ، اور
بزرگوں کی نظر سے کوئی عزت و احترام شرعیہ میں نہ ہوتی ہو ، اور ہاں اس میں ہاں ہو جائے
تو باطن و باطن ، ہر وقت ہوں ، جہاں یہ باتیں نہ ہوں وہاں شہر ہے ، فقہاء کی شرط یہ ہے
کہ بادشاہ ، سربراہ اس کا کوئی نائب موجود ہو ، ہاں حین مقامات میں کفار کا قبضہ ہو اور وہاں
سے تارکین جمعہ سب کافر ہوں ، وہاں یہ شرط نہیں ، مثلاً ہمارے زمانہ میں ہندوستان کا یہی

حالی ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ ظہر کا وقت ہو۔ وقت ظہر سے پہلے اور اس کے بعد نماز جمعہ درست نہیں۔ پانچویں شرط خطبہ ہے۔ یعنی لوگوں کے سامنے اللہ کا ذکر کرنا۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ خطبہ نماز سے پہلے ہو۔ بعد از نماز خطبہ پڑھتے سے نماز نہ ہوگی۔ ساتویں شرط یہ ہے کہ خطبہ کا وقت ظہر کے وقت کے اندر ہو۔ پیش از وقت خطبہ پڑھا جائے۔ تو نماز درست نہ ہوگی۔ آٹھویں شرط جماعت ہے۔ یعنی شروع خطبہ سے نماز ختم ہونے تک کم از کم دو آدمیوں کا موجود ہونا۔ مگر یہ آدمی ایسے ہوں۔ جو امامت کو اسکیں۔ یعنی عورت اور نابالغ لڑکے نہ ہوں۔ نویں شرط یہ ہے کہ عام اجازت کے ساتھ صلی الاستہار نماز جمعہ پڑھی جائے۔ کسی خاص مقام پر چھپ کر نماز جمعہ پڑھنا درست نہیں۔ اگر کسی ایسے مقام میں نماز جمعہ پڑھی جائے جہاں عام لوگوں کو آنے کی اجازت نہ ہو۔ یا مسجد جامع کے دروازے بند کر دیئے جائیں۔ تو نماز نہ ہوگی۔

نماز جمعہ سے پہلے جو خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ اس کا طریق یہ ہے کہ جب لوگ جمع ہو جائیں۔ تو امام اگر منبر پر بیٹھ جائے۔ اور مؤذن اس کے سامنے کھڑا ہو کر اذان کہے۔ اذان کے بعد امام فوراً کھڑا ہو کر خطبہ شروع کرے۔ خطبہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا فرض ہے۔ اگر نہ کیا جائے۔ تو وہ خطبہ معتبر نہ ہوگا۔ دونوں خطبوں کے درمیان لفظ تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے بیٹھنا چاہیئے۔ دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا ضروری ہے۔ کسی اور زبان میں خطبہ پڑھنا یا اس کے ساتھ کسی اور زبان کے اشعار وغیرہ ملنا جیسا کہ سہارے زمانہ میں دستور ہے۔ خلاف سنت ہوگا۔ اور مکروہ تحریمی ہے۔ دوسرے خطبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آل اور صحابہ و ازواج مطہرات خصوصاً خلفائے راشدین اور حضرت حمزہ و عباس رضی اللہ عنہم کے سہارا کرنا مستحب ہے۔ بادشاہ وقت کے سہارا بھی کرنا جائز ہے۔ مگر اس کی ایسی تعریف کرنا جو غلط ہو کر وہ تحریمی ہے۔

جب امام خطبہ کے لئے کھڑا ہو جائے تو اس وقت کوئی نماز پڑھنا یا پس میں بہت جیت کر نہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ اور تمام حاضرین کو اس کا سننا واجب ہے۔ خواہ امام کے نزدیک بیٹھے ہوں۔ یا دور۔ کھانا۔ پینا۔ بات چیت کرنا چھڑنا۔ سلام یا سلام کا جواب دینا۔ تسبیح پڑھنا

کسی کو شرعی مسئلہ بتانا جیسا کہ حالت نماز میں ممنوع ہے۔ ویسا ہی اس وقت بھی ممنوع ہے۔
 دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنے کی سعادت میں امام یا مقتدیوں کو ہاتھ رکھنا مکروہ عاقل کرنا
 تحریم ہے۔ البتہ سبے ہاتھ اٹھائے اگر وہ میں دعا مانگی جائے تو جائز ہے۔ لیکن نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کا امام ہر بار کہ خطبہ میں آئے۔ تو سامعین کو اپنے ذیل میں دو شریف پڑھ لینا جائز ہے۔
 خطبہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت مبرک یہ تھی کہ جب سب لوگ جمع
 ہو جائے۔ اس وقت آپ تشریف لاتے۔ اور مامنین کو سلام کرتے۔ اور حضرت بلالؓ اذان کہتے
 جب اذان ختم ہو جاتی۔ آپ کھڑے ہو جاتے اور مامنین خطبہ شروع فرما دیتے۔ جب تک منبر پر
 نہ جاتے۔ آپ کسی۔ کبھی یا کمان سے ہاتھ کو سہارا دے بیٹھتے تھے اور کبھی کبھی اس کاٹھی کے ستون
 سے جو محراب کے پاس تھا تکیہ لگا لیتے تھے۔ منبر پر جانے کے بعد کبھی کسی لائٹس وغیرہ سے سہارا
 دینا منقول نہیں۔ آپ دو خطبے پڑھتے اور دونوں میں تھوڑی دیر بیٹھتے۔ اس وقت کچھ کلام
 نہ کرتے ورنہ دُعا مانگتے۔ جب دوسرے خطبہ سے آپ کو فراغت ہوتی۔ تو حضرت بلالؓ اذان
 کہتے اور آپ نماز شروع فرماتے۔ خطبہ پڑھتے وقت حضرت کی کوا بلند ہو جاتی۔ اور انکے میں سرخ
 ہو جاتیں۔ صحیح مسلم میں ہے کہ خطبہ پڑھنے وقت حضرت کی ایسی حالت ہوتی تھی جیسے کوئی
 شخص کسی دشمن کے لشکر سے جو غریب یا چاہتا ہے۔ لوگوں کو خبر دیتا ہے۔
 شیخ عبدالمحق رحمہ اللہ علیہ محدث دہلوی سفر سعادت میں لکھتے ہیں کہ جمعہ سے پہلے
 کوئی حدیث منقول نہیں۔ مگر ترمذی میں حضرت بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ وہ جمعہ سے پہلے
 سجدہ کرتے اور جمعہ کے بعد بھی یہ کہتے ہیں پڑھنا کہ تم سے کہتے۔ اور بحث سے جمعہ کے بعد چھ
 رکعتیں بھی پڑھنا ثابت ہے۔ آپ ایک سو مسک اور پھر وہ ایک سو اسی تھے۔
 بہتر یہ ہے کہ جو شخص خطبہ پڑھے وہیں نماز پڑھ جائے۔ لیکن اگر وہ اور شخص پڑھائے
 خطبہ بھی پڑھ لے۔ مگر وہ شخص ایسا ہو نا چاہیے کہ جس نے خطبہ پڑھا ہو۔ نماز جمعہ بہتر نہیں ہے
 کہ بہت ہی مسجد میں پڑھی جائے۔ مگر تھوڑے مسجد میں بھی پڑھنا ہے۔
 جو شخص جمعہ میں آخری قہر کے وقت شریک ہو۔ اس کو جمعہ کی نماز تمام کرنا چاہیے۔
 یعنی دو رکعت نماز پڑھنے سے قہر کی نماز اس کے نئے سے ماقبل ہو جائے گی۔

جب کسی مقام میں جمعہ کے صحیح ہر سلسلہ کی کسی شرعی شکی پڑ جائے تو یہی دستور
وہاں کے لوگوں کے لئے بہتر ہے کہ جمعہ کے فرض اور سنت پڑھ چکے کے بعد ظہر کی چو-
رعتیں محتاطاً پڑھ لیا کریں۔ مگر انھیں ضرور یہی نہ سمجھیں اور نہ یہ خیال کریں کہ جمعہ کی نماز
نہیں ہوتی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ
عَلَى الْأَنْسَابِ پڑھا کرتے ہیں۔ اور جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون
یا سبحان ارحم ربک اَلَا عَالِی اور اَلَا اَیُّکَ بعد بیت الغاشیہ پڑھتے تھے اس لئے اسے
سمجھ کر ان کو پڑھنا اولیٰ ہے۔ مگر کما ہے کما ہے ترک بھی کر دیا چاہیے۔ تاکہ
لوگوں کو وجوب کا خیال نہ ہو جائے۔

مسلم نقل کہ ستر سال بھر میں دو دن خوشی کے مشورہ ہیں۔ ایک عید الفطر
نماز عیدین جس کے لئے شول کی پہلی تاریخ مقرر ہے۔ اور دوسرے عید النسخی
جو ماہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو ہوتی ہے۔ یہ دونوں دن اسلام میں عید و خوشی کے دن ہیں
اور دونوں دنوں میں دو دو رکعت نماز بلور شرعیہ کے پڑھنا واجب ہے۔

عید الفطر کی نماز سلسلہ میں شروع ہوتی۔ چنانچہ حضرت انسؓ سے مروی ہے
کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لے گئے تو جبکہ کہ
اہل مدینہ نے سال میں دو دن خوشی کے مقرر کر رکھے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ دن
کیسے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ وہ دن ہیں جن میں ہم زمانہ دہلیت میں تھے
اور خوشیاں منا یا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان سے
بہتر دو دن مقرر کئے ہیں ان میں خوشیاں مناؤ۔ ایک عید الفطر کا اور دوسرا عید النسخی کا
جمعہ کی نماز کے لئے جو شرائط ذکر کیے گئے ہیں۔ وہی عیدین کی نماز کے لئے بھی ہیں
مگر جمعہ کا خطبہ فرض ہے۔ اور عیدین کا سنت لیکن سننا دونوں کا واجب ہے۔
بیز جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے پڑھنا ضروری ہے۔ اور عیدین کا نماز کے بعد مسنون ہے
عید الفطر کے دن مسنون یہ ہے کہ صبح سویرے اٹھئے۔ مسواک اور غسل

کر کے عہدہ سے عہدہ کیپڑھنے کے پاس میں پہنچے اور خوشبو لگا سٹے۔ پھر صدقہ فخر دکرے
اور بہت سوئیے عید گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ شہر میں اللہ اکبر اللہ اکبر کا رندرا لگایا
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
کا۔ سنہ ۱۰۷۵ء کے سال کا صدقہ فخر دکرے۔

نہ نہ پڑھنے کا طریق یہ ہے کہ نیت کر کے ہاتھ باندھے اور سبحانک اللہم پڑھے
کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ ہر مرتبہ تکبیر تحریمہ کی طرح دونوں کانوں تک ہاتھ تھامے اور
بعد نہ تکبیر ہاتھ نیچے چھوڑ دے۔ تحریمہ تکبیر کے بعد ہاتھ باندھے۔ اور آخر ذیابنہ اور
بیشہ اللہ پڑھ کر سو۔ ہاتھ در کوئی دوسری سورت پڑھے۔ وہ سب سورت پڑھی کر کے دوسری
پوری کرے۔ اور کوع میں جانے سے پہلے بدستور سابق تین تکبیریں کہے اور ان میں ہاتھ
نہ باندھے۔ پھر جو کتنی تکبیر کہے کوع میں بیٹھے۔ نماز عیدین یا خطبہ کے بعد دعا اگلا
بنی علیہ السلام اور آپ کے عہدہ اور تابعین اور تبع تابعین۔ یعنی اللہ علیہم سے
منتقل ہوں۔ ہذا بفرع اتباع دعا نہ لگنا بہتر ہے۔

عید۔ غنیمت کے دن پر بالغ اور صاحب خساب مسلمان پر صدقہ فخر واجب ہے خواہ
میں سے دوسرے رستے ہوں یا نہ۔ کھے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر
کے موقع پر ایک شخص کو فرمایا کہ کتے کے بازو میں پکار دو کہ صدقہ فخر ہر مسلمان
مرد و عورت، غلام، آزاد، چھوٹے بڑے سب پر واجب ہے۔ اس سے مسلمانوں کے
سے ضروری ہے کہ عہدہ فخر نماز سے پیشتر اپنے ہی شہر و اپنی ہی رہی کے محتاجوں بلکہ
غریب اور مفلس رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور ان گنت وادوں کو تقسیم کر کے
نہ نہ کتے عید گاہ جائیں۔ اور بہتر یہ ہے کہ ایک شخص کا صدقہ ایک محتاج کو دیا جائے۔
کوئی محتاج جن کو دین بھی جائے ہے۔ مگر کرو۔

صدقہ فخر میں میہوں دے اس کے آٹے یا ستو کا آدھا صاع ہر شخص کی طرف سے ہونا
چاہیے۔ دیکھو ہاں سے یا منقش یا جو کا ایک صاع (صاع تقریباً دو سیر و ڈیڑھ پاؤ کا ہوتا ہے)
بس حدیث میں ان چاروں چیزوں کا ذکر ہے۔ جو ان کے علاوہ کوئی اور چیز دینی چاہے

تو ان اشیاء کی قیمت کا لحاظ کر کے دیدنی چاہیے۔ روزانی کے زمانہ میں نقدین بہتر ہے، اور روزانی کے زمانہ میں اسٹیشنڈے مذکورہ میں سے کوئی چیز دینی بہتر ہے ۵

صدقہ فطر اپنی اور اپنی نابالغ اولاد اور اپنی خدمت کے اذندی غلاموں کی طرف سے بھی ادا کرنا واجب ہے۔ بالغ اولاد اگر مفلس ہو۔ تو ان کی طرف سے ادا کرے۔ اپنی بی بی کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں، یاں احساناً ادا کر دے تو جائز ہے۔ بیوی خود اپنی طرف سے ادا کرے ۵

عید: منجی کی نماز کا وہی طریقہ ہے جو عید الفطر ادا کرنے کا ہے۔ صرف اس قدر فرق ہے کہ عید الفطر کے دن عید گاہ میں جانے سے پہلے طاق کجیوں یا کوئی اور چیز کا مسنون ہے۔ اور عید الفطر کے دن عید کے بعد نماز سنت ہے۔ نیز اس عید میں عید گاہ کو جاتے وقت ہند آگے سے تکیہ پر پہنچنا مسنون ہے۔ افان و اما مرتبہ اس عید میں ہے۔ نہ اس عید میں ۵

عید الفطر کے خطبہ میں صدقہ فطر کے احکام اور عید الفطر کے خطبہ میں قربانی کے مسائل و تکبیر تشریق کے احکام بیان کرنے چاہئیں۔ تکبیر تشریق سے یہ مراد ہے کہ سرس فرائض نماز کے بعد جو جمعہ سے ادا کی جائے ایک مرتبہ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ** اور تیسری بار **اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہ یہ تکبیر عربی جہنی نہیں تشریق کی تکبیر سے تیسری بار تشریق کی عین تکبیر چاہیے۔ اور یہ سب تینوں نمازیں میں کہ جب تکبیر و جب تکبیر کے بعد فوراً تکبیر کہنا چاہیے۔ گرنہ نام بھول جائے۔ تو مقتدیوں کو چاہیے کہ فوراً تکبیر کہیں۔ ۵

کا انتظار نہ کریں ۵

گرجی عید سے عیدین کی نماز پہلے دن نہ پڑھی جائے۔ تو عید الفطر کی نماز دوسرے دن اور عید الفطر کے دن نماز تیسریں نماز تک پڑھی جا سکتی ہے۔ عید کی مثال یہ ہے کہ مشائخ و جمہ سے وہ نماز پڑھانے نہیں آیا۔ یا مینہ برس رہا ہے۔ یا چاند کی تاریکیوں کی وجہ سے ہوئی ہے۔ یہ سب دن نماز پڑھی گئی اور بھول جانے کے بعد معلوم ہو۔ کہ نماز سب وقت پڑھی گئی ۵

اگر کوئی شخص عید کی نماز میں ایسے وقت کو شریک ہو کہ نماز تیسریں دن سے نماز چوتھیں دن

قوائے چاہیے کہ بعد از نیت خود تکبیریں کہے۔ خود امام قرائت ہی پڑھ رہا ہو، اور اگر کوع
میں اگر شریک ہو، اور اسے گمان غالب ہے کہ تکبیروں سے قرائع ہو کر کوع میں جائے گا۔ تو
نیت کے بعد تکبیریں کہے۔ اور پھر کوع میں شامل ہو۔ لیکن اگر کوع نہ مٹنے کا خوف ہو تو کوع
میں شریک ہو جائے۔ اور بجائے تسبیح کے تکبیریں کہے۔ مگر ان میں باکندہ اٹھائے۔ پھر اگر
پوری تکبیریں کہہ چکنے سے پہلے امام کوع سے سر اٹھائے تو یہ بھی کھڑا ہو جائے اور جس قدر کہیں
ہیں۔ وہ اسے معاف ہیں۔ اور اگر کسی کی ایک رکعت جاتی ہے قوائے کو دیکھنے کے وقت پہلے
قراءت پڑھے۔ بعد از تکبیریں کہے :

غیر۔ یعنی کی نماز سے فرعت پانے کے بعد قربانی کی جاتی ہے۔ جو ہر نفل و بالغ اور
بکب بصرہ مسلمان پڑھ جب ہے۔ قربانی کے لئے اونٹ پانچ برس سے کم نہ ہونا چاہیے۔ کھائے
دیکھنیس دوسراں سے کم نہ ہوں۔ ان تینوں میں سات و میں شریک ہو سکتے ہیں۔ بھیر یا دنیہ اور ہنا
موت مار نہ ہو۔ کہ مال ابصر کا محوم ہوتا ہو۔ قوائے حیات میں چھ مہینے کا بھی جائز ہے۔ ورنہ سال بھر
کا ہونا چاہیے۔ بری کبہ سال بھر سے کم کا درست نہیں۔ اور ان چاروں کی قربانی صرف ایک ہی
شخص کی طرف سے ہو سکتی ہے۔ قربانی کا جو فرقہ درجہ عیب ہونا چاہیے۔ شریعہ۔ اندھا۔ کانا
بیر۔ اور بہت۔ غرض ہو۔ وہ کوئی کھنوس کا ایک تہائی نہ کہنا ہو۔ اور قربانی کو جو بہتر ہے
کہ سب اوقات میں کیا جائے۔ ورنہ دوسرے سے ذبح کرائے۔ اور وقت ذبح یہ ہے کہ
اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِیْلَیْ ذَکَرْتُ الشَّمُوْسَ اَنْ تَاْتِیْ وَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ
صَنَعَ اَمْسِرَ قَبْلَہٗ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحَیَّتِیْ لِلَّهِ رَبِّ
اَوَّلَیِّیْنَ کَاَشْفِیْکَ لَہٗ۔ وَ بِذَٰلِکَ اَصْرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ اِمْلَیِّیْنَ
پھر یہ کہ اگر کوئی ذبح کرے۔ اپنی طرف سے قربانی کریں۔ تو اللہ تعالیٰ تعالیٰ تعالیٰ
وہ کہ اگر کوئی ذبح کرے۔ تو اللہ تعالیٰ تعالیٰ تعالیٰ وہ کہ اگر کوئی ذبح کرے۔
میں یاوں میں نیت کریں۔ ذبح کے بعد یہ وہی پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا
تَقَبَّلْتَ مِنْ خَیْرِ عِبَادِکَ اَبْرَہِیْمَ وَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
قربانی بہداشت۔ محترموں مسکینوں۔ چھوٹوں۔ دویتوں۔ درشتوں۔ و سب کو قبول کریں۔

کہ خشونت و خوف قدرت اپنی کی نشانیوں ہیں۔ اور میں سے مضمود و بندوں کو خوف دانا ہے
پس جب تم انھیں دیکھو تو نہ پڑھو ۵

جب بھی یہاں موقع آئے۔ تو امام کو مناسبت سے کسی کو بھیج کر مسجدوں کو جمع
کرے۔ اور جب وہ جمع ہو جائیں۔ تو مسجد میں دو رکعت نماز پڑھو۔ اور اس کے بعد
تراویح پڑھو۔ اور مسنون یہ ہے کہ بڑی بڑی مسجدیں پڑھیں۔ اور کوع و
سجود ثلوثی کرے۔ بعد ازاں دعائیں مصروف ہو۔ اور مقتدیٰ کہیں کہیں۔ اور جب تک کہ
دور نہ ہو بہت دعا میں مشغول رہیں۔ اور اگر ایسی حالت میں کہ قیام غروب ہو جائے۔ یا کسی نماز
کا وقت ہو جائے تو وہی وقتوں کے نزدیک نماز میں مشغول ہو جائے جانتے ۵

خشونت کے وقت بھی دو رکعت نماز مسنون ہے۔ اور میں جماعت مسنون نہیں۔
سب وگ علیحدہ علیحدہ نمازیں پڑھیں۔ اور پندرہ اسپش ٹھہریں پڑھیں۔ مسجد میں جائیں
مسنون نہیں۔ اس طرح جب کوئی خوف یا مصیبت پیش آئے۔ تو نماز پڑھنا مسنون ہے۔ مثلاً
سخت آمد ہی چلے۔ یا نہ نہ آئے۔ یا بجلی گری۔ یا ستار سے بہت ٹوٹیں۔ یا بھٹ بہت گری۔
یا پانی بہت برستے۔ یا کوئی مرض عام پھیل جائے۔ یا کسی دشمن و غیرہ کا خوف ہو۔ مگر ان وقتوں
میں جو نمازیں پڑھی جائیں۔ وہ جماعت سے نہ پڑھی جائیں۔ ہر شخص اپنے گھر میں تنہا پڑھے۔
بہی حملے اند غیر و سہم کو جب بھی مصیبت یا رنج ہوتا تو نماز میں مشغول ہو جائے ۵

نماز مسافر | مسافر میں ضروری ہے کہ ہر چار رکعتوں میں دو رکعت پڑھا جائے
کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی مسافر میں پوری چار رکعتیں پڑھنا ثابت
نہیں ہے۔ اور حجرت سے ہاتھ نماز مغرب کے علاوہ تمام نمازیں دو دو رکعتیں فرض تھیں۔ مگر حجرت
کے بعد ہر نماز چار رکعتیں تھیں۔ اور نماز میں پڑھیں۔ حالت مسافر میں صرف
پہلی نمازوں میں قصر ہے۔ جن کی چار رکعتیں ہیں۔ اور وہ تین نمازیں ہیں۔ ظہر۔ عصر۔ و عشاء
مغرب کی سنتوں کا ثبوت نہ ہے۔ اور باقی سنتوں کے ترک کر کے کا اختیار ہے۔
مگر بہت یہ مسئلہ کہ اگرچہ وہ مسافر ہیں۔ مگر تین نمازیں پڑھیں۔ تو نہ پڑھیں۔ تو نہ پڑھیں ۵

مسفر کی وہ مقتدیٰ میں قصر ضروری ہے۔ حنفیہ کے نزدیک تین قصر ہیں۔ یعنی ۱۲۶

کو ص ہے، اس سے کم سفر میں قصر نہیں ہوتا اور بعض نے اس کا، نذازہ ساٹھ میل کیا ہے، یہ
سفر خواہ سوا سی کے ذریعہ سے طے کیا جائے یا سہیل، قصر ہر حالت میں لازم ہوگا،
مسافر کو اس وقت تک قصر کرنا چاہیے۔ جب تک کہ اپنے اہلی وطن میں نہ پہنچ
جائے۔ یا کسی مقام پر کم از کم پندرہ روز ٹھہرنے کا ارادہ نہ کرے۔ ہاں اگر قیام میں
متردد ہو اور آج کل کو حج کرنے کی نیت ہو، تو قصر کئے جائے گا سالہا سال تک اس کا تردد
باقی رہے گا۔

مقیم شخص مسافر کے سچے نماز پڑھ سکتا ہے۔ خواہ ادا نماز ہو یا قضا بشرطیکہ دونوں
کی نماز متحد ہو، مگر مسافر امام جب دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے، تو مقیم مقتدی دو رکعتیں
کہ اپنی نماز اٹھ کر پوری کر لے۔ اور مسافر امام کے لئے مستحب ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد
اپنے مسافر ہونے کی اطلاع فوراً کر دے، علیٰ ہذا القیاس مسافر بھی مقیم کی اقتدار کر سکتا
ہے، مگر اس صورت میں بتبعیت امام پوری چار رکعتیں پڑھے گا۔

نماز خوف

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ
تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ
خِفْتُمْ أَنْ يُفْتِنَكُمْ الَّذِينَ
كَفَرُوا إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا
لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِينًا وَإِذَا كُنْتُمْ
فِيهِمْ فَاقْصِرْ لَهُمُ الصَّلَاةَ
فَلْتَقِمُوا حَافِظَةً مَعَكُمْ وَالْبَاحِثُونَ
أَسْلَحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا
مِنْ دُاعِيكُمْ وَاللَّائِي لِمَافِقَتِهِ

اور جب تم جہاد کے لئے کہیں جاؤ اور
تم کو خوف ہو کہ کہیں کافر تم سے جنگ نہ کرنے
لگیں، تو تم پر کچھ گناہ نہیں، کہ نماز میں سے کچھ
ٹھکانا یا کم، بیشک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں
اور اسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ مسلمانوں کے ساتھ
ہو، اور ان کو نماز پڑھانے لگو تو مسلمانوں کی
ایک جماعت تمہارے ساتھ رکھو۔ اور
اپنے ہتھیار سے رہیں، پھر جب سجدہ پڑھیں
تو پیچھے ہٹ جائیں، اور دوسری جماعت جو
شریک نماز نہیں ہوئی، تمہارے ساتھ نہ

اٰخَرٰى لَمْ يَصَلُّوا اِذْ يَصَلُّوْاۤ اَمَّا كَ
ذٰلِكَ فَخُذْۤ اٰحٰدُ رُكْعَتَهٗ وَسَلِّحَتْهُمُ
وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَلْوَيْفَلُوْنَ عَن
اَسْحٰتِكُمْ وَاَمْتَعَتْكُمْ فَمِذَّبُوْنَ عَلٰیكُمْ
مِثْلَهُ وَاٰحِدَةً وَاٰخَرَةً حٰثَ عَلٰیكُمْ اِنْ
كَانَ بِكُمْ اِذْ هٰى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ لَنْتُمْ
مَّرْضٰى اَوْ تَضَعُوْا سِلْحَكُمْ وَخُذُوْا
حِذْرًاۤ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكَافِرِيْنَ
عَذَابًاۤ يَّامُہِبُّنَاۤ (پارہ ۵ - ۱۲۶)

میں شریک ہو۔ وہ بے نیاز ہیں اور اپنے ہمتیار
لے رہے ہیں کیونکہ کافروں کی تو یہ تمنا ہے
کہ تم ذرا بھی اپنے ہمتیاروں اور ساز و سامان
جنگ سے ناواقف ہو جاؤ۔ تو یہ رکعتیں پڑھو
پڑھیں اور اگر تم لوگوں کو مہینہ کی وجہ سے کچھ
تکلیف ہو یا تم بیمار ہو، تو اپنے ہمتیارانہ کرنے
میں تم پر کچھ گناہ نہیں، مگر بے اختیار ہو رہے ہو
اللہ نے کافروں کے لئے عذاب کا عذاب تیار
رکھا ہے۔

جب دشمن سے مقابلہ ہونے والا ہو۔ خود وہ دشمن نشان ہو یا کوئی دہشتہ، در بعض یا سب
مسلمانوں کو مکر جماعت سے نواز اور نہ ممکن نہ ہو۔ وہ دہشتہ یا سب سے اتمہ کی مہبت بھی نہ ہو۔
تو اس وقت سب لوگ دو پہیاں پر بیٹھے بیٹھے نمازوں سے تنہا نماز پڑھیں، اس وقت نماز
قبلہ بھی اس وقت شرط نہیں، اور اگر اتنی مہبت بھی نہ ہو۔ تو معذور ہیں۔ اس وقت نماز
پڑھیں، بعد ازاں اس کی قضا پڑھیں، اور اگر کچھ لوگ جماعت سے نماز پڑھ سکیں۔ تو
یس بات میں جماعت ترک نہ کریں، بلکہ اس کو بعد سے نماز پڑھیں کہ سب مسلمانوں کے
دوستوں کے لئے ہو، یہ ایک حقہ دشمن کے مقابلہ میں ہے اور دوسرے حصہ نماز شروع
کر دے۔ اور اگر تین یا چار رکعت کی نماز ہو۔ جبکہ فجر، عصر، مغرب، عشاء اور ہر ایک
نماز میں دو رکعت نماز پڑھو، کیونکہ یہ رکعتیں اس کے لئے کھڑا ہونے کے لئے اور بعد
انہیں سو زور سے رکعت پڑھنی ہیں۔ تو یہ حصہ چار حصہ اور دوسرا حصہ اگر ہم کے ساتھ
باقی نماز پڑھیں۔ ہر کوئی لوگوں کے لئے کوئی نماز پڑھ جائے۔ جب کہ وہ تنہا نماز
نماز نہ کرے تو تنہا سب ہم پھر دے۔ اور یہ لوگ دشمن کے مقابلہ میں بیٹھے جائیں اور پھر
لوگ پھر ہیں کہ اپنی نئی نماز سے قراءت کے لئے کھڑے ہیں، اور دشمن کے مقابلہ میں
بیٹھے جائیں۔ پھر دوسرا حصہ پھر انہیں پڑھنے کے لئے کھڑے ہوں گے۔ اور دوسرا حصہ

میں دشمن کے مقابلہ میں جائے اور وہاں سے آئے وقت جو عمل پیر ہوگا۔ اس سے
نماز فاسد نہ ہوگی۔ مگر یہ وہ چلنا ہوگا۔ اگر سو۔ سی میں بیٹھیں گے۔ تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

یہ طریقہ نماز کا اس وقت ہے۔ جب سب لوگ ایک ہی نام کے پیچھے نماز پڑھتے
چاہتے ہوں۔ ورنہ بہتر یہ ہے کہ ایک حصہ ایک نام کے ساتھ جو یہ نماز پڑھتے اور

دشمن کے مقابلہ میں چل جائے۔ پھر وہ دوسرے حصہ کے پیچھے نماز پڑھتے۔
نماز کے فراسٹ میں سے اگر کوئی چیز سہو یا غمہ چھوٹ جائے تو نہ

سجدہ سہو فاسد ہو جاتی ہے۔ غلیٰ ہذا القیاس اگر واجبات میں سے کوئی چیز غمہ
چھوٹ جائے تو بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر واجبات میں سے کوئی چیز سہو

چھوٹ جائے تو اس کو نہ ایک ہو جاتا ہے۔ اور وہ تذکرہ یہ ہے کہ قحورہ غیر میں استیحات
پڑھنے کے بعد وہ اپنی طرف ایک مرتبہ سلام پھیر کر دو سجدے کے جائیں۔ اور ان سجدوں

کے بعد پھر استیحات اور درہ و شریف و دعا بدستور معمول پڑھ کر نماز پھر چلائے۔ ان سجدوں
کو سجدہ سہو کہتے ہیں۔ ان سے وہ خرابی جو ترک واجبات سے نماز میں آتی رہتی۔ رفع ہو جاتی ہے

واجب خواہ کتنے چھوٹ گئے ہوں۔ سجدے وہی کافی ہوں گے۔ یہاں تک کہ اگر کسی شخص
سے نماز کے تمام واجبات چھوٹ جائیں تو اسے بھی دو سجدے ہی کر سکتے ہیں گے۔

افضل تو یہی ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد یہ سجدے کرے۔ لیکن اگر بے سلام پھیر سے سجدے
کر لیتے جائیں۔ تب بھی جائز ہے۔ نماز کے واجبات چونکہ پہلے بیان ہوئے ہیں اس سے

اب دہرانے کی ضرورت نہیں۔ چند واجبات کا بحسب ضرورت ذکر کیا جاتا ہے۔
اگر کوئی شخص سورہ فاتحہ یا دوسری سورت پڑھ رہا ہے۔ اور اسی رکعت کے کوع میں

یا بعد رکوع کے یا آجائے۔ تو اس کو چاہیے کہ کھڑا ہو جائے اور چھوٹی سورت کو پڑھ
کے۔ اور پھر رکوع کرے۔ اور چونکہ رکوع میں تاخیر ہو گئی ہے۔ اس لئے سجدہ سہو کرے۔

وہ اگر دوسری رکعت میں یا آجائے اور دوسری سورت چھوٹی ہو۔ تو اس کو پڑھ کر رکوع کرے۔ اور پھر
نیمہ چھوٹی ہو۔ تو اس کو نہ پڑھئے۔ کیونکہ اگر سورہ فاتحہ یا سورہ بقرہ پڑھ کر رکوع کرے۔

بندہ نماز میں کھڑا ہو کر سجدہ کرے۔

گہرے اور سجدہ سہو کرے ۵

اگر کسی کو نماز میں شک ہو جائے کہ میں نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار اور اس کی عادت شک کرنے کی نہ ہو۔ تو اس کو نئے سرے سے نماز پڑھنی چاہیے اور اگر اسے پہلے ہی شک ہو اکر تا ہے۔ تو اپنے گمان غالب پر عمل کرے۔ یعنی جتنی رکعتوں پر دل ٹھہرے اور یقین ہو اُن پر بنا کر کے اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ اور اگر گمان غالب کسی طرف نہ ہو۔ تو کسی کی جانب کو اختیار کرے۔ مثلاً اگر دو اور تین میں شک ہو تو دو پر بنا کرے۔ اگر کسی شخص کو کسی رکعت کے بعد یہ شبہ ہو کہ اس کے بعد قعدہ کرنا چاہیے یا نہیں خواہ قعدہ اولی کا شبہ ہو یا قعدہ اخیر کا تو اس کو چاہیے کہ وہاں قعدہ کرے۔ اور سجدہ سہو کرے ۵

سجدہ تلاوت

قرآن مجید میں چودہ آیتیں ایسی ہیں جن کے پڑھنے اور سننے سے ایک سجدہ واجب ہوتا ہے۔ اُن میں سے ایک سورہ فرقان کے اخیر میں ہے۔ اور دوسری سورہ نمل کے دوسرے رکوع میں۔ تیسری سورہ نمل کے پہلے رکوع میں۔ چوتھی سورہ بنی اسرائیل کے بارہویں رکوع میں۔ پانچویں سورہ قمریم کے چوتھے رکوع میں۔ چھٹی سورہ حج کے دوسرے رکوع میں۔ ساتویں سورہ فرقان کے پانچویں رکوع میں۔ آٹھویں سورہ نمل کے دوسرے رکوع میں۔ نویں سورہ صافات کے دوسرے رکوع میں۔ دسویں سورہ صافات کے دوسرے رکوع میں۔ گیارہویں سورہ حم سجده کے پانچویں رکوع میں۔ بارہویں سورہ نجم کے اخیر میں تیرہویں سورہ انشعاب میں۔ چودھویں سورہ قمریم میں ۵

سجدہ تلاوت کے دو جب پڑھنے کے تین سبب ہیں۔ اول آیت سجدہ کی تلاوت خواہ پڑھنے کی تلاوت کی جائے یا صرف اس نطق کو جس میں سجدہ ہے پڑھ کر۔ ۵

اس کے ساتھ اس کے قبل یا بعد کا نطق بھی ملایا جائے۔ دوم خواہ آیت سجدہ کی جیتہ تلاوت کی جائے یا نہ اس کا ترجمہ کسی اور زبان میں پڑھا جائے۔ سوم آیت سجدہ کو خود چپ سے جپے یا دوسرے سے سننے ۵

سجدہ تلاوت عمرت اُن لوگوں پر واجب ہے جن پر نماز اور تلاوت یا قعدہ واجب ہے

۵۔ جب یعنی وضو میں نہ ہو۔ نہ واجب نہیں۔ نہ باغ اور ایسے مجنون پر بھی نہ جب نہیں

..... جس کا جنون ایک دن بات سے زیادہ ہو گیا ہو

مسجد ٹکڑوت گرنے سے غار واجب ہوا ہے۔ تو بہتر یہ ہے کہ فوراً ادا کر دے
مگر تاخیر بھی جائز ہے۔ اگرچہ کر و صیہ۔ لیکن اگر نماز میں واجب ہو ہو تو اس کا ادا کرنا
فوراً واجب ہے۔ تاخیر کی اجازت نہیں ہے

اگر کوئی شخص سماعت نماز میں کسی دور سے سے آیت مسجد، مسجد یا مسجد بعد از نماز
ادا کیا جائے گا۔ اگر آیت مسجد کی تلاوت کی ایک ہی مجلس میں کئی بار کی جائے۔ تو ایک ہی
مسجد واجب ہوگا

اگر حاضرین یا غیور ہوں، تو آیت مسجد کا آیت تلاوت کو تا بہتر ہے۔ کیونکہ وہ لوگ اگر
اس وقت مسجد نہ کریں گے۔ تو ممکن ہے کہ کبھی بھول جائیں اور وہ سب گنہگار ہوں
مسجد ٹکڑوت کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ و چوکریٹ کر کے اللہ اکبر کہے اور
سجود کرے۔ اور پھر سر اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہہ کر سجدہ، تلاوت نماز میں
کیا جاتے تو اس میں شیعوں پر معنا بہتر ہے۔ مگر بعض نماز میں یا نماز سے خارج اختیار ہے
خواہ پڑھے خواہ نہ پڑھے

جب خدائی کی طرف سے کوئی بھی نجات عطا ہو، تو مستحب ہے
مسجد شکر کہ مسجد شکر ادا کیا جائے۔ رادہ ایسا نہ ہو جس سے اہل علیہ السلام اور

خلفائے شریفین رضی اللہ عنہم سے منقول ہے

نماز چھٹا اردو نماز بنانا فرماتے ہیں سجدہ یعنی گرجھٹنگ یا مونیوں، قنادوں
کی طرف سے فرمیں دہا ہو جاتا ہے۔ وہ سب گنہگار ہوں گے

جس صورت میں نمازوں کے لئے وضو نہ ہو سکی ہے، اس کے لئے وضو ضروری ہے
مگر اس میں نماز نہ کرنے کے خیر سے قیام نہیں جائز ہے، حتیٰ کہ نماز چھٹا اردو ہے
و غویہ یہ ہے کہ نماز ختم ہو جائے گی، لہذا تکرار کر لے

حق ان جاننے والے نماز پڑھنے والے جو تا چھٹا اردو نماز پڑھتے ہیں، ان کے لئے
یہ ضروری ہے کہ ان کے کھڑا ہونے کی جگہ درجونا دونوں پاؤں ہوں، اور اگرچہ

پیر سے نکال دیا جائے۔ اور اس پر کھڑے ہوں۔ تو صرف جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔ اگر
لوگ اس کا خیال نہیں کرتے۔ اور ان کی نماز نہیں ہوتی۔

نماز جنازہ کی محنت کیسے یہ شرط ہے۔ کہ میت مسلمان ہو۔ کا خزانہ مرقد پر نماز صحیح نہیں
مسلمان اگرچہ فاسد یا بدعتی ہو۔ اس پر نماز صحیح ہے۔ میت سے مراد وہ شخص ہے۔ جو زندہ
ہو کر مر گیا ہو۔ سزا ہوا لڑکا اگر پیدا ہو۔ تو اس کی نماز درست نہیں۔ میت کا بدن نجاست حقیقہ
اور حکمیہ سے پاک ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی مسلمان بے نماز جنازہ پڑھے۔ دن کھلے ہو۔ تو
اس کی نماز اس کی قبر پر پڑھی جائے۔ جب تک اس کی نعش کے پھٹ جانے کا اندیشہ نہ ہو
جب خیال ہو کہ اب نعش پھٹ گئی ہوگی۔ تو پھر نماز نہ پڑھی جائے۔ نماز جنہ کی صحت کے لئے
یہ بھی ضروری ہے۔ کہ میت وہاں موجود ہو۔ اگر موجود نہ ہو۔ تو نماز صحیح نہ ہوگی۔ یہی وجہ ہے
کہ غائب پر نماز جنازہ پڑھنا درست نہیں۔

نماز جنازہ کا مسنون طریقہ یہ ہے۔ کہ میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینے کے مقابلہ
ہو جائے۔ اور سب لوگ دل میں یہ نیت کریں کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ نماز جنازہ پڑھوں۔ جو نماز
کی نماز ہے۔ اور میت کے لئے دعا ہے۔ اے اللہ! کبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔ اور دُعا ہی دے
میں یہ پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی
جَدُّكَ وَجَلَّ تَعَالٰیكَ لَا اِلٰهَ اِلاَّ عَزَّوَجَلَّ اس کے بعد بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ عزوجل
کہیں۔ اور بجز وہ دور پڑھیں۔ جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ بعد نماز چار بغیر ہاتھ اٹھائے اَللّٰهُمَّ
کہیں۔ اور میت بالغ ہو۔ تو اس کے لئے یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعِزُّوْا لِحَبِیْبَتِیْ وَ
شَهِیْدَتِیْ اَقْرَبَیْنِیْ اَوْ اَقْرَبَیْنِیْ اَوْ اَقْرَبَیْنِیْ اَوْ اَقْرَبَیْنِیْ اَوْ اَقْرَبَیْنِیْ اَوْ اَقْرَبَیْنِیْ اَوْ اَقْرَبَیْنِیْ
مَنْ اَحَبَّیْنِیْ مِنْ اَقْرَبَیْنِیْ اَوْ اَقْرَبَیْنِیْ اَوْ اَقْرَبَیْنِیْ اَوْ اَقْرَبَیْنِیْ اَوْ اَقْرَبَیْنِیْ اَوْ اَقْرَبَیْنِیْ
فَتَرْفَعْنِیْ عَلٰی رَأْسِیْ اَوْ عَلٰی رَأْسِیْ اَوْ عَلٰی رَأْسِیْ اَوْ عَلٰی رَأْسِیْ اَوْ عَلٰی رَأْسِیْ اَوْ عَلٰی رَأْسِیْ
اور ان کو بھی جو حاضر ہیں۔ اور ان کو بھی جو غائب ہیں۔ اور ہمارے چھوٹوں بڑوں اور مردوں و عورتوں
کو بھی بخش دے۔ اے اللہ! ہمیں سے جس کو تو زندہ رکھے۔ اس کو ہم پر نہ منہ رکھ دے جس کو
موت دے۔ اس کو ہم پر نہ منہ دے۔ اور اسی میت کا بالغ ہو۔ تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ

جَعَلَهُ كَذِبًا أَلِفًا لِّهُمَّ جَعَلَهُ لَنَا ذَخْرًا اللَّهُمَّ جَعَلَهُ لَنَا
 شَانِعًا وَمُشَفِّعًا اے خدا اس بچے کو بہارِ پیشتر مقرر کر اور اسے ہر سے سے موجب
 ثواب اور ذخیرہ بنا، اسے اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والا بنا دے، اور اس کی سفارش
 قبول فرما، بہ نابتِ بزرگ کے لئے سے، اگر بزرگ کی ہو، تو بجا سے، جَعَلَهُ كَذِبًا جَعَلَهُ كَذِبًا
 بچے کے شَانِعًا وَمُشَفِّعًا کے شَانِعًا وَمُشَفِّعًا جب یہ دعا پڑھو تو
 تو پیر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔ اور اس وقت بھی ملے گا ان میں راجعاً ان میں طرح سلام
 پھیر دیں جس طرح نماز میں سلام پھیرتے ہیں ۵

نمازِ جنہ زہد مقتدی اور امام دونوں کے حق میں یہاں ہے، صرف اس قدر فرق ہے
 کہ امام تکبیر اور سجدہ بلند واز سے کہیں، اور مقتدی آہستہ آواز سے، باقی چیزیں شائع اور
 درود اور دعا مقتدی بھی آہستہ آواز سے پڑھتے ہیں ۵

نمازِ جنازہ میں مستحب ہے کہ حاضرین کی تین صفیں کر دی جائیں یہاں تک کہ اگر صرف
 سات آدمی ہوں، تو ایک آدمی ان سے ہم بنا دیا جائے، پہلی صف میں تین آدمی کھڑے
 ہوں، اور دوسری میں دو اور تیسری میں ایک ۵

روزہ

مسلمانوں! جس طرح تم سے پہلے لوگوں
 پر روزہ منانا فرض تھا، تم پر بھی فرض کیا گیا۔
 تاکہ تم متقی بن جاؤ، ورنہ بھی سنتی کے چند
 روزہ اس پر بھی جو شخص تم سے جہاد میں یا سفر
 میں ہو، تو روزہ نہ رکھے، دن سے گنتی پوری
 کر دے، اور جو لوگ روزہ رکھنے کی توفیق
 نہیں دے گئے، ان کے ذمے ایک محتاج کو
 کھانا دینا ہے، اور جو شخص اپنی خوشی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ
 عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى
 الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
 أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ذُكِّرُوا
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 مِّنْ بَآئِهِمْ خُذُوا زِينَتَكُمْ
 لِيُذَكِّرَ الَّذِينَ لَمْ يَفْقَهُوا
 قِيَمَتَهُمْ يَوْمَ هُمْ يَحْشُرُونَ
 قِيَمَتَهُمْ يَوْمَ هُمْ يَحْشُرُونَ

وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ
 كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ تَعْقِرُوا مِصْرَانَ
 الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ
 هَٰذَا لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ
 الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ
 شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّكْرَ فَلْيَصْحَقْهُ
 وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ
 سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ
 يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا
 يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا
 الْعِلْمَ وَتَرْضَوْا وَاللَّهُ عَلِيمٌ
 حَكِيمٌ ۝ وَلَكُمْ تَشْكُرُونَ ۝
 وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي
 فَإِنِّي قَرِيبٌ ۝ أُجِيبُ دَعْوَةَ
 الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا
 لِي وَالْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ
 يَرْشُدُونَ ۝ أَوْحَلْ رَحْمَتُكُمْ
 بَيْلَةَ الصَّيِّمِ الرَّفِيقِ ۝
 سَاعِ كَمَطٍ هَنٍّ بَيَّاسٍ كَمَرٍ
 وَأَنْتُمْ بَيَّاسٌ لِّمَنْ جَعَلَ اللَّهُ
 تَكْوِيْنَكُمْ مَّتَانًا ۝ وَلَنْ يَسْتَكْمِلَ
 قَدْرَ بَا حَلِي كَمَرٍ ۝ وَخَفَا عَنْكُمْ قَائِلٌ
 بَاشِرٌ وَهَنٌ ۝ وَابْنُ خَوَامٍ كَتَبَ اللَّهُ

سے نیک کام کو ناجا ہے، تو یہ اس کے حق
 میں زیادہ بہتر ہے۔ وہ اگر تم سمجھو تو روزہ
 رکھنا بہر حال میں تمہارے لئے بہتر ہے۔
 روزوں کا (مہینہ رمضان کو ہے جس میں
 قرآن بھیجا گیا ہے جس کو یہ صفت یہ ہے
 کہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور سر میں
 ہدایت اور حق و باطل کی تیز کے لئے
 حکم موجود ہیں پس جو شخص اس میں
 مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس مہینہ میں روزہ
 رکھنا چاہیے۔ اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں
 ہو تو وہ ہر روز کے دن سے گنتی پوری کرے
 اللہ تمہارے ساتھ اس کی پناہ چاہتا ہے تمہارے
 ساتھ سختی نہیں کرنی چاہتا اور یہ حکم اس
 غرض سے ہے کہ تم سختی پوری کر لو۔ اور تاکہ
 اللہ تمہارے لئے تم کو جو راہ درست رکھا دی
 ہے۔ اس نعمت پر اس کی بڑائی کرو اور
 تاکہ تم اس کا احسان نہ کرو اور جب آپ سے
 میرے بند سے دریافت کریں تو راز کو
 بتا دیجئے۔ میں ان کے قریب ہی ہوں
 اور ہر ایک کو ان کے لئے واسعہ کائنات
 میں مہربان ہوں، تو قبول کر لیتا ہوں۔ تو ان کو
 چاہیے کہ ہر حکم مانیں اور ہم پر ایمان لیں
 تاکہ وہ سب سے راستے رک لیں۔ مسلمان

لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ
لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ
الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتَمُوا
الضِّيَاءَ إِلَى الْآيِلِ وَلَا تَبَاشِرُوا
هَنَ وَانْشُرْعَا كَيْفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ
تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرُبُوهَا
كَذَلِكَ يَبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ
لِتَتَّقُوا ۝

دبقر۔ ع۔ ۲۳۔ پارہ ۲۵

روزوں کی راتوں میں اپنی بی بیوں کے پاس
جانا تمہارے لئے جائز کر دیا گیا ہے۔ دو تمہارے
اوپر مٹنے بچھو نہ میں اور تم ان کے اڑھنے
بچھو نہ سو، خدا تعالیٰ کو اس کی خبر پہنچی۔
کہ تم خیانت کے گناہ میں اپنے آپ کو مبتلا
کر رہے تھے، خیر اللہ تعالیٰ نے تم پر
عنایت فرمائی اور تم سے گناہ کو دھو دیا
پس اب تم ان سے ہمبستر ہو۔ اور جو تمہیں
خدا نے تمہارے لئے لکھ رکھا ہے، اس
کے حاصل کرنے کی خواہش کرو۔ اور
کہاؤ پیو۔ یہاں تک کہ رات کی کالی دھاری
سے صبح کی سفید دھاری تم کو صاف صاف
دکھائی دینے لگے۔ پھر رات تک روزہ پورا
کرو، اور مسجد میں اختلاف بیٹھے ہو، تو بھی
ان سے ہمبستر نہ ہونا۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں
ان کے پاس بھی نہ بھٹکنا، اسی طرح
اللہ تعالیٰ اپنے احکام لوگوں سے کہوں
کہوں کہ بیان کرتا ہے، تاکہ وہ لوگ
متنبی بنیں ۝

تو دنیا میں جس قدر مذاہب مروج ہیں، ان سب میں فرقہ عبادت سمجھا گیا ہے، مگر
سارے مسلمانوں کے لئے اس کا ایک خزانہ مہینہ مقرر کر دیا ہے، کیونکہ روزے میں
بے شمار فوائد مستعمل ہیں، مثلاً اس سے عجز و انکساری کی صفت پیدا ہوتی ہے، روزہ دار
کو روزہ کی قدر آتی ہے، روزہ کی مطلوبتیں بڑھتی ہیں، مصلحتیں بڑھتی ہیں، غشہ ہوتا ہے اور

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ روزہ دار اُن لوگوں کی حالت کا اندازہ کر سکتا ہے جن کو پیٹ
بھر کر روزی نصیب نہیں ہوتی۔ روزے کو داخل عبادت کرنے سے شارع کی اصلی غرض
یہ ہے کہ مسلمان بھوک اور پیاس ضبط کرنے پر قادر ہوں۔ اور چست و چارک اور صبر و
ضابطہ قوم بنیں۔

روزہ اسلام کا قیصر اکن ہے اور اس کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ بعض
علماء نے اس کے لیے انتہائی فضائل دیکھ کر اس کو نماز جیسی عظیم الشان عبادت پر ترجیح
دی ہے۔ اس کی فضیلت میں بہت سی احادیث بھی وارد ہیں، چنانچہ ترمذی میں مذکور ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں رمضان کی پہلی رات ہوئی شیاطین اور سرکش
جن جکڑ دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، کوئی دروازہ
اس کا کھلا نہیں رہتا۔ اور حجت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، کوئی دروازہ
اس کا بند نہیں رہتا۔ اور ایک منادی پکارتا ہے۔ اسے طالب خیر سامنے آ۔ اور اسے
طالب شر رک جا۔ اور اللہ لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔ اور یہ نماز اور آگاہی ہر روز
ہوتی ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
شعبان کے آخری دن میں ہم لوگوں سے خطاب کر کے فرمایا۔ اے لوگو! تم پر سایہ ننگ ہو
ہے۔ ایک بزرگ مہینہ ایک مبارک مہینہ ایسا مہینہ جس میں ایک رات ہے جو بہتر ہے
ہزار مہینوں سے۔ اللہ نے اُس کے روزے سے تم پر فرض کئے ہیں۔ اور اس کی راتوں کو عبادت
کو تائید قرار دیا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں اللہ کا تقرب چاہے۔ کوئی نفل عبادت
کرے۔ وہ شام اُس شخص کے ہوگا۔ جو اوّل دن میں فرض ادا کرے۔ اور جو اس مہینے میں ایک
فرض ادا کرے وہ شام اُس شخص کے ہوگا۔ جو اور دو دن میں ستر فرض ادا کرے۔ یہ مہینہ صبر کا
مہینہ ہے۔ اور صبر بدرجہت ہے۔ یہ مہینہ یکجا عبادت کرنے کا اور نفل کی کما لے کا ہے۔ یہ مہینہ
سیلے جس میں بہمن کا مذق بڑھایا جاتا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں کسی روزہ دار کی روزہ نشانی
کرے۔ اُس کے سب نیکو بخش دیئے جائیں گے۔ اور دوزخ سے آزاد کر دیا جائیگا۔ اور جس کو

اسی قدر ثواب ہے گا۔ جتنا اس روزہ دار کو بے اس کے کہ اس روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی
 کی جائے۔ حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ہم میں سے ہر شخص
 اس قدر نہیں پاتا جس سے روزہ دار کی روزہ کشائی گوارا ہو کہ اللہ ہی ثواب میں ہر شخص کو بھی
 دے دے۔ جو کسی روزہ دار کی روزہ کشائی ایک گھونٹ پانی یا ایک چھوٹا سا سے سے کرے
 اور جو سیر ہو کر کھلائے۔ اللہ اس کو میرے جوش سے ایسا شربت پلائے گا کہ پھر سیر
 نہ ہو گا۔ آخر جنت میں داخل ہو گا۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کا شروع پہنچا عشرہ رحمت
 ہے۔ اور درمیان مغفرت ہے۔ اور اس کا آخر آزادی ہے۔ روزخ سے جو کوئی اس
 مہینے میں اپنے غلام سے کم کام لے گا۔ اللہ اس کو بخش دے گا۔ اور روزخ سے آزاد
 کرے گا۔ مشکوٰۃ علاوہ انہیں اور بہت سی احادیث ہیں جن سے روزہ کی فضیلت ثابت
 ہوتی ہے ۵

شعبان کی انتیسویں تاریخ کو لوگوں پر واجب کفایہ ہے کہ مسلمان کا چاند دیکھنے کی
 کوشش کریں۔ اگر چاند نظر جائے تو صبح کو روزہ رکھیں۔ ورنہ یہ خیال کر لیں کہ شعبان کا مہینہ
 تیس دن کا ہو گا۔ رمضان کے چاند میں صرف ایک آدمی کی خبر مقبول ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ
 خبر دینے والا مسلمان عاقل و بالغ ہو اور اپنے دیکھنے کی خبر دے۔ اور مطلع اخبار الودود لیکن
 عید الفطر کا چاند جبراس کے کہ دو متقی پہنچا۔ مرد یا ایک مرد اور ایک عورت قاضی کے
 پاس گواہی دیں ثابت نہ ہو گا۔ یہ بھی اس وقت جب مطلع صاف نہ ہو۔ اور اگر مطلع صاف
 ہو۔ تو رمضان اور فطر دونوں میں دو آدمیوں کا کہنا کافی نہ ہو گا۔ بلکہ اس قدر آدمیوں کی شہادت
 سے یقین یا گمان غالب ہو جائے گا۔

چاند کا ثبوت نجوم کے قواعد سے جیسا جنتری وغیرہ میں لکھا جاتا ہے کسی طرح نہیں ہو سکتا
 اور نہ ہی کسی تجربہ سے ثابت ہو سکتا ہے۔ خواہ وہ تجربہ کیسا ہی معتبر کیوں نہ ہو۔ ہمارے علمی
 روایت ہیں ثابت نہیں ہو سکتی حدیث میں آیا ہے رَاٰ اَیُّمُوهٖ قَصُوْا وَاِذَا
 رَاٰ اَیُّمُوهٖ قَصُوْا رَاٰ اَیُّمُوهٖ قَصُوْا یعنی چاند دیکھ کر روزہ رکھو۔ اور چاند دیکھ کر قطع کر دو۔
 جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو یا عورتیں حیض و نفاس میں ہوں یا حمل سے ہوں یا بچے

کو دودھ پلائی ہوں، اور خوت ہو کر، روزے کی وجہ سے نیچے کو نذران پہنچے گا۔ تو یہ رب کو
 روزہ سو فوٹ رکھیں، جب عذر جاتے ہیں، تو روزوں کی تمنا رکھیں، یہاں بھر میں پوسے
 کر لیں، چاہیں ایک دم رکھیں چاہیں تھوڑے سے تھوڑے سے کر کے کئی دفعہ پوسے کر لیں، جو شخص
 اس قدر بڑھا غنیمت ہو کہ، روزے کی طاقت نہ رکھتا ہو، اسے روزہ معاف ہے ہر روز
 کے عموماً وہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کرے، یا ہر روز صدقہ فطر کی مقدار دیا کرے
 اگر روزہ سے کسی مرض کے پیدا ہو جانے کا خوف ہو یا جان و بدن کا خوف ہو رشک کوئی
 دشمن کہے کہ اگر تو روزہ رکھے گا، تو میں تجھ کو مار ڈالوں گا یا تیرا کوئی عضو کاٹ ڈالوں گا،
 یا کسی کو یہ معلوم ہو جائے، کہ دشمنان میں کسی دشمن دین سے ٹھٹھا پڑے گا، یا ابوک بستر
 غلبہ ہو کہ کچھ نہ کھانے سے جان جاتی رہے، یا عقل میں فتور آجائے، یا پیاس کی ایسی شدت
 ہو، یا بیہوشی کی حالت پیدا ہو جائے تو ان سب صورتوں میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

روزہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک کھانے
 پینے اور عورتوں کی سہبتی سے کناہ بخشی رہے، عذہ بیمار سی کے باعث تھے کریں، تو روزہ
 کی تمنا لازم آئے گی، روزہ خود بخود قے ہو جانے سے خواہ منہ نہ کرے، یا کم روزہ سے ہر
 نقصان نہ آئے گا، روزہ میں خوشبو لگانا، سر میں تیل ڈالنا، سر نہ لگانا، دھندلکھنا، چہنہ
 گوانا، مسواک کرنا، نگلی کرنا، غسال کرنا، ناک میں پانی ڈالنا یہ سب باتیں درست ہیں، لیکن
 زیادہ مبالغہ نہ کرنا چاہیئے۔

روزہ کی حالت میں بوی کا بوسہ لینا جائز ہے، جسم سے جسم ٹکنا بھی درست ہے
 مگر جو ان سب صبر آدمی کو درست نہیں، اگر کسی کو رات کو نہانے کی ضرورت ہوئی، تو بہتر یہ
 ہے، کہ رات کو ہی نہائے، روزہ صبح کو بھی نہانے سے روزہ سے میں کچھ نقصان واقع نہ ہوگا
 جو شخص عموماً ایسا کام کرتے ہیں، روزہ ناسد ہو جاتا ہے، تو اسے ایک غلام آزاد کر دینا چاہیئے
 اگر غلام آزاد نہ کر سکے تو دو مہینے کے لیے دسپے روزہ سے رکھے، یہ بھی نہ ہو سکے، تو ساتھ
 محتاجوں کو پیٹ بھر کر کھلائے، اور اگر روزہ بھی رکھ لے، تو ثواب ملے گا، اگر اب کے باعث
 وقت معلوم نہیں ہوا، روزہ کھول لیا، اور پھر سورج نکل گیا، تو روزہ سے کی تمنا رکھنی ہوگی

مگر اس روز بھی مفطرات روزہ سے اجتناب لازم ہے۔ محالیت سفر میں خواہ جائز سفر ہو یا ناجائز بے مشقت ہو یا بامشقت ہر حال میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ مگر بے مشقت سفر میں مستحب ہی ہے کہ روزہ رکھ لے۔ ہاں اگر چند لوگ اس کے ہمراہ ہوں اور وہ روزہ نہ رکھیں اور تنہا اس کے روزہ رکھنے میں کوئی غیر کے انتظام میں تکلیف ہو تو پھر نہ رکھے، شک کے دن روزہ نہ رکھنا چاہیے۔ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ لیکن جہتر یہ ہے کہ بے نیت نفل روزہ رکھ لے ممانعت فرضی روزہ میں ہے۔

سحری کھانا مسنون ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سہارے سے وہ یود و نضار ہی کے روزوں میں سحری کا فرق ہے۔ ہم سحری کھاتے ہیں وہ نہیں کھاتے۔ مستحب یہ ہے کہ صبح صادق سے تیزی و پیچھے سحری کھائے۔ بہت پہلے کھا لینے میں سحری کا ثواب نہیں ملتا۔ اسی طرح روزے کے افطار میں جلدی کرنا یعنی دلت آجانے کے بعد تاخیر نہ کرنا مستحب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تک مسلمان افطار میں جلدی کرتے ہیں گے۔ دین کو غلبہ ہوگا۔ نیز فرمایا ہے کہ خدا فرماتا ہے۔ مجھے انہی میں جلدی کرنے والے بندے بہت پیارے ہیں۔ افطار کے وقت یہ دعا پڑھنی مسنون ہے اللّٰهُمَّ لَكَ حَسَنَاتٌ وَكَأَنَّ رَتَبَةً قُلْتَ أَفْطَرْتُ رَأْسَ خَدَّيْ نِي تَرَسَ سِي لَشَ رَزَه رَكْنًا دَر تَرَسَ رَزَقٍ سَيِّئًا فَمَا كَيْفَا اس کے علاوہ حدیثوں میں اور دعائیں بھی مرقوم ہیں۔

رمضان کا مہینہ چونکہ عبادات کے لئے زیادہ موزوں ہے اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے میں بہ نسبت اور مہینوں کے عبادت کا زیادہ اہتمام فرماتے تھے۔ خصوصاً آخری عشرہ میں، آخری عشرہ کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ لیلۃ القدر اکثر اسی عشرہ میں پڑتی ہے جس کی نسبت قرآن مجید میں واہ و ہوا ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کے علاوہ یہ زمانہ مہارک کا اخیر ہوتا ہے۔ اور قاعدے کی بات ہے کہ جب کوئی عزیز جانے لگتا ہے اور اس کے جنبہ واپس آنے کی امید نہیں ہوتی۔ تو اس کے پاس زیادہ نشست و برخاست کی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عمر کے آخری۔ رمضان میں جس دن اعتکاف فرمایا۔

اعٹکات کی حکمتیں علماء نے بہت کچھ بیان کی ہیں، منجملہ ان کے یہ جب مسجد میں رہیں تو بڑی بات یہ ہوگی کہ ہر وقت کی نماز جماعت سے ملے گی، اور دوسرے اور لغویت سے بھی بچے گا، جو مسجد میں نہیں ہو سکتے، نہایت افسوس اور پنج کا منہ نام ہے کہ عتکات جیسی پسندیدہ عبادت اور مرغوب سنت اس زمانہ میں ایک قلمہ تک کر دی گئی ہے، اس کو یہ سب نہیں کہ لوگ اپنی ضروریات کو ترک کر کے ہر دن عتکات میں مشغول ہو جاتے ہیں، بلکہ اس سے یہ مطلب ہے کہ جو لوگ بیچارہ رہتے ہیں، وہ تو اسے ترک نہ کریں، عمر بھر میں ایک آدھ دفعہ ہی کر لیا کریں :

اعٹکات کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں (۱) مسجد میں ٹھہرنا خواہ اس مسجد میں جو تہمتی نمازیں ہوتی ہوں یا نہ ہوتی ہوں (۲) بہ نیت اعٹکات ٹھہرنا (۳) حیض و نفاس اور جذبات سے پاک ہونا، اعٹکات کے لئے مسجد میں ایک علیحدہ جگہ مقرر کر کے فجر کی نماز پڑھ کر وہاں داخل ہونا چاہیئے، حاجات ضروریہ کے علاوہ مسجد سے باہر نہ نکلیں، حتیٰ کہ کسی کی عیادت کو بھی نہ جائیں، دفن میت اور جنازہ کے واسطے بھی باہر جانا درست نہیں، اعٹکات کی حالت میں عورت سے ہمبستر نہ کریں، اور نہ بیس، معاونت نہ کریں، بیابا نہ کسی ضرورت کی وجہ سے اعٹکات کو توڑ دے تو اس کی قضا لازم ہو جاتی ہے، عورتوں کو بھی عتہ نہ بیٹھنا سنت ہے، مگر ان کے لئے بہتر یہ ہے کہ گھر میں اعٹکات بیٹھیں، حالت عتکات میں قرآن پڑھنا، حدیث کا حق پڑھنا، اذان دینا، فتوے لکھنا، خطبہ پڑھنا، دینی باتوں کی نظم و دینا، کپڑے بدلتا، سجاوٹ وغیرہ کی تمام ضروری مختصر باتیں کرنا، کھانا پینا سب درست ہے، رمضان کے علاوہ کچھ فضیلتی روزے بھی ہیں، جو آنحضرت ﷺ نے علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی سنت تھے، چنانچہ عرفے کا روزہ، محرم کی دسویں تا یثرب کا روزہ، ہر مہینے کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں کا روزہ مسنون ہے، علاوہ ان میں شوال کے مہینے میں عید کے بعد چھ دن روزہ رکھنا، دو شنبہ اور پنجشنبہ کا روزہ رکھنا مستحب ہے :

نفل روزہ اگر رکھ کر تو روزہ جیسے، تو کفار و کافروں کو نہیں آتا، البتہ تمنا واجب ہوتی ہے کہ چونکہ نفل روزہ جب رکھ لیا جائے تو اس کو پورا کرنا لازم ہو جاتا ہے :

جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں ایک نہایت ہی برکت والی رات ہے جس میں عبادت کرنا ہر مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔ اسی کو شبہ القدر کہتے ہیں اس رات کی تسبیح میں شارع علیہ السلام سے کوئی قول فیجمل منقول نہیں بنیادی شریف کی ایک روایت میں آیا ہے کہ کثرت رات رمضان کی کیسیوں یا تیسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا انتیسویں تا سب کی راتوں میں پھرتی ہوئی ہر سال ہوا کرتی ہے۔ اکثر علماء کا قول ہے کہ وہ تیسویں رات ہی ہے :

زکوٰۃ

اور نماز پڑھا کرو۔ اور زکوٰۃ دیا کرو۔
اور نماز پڑھنے والوں کے ساتھ رکعت
(سے) نماز پڑھا کرو :

اور نماز پڑھا کرو۔ اور زکوٰۃ دیا کرو۔
اور زکوٰۃ دینے والوں کو جو بھی تم اپنے لئے رہے
(سے) پہلے کر لو گے۔ اس کے ثواب کو تم
اللہ کے یہاں پاؤ گے :

اور اللہ نے اہل کتاب سے فرمایا
کہ تم اگر نماز پڑھتے رہو اور میرے رب
پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرو
اور اللہ کو قرض حسنہ دو تو میں تمہارے
ساتھ ہوں اور بیشک میں تمہارے گناہ
تم سے مٹا دوں گا اور ضرور تمہیں ایسے
باغوں میں داخل کروں گا جن کے درختوں
کے (نیچے نہیں بیٹھیں)

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا
الزَّكَاةَ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ

(بقرہ ۵۰-۵۱- پارہ ۱۴)

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا
الزَّكَاةَ وَمَا تَقَدَّمُوا لِنَفْسِكُمْ
مِنْ خَيْرٍ جَدُّوهُ عِنْدَ اللَّهِ
(بقرہ ۱۳- پارہ ۱۴)

وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ لَئِنْ
أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ
وَأَقَرَضْتُمْ بِرُسُوقِي وَعَزَرْتُمُوهُمْ
وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا
لَّأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

(بقرہ ۱۷۷-۱۷۸- پارہ ۱۴)

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ
وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ
أَلِيمٍ ۚ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ
جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ
وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا
مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ۚ

(التوبہ - مع ۵ - پارہ ۵ - ۱۰)

جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے رہتے ہیں
اور اس کو راہِ خدا میں خرچ نہیں کرتے، کچھ
روز قیامت کے عذاب و دنا کی خوشخبری
سنادو۔ جس دن اُس سونے چاندی کو دوزخ
کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر اُس آگ کے
پاتھروں اور اُن کے پلوں اور اُن کی پیٹھیں داغی
جائیں گی۔ اور کہا جائے گا یہ ہے جو تم نے
اپنے لئے جمع کیا تھا، آج اپنے جمع کئے کا
مزدہ لے لیں۔

زکوٰۃ کے معنی لغت میں ظہارت اور برکت اور بڑھنے کے ہیں۔ اور شریعت میں اپنے مال
کے اُس جزو کا جس کو شریعت نے مقرر کر دیا ہے۔ کسی مستحق کو مالک بنادینے کا نام ہے۔ چونکہ
اس فعل سے مال پاک ہو جاتا ہے۔ اور اس میں حق تعالیٰ کی طرف سے برکت عنایت ہوتی ہے
اور اس مال کی دنیا میں ترقی ہوتی ہے، اور آخرت میں اللہ تعالیٰ اس کا دس گنا بلکہ اس سے بھی
زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے، اس لئے اس کا نام زکوٰۃ رکھا گیا۔

زکوٰۃ اسلام کا ایک بڑا رکن ہے، اور اس کی فرضیت قطعی ہے، منکر اس کا کافر و ذلیل
فاسق ہے، قرآن مجید میں بیس جگہ اس کا ذکر نماز حبسی عظیم شانِ عبادت کے ساتھ آیا ہے۔ اور
بہت سی جگہ اس کو علیحدہ ذکر بھی ہے۔ احادیث میں کثرت سے اس کی فضیلت مذکور ہے۔ اور
اس کے ادا کرنے والوں کو دلکش اور سچے وعدوں سے عزت دی گئی ہے، اور نہ ادا کرنے والوں
کو ایسے ایسے سخت عذاب کی خبر دی گئی ہے، جس سے دل کانپ اٹھتے ہیں، چنانچہ صحیح بخاری
میں ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کو اللہ مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ
کے، تو اس کا مال قیامت کے دن سانپ کی شکل میں ظاہر کیا جائے گا، اور اُس شخص کو بھست
اور کچے گاہ میں تیرا مال ہوں۔

وجوب زکوٰۃ کی شرطیں

۱۔ مسلمان ہونا۔ کا فرقہ زکوٰۃ فرض نہیں ہے
۲۔ بالغ ہونا۔ نابالغ پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ خواہ اس کی

لگ میں کتنا ہی مال ہو ۛ

۳۔ مال ہونا۔ مجنون پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ اور نہ اس شخص پر جس کے مال میں کوئی مرتعی پیدا ہو گیا ہو۔ اور اس سبب سے اس کی عقل میں فتور کیا ہو۔ جنون در عقل میں اس قدر فرق ہے کہ شخص عقل اگر لویا سال بھر رہے گا۔ تو زکوٰۃ فرض نہ ہوگی۔ اگر سال سے کم رہے۔ تو خود سمجھا جائے گا۔ اور زکوٰۃ دینی پڑے گی۔ اصلی جنون کا ہر حال میں عتبہ ہوگا۔ خواہ سال بھر رہے۔ یا نہ رہے۔ مثلاً کسی کو سال میں ایک دو مرتبہ جنون ہو جائے۔ تو اس سال کی زکوٰۃ بھی فرض نہ ہوگی۔ اور سال کی ابتداء ذوال جنون کے بعد ہوگی ۛ

۴۔ زکوٰۃ کی فرضیت سے وقت ہونا۔ دارالاسلام میں ہونا۔ جو شخص زکوٰۃ کی فرضیت سے وقت نہ ہو۔ اور دارالاسلام میں بھی نہ رہتا ہو۔ اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ۛ

۵۔ آندہ ہونا۔ قدام پر زکوٰۃ فرض نہیں ۛ

۶۔ ایسی چیز کے نصاب کا مالک ہونا۔ جو ایک سال تک قائم رہتی ہو۔ جو چیز ایک سال تک قائم نہ رہتی ہو۔ جیسے گٹری، کھیرا، خر بوزہ، تہ بوزہ اور باقی ترکاریاں وغیرہ اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ۛ

۷۔ ہر ایک سال کا مل کا گنہ جانا۔ بغیر ایک سال کے گنہ سے زکوٰۃ فرض نہیں ۛ
۸۔ سال کے شروع اور آخر میں نصاب کا پورا ہونا۔ اگر شروع یا آخر میں نصاب کا پورا نہ ہو جائے۔ تو زکوٰۃ فرض نہ ہوگی۔ درمیان سال کی کمی محسوب نہیں ۛ

۹۔ سال کا قرض سے مفید نہ ہونا۔ یعنی کسی کے ذمے اگر قرض رہے ہو۔ کہ اس کے ادا کرنے کے بعد نصاب قائم نہیں رہتا۔ تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ مگر خود نہ موصول ہی ہو۔ قرض میں مثلاً۔ چھوٹا ہے ۛ

۱۰۔ مال اپنی اصلی ضرورتوں سے زائے ہو۔ جو مال اصلی ضرورتوں کے لئے ہو۔ جس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ مال کا اپنا یا اپنے زکیل کے ملک و قبضے میں ہونا۔ جو مال ملک اور

سو نے کے نصاب کا اعتبار کیا جائے گا ۔

سو نے چاندی در تہ - فی بالوں کا جو نصاب بیان کیا گیا ہے ، اس نصاب سے اگر
کچھ مال نہ یاد ہو جائے ، تو وہ نہ یاد دہانی کے نصاب کے پانچویں حصے کے برابر ہے ، اس پر
زکوٰۃ ہوگی ، ورنہ نہیں ۔

اگر کسی کے نصاب میں سو نہ در چاندی دونوں حصے ہوئے ہوں تو جو نہ یاد ہو گا ، انہی کا
اعتبار کیا جائے گا ، یعنی اگر سو نہ یاد دہانی کے نصاب کا ورنہ چاندی نہ یاد دہانی
ہے ، تو چاندی کے نصاب کا زیور کی زکوٰۃ سو نے چاندی کی طرح دی جاتی ہے ۔

جس کے پاس چالیس بکریاں یا بھیریاں ہوں ، اور ان پر پورا
سال گزر جائے ، تو ایک بکری یا بھیریا اس کی قیمت زکوٰۃ

میں دے ، ایک سو بیس تک یہی یک بکری یا بھیریا ہوگی ، چھرب سو بیس کے آگے دسویں
تک وہ بکریاں یا بھیریاں ، اور دوسویں سے تین سو تینا نوے تک تین بکریاں یا بھیریاں ، اور چار
سویں سے چار بکریاں یا بھیریاں ، اور چار سو سے زائد ہوں ، تو ہر سو میں یک بکری یا بھیریا کے
حساب سے زکوٰۃ دینی ہوگی ، اگر نہ یاد دہانی سے کہ چھ سو ، تو اس پر کچھ نہیں ، لیکن شرط یہ ہے کہ
غبنکل میں جرتی ہوں ، گھر میں کھڑی ہو کر معاش ، تو ان پر زکوٰۃ نہیں ، بھیریا بکری کی زکوٰۃ بھی
نہ یاد دہانی کی قیمت نہیں ، ہاں ایک سال سے کم بچہ نہ ہونا چاہیئے ۔

گائے اور بھینس دونوں ایک قسم کے ہیں ، اس لئے دونوں کا نصف بھی ایک سے
یعنی تیس سال سے کم میں زکوٰۃ نہیں ، اگر دونوں کو ملنے سے نصاب پورا ہوتا ہو ، تو دونوں
کو ملا لیں گے ، مثلاً تیس گائیاں ہوں اور دس بھینسیں تو دونوں کو ملا کر تیس کا نصاب پورا کر لینگے
مگر زکوٰۃ میں وہی جو ذرا دیا جائے گا جس کی تعداد نہ یاد دہانی ہوگی ، اگر دونوں برابر ہوں ، تو ہر
نصف دے ، تیس گائے بھینس میں ایک گائے یا بھینس کا بچہ جو پوسے یک برس کا ہو ، نصاب
تک پہنچ جائے ، پھر چالیس پر پوسے دو برس کا بچہ دیتا پڑے گا ، گنستہ تک یہی حالت
رہے گی ، جب ساڑھ ہو جائیں ، تو ایک ایک برس کے دو بچے دیئے جائیں گے ، جب ساڑھ
سے زیادہ ہو جائیں تو ہر تیس میں یک برس کا بچہ اور ہر چالیس میں دو برس کا بچہ دینا ہوگا ۔

اونٹوں میں پانچ سے کم پرز کو اتار نہیں۔ پانچ ہو جائیں۔ تو ایک بکری زیادہ دی جائے گی۔
 چوبیس تک یہی حالت رہے گی۔ جب پچیس ہو جائیں تو ایسی اونٹنی زکوٰۃ میں دی جائے گی۔
 جس کو دوسرا برس شروع ہو۔ پینتیس تک یہی حالت رہے گی اور چھتیس میں ایک ایسی اونٹنی
 دینی پڑے گی۔ جس کو تیسرا برس شروع ہو چکا ہو۔ جب چھیالیس ہو جائیں گے۔ تو ایک ہی
 اونٹنی جس کو چوتھا برس شروع ہو چکا ہو۔ پھر جب اسیٹھ ہو جائیں۔ تو ایسی اونٹنی جس کو پانچواں
 برس شروع ہو۔ جب چھتر ہو جائیں تو وہ اونٹنیاں جن کو تیسرا برس شروع ہو۔ جب اسیٹھ سے
 ہو جائیں۔ تو وہ اونٹنیاں جن کو چوتھا برس شروع ہو۔ ایک سو میں تک یہی حال رہے گا۔
 جب اس سے زائد ہوں گے۔ تو زیاتی کا حساب نئے سرے سے شروع ہو گا۔

عشر یعنی زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ | زمین کی پیداوار سے کھیتی اور دھتوں
 کے پھل اور شہد سے مراد ہے۔ ان

تمام چیزوں کا عشر نکالنا فرض ہے۔ اس کے واجب ہونے میں کسی شتاب کی ضرورت نہیں۔ قبیل
 و کثیر ہر چیز میں عشر واجب ہوتا ہے۔ بشرطیکہ ایک صاع سے کم نہ ہو۔ اس میں یہ شرط بھی نہیں
 کہ وہ چیز ایک سال تک بقی رہ سکے۔ جو چیزیں باقی نہ رہ سکیں۔ ان میں جو عشر واجب ہے۔ اور
 نہ ہوا ایک سال گزارنے کی امید نہ ہے۔ اگر کسی زمین میں سال کے اندر دو مرتبہ کاشت کی جائے
 تو ہر مرتبہ کی پیداوار میں عشر واجب ہو گا۔ عشر واجب ہونے کے لئے غائل ہونے کی بھی ضرورت
 نہیں اور نہ آنا ہونا شرط ہے۔ ورنہ زمین کا مالک ہونا۔ اگر وقف کی زمین ہو یا کرمیہ کی۔ تو
 اس پر پیداوار پر بھی عشر واجب ہے۔

جو زمین خراب نہ ہو۔ اور بارش یا دریا کے پانی سے پہنچی جائے تو اس کی پیداوار میں
 عشر فرض ہے۔ اور جو کنوئیں سے پہنچی جائے اس میں نصف عشر یعنی بیس حصہ درمست
 اگر کوئی زمین دونوں قسم کے پانیوں سے پہنچی جائے۔ تو اس میں کثیر کا اعتبار ہو گا۔ یعنی اگر
 نہ زیادہ تر بارش یا دریا کے پانی سے پہنچی گئی ہے۔ تو عشر دینا پڑے گا۔ ورنہ نصف عشر
 اگر دونوں قسم کے پانی برابر ہوں تو بھی نصف عشر دینا ہو گا۔

مصارف زکوٰۃ

مصارف زکوٰۃ کے بارے میں ایک جامع آیت قرآن

میں یوں ہے: **وَرِثَیْمًا صَدَقَاتُ لِفُقَرَاءٍ**

**وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمَوْلَافَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ
وَالْخَارِصِينَ وَفِي مَبْنِیِّ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ
فَبِرِّضَتٍ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَسِیْبٌ ۝**

یعنی صدقہ کا مال تو صرف فقیروں کا حق ہے اور محتاجوں کا ہر مال

کا، کنوؤں کا جو خیریت کے ذریعہ پر مقرر ہیں، اور ان لوگوں کا جن کے دلوں کو پرچونا منظور ہے

اور نیز غلاموں کی آزادی میں خرچ کرنے کے لئے اور قرضہ داروں کے قرضے میں، نیز خدا کی راہ

یعنی مجاہدین کے سامانہ و ساریاں میں اور مسافروں کے ذریعہ میں یہ اللہ کے ٹھیکہ داروں کے حقوق

ہیں، اور اللہ جانتے والا اور صاحب تدبیر ہے ۝

اس آیت میں تین قسم کے لوگ بیان ہوئے ہیں جن کو صدقہ کا مال دینا چاہیے، یعنی

فقیر، مسکین، عاملین صدقہ، موقوفہ القلوب، غلام، قرضہ دار، فی سبیل اللہ، مسافر یا عسکر

زکوٰۃ، ابتداً اسلام میں جاری تھے، اب ان میں سے تین صرف متروک ہیں، ایک عاملین زکوٰۃ

یعنی وہ لوگ جو زکوٰۃ کے وصول کرنے پر متعین ہوئے تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے

عہد خلافت میں چونکہ اسلامی سلطنت بہت وسیع ہو گئی تھی، اور وہاں زکوٰۃ کا تحفظ و تحریک

سے ہو سکتا تھا، اس لئے انہوں نے مال زکوٰۃ امت میں جمع کرنا موقوف کر دیا، اور حکم

ایا کہ لوگ بطور خرد زکوٰۃ مانگیں کریں، چنانچہ اسی وقت سے یہ دستور جاری ہے کہ لوگ

بطور خرد زکوٰۃ دیتے ہیں، زکوٰۃ بہت مال کا نام ہے، اور نہ اس پر عاملین ٹہنتے ہیں،

دوسرے وہ نو مسلم جن کی ذلیلت و سبب منظور تھی، یہ لوگ تھے جو اسلام میں مسرت زکوٰۃ

سمجھتے تھے، کیوں کہ ان دنوں اسلام غنی و ثروتمند تھا، اور لوگوں کو عدم غریب و غنا کرنے کی

محنت ضرورت تھی، لیکن جب اسلام قوی ہو گیا، تو اس کی ضرورت نہ رہی، تیسرے وہ غلام

غلام جو قید غلامی میں گرفتار ہوں، یہ لوگ بھی ہمارے ملک میں مسرت زکوٰۃ نہیں، اب باقی

رہائیں، پانچ قسمیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے اور

۱۔ فقیر یعنی وہ شخص جو کسی ایسے میں بکے غلبہ کا مالک نہ ہو۔ جس پر نہ کوئی قرض ہو تو ہے

مگر بالکل تہی دست بھی نہ ہو۔

۲۔ مسکین یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ حتیٰ کہ دوسرے وقت کو کچھ بھی

نہ ہو۔

۳۔ فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں۔ اس سے مراد وہ مہاجرین ہیں جو فلسطین کے باعث

لشکر اسلام کے ساتھ جہاد کے لئے نہ جاسکتے ہوں۔ وہ لوگ بھی اس میں داخل ہیں جو بار بار حج

حج اپنے گھر سے نہ کئے ہوں۔ اور اثنائے راہ میں کسی سبب سے مفلس ہو جائیں۔ درحج کے لئے

نہ جاسکیں۔ یا جو لوگ طلب علم کرتے ہوں۔ اور بے سامانی اور نفوس بن کو پریشان کرنا ہو۔

۴۔ مسافر یعنی وہ شخص جس کے ملک میں مال ہو مگر باغفل اس کے قبضہ میں نہ ہو۔

یعنی مسافر چاہے اپنے گھر میں مالدار ہی ہو۔ مگر حالت سفر میں ضرورت کے وقت سے اس

زکوٰۃ لینا جائز ہے۔

۵۔ قرض یعنی وہ شخص جو کسی کا قرض ادا کرنا چاہتا ہو۔ اور اس کے پاس اس قدر مال

نہ ہو کہ اس قرض کو ادا کر سکے۔ تو اس کو زکوٰۃ کا مال دیا جائے تاکہ اپنے قرض کو ادا کر

قرض ادا کر کے اس باریختیم سے سیکہ و ش ہو جائے۔

زکوٰۃ دینے والے کو اختیار ہے کہ ان اقسام میں سے جس قسم کو چاہے اپنی زکوٰۃ

کا مال دے۔ یہ ضروری نہیں کہ ان تمام اقسام کو دے۔

زکوٰۃ کا مال ان مصارف کے سوا اور کسی کام میں صرف نہ کیا جائے۔ نہ تو کسی میت

کنفن سے بنایا جائے۔ اور نہ میت کا قرض اس سے ادا کیا جائے۔ اور نہ اس سے مسجد

بنائی جائے۔ اور نہ ہی یہ مال کسی ایسے شخص کو دینا چاہیے جس سے زکوٰۃ دینے والے کو

ابوت یا نبوت کا تحقق ہو۔ یعنی باپ اور دادا ہر دو اور غیرہ کو والدینا۔ نہ نانی وغیرہ کو والدین

مشی۔ پوتا۔ پوتی وغیرہ۔ کسی طرح اس کو بھی نہ دینا چاہیے جس سے نہ حقیقت کا تحقق نہ

پس شوہر اپنی بی بی اور بی بی اپنے شوہر کو زکوٰۃ کا مال نہیں دے سکتی۔

مذکورہ بالا افراد کے سوا باقی ہر شخص کو مال زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ مگر ہر چیز پر

کہ گنہ سپنے عزیزوں میں کوئی مستحق زکوٰۃ نہ ہو، تو اس کو دیا جائے، اگر نہ ملے، تو اپنے دوستوں کو جو محتاج ہوں، اور ان کے بعد پڑوسیوں کا حق ہے، اگر یہ خیاں ہو، کہ اس کے اعزاء، بکوتہ کار و پیہہ سینے کو بڑا مانیں گے، تو حق کو نہ بدٹائے کہ میں تم کو زکوٰۃ کا مال دیتا ہوں، کیونکہ زکوٰۃ کی صحت میں یہ شرط نہیں کہ جس کو دیا جائے، اُس سے یہ بھی کہہ دیا جائے، کہ یہ زکوٰۃ کا مال ہے، مگر نا سمجھ بچوں کو نہ دے، بلکہ سمجھدار اذباغ بچوں کو دے ۛ

ۛ اہل اساداس کے خدمت کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں، اور نہ ہی کافر کو دینا جائز ہے، اسی طرح بنی ہاشم کے تین خاندان کے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، اول حضرت عباسؓ کی اولاد، دوم حارث کی اولاد، سوم ابو طالب کی اولاد، سادات بنی فاطمہ اور سادات علویہ اس تیسرے خاندان میں شامل ہیں ۛ

جو شخص مستحق زکوٰۃ نہ ہو، اگر اُسے جانے بوجھے زکوٰۃ دی جائے، تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، بلکہ وہ بارہ دین پڑے گی، ہاں اگر توفیقیت اور نعلی میں نا مستحق کو زکوٰۃ دے گا، تو زکوٰۃ دے دیا جائے گی، کسی فقیر کو زکوٰۃ کا مال بقدر نصاب یا اس سے زیادہ دینا مکرمہ ہے، البتہ اگر قریہ نہ ہو، یا کثیر العیال ہو تو جائز ہے، اسی طرح زکوٰۃ کا مال دوسرے شہر میں بھیجنا مکرمہ ہے، مگر اس صورت میں کہ اس کے محتاج، اعزاء دوسرے شہر میں سہتہ ہوں، یا دوسرے شہر میں زیادہ محتاج لوگ ہوں، یا وہاں کے لوگ زیادہ پیریزگار ہوں، البتہ وہ شرب سے نازا مسلم میں زکوٰۃ بھیجنا مکرمہ نہیں، اسی طرح غائب غنموں کے لئے بھی دوسرے شہر میں زکوٰۃ بھیجنے کو نہیں بلکہ متحسن ہے ۛ

ح

ۛ اسے سارا، لہ کے لئے حج و عمرہ پورا کر دے اور گھر راستے میں کمرہ خاں، تو قربانی کر دے، جہیز فقیرانہ کے لئے خوب سے قربانی قرین کا کتبہ نہ بھیج جائے، پے

وَسَيُؤْتِي الْحَبِجَّ وَالْعُمْرَةَ
وَيُؤْتِي الْفَقِيرَ وَالْمَسْكِينُ
وَيُؤْتِي الْمَسْكِينُ وَالْمَسْكِينُ
وَيُؤْتِي الْمَسْكِينُ وَالْمَسْكِينُ

اَلْهَدٰى فَبَدَّلَ الَّذِي كَانَ مِنْكُمْ
 مَّسْرِيًّا اَوْ رِبِيًّا اَذٰى مِّنْ
 رَّاسِيهِ فَبَدَّلَ يَدَهُ ثَمَنًا بِيًّا
 اَوْ صَدَقَةً اَوْ نُسْكَ جَنَاحًا
 اَمِنْتُمْ فَبَدَّلَ مِّنْ ثَمَنٍ بِالْعَشْرَةِ
 اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِّنْ
 الْهَدٰى فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ
 فَمِيَائِمُ شِلَالَةٍ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ
 وَنَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ يَلٰكُ
 عَشْرَةٌ كَا مِلَّةٍ ذٰلِكَ لِمَنْ
 لَّمْ يَكُنْ اَهْلًا بِحَاظِرِ
 الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَارْتَقُوا لِلّٰهِ
 دَاعِيًا اَنْ اَللّٰهُ شَدِيدُ
 الْعِقَابِ ه الْحَجُّ اَشْهُرُ
 مَعْتَمِرَاتٍ فَمَنْ فَرَضَ
 فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا دَفْعَ وَلَا
 فُسْوَءٍ وَلَا جَدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا
 تَنَعَوْا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللّٰهُ
 ذٰلِكَ ذُو الْقُرْبٰى الْاَزَادِ
 اتَّقُوْا يٰٓاُولِيَ الْاَلْبَابِ
 لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا
 فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ قَاذًا اَفْضَمُّ
 مِّنْ عَرَفَاتٍ قَاذِكُرُوا لِلّٰهِ

سر نہ منہ دلاؤ۔ اور جو تم میں سے ہوا یا مہاجر یا مسافر
 مہاجر میں کسی طرح کی تکلیف ہو۔ تو اہل بیت کو
 دینے کا بدلہ دے یا خیرات یا قربانی
 ہے۔ پھر جب تمہاری خاطر جمع ہو جائے
 تو جو کوئی عمر سے کہ حج سے ملے گا وہ
 چاہے۔ تو اسے قربانی کرنی ہوگی جیسی کہ پھر
 آئے۔ اور جس کو قربانی میسر نہ ہو۔ تو تین روزہ
 حج کے دنوں میں۔ کھڑے رہے۔ اور سات جب
 واپس آئے۔ یہ پورے دن تھے۔ یہ حکم اس
 کے لئے ہے جس کا گھر بار کتبے میں نہ ہو
 اور اللہ سے ڈرے۔ اور جانتے ہو کہ اللہ
 کا عذاب سخت ہے۔ حج کے دنوں میں
 ہیں۔ جو سب کو معلوم ہیں۔ تو جو دشمن بن
 مہینوں میں حج کا ارادہ کرے۔ تو پھر نہ
 شہوت کی کوئی بات کرے اور نہ کٹاؤں کی۔
 اور نہ جھگڑائے۔ اور نیکی کا کوئی سا کام
 ہی کرے وہ خدا کو معلوم ہو جائے گا۔ اور حج
 میں نہ راہ بہم پہنچی ہو کہ بہترین راہ پر پہنچاؤ
 ہے۔ اور عقل و فہم سے ڈرتے ہو۔ حج
 میں تم اپنے پروردگار کا فضل و ثبات
 کا کمال نہ مانو۔ تو تم پر کچھ مانا نہیں۔ پھر
 جب عرفات سے لوٹو۔ تو شعر الحرام میں ٹھہر
 کر منہ کی یاد کرو۔ وہ میں طریقے پر جو خدا نے

عِنْدَ الْمُنْتَهَى الْحَرَامِ وَادْكُرُوا
لِمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ
قَبْلِهِ كَرِهُنَ الْفُتُورِ رُسُلَهُ
أَقْبَضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ
النَّاسُ وَشَتَّغَفِرُوا لِلَّهِ طَائِفَتَيْنِ اللَّهُ
شَعُورٌ رَحِيمٌ فَإِذَا قُضِيَتْ مِنْكُمْ
سُنُكُمُ فَادْكُرُوا لِلَّهِ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَ
كُمْ أَوْ أَنْتُمْ ذِكْرًا طَائِفَتَيْنِ النَّاسِ
مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا
دِمَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلْقٍ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَقَدْ عَدَّ ابْنُ النَّبَاتِ
أُولَئِكَ لَهُمْ نُجُوبٌ مِمَّا
كَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ
رَبِّقَهُ ۲۵۹ - پارہ ۲

مَنْ ابْنِ هَدِيرَةٍ قَالَ
خَطْبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا
النَّاسُ قَدْ قَرِئَ عَلَيْكُمْ الْحَجَرُ
فَحُجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ كُنْ عَامِلٌ

تم کو بتایا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے تم مراموں
سے تھے۔ پھر جس جگہ سے وہ لوگ آئیں
اور چلیں تم بھی وہیں سے آؤ اور چلو اور اللہ
سے مغفرت چاہو۔ بے شک اللہ بخشنے والا
مہربان ہے۔ پھر جب تم اپنے حج کے احکام
پورے کر چکو، تو جس طرح تم اپنے باپ و اولاد
کے ذکر میں لگ جاتے تھے، اسی طرح بلکہ
اس سے بھی بڑھ کر خدا کی بار میں مشغول ہو جاؤ۔
پھر لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں، جو دعا پڑھتے
ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا
میں دے اور آخرت میں ان کا کچھ حصہ بھی۔
اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو دعا میں
مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں
دنیا میں بھی خیر و برکت دے۔ اور آخرت
میں بھی خیر و برکت دے۔ وہ بھی دونوں
کے عذاب سے بچیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو
ان کے لئے کئے کا حصہ مناسب ہے۔ وہ اللہ بہت
حساب کرنے والا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک
مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ لوگوں سے
ارشاد فرمایا کہ اس کے لوگ بیشک اللہ سے تم پر
حج فرض کیا ہے، لہذا تم حج کرو۔ تو ایک شخص
بولے یا رسول اللہ! کیا ہر سال ہجرت کر کے

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا
ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوُ
جِبْتُ وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ

(مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ آتَى الْعَمَلِ أَفْضَلَ
قَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ
قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجَهَادُ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا
قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ

(مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ
يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَاجِعٌ
يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (بخاری مسلم)
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا
دَاجِلٌ أَمْبَرٌ وَلَيْسَ لَكَ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ

(بخاری مسلم)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ

سکوت فرمایا یہاں تک کہ اس نے تین مرتبہ
یہی کہا، تو آپ نے فرمایا اگر میں اس کو کہہ دیتا
تو یقیناً ہر سال کے لئے حج فرض ہو جاتا، اور
تم لوگ ہر سال حج نہ کر سکتے ہو

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل فضیلت
رکھتا ہے، آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے
رسول پر ایمان لانا، عرض کیا گیا، پھر کونسا
آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں کامیابی سے
رہنا، عرض کیا گیا، پھر کونسا، آپ نے فرمایا
حج مبرور حج مبرورہ، حج ہے جس میں
گناہ و شہرت و رویا کی علامت نہ ہو

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جو شخص
اللہ کی خوشنودی کے لئے حج کرے، اور
جماع و فحش گوئی سے بچے، تو وہ ایسا ہے
جو کہ لوٹے گا جیسے اس دن قرآن میں
اس کو اس کی ماں نے جنا تھا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ عمرہ
اُن کی ماں کی گناہ ہے جو دوسرے عمرہ
تک ہوں، حج مبرور کا بدلہ جنت
کے کچھ نہیں

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ان حُرَّةً فِي مَقْدَرِ تَعْدِلُ حِجَّةً وَخَالِئاً
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رمضان میں
 عمرہ کرنے کا ثواب حج کرنے کے برابر ہے

حج کے لغوی معنی ہیں کسی بخلت چیز کی صرف جانے کا قصد کرنا، اور مصدح
 شریعت میں اس سے مراد یہ ہے کہ خنس اس وقت میں جو شریعت سے ثابت ہے، افواہان
 خنس طریقوں سے جو صاحب شریعت سے منقول ہیں، کبر مکہ مکرمہ کا طواف کیا جائے۔ اور
 عرفات میں ٹھہرا جائے۔ حج کا واج اگرچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت
 سے ہے، مگر اس وقت اس کی فرضیت اسی اُمت مکرمہ کے ساتھ خاص ہے اور اس کی
 مشرعیّت میں بے شمار فوائد منظم ہیں۔ اذان جملہ ایک یہ ہے کہ شریعت اسلامی کا بڑا
 مقصد مسلمانوں کا اتفاق و اتحاد اور ایک دوسرے کی اعانت و امداد ہے، اور تمام عبادات
 میں اس کی جھلک پائی جاتی ہے، اور حج میں باوجود اتمام موجود ہے، کیونکہ دور دراز ممالک کے
 مسلمان ایک جگہ جمع ہوتے ہیں، اور ایک ہی کام میں مشغول ہوتے ہیں، ایک دوسرے
 سے شناسائی اور تعارف پیدا ہوتا ہے، منیہ اور معقول باتیں حاصل ہوتی ہیں، دین کی عزت
 و شوکت و دبدبہ ظاہر ہوتا ہے

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ کی معرفت
 حاصل ہوتی ہے، حوالہ تعلق کے جلیں اور برگزیدہ پیغمبر تھے، تیسرا فائدہ یہ ہے کہ ان
 متبرک مقامات کی زیارت نصیب ہوتی ہے، جہاں اس اُمت کے پیشوا و فدا و روحانی کے
 آثار نمایاں طور پر موجود ہیں، وہیں آپ پیدا ہوئے وہیں رہے دروہاں کی مبارک زمین سے
 آپ کے قدموں نے مس کیا، اور یہ نظاں ہر جگہ ہے کہ ان امور کے ملاحظہ سے ایمانی کیفیت میں

بہ اکثر علماء کا خیال ہے کہ اس کی فرضیت سنہ ہجری میں ہوئی، جب مدینہ منورہ میں داخل ہوئے
 ہیں کہ یہ درست نہیں، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے بہت بعید ہے کہ خدا کے حکم کی تعمیل میں ستر
 تا تیر برس، حج کی فرضیت سنہ ہجری میں ہوئی، اور آپ سنہ ہجری پورے چار برس تک اس کی
 تعمیل نہ کریں، سنہ ہجری میں قبیلہ بنی نضیر کے لوگ جب آپ کے پاس آئے تو آپ نے ان کو حکم
 نہیں دیا کہ حج نہ کریں، فرما رہے تھے کہ حج سنہ ہجری میں فرض ہوتا ہے، ۲۰

ایک عجیب ترقی ہوتی ہے۔ چوتھا غائب ہے کہ حج کے تمام افعال عاشقانہ ہیں۔ اور سب سے
 درنگی اور شیفٹل نظر آتی ہے۔ اپنے محبوب کے لئے وطن و گھر باجھوڑنا۔ مصائب و سفر و ہجرت
 کو نارنجنگوں میں پھرنے اور نیش اور زیب و نہایت کی چیزوں کو ترک کر دینا۔ نفسانی خواہشات
 سے اجتناب کرنا۔ پھر اس کے گھر کے ارد گرد نہایت شفقت سے پکڑ لگانا۔ یہ تمام باتیں ایسی ہیں
 کہ اگرچہ تمکنت کی جائیں۔ اور دلی کیفیت سے صاف نہ ہوں۔ تب بھی دل میں کچھ نہ کچھ اثر کر جاتی
 ہیں۔ پانچواں نمونہ یہ ہے کہ حج میں جن مقامات متبرکہ کی زیارت ہوتی ہے۔ وہ خود و برکات
 ہنسی کا مہر ہے۔ اور نظر میں۔ اس لئے زائچہ پر ان کا انعکاس ضرور ہوتا ہے۔ اور حدیث میں بھی
 کی صریح اشارہ ہے کہ حج کرنے والے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ جیسا اسی دن کو پیدا
 ہوا بچہ ۵

ہر بالغ و عاقل مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ ساری عمر میں یک دفعہ حج کرے۔ اور
 جسے خدا نے توفیق دے ہو۔ یعنی اس قدر مال کا مالک ہو۔ جو ضرورہ و درموازی کے لئے کافی ہو
 اور جن لوگوں کا خرچ اس کے ذمے ہے۔ ان کے لئے بھی ان کی واپسی تک کافی ہو۔ من و من
 سے سفر کر سکتا ہو۔ راستے کھٹے ہوں۔ جو شخص بہت بوڑھا ہو۔ نہایت ہو۔ سفر حج کا متحمل نہ ہو سکتا
 ہو۔ یا نابینا یا لنگڑا اور اپاہج ہو۔ تو وہ اپنی طرف سے دوسرے شخص کو حج کے لئے بھیج سکتا ہے
 جو شخص تمام شرائط کے ہوتے ہوئے حج نہ کرے وہ سخت گنہگار اور مجرم ہے۔ اور اسے ایسی
 گناہ ہے۔ جیسے باقی یہ کہ ان اسلام ترک کرنے سے۔ عورت اپنے شوہر یا کسی اور مجرم کے بغیر
 حج کرنے کے لئے نہیں جاسکتی۔ مجرم اس شخص کو کہتے ہیں جس کے ساتھ نکاح کبھی درست نہ
 ہو۔ خواہ نسب کے سبب سے یا رعایت کے سبب سے ۵

حج کرنے کی تین صورتیں ہیں۔ اور تینوں کے نام و احکام مختلف ہیں۔ اول الزامی
 نہایت حج کو حرام باندھنا۔ اور اس پر گناہ کو نہ ہو جو شخص ایک کرے اس کو مستغیر کہتے ہیں۔ دوم
 قیران یعنی حج اور عمرہ۔ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھنا۔ پہلے عمرہ کر کے پھر حج کرنا۔
 جو شخص ایک کرے۔ اس کو قارن کہتے ہیں۔ سوم تمتع یعنی ایام حج میں پہلے عمرہ کا حرام باندھنا
 نہ عمرہ کرینا۔ اور اس کے بعد سی سال سی سفر میں حج کا احرام باندھ کر حج کرنا۔ جو شخص

ایسا کرے جس کو تمتع کہتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے تیسری قسم کا حج نہیں کیا۔
مگر اس آئندہ میں اسے کہ موقع ملے، لوگوں میں، ہاں دوسری قسم کا حج آپ سے ثابت ہے،
اور اسی لئے علماء کے نزدیک قرآن، افراد و تمتع سے دو تمتع افراد سے افضل ہے۔

حج کے فرائض | حج میں چھ فرض ہیں :-

۱) احرام : یہ حج کی شرط بھی ہے، اور رکن بھی (۲) وقوف
عرفات (۳) طواف : یہ امت (۴) ان فرائض میں ترتیب کا لحاظ رکھنا یعنی احرام کو وقوف پر مقدم
کرنا۔ اور وقوف کو طواف : یہ امت پر مقدم کرنا۔ (۵) ہر فرض کو اس کے مکان مخصوص میں ادا
کرنا، یعنی وقوف کا خاص عرفات میں اور طواف کا خاص مسجد تبارک یعنی کعبہ مکہ کے گرد
(۶) ہر فرض کو اسی نام سے وقت میں ادا کرنا جو شریعت سے اس کے لئے مقرر ہے۔
یعنی وقوف کا نویں ذی الحجہ کی ٹھہر سے دسویں تاریخ کی فجر سے پہلے ادا کرنا و طواف کا
اس کے بعد ادا کرنا۔

حج کے واجبات | حج کے واجب بھی چھ ہیں، ان کے ترک کرنے سے حج

باطل تو نہیں ہوتا، مگر قربانی کو فی لازم ہوتی ہے، (۱) وقوف
مزدلفہ (۲) سمنہ، و مروہ میں سعی (۳) رجمی جمرہ (۴) آفاقی کے لئے طواف تہود (۵) حلق
(۶) یا تقصیر دوسرے ہاں کٹوانا (۷) تارن اور تمتع کو قربانی کرنا۔

ارکان حج کی تشریح | احرام : یہ حج کے لئے شرط بھی ہے، اور رکن بھی دور

اس کے لئے پانچ مقام مقرر ہیں جنہیں میقاتات
کہتے ہیں۔ ان میں سے دو الحظہ ہے۔ اور کوئٹہ جمرہ : اس کے لئے ذات عرق

سے عزات یکہ چاروں مکان ہے۔ جس میدان میں وہ پہاڑی واقع ہے، اس کو وادی عرفات کہتے

ہیں۔ کعبہ شریف کے گرد کوئٹہ عرفات کہتے ہیں۔ ایک مقام ہے منیٰ و عرفات کے درمیان

میں منیٰ و مروہ کے درمیان دو مقامات کتبہ و یمنہ، وہ شخص جو میقات سے باہر پہنچ جائے

جیسے مدنی عساق، شامی، ہندوستانی، حلق بالوں کا منہ وانا اور تقصیر بالوں کا

شام و اس کے سٹے جھٹھے، سب کے رہنے والوں کے سٹے قبرستان اور اہل مین کے سٹے میٹلم
بند و ستانیوں کے سٹے بھی ہی مقام مکرم ہے ۛ

احرام سے پہلے غسل کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ نہ ہو سکے تو نہایت و تنویر پختہ کر کے
حیض و نفاس والی عورت و نابالغ بچوں کے سٹے بھی غسل مسنون ہے۔ اس کے غسل سے عوفی
تیمم مشروط نہیں کہ یہ نہ غسل صفائی کے سٹے نہ نہ کہ طہارت کے سٹے۔ غسل سے بعد تر
کپڑے اتار کر صرف ایک تہ بند باندھیں۔ اور ایک چادر اوڑھیں۔ کمر ٹخنوں کو لپیٹ لیں۔
غسل سے پہلے حج منہ بانا اور تہ بند نہ ہونے اور اٹھنے کے بعد خوشبو لگانا مستحب ہے۔ اور
کپڑے پہن کر دو رکعت نماز بہ نیت واجب پڑھے۔ بشرطیکہ کوئی کمرہ وقت نہ ہو۔ اس کے بعد
مشرقی اپنے دل میں صرف حج کا ارادہ کرے۔ اور یہ الفاظ زبان سے کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَلْحَجَّ فِیْ سَنَہِیْ وَ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ (یعنی اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں پس
تو اس کو میرے سٹے آسمان کر اور اس کو مجھ سے قبول فرما) اور صرف عمرہ کرنے والے
کی نیت کرے۔ اور یہ الفاظ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فِیْ سَنَہِیْ وَ تَقَبَّلْہُ
مِنِّیْ (اے اللہ میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں پس تو اس کو میرے سٹے آسمان
کرنے سے در اس کو مجھ سے قبول فرما) اور قارآن حج اور عمرہ دونوں کی نیت ایک ساتھ کرے۔
اور یوں کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فِیْ سَنَہِیْ وَ تَقَبَّلْہُمَا مِنِّیْ
(اے اللہ میں حج اور عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں پس تو ان دونوں
کو میرے سٹے آسمان کر دے) اور ان کو قبول فرما۔ متمتع پہلے عمرہ کی نیت بشرطیکہ نہ کور
کرے۔ اور اس کے افعال سے ذرا غفلت پاکر حج کی نیت کرے۔ نیت کے بعد تہ بند
تہ بند کہتے ہی احرام بندہ جاتا ہے ۛ

حالت احرام میں فعل ذیل کا ارتکاب مہذوم ہے۔ عورت سے اختلاط کرنا۔ گنہگار
ان تک سب رکعت سے جھگڑا کرنا۔ جنگی جانور کا خون نہ کرنا یا اس کی حرکت نہ کرنا یا شکار
میں کسی کی اعانت نہ کرنا۔ سٹے ہوئے کپڑے کا پہننا جیسے کرتا۔ پاجامہ۔ ٹوپی۔ عبا۔ قبا اور
موز سے وغیرہ نہ کرنا یا نہ عفرین یا سکہ یا کسی اور خوشبودار چیز سے۔ سٹے ہوئے کپڑے کا

استعمال کرنا، منہ دوسرے کسی چیز سے چھپانا، ڈانٹ بھی دے سکتے ہوں کہ خوشی سے دھوندار
خوشبو کا استعمال کرنا، تیل کا استعمال کرنا، اپنے جسم کے، نوں، منہ، دانا یا کسی دوا کے
ذریعہ من کاٹ دینا یا کتہ زنا یا کتہ زنا یا جلنا، ناخن اتروانا، ان کے سرو و ایسی بات کی
میں خست نہیں رہنا، سب یہ ہیں کہ ہم نے، سبب فی کمر میں باندھنا، سفید کر میں لگانا، انگوٹھی وغیرہ
پہنا سب سے خوشبو مر مر کا، استعمال کرنا، مختلف کرنا، فصد کھانا، پچھنے لگونا، ہنر طیبہ بنانا تو سنے
پاسے۔ دانت کا کٹرو مارا اپنے بدن کا یہ سرکہ نرمی کے ساتھ کھانا، کر بن نہ ٹوٹنے پائیں
اور نہ کوئی جوں گھسنے پاسے، نکاح کرنا یہ سب باتیں جائز ہیں۔

تلبیہ، تلبیہ کہتے ہیں، اس عبارت کے پڑھنے کو لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ بِدَعَا
لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَاَمَّا لَكَ لَكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ۔ اور اس کے بعد باب دُعَا تلبیہ کرنا فرض ہے، اور ایک مرتبہ
سے زیادہ سنت ہے، جس طرح نماز میں ہر انتقام کے وقت تلبیہ مسنون ہے، اسی
طرح حج میں میرٹی و است کے بعد تلبیہ مسنون ہے، مثلاً نماز پڑھنے کے بعد اور حج و
ن مکہ و شیب و فراز میں اتہ تے چڑھتے وقت اور کسی سے ملنے وقت، مستحب یہ ہے کہ
جب تلبیہ کہے، تو تین مرتبہ اس کی تکرار کرے، اور بلند گوازے کہے، مگر نہ اتنی بلند
جس سے تکلیف ہو، نیز تلبیہ کہنے کی حالت میں سوائے سلام کے جواب کے اور کوئی
بات کرنا مکروہ ہے، تلبیہ کے بعد دو و شریعت پڑھنا بھی مستحب ہے۔

طواف، اصطلاح حج میں طواف سے مراد خانہ کعبہ کے گرد چکر لگانا ہے، ایک
چکر کو مشروط کہتے ہیں طواف کا طریق یہ ہے کہ داعی صرحت سے شروع کرے، اور مرد
پہنی نیا رکو، دائیں بائیں کی بغل سے نکال کر کندھے پہ ڈال لے اور عورت چپور سے سارا
جسم چھپا لے، بعد ازاں خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگائے، پہلے تین چکروں میں حجرہ
سے دائرہ چوں میں اسے اللہ تعالیٰ میں حاضر ہوں، ذات و صفات میں تیر کوئی شریک نہیں
ہے، بیاب ہر قسم کی حمد و ثناء تیرے ہی لئے موزون ہے، اور ہر ایک نسبت تیری ہی ملک ہے
وہ تجھ ہی سے پہنچتی ہے، ملک کا ملک صرف تو ہی ہے تیر کوئی شریک نہیں۔

کے پاس سے ذرا موٹے سے ہڑتا ہوا ذرا ابھاک کر چلے۔ اس کو فہم نہیں، اب تائے سب
 میں مسلمان مہینیت تھے۔ لہذا اظہار شوکت و توانائی کے لئے اس طرح طوف کرنے کا حکم
 ہوا تاکہ کافر مسلمانوں کی قوت و توانائی دیکھ کر ہلکیں۔ اب تک اسی ہیبت کی نقل جو ان میں
 آئی ہے لیکن عورتیں مائول چکی آہستہ چال سے پورا کریں۔ دونوں رکھنوں کا اظہار ہوسہ
 لے یا ہاتھ سے چپو کر رخسار پر ملے اور ہر چپو میں دونوں رکھنوں کے درمیان یہ دوس
 پڑھے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
 اسے سہارے پر دو گنا رہیں، دنیا میں بھی ہر طرح کی عزت و بہبود میں نصیب فرما، اور آخرت
 میں بھی ہر قسم کی بہتری عطا کیجیو اور عذاب آتش سے بچا قوم بحر سود کے ہیں چپے
 تو اسے بوسہ دے۔ اور پیشانی اور رخسار اس پر رکھے اور بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَکْبَرُ
 رخسار کے نام سے اس کو بوسہ دیا اور تھوٹا ہوں، وہ اللہ تعالیٰ سے سب سے بڑا ہے۔ وہ
 کثرت اثر و حامد کے باعث بحر سود کو چیم نہ سکے اور نہ ہاتھ سے چپو سکے۔ تو اسے بکری سے لگا
 کر اگر یہ بھی نہ چپو تو ہاتھ سے یا بکری سے اس کی طرف اشارہ کر کے بوسہ دے۔
 سعی روڑنا، عواف کے بعد صفا اور مردہ کے درمیان سعی واجب ہے۔ طواف
 سے پہلے جائز نہیں، اور اس میں رات شوط و دفعہ ہوتے ہیں، اگر کوئی عذر نہ ہو تو واجب
 ہے کہ سعی پاپا کرے۔ حج میں صرف ایک دفعہ سعی کرنا چاہیے۔ عواف قدرے جلد سے
 یا طواف زیارت کے بعد بعض فقہاء کہتے ہیں کہ طواف زیارت کے بعد بہتر ہے۔
 وقوف۔ آٹھویں تاریخ کو کسی وقت منیٰ جانا مسنون ہے۔ مستحب یہ ہے کہ عذر نہ
 کے بعد بائیں دروازہ صبر و ہمت پر سے دریاں بھی نہیں بھر کرے، وہیں تاریخ کو عواف و قبا
 کے بعد عواف کو جائے اور وہاں وقوف کرے۔ وقوف عواف میں صرف رفات کے لئے
 پہنچ جانا ضروری ہے۔ نیت کہنا یا کھڑا ہونا ضروری نہیں، وقوف مزدلفہ کے لئے یہ دو دروازے
 ہونا مسنون ہے، یعنی مزدلفہ قریب آجائے تو سوانہ می سے اتر پڑے اور مزدلفہ کی طرف سے
 مذہب یہ وہ پاجائے۔ اور وہاں وقتاً فوقتاً تہلیل اور تہمید کرتا رہے یہ بھی مسنون ہے۔ کہ
 رات ایک رات شب بائیں کرے۔ فجر کی نماز اذان پھرے۔ یہ پڑھے۔ وقوف مزدلفہ کا

وقت شروع فجر سے شروع آفتاب تک ہے۔ اگر شروع فجر سے پہلے یا شروع آفتاب کے بعد وقت
کی جائے۔ تو وہ قابل اعتبار نہیں ہے۔

کرمی، رمی کا مسنون طریقہ یہ ہے، کہ کثرت کی بنا پر انگلی کی نوک سے پکڑ کر ہر دو رکعتوں پر
پہنکے، در سات کثرت یا سات دفعہ ہر دو رکعتوں سے، اگر کوئی شخص ایک ہی مرتبہ سات کثرتوں
پر دے، تو یہ ایک ہی رمی سمجھی جائے گی۔ ذی الحجہ کی دھوپ تا بیچ کو صرف جہۃ العقبہ کی رمی
کرسے، اور کیا دھوپ باہر ہو اور تیرہویں تاریکوں میں دھوپ ہر دو رکعتوں کی رمی کرے، مگر تیرہویں
تاریخ کی رمی ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے، نسیب میں کثرت سے ہر کثرت کی دو مسنون ہے
اوپر سے مقدمے کو وہ ہے، ہر نبی کے ساتھ ساتھ تکبیرات مسنون ہے، کثرت کی اس نے دس
درجہ کے درمیان تقریباً بیس لڑائی کا حکم ہوتا چاہیے، ہر دو کے پاس سے کثرتوں کو اٹھانا
کثرت ہے، مستحب ہے، کہ مرد و عورت ہر اولیٰ سے ہے۔

حلق و تقصیر دھوپ تا بیچ کو جہۃ العقبہ کی رمی کے بعد حلق و تقصیر واجب ہے۔
مرد کے لئے حلق افضل ہے، اور عورت کے لئے تقصیر حلق یا تقصیر کے بعد کو ہی احرم
سے باہر ہو جاتا ہے، یعنی جو اشیاء حائضہ حرام میں ممنوع ہیں، اب جائز ہو جاتی ہیں۔
سوائے عورتوں کے کہ وہ حائضہ نہ ہونے کے بعد حلال ہوتی ہیں۔

حج کا مسنون اور مستحب طریقہ | جب کسی خوش نصیب کو اللہ تعالیٰ نے

فرمائے، تو اس کو چاہیے کہ سنی راہ کے کوئی تاریخ اس سفر مقدمہ پر گئے سے معین کرے۔
اور اپنے مدین سے اجازت حاصل کر کے اپنے تمام واجب اور امانت سے رخصت ہو اور
نی سے معافی طلب کرے، اور جن جن لوگوں کے حقوق اس کے ذمے ہوں، ان کو ادا
کرے، باقی سے اجازت سے لے، اور جب چاہے، تو مسجد میں دو رکعت نماز پھر
پڑھے، اور کچھ عہدہ دے، اور خدا کو شکر کرے تا جو منزل مقصود کی طرف روانہ ہو جائے۔
اور اپنے وطن سے کہہ کر ایسے وقت چلے کہ مکہ میں ذی الحجہ کی ساتویں تاریخ سے
پہلے پہنچ جائے، تاکہ ساتویں تاریخ کا خطبہ سن سکے۔

جب میقات پر پہنچے، تو احرام باندھ لے۔ ہندوستانیوں کے لئے یمنانہ ہوا۔ میقات
مقرر ہے۔ جسے اہل جہاز دور سے پہنچنا دیتے ہیں، اگر غرض ہو، تو عرف حج کا احرام باندھ لے
اور تارین ہو، تو حج اور عمرہ دونوں کا، اور متمتع ہو تو عرف عمرہ کا ۛ

احرام کے بعد تمام کٹا ہوں سے اور تمام ان باقل سے جو حالت احرام میں ممنوع ہیں
پر پیز کرے۔ اور احرام کے بعد فوراً اور نیز ہر صبح کو اور جب بندہ می پڑے یا نشیب میں نہ
یا کسی سوار کو آتا ہوا دیکھے، اور جب باہم ایک دوسرے سے ملاقات کرے اور ہر نماز کے
بعد غرض سوائے حالت طہارت کے ہر حال میں بندہ آواز سے تکبیر کہتا رہے، مگر اتنا نہ چاہئے
کہ تکبیر ہو، اور جب گھر سے قریب جائے تو نکل کرے۔ اور وہاں دن میں کسی وقت
باب المعالی سے داخل ہوا اور سب سے پہلے مسجد حرام کی زیارت کرے، اور اس میں باب شہاد
کی طرف سے داخل ہو۔ اور نہایت خشوع و خضوع کی حالت اپنے اوپر ملے رہی کرے، اور
تکبیر کے ساتھ تہلیل بھی کہتا رہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا رہے۔ اور
اس وقت جو شخص اس سے مزاحمت کرے، نہایت نوحی سے پیش آئے، اور کعبہ کے جہاں

سے میقات وہ مقام ہے جس سے آگے کر کرنا نہ جائے والا بغیر حرم کے نہ جاسکے، آفاق کے لئے
پانچ میقات ہیں۔ اہل مدینہ کے لئے ذوالحجینہ کو ذی ہجہ و میں کے لئے ذات عرق شام ووں کے
لئے حجتہ۔ نجد کے رہنے والوں کے لئے قرن اور اہل یمن کے لئے یمنانہ۔ ہندوستانیوں کے لئے یمن
ہر میقات پر۔ تہنہ کہتے ہیں، اس عبارت کے پڑھنے والے لکھتے کہ لا تُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا
لَا تَسْرِيكَ لَكَ كَيْتُكَ إِنَّ الْخَسَدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمَلِكَ لَكَ
لَا تُشْرِكُ لَكَ تیرے لئے تیرے اور ان سے پہلے بار بار تہنہ ہوں، اور تیری خبری کو
بار بار قبل کرتا ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، بلکہ تعریف اور حمد تیرے ہی کے ہے اور تیرے
تیری ہی ہے۔ کوئی تیرا شریک نہیں ۛ

تہنہ تہلیل کہتے ہیں۔ کہ تمہیں لا اِلهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ
کہنے کو ۛ

وہ باہر نظر پڑتے ہی جو کچھ دل چاہتا ہے اپنے پروردگار سے حسبِ کرم سے، پھر تکبیر و تہلیل کرتا
 ہو حمد و مصلوٰۃ پڑھتا ہوا حجرِ اسود کے سامنے آئے۔ اس کو چومے، ثانی ہو تو طواف
 قدوس کرے، اور اپنی پیادہ بہ صورتِ حضرت عباسؓ اور جوشے، طواف اپنی واپسی طواف ہے،
 جو گاہِ مکرمہ کے دروازہ سے قریب ہے شریعہ کرے، اور حرم میں حصیم کو بھی شامل کرے
 اور سامنے ٹھوڑا کرے، ہر شوق و شتم حجرِ اسود کے تہ بار میں ہو، اور جب حجرِ اسود کے مقابل
 آئے تو اس کو بوسہ دے، پہلے تین ٹھوٹوں میں شل کرے، نیز ہر ٹھوٹا میں رکھنی یا پانی کو بھی
 بوسہ دیتا جائے، بعد ازاں دو رکعت نماز طواف بہ نیت واجب مقادیر ابابہؓ علیہ السلام میں
 پڑھے، وہاں میسر نہ ہو، تو مسجدِ شریف کے اندر جس جگہ چاہے، نہ پڑھے، اس کے بعد
 قمرم میں آئے، نہ قمرم کا پانی پیئے، اور حجرِ اسود کو بوسہ کرے، کر سکی کرے، اور جب
 منہ خستہ ہو کر اس طرف دیکھ کر، ایک سرور و شہادت سے نہ ہو، ہنرِ ذلیل و خستہ سے نہ ہو کہ
 باقی نے ہیں جس کے ساتھ تیمم و حلقہ جو حضرت خلیل علیہ السلام کے عہدِ نبی کے اندر داخل تھا، اور قرین
 نے ہر ماہ کے کہ ہوا ہے کے باعث اس کو داخل نہ کیا گیا تھا، ایک چکر کو بکتے ہیں کہ حجرِ اسود یکساں سیاہ
 رنگ کا پختہ ہے جو کعبہ مکرمہ کے مشرقی گوشہ میں جو دروازے قریب ہے، ٹھہرا ہوا ہے، یہ پھر حنت سے
 نازل ہوا ہے، جس وقت نازل ہوا تھا، درود سے زیادہ منیداق، ٹکڑے میوے کے گنہ سے اس کو سیاہ کر دیا
 نہ تھا، قیامت کے دن یہ پتھر بھی ٹھوڑا جائے گا، اور اس کو انکلیں، زبانِ فلین ہوں گی جس نے
 اس کو بوسہ دیا ہے، اسی کے مومن ہونے کی گواہی دے گا، شہداء کی تیزی کے ساتھ قریب قریب
 تیمم، کہ اگرچہ رکنِ یمانی ایک پتھر ہے، جو کعبہ مکرمہ کے ایک گوشہ میں جو بن میں گڑا ہوا ہے،
 شام بخیر، ایک پتھر ہے، کہ جب حضرت ابابہؓ اپنے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کے کہنے
 کو کہ میں آتے تو اونٹ سے اسی پتھر بٹاؤں گے، لے کر آیا، اور جب جانے لگے، تو اسی پتھر پر ٹکڑے ہو کر
 اونٹ پر سو رہے، اس پتھر پہن کے دونوں مبارک قدموں کو نشان بن گیا ہے، ۵۷ ذمہ ایک کنوئیں
 ہے، جو دیوارِ کعبہ سے تین سو گز کے ذریعے پر ہے، اس کنوئیں کی گہرائی مسرتھن درمنہ کی چوڑائی چار گز ہے
 یہ دراصل ایک چنہ تھا، جو بنی ہوا، جو ان کے فرزند اسماعیل علیہ السلام کے سے حق تو لے لے کر چاروی کیا تھا، اپنے
 پانی کے سے نہ لے کر دیکھ میں رہا ہوتا ہے، اسی سبب سے اس پانی کے ٹکڑے جو کرینے کا حکم ہے،

درمنا پر چڑھے تو بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو۔ اور تکبیر و تہلیل کہے اور درود پڑھے۔
 بعد ازاں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے، پھر جب مردہ پر چڑھے۔ تو اسی طرح کرے۔ یہاں بھی سات
 شوط پڑا کرے۔ ہر شوط کی ابتداء غنا سے اور انتہا مردہ پر۔ اور ہر شوط میں مینین، خضرین کے
 درمیان سعی کرے اور بہتر ہے کہ طواف قدم کے بعد سبابت حرام کہ کمرہ میں ٹھہرے۔ اور
 جتنے دن وہاں رہے۔ وہاں جس قدر چاہے طواف کرے۔ طواف کے بعد کوئی وقت
 مقرر نہیں جس وقت چاہے کرے۔ مگر ان طوافوں میں۔ مل اور ان کے بعد سعی نہ کرے۔
 پھر ذبح کی ساتویں تاریخ کو کعبہ کمرہ کے اندر امام خطبہ پڑھے۔ اور اس میں حج کے
 مسائل بیان کرے۔ یہ خطبہ ظہر کی نماز کے بعد پڑھا جائے۔ اور ایک ہی خطبہ ہو۔ ذبح ظہر
 تاریخ کو فجر کی نماز کے بعد کمرہ معتمدہ میں پڑھ کر منیٰ جانے کی تیاری کرے۔ اور ایسے وقت
 ہجائے کہ ظہر کی نماز منیٰ میں ہو کر پڑھے۔ اور منیٰ میں قیام کرے۔ اور حتیٰ اوسع مسجد خیف
 کے قریب ٹھہرے۔ نویں تاریخ کو فجر کی نماز اول وقت اندھیرے میں پڑھے۔ پھر جب کتاب
 نکل آئے۔ تو عرفات جائے۔ اور وہاں وقوف کرے۔ جب ظہر کا وقت آجائے تو فوراً
 مسجد عمرہ میں جائے۔ اور امام اس وقت مثل جمعہ کے دو خطبے پڑھے۔ ان کے درمیان
 خفیف ماحلہ بھی کرے۔ جس وقت امام منبر پر بیٹھے۔ ان کے درمیان دان بھی دی جائے
 ان خطبوں میں حج کے مسائل بیان کئے جائیں۔ خطبوں کے بعد ظہر اور عصر کی نماز ظہر کے وقت
 ہی ایک ساتھ پڑھ لی جائے۔ پہلے ظہر پھر عصر۔ اذان صرف ایک مرتبہ دی جائے۔ اور اقامت
 دونوں فریضوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہو۔ اور دونوں فریضوں کے درمیان کوئی نفل نماز نہ پڑھی
 جائے۔ اور مرد کے درمیان ایک نشیب تھا۔ جس سے بڑی جگہ اور کڑی جگہ تھیں۔ اور
 نشیب باقی نہیں رہا۔ گراس کی حد معلوم کرنے کے لئے اس کے دونوں سروں پر ایک ایک نشان
 لگا دیا گیا ہے۔ اور دونوں نشانوں کو ٹیلین، خضرین کہتے ہیں۔
 یہ حد دو حرم میں کمرہ سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ایک ٹھوس پہاڑ
 سے عرفات تک متصل کئے گئے۔ اس لئے اس کو اس کے نام سے پہاڑ ہے۔

جائے۔ نماز سے فارغ ہو کر بموقع چھا جائے اور عزات میں سوائے لفظن عرفہ کے جہاں
یہ ہے وقوف کرے اور وقوف کے لئے زوال کے بعد وقت بھی کرے۔ اور جس رحمت
کے پاس قبور و کثرت ہو تو تکبیریں تبعید کرتا ہوا اور تہنید نہایت عجزی اور الحاح سے دعا
مانگے۔ اور تہذیب و عزم کے لئے استغفار کرے اور اس وقت کو غنیمت سمجھے خصوصاً اگر اتفاقی
ہو کیونکہ اس کو یہ دن کس نصیب ہوتا ہے۔ اور وقوف سواہی پر افضل ہے۔ درنہ کھڑا رہنا
بہ نسبت بیٹھنے کے بہتر ہے۔ اور امام اس کے بعد ایک خطبہ پڑھے۔ اس میں حج کے فضائل بیان
کئے۔ یہ خطبہ نماز ظہر کے بعد پڑھا جائے۔ پھر جب آفتاب غروب ہو جائے تو امام جمع تمام
لوگوں کے آہستگی کے ساتھ عزات سے مزدلفہ کی جانب روانہ ہو جائے۔ وسیع میدان میں جائے
توتیر۔ وہی بھی کہہ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔ مزدلفہ پہنچ کر جبل فریح کے قریب انہیں
اور آنے جانے والوں کیلئے راہ چھوڑ دیں اور وہیں مغرب و عشاء کی نماز اول عشاء کے وقت
ایک ساتھ پڑھیں۔ اذان بھی ایک ہی مرتبہ پڑھی جائے اور قامت بھی ایک ہی دفعہ اور دونوں
فرمانوں کے درمیان غفل نہ پڑھیں۔ اگر کوئی شخص مزدلفہ کے راستے میں مغرب کی نماز پڑھ لے
تو وہ درست نہ ہوگی۔ فضا ہو تو اس کو چاہیے کہ طلوع آفتاب سے پہلے پہلے اس کا عادیہ کرے
سویر کا یہ سنائی دے کہ جہر مزدلفہ میں ٹہرے جب صبح ہو جائے تو فجر کی نماز سب لوگ اقل
وقت نہ مہرے میں پڑھیں۔ پھر سب لوگ وقوف کریں۔ مزدلفہ میں سوا لفظن عرفہ کے جہاں
یہاں وقوف کر سکتے ہیں۔ اس وقت کی حالت میں سب لوگ نہایت عجز و اداسی کے ساتھ یہی
دردی مند سے منہ نہ نہنا مہرے دن کریں۔ یہ التجا نہیں کہ اسے پورا دیکر جس صحت تو نے
ہم سے عزت نہ تھی۔ تہذیب و عزم کی دعا میں قبول فرمائیں۔ اسی صحت سے فضل سے ہماری
دعا میں قبول فرما۔ آفتاب نکلنے سے کچھ پہلے وقوف ختم کروں۔ پھر جب خوب روشنی پھیل
جائے۔ تو آفتاب نکلنے سے پہلے سب لوگ امام کے ہمراہ منی و میں جائیں۔ اور وہاں انہیں پھر
سے منی عزات میں ایک خاص تہذیب و عزم سے سب میدان عرفہ کے وسط میں ایک چارہ
سے ایک مدت متی اور عزات کے درمیان

کہ مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے

حجرۃ العقبہ کے پاس اگر نشیب سے اس کو رمی کریں، سات لنگریں ماری جائیں اور یہ لنگریں رزق
مزدلف سے چار پیٹے آئیں یا راستہ سے اٹھائیں، حجرۃ العقبہ کے پاس سے زلیں رمی نہ کرے
سے قبل یہ موقوف کر دے، اس کے بعد قربانی کرے۔ پھر اپنے سر کو منڈوا کر دے، پھر اس کے
کے لئے منڈوانا بہتر ہے، عورت کے لئے منڈوانا منع ہے، اس کو کتروانہ چاہیے، اس
کے بعد وہ تمام باتیں جو حالت حرام میں منع تھیں، حوائج موی کے پاس جائے نشیب
جائز ہو جائیں گی، پھر منی میں نماز عید پڑھ کر اسی دن مکہ معظمہ جائے اور طواف زیارت
کرے، اس طواف میں سعی نہ کی ہو تو اس طواف میں رمل اور سعی دونوں کرے، طواف زیارت
کر کے پھر منی میں واپس آئے وہاں پھر سے طواف زیارت کرے بعد رفت جس عورت سے
اختلاف بھی جائز ہے ۛ

گیا، موی تاریخ کو رزق کے بعد پایہ پائینوں حجروں کی رمی کرے جو مسجد حنین
کے پاس ہے، اس کو سات لنگریں یاں مارے اور ہر مرتبہ تکبیر کہتا جائے، بعد ازاں وہیں
رکھ کر حمد و تہلیل پڑھے، اور جو کچھ چاہے دعا کرے، اور اپنے اور اپنے والدین و رزق
مسلمانوں کے لئے استغفار کرے، پھر اسی طرح اس حجرہ کی رمی کرے، جو پہلے حجرہ کے
قریب ہے، اور اس کے پاس بھی نصیر کوڑو کرے، پھر سوائے بواک حجرۃ العقبہ کی رمی کرے
اور وہاں نہ نصیر سے پھر نہ ت پھر منی میں ہے ۛ

باہر موی تاریخ کو تینوں حجروں کی بدستور سابق پھر رمی کرے اور سعی و رزق غریب قرب
سے پہلے کہ مکہ مکرمہ واپس چلا آئے، اور اس میں کتور بن دینے کے لئے عتق رکھ دے،
منی سے وہ میان ایک وادی ہے، اس میں آکر سے، بعد جب کہ کتر سے سفر کرنے کے
طواف دونوں کرے، اس طواف میں رمل و سعی نہیں، پھر طواف کی دو رکعتیں پڑھ کر
نہزم کو پانی سے و کثرت لمیوت کر کے پئے، اور ہر مرتبہ بعد کہ کتر کی طرف دیکھ کر
سے دھر و جہرست، پھر اس مقدس چٹان کو بوسہ دے، جو بیت المقدس میں ہے وہ بوسہ
اور سینہ و کمر و ہر جگہ دے، اور کتر سے بوسہ دے، اور کتر کے کتر سے دے، اور کتر
خود بخود نہ جانتا، نہ اس مقدس سرزمین کے فرق کا تصور کر کے بہ تکلف پسند

دوپہ است پیدا کرے۔ پھر پچھلے پیروں واپس آئے۔ یعنی کعبہ شریف کی طرف پشت نہ کرے
اب حج کے تمام اعمال ختم ہو گئے۔

عبرت بھی اسی طرح حج کرے مگر باؤز بلند تلبیہ نہ کرے اور میلین خضرین کے
درمیان سعی بھی نہ کرے۔ اور از مذہب کے وقت حجر اسود کو بوسہ بھی نہ دے۔ اور جیسا کہ
پچھلے بیان ہوا بالوں کو بجائے منڈانے کے کتر دے۔

نہ کو۔ بارہ مرتبہ حج افزہ کا ہے۔ حج قرآن میں بھی اسی طرح تمام اعمال ادا کئے
جاتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جب مکہ مکرمہ میں پہنچے تو سب سے پہلے عمرہ کا
طواف کرے۔ اس کے بعد طواف قدوم کرے۔ عمرہ کے طواف اور طواف قدوم کا
تعلق ایک ہی ہے۔ ہر طواف کے بعد سعی بھی کرے۔ پھر دسویں تاریخ کو جبرۃ العقبہ کی
زمی کر کے قربانی کرے۔ اگر استطاعت نہ ہو تو تین روز سے دسویں تاریخ سے پہلے اور
رات روز سے ایام تشریق کے بعد رکھے۔

حج تمتع میں میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ معظمہ میں آئے اور عمرہ کا
طواف کرے۔ اور اسی وقت تلبیہ موقوف کر دے۔ طواف کے بعد نماز طواف پڑھ کر
سعی کرے۔ اس طواف کے پہلے تین ٹھوٹوں میں۔ مل بھی کرے۔ اس کے بعد اپنے
سر کو منڈے والے۔ پھر چاہے تو احرام سے باہر ہو جائے۔ چاہے باہر نہ ہو۔ اور مکہ میں
رہے تو اس کی میقات حرم ہے۔ الغرض اس طواف کے بعد از ہر نوع حج کا احرام باندھنے
پر بہتر ہے۔ کہ آنکھوں کی تاریخ کو حج کا احرام باندھنے۔ پھر مذہب کی صورت حج کے تمام ارکان
بجاء آئے۔ ذہن کی طرح قربانی اس پر بھی ضروری ہے۔ نہ کر سکے تو دس
روز سے رکھے۔

تمتع کرنے والے میں نایاب ہے۔ تو وہ عمرہ کے طواف کے بعد قربانی کرے
اس کے بعد حج کا احرام باندھے۔ اور پھر بدستور وہی حج کرے۔ اس کے بعد دسویں تاریخ
کو منڈائے۔ تب عمرہ درجہ دوم کے نام سے باہر ہو جائے گا۔ اس سے پہلے
عمرہ کے حرم سے بھی باہر نہیں ہو سکتا۔

عمرہ | تمام عمر میں ایک دفعہ عمرہ کرنا سنتِ موکدہ ہے۔ اس کے لئے کسی خاص روز کی شرط نہیں جس وقت چاہے کر سکتا ہے۔ ان رمضان میں اس کا کوئی مستحب ہے۔ اور نویں ذی الحجہ کو اس کے بعد چار دن تک جدید احرام سے عمرہ کرنا مکروہ ہے۔ عمرہ کا طریقہ بالکل حج کی طرح ہے وہی احرام کا طریقہ ہے۔ وہی اس کے فرائض اور وہی واجبات ہیں۔ مگر اس میں طوافِ قدوم اور طوافِ وداع نہیں ہوتا۔ اور نہ اس میں عزیمت اور نذر لےنا و قوف ہوتا ہے۔ ورنہ رمی جمار اور نہ اس میں خطبہ ہوتا ہے۔ اور نہ دو دنوں کا ایک ساتھ پڑھنا۔

قرآن | ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ قرآن افراد اور تمتع دونوں سے افضل ہے۔ اور اس طریقہ بھی ذکر کر چکے ہیں۔ اس میں عمرہ کا طواف پہلے کرنا واجب ہے۔ ورنہ مسنون یہ ہے کہ قارن عمرہ کے تمام افعال سے فارغ ہو کر حج کے افعال کرے تو بن پر دسویں تاریخ کی رمی کے بعد ان کے شکریہ میں ایک قربانی واجب ہے۔ اگر قربانی مستیر نہ ہو تو اس کے بدلہ میں دس روزے رکھنا واجب ہیں۔ تین دسویں تاریخ سے پہلے اور سات ایام تشریق کے بعد۔

تمتع | تمتع افراد سے افضل ہے۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اپنے ہمراہ کسی لائے۔ اور دوسرے یہ کہ بہری۔ لائے پہلی قسم دوسری قسم سے افضل ہے۔ اس کا طریقہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ قارن کی طرح تمتع پر بھی قربانی واجب ہے۔ اور مستیر نہ ہو تو اسی طرح روزے رکھنا چاہیئے۔ تمتع اور قرآن اہل کثر اور تمام لوگوں کے لئے جو دغایت میں رہتے ہیں۔ مکروہ تحریمی ہے۔ تمتع تو بالکل صحیح نہیں اور قرآن صحیح تو ہے مگر کجاست تحریمی جنایات کے لغوی معنی ہیں نہ اکام کرنا۔ اور اصدد حج حج میں جنایت سے مراد وہ فعل حرام ہے۔ جس کی حرمت احرام کے سبب سے ہو یا حرم کے سبب سے۔

احرام کی جنایتیں | احرام کی جنایتیں ایسی ہیں جن سے صرف ایک قربانی واجب ہوتی ہے۔ اور بعض ایسی ہیں جن کے ارتکاب سے دو قربانیاں

واجب ہوتی ہیں۔ ایک قربانی کی جنایات یہ ہیں۔ (۱) خوشبو کا استعمال (۲) رقیق مہندی کا استعمال (۳) روغن زیتون یا روغن کنجد کا لگانا ان تیلوں کے کھانے یا دواؤں استعمال کرنے سے کوئی جنابت نہیں ہوتی (۴) سٹے ہوئے کپڑے کا رواج اور عادت کے موافق استعمال کرنا۔ اس میں شرط یہ ہے کہ نقد۔ ایک دن یا پوری ایک رات اس کو پہنے رہے۔ اس سے کم ہیں قربانی واجب نہ ہوگی بلکہ صدقہ (۵) سر یا منہ کا ایسی چیز سے ڈھانکنا کہ عادتاً اس سے ڈھانکتے کا رواج ہو۔ (۶) سر یا ڈھری کے بالوں کا دور کرنا۔ خواہ منڈوا کر یا کسی اور طریقہ سے (۷) پوری ایک بغل یا زیر ناف یا گردن کے بالوں کا دور کرنا۔ (۸) ہاتھوں یا پاؤں کے ناخن اتروانا۔ (۹) کسی جگہ کے بال منڈوا کر بچھنے گونا۔ (۱۰) طواف کا سبب است جنابت کرنا۔ (۱۱) طواف زیارت بے وضو کرنا۔ (۱۲) عمرہ کا طواف جنابت یا سبے وضو ہوئے کی حالت میں کرنا۔ (۱۳) غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے چل دینا۔ (۱۴) طواف زیارت کے ایک یا دو یا تین شوطوں کا ترک کرنا۔ (۱۵) طواف وداع کے کل شوطوں یا چار شوطوں کا کر دینا۔ (۱۶) سعی کے کل شوطوں یا اکثر شوطوں کا ترک کر دینا۔ (۱۷) سعی میں باغداد ہو جانا۔ (۱۸) وقوف مزدلفہ ترک کر دینا یا کسی دن کی پوری سعی رمی کا ترک کر دینا۔ (۱۹) رمی کا بالکل ترک کر دینا یا کسی دن کی پوری رمی کا ترک کر دینا۔ (۲۰) حرم کے باہر حلق یا تقصیر کرنا۔ (۲۱) عورت سے اختلاط کرنا۔ (۲۲) حج کے بعد بغیر سر منڈائے حرم سے باہر چل جانا۔

و قربانی کی جنایات حسب ذیل ہیں۔ (۱) گائے مہندی یا کسی اور قسم کی خوشبو یا چیز کا سر میں لگانا بشرطیکہ وہ چیز گڑھی ہو اور پورے سر میں یا چوتھائی سر میں لگائی جائے۔ (۲) قارن کی وہ جنائتیں جن کے کرنے سے مفرد پر ایک قربانی واجب ہوتی ہے۔ (۳) جو متمتع اپنے ہمراہ ہمدی نایا ہو اس کی وہ جنائتیں جن کے کرنے سے مفرد پر ایک قربانی واجب ہوتی ہے۔ جو متمتع اپنے ہمراہ ہمدی نہ لایا ہو وہ اگر عمرے کے افعال ادا کرنے کے بعد عمرہ کے احرام سے باہر نہ ہو جائے۔ تو اس پر بھی ہر ایسی جنابت کرنے سے دو قربانیاں واجب ہوں گی۔

حرم کی جنائتیں۔ (۱) ازخ کے سوا حرم کے کسی اور گناہ یا ریخت کا کرنا۔

بشرطیکہ خشک اور ٹوٹا ہوا نہ ہو۔ اور خود نہ ہو۔ (۲) حرم کے شکار کا قتل کرنا۔ مگر کتے، بچے اور بے پر پٹے اور سانپ اور بچھو اور چوہے کے مار ڈالنے میں کچھ مصلحت نہیں۔ اسی بحر سے مچھیر کھٹل، رپتو، چھڑی، کچھو سے، پروانے و زمکھن اور چھپکلی اور بھڑکوبھی مارنا جائز ہے۔

حقوق خانہ کعبہ و حرم کعبہ

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً
لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن
مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَخِمْتًا
وَإِذْ إِسْحَاقُ هَيَّوْا وَاِسْمَاعِيلُ
أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ
وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ

ایقرہ - ۵ - پارہ ۱۰

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ
لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى
لِّلْعَالَمِينَ ۚ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ
مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ
كَانَ آمِنًا ۚ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ
حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ
سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ
عَزِيزٌ عَنِ الْعَالَمِينَ ۝

(آل عمران - ۹۷ - پارہ ۴)

وہ وقت یاد کرو جب ہم نے خانہ کعبہ
کو لوگوں کا مرجع اور امن کی جگہ ٹھیرا۔ اور
حکم دیا کہ براہیم کی جگہ کو نماز کی جگہ مندرجہ
یکھو، اور ابراہیم اور اسماعیل سے فرما دیا کہ
ہمارے گھر کو طواف کرنے والوں اور سجدہ
اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک
وصاف رکھو۔

لوگوں کی عبادت کے لئے جو مسجد
سفر کی جائے، وہ یہی ہے جو مکہ میں واقع
ہے۔ برکت والا اور تمام لوگوں کے لئے
موجب ہدایت اس میں سب سے پہلی نشانی
ہیں۔ اذان جملہ براہیم کے کھڑے ہونے
کی جگہ جو اس گھر میں داخل ہوا وہ امن میں
آئیگا۔ اور لوگوں پر فرس سے رکھنے کے
لئے خانہ کعبہ کا حج کریں۔ جس کو سبک
پیشینے کا مقدور ہو اور جو ناشکی کرے
تو آمد تو اسے دنیا و دین سے بے نیابت۔

حرم کعبہ اور حرم کعبہ کے حرم میں داخل نہ ہونے کی وجہ سے حرم کی وجہ سے

سے بڑے نہیں۔ بکہ درجہ ستورہ کی جانب تو مکہ سے تین میل تک حرم ہے۔ اور یمن کی طرف
سات میل۔ درمیانیت کی طرف بھی سات میل اور عراق کی طرف بھی سات میل درجہ کی طرف
دس میل حرم کی تمام اطراف کی درجہ بندی یہی گئی ہے۔ پہلے تو حضرت ابیہیم نے نشان لگائے
پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔ پھر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئے۔ اور
پھر حضرت معاویہ نے جواب تک ڈال دیا۔ حرم کی حد کے اندر کسی جانور کا شکار کرنا۔ کسی
درخت کی کاٹنی کو کاٹنا گناہ ہے۔ صرف ان چیزوں کا کٹنا کی اجازت ہے۔

عجب شہر مکہ مکرمہ میں ایک مندر میں مکان ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں نے
حضرت آدم کی پیدائش سے پہلے زمین پر بیت المعمور کے مقابل پر تعمیر کیا تھا۔ اور بیت المعمور
ساتویں آسمان پر ایک مکان ہے جس کا فرشتے طواف کرتے ہیں۔ پھر حضرت آدم نے پہلی
عمرت مہندم موحائے کے باعث درست کیا۔ اور ان کی اولاد نے اس کو آباد کیا۔ حضرت نوح
کے دوران میں وہ چھڑا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابیہیم علیہ السلام کو اس کی تعمیر کا
حکم دیا۔ اور انہوں نے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اس کی تعمیر کی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ نبوت سے کچھ پہلے کعبہ مکرمہ کا کچھ حصہ آگ سے جل گیا۔ اہل مکہ نے اس کی تعمیر
کا ارادہ کیا۔ اور اس بات پر اتفاق کیا کہ پاک کمائی سے جو مال پیدا ہو وہی اس کی تعمیر میں صرف
کی جائے۔ تعمیر شروع ہوئی۔ تو نہر مایہ کھم ہو گیا۔ اس لئے ایک دیوار بن کر چھوڑنے کے چھوٹی کر دی گئی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنحضرت میں یہ تمنا ظاہر فرمائی کہ اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا۔ تو
کعبہ کی تعمیر نو تعمیر کروں گا۔ درمیان میں یہ اسلام کی طرف سے اس کی عمارت کرواں گا۔ مگر سال آئندہ
میں آپ کی وفات ہوئی۔ مختلف شہین کو مہمات مختلفت سے اتنی عمارت نہ مل سکی کہ وہ آپ کی
اس تمنا کے پورے کرنے کی کوشش کرتے۔ جب عبداللہ بن زبیر کو اہل حجاز نے خلیفہ بنایا۔ تو انہوں
نے کعبہ کی تعمیر حضرت مسلم بن عبد اللہ بن ہشام کی تمنا کے موافق شروع کی۔ اور خلیل علیہ السلام کی طرف
بکعبہ کی عمرت بنا دی۔ اس کے بعد جب عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کے لئے حج
کو بھیجا۔ اور اس نے ان پر فتح پائی تو اس نے زبیر کا بڑا سوا کعبہ بنائی۔ چنانچہ اس نے
کعبہ کو دو طرف چھوڑ دیا۔ اور ان کی عمارت کو چھوڑ کر زبیر کا بڑا بنادیا۔ جس میں وہ بیت میں تھا۔ اور جس کی طرف سے

حقوق قرآن

استماع والنصائح

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْمَعُوا وَأَنِتُّوا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (اعراف ۴- پارہ ۹)
 وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْخَوَافِيُّ لَهُ لَعَلَّكُمْ تُغْلِبُونَ هَ فَتَعَذِّبُ الْيَقِينَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَذَابُكَ شَدِيدًا
 وَنَجْزِيَنَّهُمْ أَشْرَءَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ (حم السجدہ ۲۶- پارہ ۲۲)

جب قرآن میں پڑھا جائے، تو اس کو
 کان لگا کر سنو، اور خاموش رہو، عجب نہیں
 کہ اس کی بکیت سے تم پر رحم کیا جائے
 جو لوگ کافر ہیں، وہ ایک دوسرے
 سے کہتے ہیں کہ اس قرآن کو سنو ہی نہیں، اور
 اس میں غش مچا دیا کرو، غافلہ تم بائیں بائیں
 تو جو لوگ کافر ہیں، ہم ان کو عذاب عذاب
 پہنچائیں گے، اور ضرور ان کے بدترین
 اعمال کا بدلہ دیں گے

ترتیل قرأت

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ هُ قُمْ أَلَيْسَ
 إِلَّا قَبِيلًا هُ بَصُرَتْهُ أَوَانُ نَقَصَ
 مِنْهُ قَبِيلًا هُ أَوْ ذُ دُ عَلَيْهِ وَرَقِلَ
 الْقُرْآنُ تَرْتِيلًا ه
 (المزمل ۱۶- پارہ ۲۹)

اے پیغمبر جو چادر پیٹھے پڑے ہو، ت
 میں نماز کے لئے کھڑے رہا کرو، مگر اس
 رات سے کم یعنی آدھی رات یا اس سے بھی
 نفور سا کم کر دیا، یا آدھی سے کچھ بڑھ
 دیا کرو، اور قرآن کو خوب بغیر ترتیل
 پڑھا کرو

تائثر

لَوْ أَنزَلْنَاهُ هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى
جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا
مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ
لِنَضُرَّ بِهَا النَّاسَ ۖ وَهُمْ يَتَفَكَّرُونَ

(مورہ حشر ۳ - پارہ ۲۸)

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے
تو تم اس کو دیکھ لیتے کہ خدا کے دُر کے
مار سے تھک گیا ہوتا اور ٹپٹ پڑا ہوتا اور
یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں
تاکہ وہ سوچیں اور سمجھیں ۝

تذکر و تفکر

أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ ۚ لَوْ
كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا
فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ۚ (نساء ۶ پارہ ۱)
أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ
أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ۚ (جمہ

۳ - پارہ ۲۶)

کتاب: نزلناہ ایلک مبارک
لینا برود ایتہ ولینذکر
اولک الا لبابہ

(ص ۷۷ - پارہ ۲۲)

کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اگر
خدا کے سوا کسی اور کے پاس سے آیا ہوتا
تو ضرور اس میں بہت سا اختلاف پاتے ہ
یہ لوگ قرآن کے معانی کو کیوں نہیں
سوچتے۔ آیا ان کے دلوں پر تالے لگے
ہوئے ہیں؟

اسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو کتاب ہم نے تیری
صورت اتاری ہے بڑی بکثرت والی کتاب
ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں۔
اور جو عقل رکھتے ہیں اس سے
وضاحت پکڑیں ۝

قرآن مجید کی عظمت و بزرگی کے لئے اس قدر کہنا کافی ہے کہ وہ خداوند عالم خالق
روح و قلم کا کلمہ ہے، تمام عیوب ذنوب سے بڑی و پاک ہے، اس کی فصاحت و بلاغت
تمام عرب نے ان کی بڑے بڑے فصیح و بلیغ اس کے مثل و نمونہ سے بھی نہ بنا سکے۔

مگر انہیں جویش دہانے والے خطاب سے کہا گیا کہ "گو تم اس کے کلام خداموں نے پڑھ کر
 کرتے ہو، اور اس کو کلام بشر سمجھتے ہو۔ تو تم اس کی مجیدی سے چھٹی صورت کے مثل کو اپنے
 بنا لیاؤ، اور تمام احوال و اسباب کو جمع کر لو، اور تم پر یہ دیکھو کہ تم پر کیا نہیں آیا۔
 یہ خطاب تیرے سو پہلوں سے پیدا ہوا ہے۔ اس کے جواب کی حرکات میں ہونی
 اس کی تفاوت اور پڑھنے پڑھانے کے قواعد میں بیان نہیں، تمام احکامات
 مستفیق ہیں کہ کوئی غیر تفاوت قرآن مجید سے زیادہ نہیں رکھتا، چنانچہ یہی حق ہے کہ
 دیکھنے سے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی قرآن مجید پڑھنے میں مشغول ہو، وہ
 دنیا کی کسی دوسری شے کے ذریعہ اس کو فرصت نہ ملے تو میں اس کو دیکھوں، لیکن اس سے بھی زیادہ
 دیکھوں گا، اور کلام اللہ کی بزرگی تمام کلاموں پر ایسی ہے، جیسے خدا کی بزرگی تمام مخلوق پر
 ایک درجہ بیش میں ہے، کہ حضور نے فرمایا، قرآن اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے
 تمام آسمانی لوگوں اور زمین پر والوں چیزوں سے جو اس میں ہیں،

لکھو قرآن کے لئے ہر شے ہے، کہ قبلہ و مومن باطنیات نہایت دیر سے اس
 پاکیزہ مقام میں بھیج کر قرآن مجید پڑھا جائے، سب سے بہتر اس کا مدد کے مسہر ہے، جو
 لوگ ہر وقت یا کثرت و کمیت اس کی تلاوت میں مشغول رہنا چاہیں، ان کے لئے ہر شے
 قرآن مجید پڑھنا ہے، جیسے بچوں یا بیٹے یا غنیمتوں یا مومنوں، مگر اس سے بہت میں
 پڑھنا، اس سے زیادہ اس کے لئے ایک خاص وقت مقرر کر لینا بھی درست ہے، کہ ہر روز
 فجر کی نماز کے بعد قرآن مجید پڑھا کر سوتے تھے، وقت مقرر کر لینے میں ناسخ بھی نہیں ہوتا،

مسنون ہے کہ پڑھنے کے بعد شروع کر سہ سے چپے عود اور ایسے ایسے پڑھو، اور پڑھنے
 کے درمیان کوئی دنیاوی کلام نہ پڑھے، تو اس کے بعد عود و سہ سے چپے عود
 کرے، قرآن مجید کو دیکھ کر بڑھ کر بانی میرے لئے کی نسبت زیادہ خواب رکھتا ہے، کیونکہ اس
 طرح دعا و تمنا ہوتی ہیں، یہ بات درست ہے، اور ہر روز قرآن مجید کی تلاوت ہے،

قرآن مجید پڑھنے کے لئے اس میں کوئی کمی نہ کرنا، اس سے کہ ہم میں سے ہر شخص ہر روز
 دل کو دوسری طرح متوجہ کرے کرود ہے، بہر صورت اس سے وقت اپنے آپ کو مجید قرآن

حضرت متوجہ نہ ہو جائیے، نہ یہ کہ نہ جان سے اٹھنا جبری ہوں، اور دل میں اور ہر دھڑکے خیالات
نیز تنہا دھندلے ہوئے خوش گواہی سے ہونی چاہیے، کیونکہ صحیح احادیث میں وارد ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص قرآن مجید خوش گواہی سے نہ پڑھے، وہ ہم
میں سے نہیں ہے، مگر جس کی کوزا بھی نہ ہو، وہ مجبور ہے، لیکن قرآن مجید کو رات سے پڑھنا
بہترین طریق کر وہ تحریری ہے، تلاوت قرآن کا یہ بھی ادب ہے، کہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھے، عجلت
سے پڑھنا مکروہ ہے ۛ

جو شخص قرآن مجید کے مدنی سمجھ سکتا ہو، اس کو قرآن مجید پڑھتے وقت اس کے مدنی
پر غور ہونا، اور ہر مضمون کے موافق پتہ آپ ہیں اس کا اثر فی ہر کلمہ نامعلوم ہے، مثلاً جب
کوئی ایسی آیت پڑھے جس میں رحمت الہی کا ذکر ہو، تو غلبہ رحمت کرے، اور عتاب کا ذکر
ہو تو بناؤ، ننگے، کوئی جو بطلب مضمون ہو، تو اس کا جواب دے، مثلاً سورہ ولتین کے
آخر پہلے آیت کے بلکہ اَنَا ذٰلِكَ مِّنْ اَشْاٰءِ یَّیْنَ یا سورہ قیامتہ کے آخر پہلے
آیت کے، بلا، سورہ فوجہ ختم کرے، تو امین کہے، مگر یہ جواب اس وقت مضمون میں
جب قرآن مجید فرض نماز یا وتر یا ترویج میں نہ پڑھا جاتا ہو ۛ

تلاوت قرآن مجید کی حالت میں رونا مستحب ہے، اگر دانا نہ آئے، تو اپنی سنگم
پہنچ اور انہوں کرے، سورہ واسطی کے بعد سے اخیر تک ہر سورہ کے ختم ہونے کے
بعد سانس اکبر اٹھانا مستحب ہے، ختم قرآن مجید کے بعد وی، اگر مستحب ہے، اس لئے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ہر ختم کے بعد وہ مقبول ہوتی ہے ۛ
قرآن مجید ختم کرے، وقت سورہ حدیث کو بین مرتبہ پڑھنا متاخرین کے نزدیک

بہتر ہے ۛ

جب ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کر چکے، تو مضمون سے بہرہ ور، دوسری دفعہ شروع کر دے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت محبوب ہے کہ
جب قرآن ایک مرتبہ ختم ہو جائے، تو دوسری دفعہ شروع کر دیا جائے، اور اس دوسری دفعہ
اَوَّلَتْ بِهَا الْبُحْرِیْنَ تک پہنچا کر چھوڑ دے، اس کے بعد یہ بکرا وغیرہ مانگے۔

صحیح احادیث میں اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے :

جہاں قرآن مجید پڑھا جاتا ہو، ضروری ہے کہ سب لوگ ہمد تن اس کی عزت و توقیر میں کسی دوسرے کام میں مشغول نہ ہوں۔ کیونکہ قرآن کا سننا فرض ہے، اگرچہ عذرین کسی ضروری کام میں مصروف ہونے کے باعث متوجہ نہ ہو سکیں، تو پڑھنے والے کو سچے ہونے کی جست آواز سے پڑھے، ایسی محاسن میں اگر بلند آواز سے پڑھے گا، تو گناہ اس کے ذمے ہوگا۔ اگر کوئی شخص خوش آواز ہو، اور قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو، تو اس سے قرآن مجید پڑھنے کی درخواست کرنا مسنون ہے، اور احادیث سے ثابت ہے :

خدا کی قدرت کی نشانیوں میں غور کرنا !

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ

وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي

فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ

وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ

مِنْ مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ

بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَنَتْ فِيهَا

مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ مِّنْ وَلَدٍ وَرَبَّ الْوُجُوهِ

وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ

وَالْأَرْضِ لَا يَأْتِ بِقَوْلٍ

لِّغَيْرِ مَا هُوَ

رَبْقہ ۲۰ - پارہ ۲

أَوَّلُ يُنْظَرُ وَإِنِّي مَلَكُوتِ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ

بلاشبہ آسمانوں اور زمین کے بنانے

میں اور رات اور دن کے یکے بعد دیگرے

آنے میں اور جہازوں میں جو کہ آدمیوں کے

نفع کی چیزیں سے کرسمند رہیں جتے ہیں۔

اور اس پانی میں جس کو اللہ تعالیٰ نے

آسمان سے بوسایا، پھر اس سے زمین کو

اس کے خشک ہونے بعد تروتازہ کیا اور

ہر قسم کے حیوانات اس میں پیدا کیے۔

اور ہواؤں کے بہانے میں اور زمین جو

زمین و آسمان کے درمیان مقید رہتا ہے

ان لوگوں کے لئے وسائل ہیں۔ جو عقل

رکھتے ہیں :

اور کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا کہ زمین

اور زمین کے عالم میں اور دوسری چیزوں

اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ عَسَى أَنْ
يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ
فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ

(الاعراف ع ۲۳ - پارہ ۵ - ۹)

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ
مَا خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا
إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى وَإِنَّ
كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ بِلِقَائِ
رَبِّهِمْ لَكَاذِبُونَ (الزمر ع ۱ - پارہ ۵ - ۲۱)

(الذاریات - ع ۱ - پارہ ۵ - ۲۶)

میں جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں اور اس
بات میں کہ ممکن ہے کہ ان کی اجل قریب
ہی آج بھی ہو، پھر قرآن کے بعد یہ لوگ کونسی
بات پر ایمان لائیں گے؟

کیا ان لوگوں نے اپنے دل میں غور
نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور
زمین کو اور ان چیزوں کو جو ان کے درمیان
ہیں کسی حکمت ہی سے اور ایک ميعاد
معیین کے لئے مقرر کیا ہے اور بہت
سے آدمی اپنے رب کے لئے کہنے میں
اور یقین لانے والوں کے لئے زمین
میں بہتری نشانیاں ہیں اور خود تم میں بھی
پس کیا تم کو سوچ نہیں پڑتا؟

قدرت الہی کے نشانات ذرے ذرے سے پڑے پڑے ہیں، اور پتے پتے سے
نظارہ ہو رہے ہیں۔ دنیا کی کوئی ایسی چیز نہیں جس سے خدا کی قدرت ظاہر نہ ہوتی ہو۔
شیخ سعدی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں:

برگ درختان سبز در نظر ہو شیار
ہر درختے دفتر لیست نہ عرفت کردگار
مگر یہ سب کچھ ان لوگوں کے لئے ہے جنہیں خدا نے سوچنے سمجھنے کی قوت عطا
کی ہے، مگر جو لوگ ان باتوں میں خیال ہی نہیں کرتے، ان کے لئے یہ سب کچھ کھیل اور
تماشا ہے۔

خدا کی قسم کا ادب

اللہ تعالیٰ کو اپنی قسموں کے ذریعہ

وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ مَسْرُوعًا

لَا يَمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَ
تَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ
النَّاسِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ لَا يَأْخُذُ
خِذًا كُمْ بِاللَّغْوِ إِيْمَانِكُمْ
وَلَكِنْ يُؤْخِذُ أَخِيْنَ كُمْ بِمَا كَسَبْتُمْ قُلُوبُكُمْ
وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو نُجْوٍ (البقرہ ۲۰۱ تا ۲۰۲)
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَخْلِفُوا بَابَكُمْ وَلَا يَأْمَهُنَّكُمْ
وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَخْلِفُوا بِاللَّهِ الْإِدَّ
أَلَمْ يَجِدْ قُلُوبَكُمْ (بروقد نسائی)

ان امور کا حجاب و نشانی نہ بناؤ کہ تم نہیں اور
تقو سے اور اصلاح فیما بین خلق کے جوڑو
اور اللہ تمہارے سب کچھ سنتا مانتا ہے ۔ نہ
تمہارے تمہا میں یہ جو وہ قسموں پر ضرور موقوفہ
کرے گا ۔ جو تمہارے دلی اور امت پر ہو ۔
اور اللہ تمہارے بخشنے والا بڑا مہربان ہے ۔
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔
میں نے تمہارے اپنے ماں باپ کی قسمیں نہ کی کہ کرو
اور نہ بتوں کو ۔ اور خدا کی قسم بھی میں وقت
کھاؤں جب تم مجھے ہو ۔

کفارہ قسم

لَا يُؤْخِذُ كُمْ بِاللَّغْوِ
خِيَا بِيَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤْخِذُ كُمْ
بِمَا كَسَبْتُمْ قُلُوبُكُمْ فَكَفَّارَتُهُ
إِصْعَاقُ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ
أَوْسَطِ مَا تُطْلَعُونَ أَهْلِيكُمْ
أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ
فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ
ذَلِكَ كَفَّارَتُهُ إِيْمَانِكُمْ إِذَا
خَلَفْتُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِيْمَانَكُمْ كَذَلِكَ
يَبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ

اللہ تمہارے تم سے تمہا میں لغو نہ ہو
موقوفہ نہیں کرتا ۔ لیکن تمہاری قلوب
تم سے اس کا موقوفہ کرے گا تو اس کا
کفارہ دس مسکینوں کو متوسط درجے کا کپڑا
کھانا دینا ہے ۔ جس پر تم اپنے گھر والوں کو کھانا
کرتے ہو ۔ یا اس کو کپڑا دینا ہے ۔ یا ایک غلام
یا لونہ کی آزاد کرنا ۔ اگر تمہیں کوئی قصور نہ ہو
تو تین دن کے روزے ہیں ۔ یہ تمہاری قسموں
کا کفارہ ہے ۔ جبکہ تم قسم کھالو اور اپنی
قسموں کو خیال رکھو ۔ اسی طرح اللہ تمہارے

تَشْكُرُ دَانَ

وہ جس نے اپنے عذاب بیان کرتا ہے۔ تاک

تہ شکر کرے

(المائدہ - ع ۱۲ - پارہ ۵)

مشارع شرع میں قسم کی تین قسمیں ہیں۔ اول ہمیں غموس۔ دوم ہمیں منفقہ۔ اور سوم ہمیں لغو۔ ہمیں غموس وہ قسم ہے جو کسی گزری ہوئی بات پر ارادہ ہوا ہے سب سے گناہی جائے۔ اس میں گناہ ہوتا ہے۔ مگر حنفیہ کے نزدیک اس کا گناہ نہیں۔ اس سے بعد مندرجہ توبہ واستغفار کرنی چاہیے۔

تیسری مندرجہ قسم ہے وہ جو بار بار کسی گزری ہوئی بات پر چھوٹی قسم بار بار ادا کی جائے یا ارادہ کھائی۔ مگر اپنے خیال میں اس سے درست سمجھتا ہے۔ جیسے نہ بڑی رقم میں آیا۔ مثلاً مگر اس کو خبر نہ تھی اور قسم کھالی۔ اس طرح کہ کہنا چاہتا تھا کہچہ وہ سب راز وہ منہ سے نہ نکالے۔ ہمیں لغو میں گناہ نہیں ہوتا۔ اسی لئے اس کو لغو کہتے ہیں۔ یعنی گناہ اور مؤاخذہ اخروی کے بارے میں یہ راقطہ اعتبار ہے۔

تیسری منفقہ ہمیشہ کسی مندرجہ بات پر ہوتی ہے۔ اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ قصداً قسم کھائے کہ میں فلاں کام کروں گا۔ یا فلاں کام نہ کروں گا۔ اس میں صداقت کرنے سے یہ خلاف لازم آتا ہے۔ جس کی نوعیت فرائض مجبہ سے معذور ہوا ہے کہ یا تو اس مسئلہ کو کھانا کھدائے یا سن کو کپڑے دے۔ یا ایک فہم آواز کرے۔ اور جس کو ان میں سے کسی بات کا مفقہ ہو۔ وہ تین دن کے روزے رکھے اور دینے میں اختیار ہے۔ خود اس کی بیویں اور اولاد اس کو کھرا بخد کر دے۔ یا حد تہ فخر سے بہرہ ور کریں۔ یا اس کی قیمت دیدے۔ یہ مساکین ایسے ہونے چاہئیں جن کو زیادتی نہیں درست ہے۔ پھر اس قدر چاہیے جس سے بدن بھارت حجتہ و حکم باشد۔ مثلاً ایک گرتہ در یک پاجامہ یا لٹہ بند در حجاب اور اگر روزے رکھے۔ تو تینوں روزے متواتر رکھنے ہوں گے۔ شہر خود عمنہ توڑے یا بخوش کر ٹوٹ جائے۔ کفارہ دونوں صورتیں ہیں واجب ہوگا۔

قسم یا تو خدا تعالیٰ کی کھانی پر ہے یا ایک کلمہ سما میں سے کسی اسم کی یا اس کی صفات میں سے کسی صفت کی جیسے یوں کہ کہ خدا کی عزت کی قسم ہے۔ اگر کسی اور کی قسم کھائے تو وہ قسم مقصور نہیں ہوگی مثلاً کوئی شخص حضور علیہ السلام کی قسم کھائے یا قرآن مجید کی یا کعبہ کی تو یہ قسم معتبر نہیں ہے۔

جائے اس کی ہیبت زمین سے اٹھ جائے یا امتثال قوی ہے

۴۰۰ سے لے کر ۵۰۰ کیسے یہ بھی مذکور ہے کہ شریعت صحت کی عادت نہ کرے جو کہ اس کے ذریعہ کی ورتیں چیزیں قسم کھانی

حقوق العباد

حقوق پیغمبر اطاعت و تسلیم حکم

اے رسول اللہ! آپ یہ فرمادیں کہ
اللہ اور رسول کی طاعت کیا کرو، پھر اگر
وہ لوگ اعرض نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ کا فرس
محبت نہیں کرتا ۛ

جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس
نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی، اور جو شخص
آپ کی اطاعت سے روگردانی کرے تو
ہم نے آپ کو ان کا ٹکرا کر کے نہیں بھیجا۔
اے ایمان والو! اللہ اور اس کے
رسول کا کٹنا مانو، اور اس کا کہنا ماننے سے
روگردانی نہ کرو، حالانکہ داعی فساد سے
تم احکام الہی سننے ہو، یعنی جیسا اعتقاد
سے سن سیتے ہو ویسا ہی عمل بھی کیا کرو۔
اے مسلمانو! جو چیز تم کو پیغمبر (رسول)
سے دیا کہیں سے نہ کیا کرو، اور جس چیز سے
تم کو منع کریں اس سے رک جوا کیا کرو، اور

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
الْكَافِرِينَ ۝ (ال عمران ع ۴ - پارہ ۳)
مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ
أَطَاعَ اللَّهَ ۚ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا
أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيفًا ۝
(النساء ع ۱۱ - پارہ ۵)

أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا
اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنَّهُ
وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ۝
(انفال ع ۳ - پارہ ۵ - ۴)

فَمَا أَمَّاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوا
مِمَّا نَحْنُ حَاكِمُونَ عَنْهُ فَاسْتَجِزُوا وَالْقَوَا
لَهُ ط ۚ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

(احشر - ۱۷ - پارہ - ۲۸)

فَلَا وَرَيْتَ لَا يُؤْمِنُونَ
حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ
ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ
حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيَسْلُبُوكَ
أَمْوَالَهُمْ

(النساء - ۹ - پارہ - ۵)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ
وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ
وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي
وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي
(مشاور قاضی عیاض)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَلَّ مَتْنِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا
مَنْ بَوَّأَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَمَنْ يَا بَنِي قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي
دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي
فَقَدْ أَبَى

اللہ سے دور تھے رہو۔ بیشک اللہ سخت

سزا دینے والا ہے ۛ

پس اسے پیغمبر آپ کے پروردگار
کی قسم ہے کہ جب تک یہ لوگ اپنے باہمی
جھگڑے آپ ہی سے فیصلہ نہ کرائیں اور
جو کچھ آپ فیصلہ کریں اس سے کسی طرح
ولگیر نہ ہوں، بلکہ قبول کر لیں۔ اس وقت تک
یہ لوگ ایماندار نہیں ہو سکتے ۛ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس
نے میری اطاعت کی تو اس نے خدا کی اطاعت
کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے
خدا کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر
کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی
اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس
نے میری نافرمانی کی ۛ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میری
امت کے تمام لوگ جنت میں داخل ہوں
جب میں گے سوائے اس کے جس نے انکار
کیا یا صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضور انکار کون
کہتا ہے، آپ نے فرمایا کہ جس نے میری
اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور

(شفاء قاضی عیاض)

جس نے میری شہرانی کی توڑنے
انکار کیا ؟

بیعت

إِنَّ الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ إِنَّمَا
يَبَايِعُونَ اللَّهَ ۖ بَدَّلَ اللَّهُ قَوْلَ
أَبَدٍ بِهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا
يُكْذِبُ عَلَى نَفْسِهِ ۚ وَمَنْ أَوْفَى
بِمَا تَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَيُؤْتِيهِ
أَجْرًا عَظِيمًا

(الفتح ۱۷ - پارہ ۲۶)

كَفَدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ
إِذْ يَبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَامٍ
مَّا يَدُّ وَبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ
عَلَيْهِمْ وَأَتَاهُمُ فَتْحٌ مُبِينٌ ۚ
وَمَغَانِمُ كَثِيرَةٌ يَأْخُذُ بِهَا
وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا (الفتح ۱۷ - پارہ ۲۶)

(۱۷ - پارہ ۲۶)

بیشک وہ لوگ جو صلح و بیعت کرتے
آپ سے بیعت کر رہے ہیں وہ خدا ہی
سے بیعت کر رہے ہیں، خدا کا ہاتھ رکنے
کا حق یہ ہے، تو جو شخص عہد کو توڑ دے گا
اس کے عہد توڑ دینے کا وبال اسی پر
پڑے گا، اور جو شخص اس بات کو پورا
کرے گا جس پر خدا سے عہد کیا ہے، تو
عقرب ہی خدا اس کو بڑا اجر دے گا

بے شک اللہ تعالیٰ نے ان مسلمانوں سے
خوش ہو گیا ہے، جبکہ یہ لوگ آپ سے
برخست کے نیچے بیعت کر رہے تھے و
ان کے دلوں میں کچھ غم و حسرت نہ تھی
اللہ کو معلوم تھا، پس اللہ تعالیٰ نے ان کو
امینان قلب عنایت کیا، اور اُنہیں جیتے ہوئے
ایک فتح بھی دی یعنی فتح خیبر، اور بہت سی
غنیمتیں بھی جن کو یہ لوگ سنبھال رہے تھے
اور اللہ تعالیٰ نے بڑا اجر و دستاویز

حکمت والا ہے ؟

نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے۔ پس اس لحاظ سے آنحضرت مسلم کے تمام اقوال ہم لوگوں کے لئے واجب التسلیم ہوئے۔ عین کی نسبت خود خداوند عالم کا ارشاد ہے۔

دَمَا يُنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۖ لَيْسَ بِهِ مَعْمَدٌ ۚ نَحْنُ خَوَاشِئُ
سے کوئی بات نہیں کرتے، بلکہ جو کچھ وہ فرماتے ہیں، وہ وہی ہوتا ہے، جو ہم کی طرف
وحی بھیجتے ہیں، اس سے معوم ہو گیا کہ احادیث کو ماننا اور ان پر عمل کرنا بھی ویسا ہی
ضروری ہے۔ جیسا قرآن مجید پر ۴

آداب

کیا تم یہ جانتے ہو کہ جس طرح حضرت
موسیٰ علیہ السلام سے سوال کئے گئے تھے
وہی ہی تم بھی اپنے رسول سے سوالات کرو
اور جو شخص بجائے ایمان لانے کے کفر کرے
تو بلاشبہ وہ راہ راست سے دور ہو جائے گا
اسے ایمان والو! اللہ اور اس کے
رسول سے کسی قول یا فعل میں سبقت
نہ لیا کرو۔ واللہ سے ڈرتے رہو، بیشک

أَمْ يَدْعُونَ أَنْ نَسْأَلَكَ
رَسُولَكُمْ كَمَا سَأَلَ مُوسَىٰ
مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَنْ يَتَّبِعِ الْكُفْرَ
بِأَيِّ مَآئِمَةٍ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ
السَّبِيلِ ۝ (البقرہ ۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲)
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدُمُوا
بِأَيِّ شَيْءٍ عَلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ
ۚ إِنَّا اللَّهُ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

نہ بعض یہود نے آنحضرت ﷺ سے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عداوت عرض کیا تھا، کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام
پر دفعہ توحید نازل ہوئی، اسی طرح آپ قرآن مجید بھی نازل ہوئے، اس پر یہ کہتے تھے کہ
تو ایک دفعہ بنی تمیم کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی
عنہما میں بہیم آپ کی مجلس میں اس امر پر بحث ہو گئی کہ یہ دونوں پرہیزگار کس کو بنا جائے حضرت ابو بکر
نے تھوڑے دنوں میں حضرت عمر رضی عنہ سے دی اور حضرت عمر رضی عنہ نے حضرت ابوبکر رضی عنہ سے دی اور گشت
بڑھ کر دونوں میں جنوں کی آویز بن گئیں، اس پر یہ حکم نازل ہوا کہ ان آیات کے نزول کے بعد جو
کی یہ حالت ہو گئی کہ حضرت ابو بکر رضی عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! قسم ہے (البتہ یہ منجھتا ہوں)

لَا تَرْفَعُوا أَسْمَاءَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ
الَّذِي دَعَاكُمْ فَذَلِكَ قَوْلُكُمْ
بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ
أَنتُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ الَّذِينَ
يُخْضَعُونَ أَسْوَائِهِمْ عِنْدَ رَسُولِ
اللَّهِ وَلِئَلَّكَ الَّذِينَ فُتِحَتْ
قُلُوبُهُمْ لِيَتَّقُوا لِيْهِمْ مَّغْفِرَةً
وَأَجْرٌ عَظِيمٌ وَالَّذِينَ
يُنَادُونَكَ مِنَ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ
كَثِيرٌ مِنْهُمْ لَا يَعْقِلُونَ هَؤُلَاءِ
الَّذِينَ حَسِبُوا أَنَّ أَصْنَافَهُمْ
أَيْبَهُمْ أَلَكَ خَيْرٌ أَلَهُمْ وَ
اللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ه

(الحجرات ع ۱ - پارہ ۵ - ۲۶)

بر فخر و کرامت
و تحفه دایم الکریم

شدت سے سختی دیا اور ہوا سے ۔
 اسے بیان دیا کہ تم اپنی تہذیب مغیرہ کی
 تہذیب سے بلند نہ کیا کرو ۔ اور نہ نیک کے ساتھ
 بہت زیادہ ستا بات کرو ۔ جیسے تم آپس میں
 ایک دوسرے سے کہتے ہو کہ ہیں ایسا نہ
 ہو کہ تمہارے اعمال بہ باد ہو جائیں اور
 تم کو خبر بھی نہ ہو ۔ جو لوگ اپنی قوموں کو
 رسول کے سامنے لیتے نہ کہتے ہیں ۔ یہ وہ
 لوگ ہیں جن کے ثواب کو اللہ تعالیٰ سے
 تقوئے کے واسطے خاص کر دیا ہے ۔ ان
 لوگوں کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے
 جو لوگ تجرول کے باہر سے آپ کو پہنچتے
 ہیں ۔ ان میں سے اکثر لوگ عقول نہیں ۔ اگر
 یہ لوگ عبیر کرتے ہیں تاک کہ آپ خود باہر
 ان کے پاس آجائے ۔ تو یہ ان کے لئے
 جہنم کا دروازہ اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا
 مہربان ہے ۔
 اسے سننا تو بات کو سمجھ گیا ۔

ایسے مسلمانوں کو کہ جس نے کفر سے

جتنی باتیں شیخ نے اپنے کتب خانہ میں جمع کیں، ان میں سے ایک حصہ ان کے شاگردوں کو دیا گیا۔
 دوسرا حصہ ان کے شاگردوں کو دیا گیا۔
 تیسرا حصہ ان کے شاگردوں کو دیا گیا۔
 چوتھا حصہ ان کے شاگردوں کو دیا گیا۔
 پانچواں حصہ ان کے شاگردوں کو دیا گیا۔
 چھٹا حصہ ان کے شاگردوں کو دیا گیا۔
 ساتواں حصہ ان کے شاگردوں کو دیا گیا۔
 اسی پر یہ آیات نازل ہوئیں:

بَيْنَكُمْ كَدُّ شَاوٍ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ط

(نجات ۱۴ - پارہ ۵ - ۲۶)

بنانے کو ایسا معمولی بنانا نہ سمجھو، جب تک میں

سے ایک دوسرے کو جانتا ہے۔

آداب جمع ہے ادب کی، اور ادب کہتے ہیں ہر چیز کی حد نگاہ۔ کہنے کو، اور اس سے مراد ہے پاس اور لمبے نظر جس شخص کا ادب کیا جاتا ہے، اس میں کسی نہ کسی عرج کی کیفیت اور برتری پائی جاتی ہے، خواہ وہ برتری رشتے اور قرابت کی ہو یا عمر کی یا صوم و ہنر کی یا تقسیم ارشاد کی یا حکومت یا دولت کی یا احسان و انعام کی یا تقویٰ و پرہیزگاری کی اور ان سب سے بڑھ کر رسالت کی برتری ہے، کہ پیغمبر بے مثال کا جبار ہو تا ہے، اس کے لئے اس کا پاس اور لمبے نظر بھی سب سے بڑھ کر ہو گا۔ کیونکہ برتری میں خدا کے بعد جس کا درجہ ہے وہ پیغمبر ہی ہے، بقولے ع "بعد از خدا بندہ کس توئی قصۂ مختصر"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی نسبت بس اتنا جان لینا کافی ہے، کہ سجدہ کے سوا ہر عرج کا ادب ہر طرح کی تعظیم و توقیر کا حق ہے۔ صرف اس امر کا خیال رکھنا چاہیے کہ خدا کا عبادت کی حد نہ پہنچنے پاس ہے۔

اتباع سنت

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا
يَا عِدُوِّي يُحِبِّبْكُمْ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ط

(آل عمران ع ۳۴ - پارہ ۳۰)

اے ان لوگوں سے فرمادیں، کہ اگر تم
اللہ کو دوست رکھتے ہو، تو میری پیروی
کو، اور اللہ تمہیں دوست رکھے گا، اور
تمہارے گناہ معاف کر دے گا، اور اللہ
بخشنے والا مہربان ہے۔

نہ لوگوں کے سے یعنی ایسے شخص کے
لئے جو اللہ سے اور خدا کی طرف سے دور
ہو اور گنہگار سے ذکر الہی نہ کرنا ہو، ہوں اللہ
کا ایک شہدہ عینہ موجود تھا۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجِي اللَّهَ
وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَذِيكُم

(احزاب ع ۲۰ - پارہ ۵ - ۲۱)

سنت کے لغوی معنی تو متعلق امور پر حرقہ کے ہیں۔ مگر اصطلاح محدثین رحمہ اللہ تعالیٰ میں مزد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل اور تقریر سے۔ قول و فعل کے معنی تو ظاہر ہیں۔ اور تقریر کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی فعل کیا یا کوئی بات کہی اور حضور نے اس پر اطلاع پائی۔ اور اس کو اس فعل اور قول سے منع نہیں فرمایا۔ بعض کے نزدیک صحابہ اور تابعین کا قول و فعل اور تقریر بھی سنت میں شامل ہے۔ صحابی تو اس شخص کو کہتے ہیں جس کو بحالت اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ شرف صحبت حاصل ہوا ہو۔ اور حالت اسلام میں ہی اس نے وفات پائی ہو۔ صحبت کے لئے مدت کی قید نہیں۔ ضروری ہوا بہت۔ تابعی وہ ہے جس کو کسی صحابی کے ساتھ صحبت رہی ہو۔ بحالت ایمان اور اسی پر مراحہ ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کے لئے تو حکم قرآنی موجود ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ وَالتَّبَعُوْا نِیَّ اِلٰہِ و صحابہ کے حق میں خود پیغمبر فرما گئے ہیں۔ اَحْبَبُ اِلَیَّ کُمْ اَلْبِجُوْہُ یَا بَہِمُ اَفْتَدِیْتُمْ اَهْتَدِیْتُمْ یعنی میرے صحابی تیاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی قیادت کرو گے۔ صحیح۔ اسے بالو گے۔ اور تابعین کی نسبت اللہ سے خَیْرٌ لِّقَوْمٍ قَدْ فِیْ تَمَّ الَّذِیْنَ یَسْلُوْنَہُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَسْلُوْنَہُمْ یعنی سب زمانوں سے بہتر میرا زمانہ ہے۔ اور پھر ان کا زمانہ بہتر ہے۔ جو اس عہد کے لوگوں سے نزدیک ہوں گے۔ اور پھر ان کا جو ان سے نزدیک ہوں گے۔ پس ان سب حکام کے ہوتے ہوئے ایک حقے و حقیقی مسلمان کا یہ وظیفہ ہونا چاہیے کہ وہ کسی ایسے امر میں جو دین سے تعلق رکھتا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے واسطہ عمل سے قدم باہر نہ کرے۔ اور جو آپ کی محبت کا دم بہتر ہے اسے زیبا ہے کہ گفتار میں۔ رفتار میں۔ لباس میں۔ مہر پر ایک بات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا متجاوز نہ کرے۔

احترام ازواج مطہرات

اَلَّذِیْنَ اَوْفَا بِالْمَدْمَنِیْنَ | تیار رکھنے اللہ علیہ وسلم (مومنین کے

سے زیادہ محبت رکھتے ہیں۔ کہونکہ غرض گزشتہ بات۔ تب تو ظاہر ہے کہ وہ بد خواہ ہے اور (بقیہ فیہ) (مکتبہ)

کلمات کہنا باعث لعنت ہے، اپنے صحابی کی نسبت حضور نے فرمایا ہے، کہ جس نے ان کو تکلیف دی، اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی، اس نے خدا کو تکلیف دی، تو اس سے زواج مشہرات کی شان معلوم ہو سکتی ہے، جن کو حضرت معنم کی ذات مبارک سے دُسر تعلق ہے، ایک صحابی ہوئے گا اور دوسرا وجہیت کا،

ایذا دی

جو لوگ نہ در اس کے رسول کو کسی طرح کی تکلیف دیتے ہیں، ان پر دنیا اور آخرت دونوں میں خدا کی لعنت ہے اور خدا نے ان کے واسطے ذلت کا نذاب تیار کر رکھا ہے :

مسلمانو! ان لوگوں جیسے نہ بنو جنہوں نے موسیٰ کو ایذا دی تھی، تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمیشہ ثابت کر دیا، ورنہ ان کے نزدیک بڑے مغرور ہوتے :

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا

(اخزاب ع۔ ۷۰ پارہ ۵۰۲۲)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى دَاعِيَ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ دَاوُدُ وَسُلَيْمَانُ إِذْ قَالَ لَآئِنِ اتَّخَذْتُمُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ آلًا فَلَهُنَّ أَكْثَرُ مِمَّا يَدْعُونَ إِلَى دَاعِيَ الْكَافِرِينَ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاكِبُونَ

وَجِيهًا (احزاب ع۔ ۶۰ پارہ ۵۰۲۲)

خدا نے یہ اسام کو ایذا دینے اور ان کی براءت کا قصہ خود حضور علیہ السلام نے تفسیر کے طور پر بیان فرمایا ہے، ورنہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل نے جو براءت کے باعث عداوت نہ کیا کرتے تھے اور موسیٰ علیہ السلام پر دے میں غلام کیا کرتے تھے، بنی اسرائیل نے مشورہ دیا کہ ان کے بدن میں کوئی عیب درج نہ ہو، جس کے باعث یہ سب کے ساتھ نہیں رہتے، لہذا تو نے اس کی براءت کی، اس کی براءت اس طرح نہ ہو کہ ایک دھڑپ سے تنہا ہی میں کپڑے تار کر پتھر پر پڑھ دیتے، اور ان کے لئے خدا کے حکم سے دو پتھر کڑوں سمیت وہاں سے چلا، اور حضرت معنم علیہ السلام پر دے میں اس کے لئے اس کے پیچھے ہوئے، آپ کا خیال ان کہ یہاں خالی میدان میں کوئی آدمی نہ ہوگا، لیکن تنہا بنی اسرائیل کا ایک مجمع موجود تھا، وہاں پتھر جا کر ٹھیر رہے تھے، پھر تک دیکھو یا رب تمہارا بندہ

ممانعت استہزاء

يَحْذَرُونَ لِمَا يَفْقُونَ أَن
تُنْزَلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ
بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ خَلِ اسْتَغْفِرُوا
إِنَّ اللَّهَ يَخْرِجُ مَا يُخْذَرُونَ
وَلَكِنَّ سَأَلْتَهُمْ بَيِّقُولِينَ إِنَّمَا
كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبَا اللَّهِ
وَأَبَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ
تَسْتَهْزِئُونَ

(التوبہ - ۸۶ - پارہ ۵ - ۱۰۰)

منافق لوگ مر سے نہ دیشہ کرتے ہیں
کہ مسلمانوں پر رہزنی و جاسوسی پیغمبر علیہ السلام علیہ
وسم ہوئی ایسی صورت نازل نہ ہو جائے
جو ان کے منافقین کے، فی التفسیر برصحت
دیدہ سے۔ آپ ان کو فراموش کہ چھپا تم استہزاء
کے جاؤ، بیشک اللہ اس چیز کو ناپ کر کے
سے گار جس کے چھپا۔ سے تم اندیشہ کرتے
ہو، آپ ان سے بچیں تو کہہ دیں گے کہ
ہم تو متین مشغول درخوش طبیعتی رہے تھے
آپ کہہ دیں کہ یہ اللہ کے ساتھ درخوشی
آیتوں اور اس کے رسولوں کے ساتھ معنی
کرتے ہو؟

حمایت و نصرت

مَا كُنَّا رِءَاثِلَ الْمُؤْمِنِينَ
وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ
أَنْ يَخَافُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

یہ بیتہ کے رہنے والوں اور مسلمانوں
کو جو ان کے گرد و پیش ہیں، یہ نہ پارتا
کہ رسول اللہ کے ساتھ نہ دیں، اور نہ انہیں یہ

انجیہ کا شیعہ رہزنی کہ آپ کے بن میں کوئی عیب نہیں رہزنی سے کہہ رہے ہیں، اس وقت میں
موسیٰ صبر سہم نہ تو اس لئے اعتراض نہیں ہو سکتا کہ آپ کے خلیفہ کو میں کوئی دخل نہ تھا، اور شدت کی
براس سے اعتراض نہیں ہو سکتا کہ وہ کسی کا محکوم نہیں، اور یہاں تو حضرت موسیٰ کی برہمت کی حکمت بھی نہ ہر
خدا، ہر برکت میں یہ حکمت ہے کہ نبی سے کسی کو اندیشہ نہ ہو۔

وَلَا يَسِرُّوْا بِاَنْفُسِهِمْ كَتَرَ
غَيْبِ ذَاكَ بِاَنْفُسِهِمْ لَا يُحِبُّوْهُ
صَدَّوْا وَنَصَبُوْا لَا تَخْصَمُوْهُ
فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطْشُوْنَ
مَوْلَانَا يَغِيْظُ الْكَفَّارُوْنَ يَنْبُتُوْنَ
مِنْ حَذَرٍ وَتَبِيْرٍ كَتَبَ الْوَحْيُ
بِهِ نَسْلُ سَائِرِ الْمَوْنِ لَمْ يَكُنْ
لِضِيْعٍ جَرَا مُكْرِبِيْنَ ۝

ر توتہ ۱۵۸ - پارہ ۱۱

كَذٰلِكَ اَلَّذِيْنَ يُوْعِدُوْنَ
بِاٰتِهِمْ وَاٰتِيَّتِهِمْ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ
بَا مَوْ لِيْهِمْ مَا ذَمُّوْهُ لَمْ يَكُنْ
بَا عَرَفِيْنَ وَ اَلَّذِيْنَ يَنْتَظِرُوْنَ اَلَّذِيْنَ
رَآوْهُمُوْنَ يَأْتِيْهِمْ يَوْمَ الْاَحْزَانِ
وَاَزْمَانِ بَتَّ اَقْوَامٌ وَرَآوْهُمُوْنَ
يَوْمَ الْاَحْزَانِ ۝

(التوبہ ۷۷ - پارہ ۱۱)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهِ وَخَوَّعُوْا
لِغُرُوْبِهِمْ وَاَتَّبَعُوْا اَمْرَ اللّٰهِ
نَزَّلَ مَعَهُ الْوَحْيُ وَنَزَّلَ
اَلْمُفْلِحُوْنَ ۝

(الاحزاب ۱۷)

زیرِ اُتی کہ اپنی جان اور دین کی جان سے
غیر یہ سمجھیں اور یہ یقین ساتھ رکھیں کہ
ضروری ہو تا جا اس منصب سے کہ ان
سب کو کرنے والوں کو ملے گا، ان میں ہیں
ان کی اور جو ان کی پیروی اور جو ان کی
ن کا حین جو کثرت سے سے موجب غیظ ہو۔
اور دشمنوں کی جو کچھ خبر لی ان سب پر ان
کے نام ایک ایک ٹیکہ کہہ کر اس کا نیشہ
الشرائع کی مخالفتیں کا اور نافع نہیں کرنا۔
جو لوگ شر پر اور قیامت کے دن پر
ایمان رکھتے ہیں وہ اپنے دین اور جان
سے جہاد کرنے کے واسطے ہیں سب سے
و خفت نہ انگلیں گے اور نہ تنہا گئے
ان تقویٰ کو خوب جانتا ہے۔ بہت وہ
لوگ سب سے رحمت انگلیں گے۔ جو
تہذیب اور تہمت کے درمیان بیان نہیں
رکھتے۔ اور ان کے دل میں شک نہ ہو
ہوئے ہیں۔ سو وہ اپنے شکوک ہیں بڑے
ہوئے حیران ہیں۔

پس جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں۔
اور ان کی حمایت کرتے ہیں۔۔۔۔۔
اور ان کی مدد کرے
ہیں۔ اور میں نور یعنی قرآن کو تبلیغ کرتے

ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے
 ہی تھوڑے وقت پرے والے ہیں ؟

دُرود و سلام

رَبِّهِمْ وَكَرَّمَ وَجْهَهُ
 عَنِّي الْمَلِئِكَةُ بِرُوحِهِ
 تَعْبِيدُكَ مَسْئُومٌ تَعْبِيدُكَ حَرَابٌ

مذکورہ اُمم کے فرشتے پیغمبرِ رسالت
 پر درود و سلام بھیجتے رہتے ہیں تو مسلمان
 کو بھی پیغمبرِ رسالت پر درود و سلام بھیجنا چاہیے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اس امت پر ہے وہ ناز و عشق و مہربانی ہے
 سب سے زیادہ حق و امین کا ہونا ہے۔ کیونکہ وہ ہم عمر سے عالم وجود میں آئے اور
 ہر حیاتِ ذی کما بعرشِ موسیٰ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ سے نکل کر
 بہشت میں داخل کیا اور جنتِ حادہ کی کابلیت ہوئی۔ اس شہیدِ کائنات میں پانچ
 سے سنان سے بد جہانیاں دیکھیں۔ اور شکرِ محسن و جب سے اس شہداءِ امتی کے سے
 ضرور ہی ہے کہ آپ کو شہداءِ کرام سے مگر اس شہید کوئی صورت معلوم نہ تھی لہذا اللہ تعالیٰ نے
 اسے شہداءِ کرام پر بھیجا اور اسے شہداءِ کرام سے ملنے دیا۔ جس سے امتِ مسلمہ کی رویت
 بہت کی حیرت آئی۔ اس سے کہ پیغمبرِ صلوات اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا تھا۔ مگر وہ نہیں
 شکر گاہ سے ہیں دونوں سے ہیں۔ ایک بہتر و بہ شان پیغمبرِ صلوات اللہ علیہ وسلم۔ یہ حسن
 عنہم شان کا شکر یہ دیکھنے میں تھا ہی نہ ہو۔ اور دوسرے رحمتِ بھائی مت کہ نہیں آپ
 جب عربیہ اوسے شکر گاہ میں حرج مگر جو ملتا۔ نیز نہیں کہ ہی سے بچا، منظور تھا کہ کہیں
 حق بنی نہاد کی کی حرج دیکھیں۔ وہ زام شکر۔ میں بخش نہ جائیں۔ اس سے اپنا حریفہ شکر
 ہو جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمایاں تعلیم پائی جائے۔ اور عہدیت بھی قائم ہے
 تاکہ شکر کی تو بھی نہ آئے پلے

اس آیت کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام عمر میں ایک بار درود بھیجنا
 فرض نہیں ہے کیونکہ آیت میں وقت اور عدد کی تحدید نہیں، شکر میں قافیہ جو کہ ہرگز

نعلیہ سے مشغول ہے کہ اس آیت میں وقت اور عدد کی تعیین میں لئے مذکور نہیں ہے
 کہ انسان بکثرت درود و سلام بھیجتا رہے۔ ایک کھنڈ کے لئے بھی نازل نہ رہے۔
 صحیح ان ویت میں درود و سلام کے بہت سے فضائل مذکور ہیں۔ چنانچہ صحیح مسلم
 میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا
 رہے، خدا اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے۔ نسائی اور دارمی میں ابوداؤد سے مروی
 ہے کہ ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسی حالت میں تشریف لائے کہ
 آپ کے چہرہ پر خوشی کی علامات نظر نہیں آ رہی تھیں۔ اور فرمایا ہے شک جبرائیل علیہ السلام میرے
 پاس آئے اور کہا آپ کو رب فرماتا ہے کہ اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو یہ بات خوش نہیں
 کرتی کہ تمہاری امت میں سے جو شخص آپ پر ایک بار درود بھیجے گا۔ میں اس پر دس ہزار
 رحمت بھیجوں گا۔ اور جو تم پر ایک بار سلام بھیجے گا میں اس پر دس ہزار سلام بھیجوں گا۔ ترمذی
 میں مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ذلیل و خوار ہو جائے جس کے سامنے
 میرا ذکر ہو۔ اور وہ مجھ پر مملوۃ اسلام نہ بھیجے۔

روضہ مبارک کی زیارت

قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَزِدْنِي فَقَدْ
 جَفَانِي (ترمذی)

عَنْ ابْنِ شَمْرَانَ رَسُوْلِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 مَنْ حَجَّ وَذَارَ قَبْرِي بَعْدَ
 مَوْتِي كَأَنْتَ كَيْسٌ زَادَنِي فِي
 حَيَاتِي۔

(بیہقی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خائفہ و
 حیران رہے۔ اور میری قبر کی زیارت نہ کرے
 وہ مجھ پر ظلم کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
 کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جس شخص نے حج پر اور میری ذات
 کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ ایسا ہے
 کہ گویا اس نے میری زندگی میں مجھ سے
 ملاقات کی۔

عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الْخَثَّابِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِي مُتَحَدِّثًا
كَانَ فِي جَوَارِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ
وَمَنْ سَكَنَ الْمَدَائِنَةَ وَصَادَرَ
عَلَى بَرٍّ لَهَا كُنْتُ لَهُ تَرْجِيلاً
وَنَتَقِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ
كَانَ فِي الْحَدِّ مَعَهُ مِائَتُ بَعِشَةٍ
اللَّهُ مِنْ أَجْلِ مِائَتِ بَعِشَةٍ أَلْفًا

رواد صحابہ سے ایک شخص سے روایت
سے یہ مناجات بھی ہے اللہ عہد و مسلم نے
فرمایا، جو شخص میرے قریب سے تشریف لے کر
نہر کی زیرت کرے گا، وہ قیامت کے
دن میرے بچوں میں ہو گا۔ اور جو زمین میں
سکونت کرے گا، اور اس میں جو شہر
و محنت آئے پہنچے اور اس پر عبور کرے
میں قیامت کے دن اس کا گواہ و شہاد
ہوں گا، اور جو حرم مکہ یا مدینہ میں سے
کسی ایک میں مرے گا، خدا اس کو ان دونوں
میں سے کسی ایک میں داخل کرے گا جو قیامت
کے دن عذاب سے بے خوف ہو گا۔

یہ کچھ روایات حدیث کے علاوہ اور بہت سی روایات ہیں جن میں ہر قسم اقدس کی
ذیارت کی تہنیت موجود ہے، اور خدا و ان روایات کے قرآن مجید میں بھی ایسے شریعت
عمری موجود ہیں، جو ہر قسم اقدس کی ذیارت کی تہنیت دیتے ہیں، جو جملہ ان کے ایک بیت
یہ ہے: **لَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا الْأَرْضَ الْأَمْسَىٰ وَكَانُوا كَافِرِينَ لَاسْتَفْتَحُوا**
رَحْمَتَ رَبِّهِمْ لَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا الْأَرْضَ الْأَمْسَىٰ وَكَانُوا كَافِرِينَ لَاسْتَفْتَحُوا
پھر فرماتے ہیں: **وَلَا تَقْرَأُوا لَهُمْ** اور اس کے پاس آئے، ہر قسم سے استغفار کرتے اور رسول، جسے اللہ عہد
و مسلم ان کے لئے استغفار کرتے تو بے شک وہ اللہ کو بخشے گا، مہربان پائے گا، اس آیت
سے عفو نہیں ہو سکتا، نہ ان کے لئے عفو کی خدمت میں ہوتا اور ان سے استغفار کرنا باعث
مغفرت ہے، اور نبی علیہم السلام کے لئے عفو کی خدمت میں ہوتا اور ان سے استغفار کرنا باعث
قرآن و احادیث سے واضح ہو رہی ہے۔ ہذا پر غور فرمائیے کہ یہ فضیلت صرف کسی
نہ کے لئے نہیں بلکہ ہر ایک کے لئے ہے، اس کا وقت ہر وقت ہے۔

حافظ ابن کثیر محدث اپنی تفسیر میں اس آیت کے نیچے لکھے ہیں کہ مخرج من
 حرمی کہتے ہیں میں مدینہ منورہ گیا اور حضرت زید کو زیارت کر کے سلامت پہنچا دیا اور ایک
 عراقی یاد آواز نے عرض کیا یا رسول اللہ حق تعالیٰ فرمائے کہ **وَلَا تَقْرَبُوا** میں
 اچھے گناہوں سے استغفار کرتا ہوں آپ کو پناہ میں نہ لے کر لے کر آیا ہوں۔ یہ کہ مرویہ
 بہت روایا اور اولہ شوق میں دو شعر عرض کیے ہیں اور ان کے لوگ جو نے کہہ میں
 سے حضرت سرور نبی و علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں میں نے ان
 سے باکر شواہد اور اس کو بشارت رو کر اللہ سے تیرے گناہ مہر میں شفیعت سے بخش دے
 روایت اللہ میں کی زیارت مختلف قہر ہے۔ بعض سے سنت کہتے ہیں اور بعض کہ جب
 کر نماز کے محرمات میں اس کے وجوب سے قائل ہیں۔ اور یہی درست ہے۔ کیونکہ ہر دین
 میں ایک نیکویت ہے۔ اس کے بعد دار و موتی ہے۔ اور یہ بہت قسم سے سنت و صحابہ
 کے نزدیک پر دینیہ و اندیشہ میں کوئی۔ نہ علیہ حد و تک و جب پر کوئی ہے۔ خود وہ علیہ
 سلطنت میں ہیں و انوار در تعین رجوع اللہ کے نام میں زیارت یا سعادت کے لئے نماز
 کر۔ اور میں بہت اترام کثرت اس کے وجوب کی طرف مزید اشارہ ہو رہا ہے۔ حضرت
 جان و قرآن کا نام اور دعا کے ساتھ شام سے مدینہ منورہ آنا بہت مشہور و زائد ہے
 ایک روایت سے روایت ابن شریک کا روایت ہے کہ جب کسی غریب آئے، شام سے
 جتنے۔ و عمدہ اور میں پر حاضر ہو کر جناب نبوی میں سلام عرض کرتے۔ حضرت عمران بن ہاشم
 نام سے مدینہ منورہ تیار رہتا کرتے تھے۔ خاص اس لئے کہ وہ من کا سلام باکیہ و رسالت
 میں پہنچا دے۔ اور یہ زمانہ جلیل اللہ رہنا بعین کا کثرت اس قسم کی روایات
 میں جن سے معلوم ہوتا ہے۔ رخصت اور تا بعین رحمہم اللہ میں زیارت پر کیے دے
 لئے اور اس کے لئے کثرت استقامت کر کے لئے۔ اور در حقیقت ایک مومن محفل کے میں
 بعین اللہ کے بعد میں سے زیادہ اور کوئی دوست اور رفیق ہو سکتی ہے۔ کہ وہ
 کہہ سکتے ہیں اور انبیاء کے رخصت کی زیارت کر کے۔ اور میں ناکہ ہر دو جان کی
 سنت میں نماز میں کر کے۔ اور اس سے زیادہ بدشعبہ یا چینی کے بعض لوگ میں زیارت

ہاں مدت و بنا میں اس کے لئے سفر کرنے کو اجازت سمجھتے ہیں۔ اور اپنی خونیں نہیں سمجھتے اس پر
 نہ تو اس میں نہ اس سے کہ بعض لوگ چھ کر کے بنے و غیر لوگ آتے ہیں اور وہ پتہ منورہ میں
 جاتے ہائے نمونہ میں اس سے زیادہ محرومی اور کم ہوئی۔ اور غلامانے سلطنت میں سے کسی کو
 ضلع بھی ہوئی اور جبر و ظلم اسے جبراً دہی کے وہ اس امر کا قائل ہو گیا کہ اس نے باریت دتہ
 سے لئے سفر نہ جہاز سے ہے۔ اور خدا غفور رحیم ہے۔ شہید ہے کہ نہیں ہے۔ لیکن وہ درختوں
 اختیار ہی پر مقلد نہیں فرماتا۔ میں اس کی شناخت پر جو بات ہے کہ بعد اس کی تقلید کرنا
 ایک سنگین جرم ہے۔ جو کسی طرح بھی تو بن معافی نہیں ہے۔

ادب میں افراط و تفریط کرنے کی ممانعت

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ
 خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ أَشْرُسُ الْأَنْبِيَاءِ
 مَا أَتَى الْأَوْثَقِينَ نَقَلْتُمْ عَسَى
 أَنْفَقَ بِكُمْ وَمَنْ يَنْتَلِبْ عَلَى
 عَدِيْبَتِهِ فَلْيَنْزِلْ إِلَهُ شَيْئًا
 فَإِنْ يَخْذَلْهُ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُدْرِكٍ ۝

آل عمران - ع - ۵۰ - بار ۵ - ۴۴

اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 نہ صرف رسول ہیں بل ان سے پہلے
 بھیجے اور بھیجے بہت سے رسول گزشتہ ہیں
 اسی صریح آپ اپنی ایک روایت میں ہے
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو آپ شہید
 ہو جائیں۔ تو ہر قوم میں درجہ و درجہ
 اس کے پھر دوزخ میں۔ اور جو شخص جو دنیا میں
 سے ہائے یہ وہاں پھر جہان سے کہ ان کے خلاف
 ہو کوئی شخص نہ کرے۔ اور اگر خدا ہی
 کی شان میں لوگوں کو عفو و مغفرت سے کہ
 کیا ان میں سے کسی کو بھیجے کہ
 دعوت رسالت کو نہ قبول کرے۔ ان کے لئے
 دوزخ میں قسم ہے کہ جو دنیا میں یہ دنیا
 میں نہ جائے۔ وہ تمام قوموں کے لئے جہنم

لَا أَقْبِلُ لَكُمْ عَسَى
 أَنْ يَكُونَ مِنْكُمْ مَنْ يَكْفُرُ بِالْغَيْبِ
 وَأَنْ يَكُونَ مِنْكُمْ مَنْ يَكْفُرُ بِالْغَيْبِ
 وَأَنْ يَكُونَ مِنْكُمْ مَنْ يَكْفُرُ بِالْغَيْبِ
 وَأَنْ يَكُونَ مِنْكُمْ مَنْ يَكْفُرُ بِالْغَيْبِ

آل عمران - ع - ۵۰ - بار ۵ - ۴۴

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا
وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ
كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبِ لَا سْتَكْثَرْتُ
مِنَ الْغَيْبِ وَمَا مَنَنْتُ بِالسُّوءِ
إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ يُبَيِّنُ لِقَوْمٍ
يُؤْمِنُونَ ۝ (الاعراف ع-۲۳ پارہ ۵)

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ
يُوحِي إِلَيَّ إِلَهِي إِنَّمَا أَلْهِمُّهُ إِلَهُ
وَاحِدٌ فَأَسْتَقِيمُوا إِلَيَّ وَ
اسْتَغْفِرُوا ۝ (رحمہ السجدہ ع-۱)

پارہ ۵-۲۰

عَنْ قَتَادَةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ
الْحَبِيزَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ سُجُودِ
يَمْرُزْبَانَ لَهَا فَقَالَتْ لَسْتُ مَسْئُولٌ

میں رکہ عجب مجھ سے کسی امر کی فرمائش کی تا
اس کو ایسی قدرت سے ظاہر کر دوں اور
میں یہ کہتا ہوں کہ میں خود غیبوں کو جاننا
چوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں
فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف جو کچھ میرے
پاس وحی آتی ہے اس کا اتباع کرتا ہوں۔
آپ اُن سے کہہ دیں کہ میں خود اپنی
ذات حاضر کے لئے کسی نفع کا اختیار
نہیں رکھتا۔ اور نہ کسی غمزدہ مگر اتنا ہی کہ
جتنا خداوند تعالیٰ نے چاہا ہو۔ اور اُن
میں غیب کی تمام باتیں جانتا ہوں کہ تو میں
بہت سے منافع اسلئے لیتا ہوں کہ کوئی
معصرت ہی مجھ پر واقع نہ ہوئی، میں تو محض
شہادت دینے والا اور ڈرانے والا ہوں
اُن لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں ۝

آپ فرمادیں کہ میں بھی تمہارے جیسا
لشربوں۔ صرف امتیاز یہ ہے کہ مجھ پر وحی
نازل ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود
ہے پس اسی کی طرف سیدھے ہانڈو نہ
اور اس سے معافی مانگو ۝

قتیس بن سعد سے روایت ہے کہ
میں حیرہ میں گیا، تو وہاں کے لوگوں کو بھیج
کہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں، میں نے

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اَحَقُّ
 بِتَسْبِيْحٍ لَّهِ فَاَثْبِتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فَقَضَيْتَ
 اِنِّیْ اَقْبَبْتُ الْحَبِيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ
 یَسْجُدُوْنَ لِمَرْدُبَانَ قَاَنْتَ اَحَقُّ
 بِاَنْ یَّسْجُدَ لَكَ فَقَالَ بِنِیْ اَرَأَيْتَ
 لَوْ مَرَدَّتْ بِقَبْرِیْ اَكُنْتُ
 تَسْجُدُ لَهٗ قُلْتُ لَا فَقَالَ لَا
 تَفْعَلُوْا اِلَّا كُنْتُ اَمْرًا حَدًا اَنْ
 یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَا مَرَّتُ السَّمَاءَ
 اَنْ یَّسْجُدُنَّ لَا زُوْا جِهَنَّمَ لِمَا
 جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْھِمْ مِنْ حَقِّقٍ

(ابوداؤد)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم
 اَنَا سَيِّدُ دُنْیَا اَدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ
 وَاَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ
 اَوَّلُ شَاغِرٍ وَاَوَّلُ مُشَفِّعٍ

(مسلم)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اپنے دل میں کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے زیادہ حق پرست ہیں۔ چنانچہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو عرض کیا کہ میں تیرے ہیں کیا تو وہاں کے لوگوں کو کہتا کہ اپنے سرور کو سجدہ کرتے ہیں تو آپ میں بات کو زیادہ حق رکھتے ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ آپ نے فرمایا یہ تو کہو اگر تم میری قبر پر گزرو۔ تو کیا اُسے بھی سجدہ کر دے گی میں نے عرض کیا نہیں تو فرمایا۔ ایسا مت کرو۔ اگر میں کسی کو کسی کے لئے مکہ دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ کیونکہ خدا نے خاوندوں کا حق رکھا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے دن تمام بنی آدم کا سرور اور اولیٰ اور میں جی سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور سب سے پہلے میں ہی لوگوں کی شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت مقبول ہوگی۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضور علیہ صلوٰۃ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ أَنَا رَسُولُ
الْأَنْبِيَاءِ خَرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَإِنْ
خَرَجْتُ بِهِمْ إِذَا قُتِلُوا وَإِنْ
مَبِيتُهُمْ هُمْ إِذَا بَسُّوا إِلَى أَنْ أَحْمَدَ
يَوْمَ مَبِيتِي بِمَدِينَةِ وَأَنَا وَأَكْبَرُهُمْ
وَأَكْبَرُ أَدَمَ سَلَى زَيْدِي وَزَكَرَهُ

(ترمذی)

و شمام نے فرمایا کہ جب لوگ زندہ کئے
جائیں گے تو سب سے پہلے میں قبر سے
نکلوں گا اور جب میدانِ حشر میں آئیں گے
تو میں ہی ان کا خلیفہ ہوں گا اور جب
واپس ہو جائیں گے تو میں ہی ان کا خلیفہ
ہوں گا اور جب کھنڈ میرے ہاتھوں میں ہوگا اور
میں اپنے پروردگار کے ہاں تمام ہی آدم
خدا کے برابر ہو گا۔ ہوں گا اور یہ میرے
خبر ہیں۔

حجۃ الوداع کی شرف نسبت کرنے کی ممانعت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا قَامَ الْحَجَّاءُ لَيْلَةَ عَتَمِ الْوَدَّ
عَامَةً فَمَنْ كَذَبَ عَلَى مَتَعَدٍّ
فَلْيَتَوَضَّعْ لَهُ مِنْ التَّوْبَةِ

(ترمذی - ابن ماجہ)

عَنْ سَامُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ
وَالْمُعِيزِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَذَبَ عَلَى مَتَعَدٍّ بِحُجْرَتِهِ
فَلْيَتَوَضَّعْ لَهُ مِنْ التَّوْبَةِ
أَكْبَرُ سَبْعِينَ

(مسلم)

ابن عباسؓ نے روایت ہے کہ
رسول خدا ﷺ نے فرمایا
جب حجۃ الوداع کی شرف نسبت کرنے سے بچو۔ اگر
حجرات کی نسبت نہیں یقیناً چاہتے کہ وہ
میرے ہی ہیں اور یہاں سے کہ جو غیر جان بچے
کر بھی یہ چھوڑے گا۔ توبہ کی توبہ سے
اپنا ٹھکانا اور رخ میں بنانا چاہیے۔
سموہ بن جندب اور معیز بن شعبہ
سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے
فرمایا کہ جو شخص حجۃ الوداع کی
حجرت کی نسبت کرے جس کی نسبت اس کو
خیر ہوگا وہ توبہ کی توبہ سے بچے۔

میں ایک جھوٹا ہے ۔

تمام پیغمبروں کے حقوق عدم تفرقہ

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ
وَلَمْ يَفْرِقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ
أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أَجْرُهُمْ
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

(النساء ع ۲۱ - پارہ ۵ - ۶)

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ
رُسُلِهِ دُيُّنًا يُدُّونَ أَنْ يَفْرَقُوا
بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نَحْنُ
بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ
أَنْ يَخْتَدُوا بَيْنَ ذَلِكَ سُبُلًا
أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ۖ حَقٌّ
دَاعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝

(النساء ع ۲۱ - پارہ ۵ - ۶)

لَا تَفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ
وَمَنْ فَعَلَ لَهُ مِثْلُ مَا عَمِلُوا

(البقرہ - ۱۶۵ - پارہ ۵ - ۱)

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر
ایمان لائے اور ان میں سے کسی ایک کو
دوسرے سے جدا نہ سمجھا، تو ایسے ہی لوگ
ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ان کے اجر عطا
فرمائے گا۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کے
ساتھ کفر کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ
اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق
رکھیں در کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان
لائے ہیں اور بعض کے منکر ہیں۔ اور کہ ہم
بین ایک راہ تجویز کر لیں۔ تو ایسے لوگ یقیناً
کافر ہیں اور کافروں کے لئے ہم نے ہانت
آمیز سزا تیار کر رکھی ہے ۔

ہم ان پیغمبروں میں سے کسی ایک میں
جدائی نہیں سمجھتے۔ اور ہم اسی ایک خدا کے
فرمانبردار ہیں ۔

سب پر یکساں ایمان لانا اور سب کی کتابوں کو برحق ماننا !

اسے ایمان و ہدایت اللہ تعالیٰ اور اس کے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا

بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَاليَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعيدًا

(النساء ع-۳-بارہ-۵)

اَمَّنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اَنْزِلَ مِنْ رَبِّهِ وَالْمَوْحِيْنَ كُلِّ اَمَّنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ تَدْلًا نَفَرَقَ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ وَقَالَ لَوْ سَمِعْنَا وَاطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

(البقرہ - ع-۳۰-بارہ-۳)

رسول کے ساتھ اور اس کتاب کے ساتھ جو اس نے اپنے رسول پر نازل فرمائی اور ان کتابوں کے ساتھ جو پہلے نازل ہو چکی ہیں اعتقاد رکھو۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روز قیامت کا انکار کرے تو وہ دشمن

گمراہی میں پڑی اور گمراہ ہے

ہوئے یہ پیغمبر محمد اللہ علیہ وسلم ہیں کتاب پر ایمان رکھتے ہیں جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر اتاری اور مسلمان بھی نبی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے ہم خدا کے پیغمبروں میں سے کسی ایک کو بھی بد نہیں سمجھتے۔ اور بن سب نے یوں کہا کہ ہم نے آپ کا ارشاد سنا اور اس کو خوشی سے مانا۔ اسے چارے پروردگار ہم تیری بخشش پہنچاتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف سب کو لوٹنا ہے

پیغمبروں کی صحیح تعداد اللہ تعالیٰ نے ہم کو نہیں بتائی۔ بلکہ حکم دیا ہے کہ مجھ سب پر ایمان لائیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے مَنْ هُمْ مِّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْ هُمْ مَّنْ نَّقُصُّ عَلَيْكَ رِیَازہ ۲۴۔ کوع ۳ بعض ان پیغمبروں میں سے ایسے ہیں۔ مگر ان کے وہ جے متنازع ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ ذَلِكَ الرَّسُوْلُ فُضِّلْنَا بِغُضِّهِمْ عَلٰی بَعْضِ مِّنْهُمْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ

یعنی یہ حضرات مرسلین ایسے ہیں کہ ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فوقیت بخشی ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جو اللہ سے حکام ہوئے۔ اور ان میں سے بعض کو بہت سے وہ جہاں میں سرفراز کیا (یعنی بڑا القیاس تمام ان کتابوں پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ جو وقتاً فوقتاً انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتی رہیں۔ ان سب میں سے کھل اور اشرف کتاب قرآن مجید ہے۔ اس کا حکم قیامت تک جاری اور نافذ رہے گا۔ اور اس کے بعد کوئی کتاب کسی شخص پر آسمان سے نہیں اترے گی۔

اقتداء

یہ حضرات انبیاء علیہم السلام ایسے تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تھی سو آپ بھی انہی کے طریق پر چلئے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس پر کچھ معاذ اللہ نہیں چاہتا۔ یہ تو صرف تمام جہان والوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔

بے شک ان لوگوں میں تمہارے لئے یعنی ایسے شخص کے لئے عمدہ نمونہ ہے۔ جو اللہ کا اور قیامت کے دن کا اعتقاد رکھتا ہو۔ اور جو شخص روگردانی کرے گا۔ سو اللہ تعالیٰ بالکل بے نیاز اور سزاوارِ حمد ہے۔

خدا نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کیا جس کا اس نے نوح علیہ السلام کو حکم دیا تھا اور جس کو تم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعہ بھیجا ہے۔ اور جس کا تمہارے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو حکم دیا تھا کہ اس دین

أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ
فِي هَدَاهُمْ أَقْتَدُوا قَدْ لَكُم
أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِنْ هُوَ إِلَّا
ذِكْرِي لِلْعَالَمِينَ ۝

(الانعام ع ۱۰ - پارہ ۷)

كَهْدُ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ
حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ
وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ نِعْمَتَ اللَّهِ
فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝

(المتحد ع ۱ - پارہ ۷ - ۲۸)

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا
وَصَّي بِهِ نُوْحًا وَآلِيزِي وَجْهًا
إِلَيْكُمْ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى
وَعِيسَى أَنْ يَقُولُوا الدِّينَ وَدَلَّ
تَفَرُّدًا فِيهِ كِبَرٌ عَلَى الْمُشْرِكِينَ

مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي
إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَى
مَنْ يُنِيبُ ۝

(الشوری ع ۲۰ - پارہ ۵ - ۲۵)

کو تو نہ کہنا اور اس میں میں تفرقہ نہ ڈالنا مشرکین
کو وہ بات بڑی گراں گزرتی ہے جس کی طرف
آپ ان کو بلا رہے ہیں۔ یہ اللہ اپنی طرف
جس کو چاہے بھیجتا ہے اور جو شخص رجوع
کرے اس کو اپنے تک رہائی دیتا ہے ۝

اسلام کوئی نیا دین نہیں جو کسی نوجوان قوم کے لئے خدا کی طرف سے آیا ہو بلکہ اسلام وہی
مذہب ہے جسے خداوند کریم نے اپنے تمام نبیاء اور رسولوں کی جانب بذریعہ وحی بھیجا تھا۔ اور
ہر ایک دعوت نبوت کا مسئلہ منقطع ہونے کے بعد اس کے پیروؤں نے اس دین میں تحریف کر ڈالی
اسلام اور دین سابقہ میں اگر فرق ہے تو صرف بعض فریضات میں ہے۔ بحال سب مذاہب کے
ایک ہیں، اسی لئے اسلام کا بنیادی اصول تمام انبیاء اور مرسلین پر ایمان لانا خیر رہا گیا۔ خواہ ہمارے
نام جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں۔ اور اسی طرح جملہ سماوی کتابوں پر بھی ایمان رہا جس کا اصول منقولہ
ہو اور خواہ وہ کسی زبان میں ہوں ۝

حقوق النفس حفاظت جان

وَأَنِقِحُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
ذَلِكَ تُلَقَوْنَ بِأَيِّكُمْ أَلْتَبَلَّكُمُ
أَحْسَنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

(البقرہ ع ۶۴ - پارہ ۵ - ۷۰)

اور تم لوگ خدا کی راہ میں خرچ کیا کرو۔
اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں نہ
ڈالو۔ اور کام چھی عمرت اور خود کو سے کیا
کر دو بلاشبہ اللہ تعالیٰ چھی عمرت اور
خدا کے سے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔
اے مسلمانو! آپس میں ایک دوسرے سے
کے ال تاتق لمور پر نہ لکھو۔ میں بھی خدا کے
سے جو ثبات ہو تو مضائقہ نہیں، اور تم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا
أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبُحْلِ كَأَنَّ
تُكْرِمُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مَعَكُمْ

وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
بِكُمْ رَحِيمًا (النساء - ۵۶ - پارہ ۵)
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا
أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا تُوذُّهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ
غِلَظٌ شِدَادٌ لَا يَخْصُونَ اللَّهَ
مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ

التحریم - ۱۷ - پارہ ۵ - ۲۸

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ
مِمَّنْ مَعَهُ يَدْعِي إِلَى سُلَا مُ
هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا خَفَر
انْقَالَ قَاتِلَ الرَّجُلِ مِنْ أَسَدٍ
الْقَتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجُرَاحُ فَجَاءَ
رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ
الَّذِي تَحَدَّثُ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ
النَّارِ قَدْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ
أَسَدٍ الْقَتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجُرَاحُ
فَقَالَ أَمَّا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ
فَكَذَّ بَعْضُ النَّاسِ يَسْرُتَابُ

ایک دوسرے کو قتل بھی نہ کرو، بلاشبہ اللہ
تعالیٰ تم پر بڑے مہربانہ میں ہے
اے مسلمانو! تم اپنے آپ کو اور اپنے
گھروالوں کو اس آگ سے بچو جس کا اینٹیں
آدمی اور پتھر ہیں اور اس پر تندخو اور مضبوط
فرشتے مقرر ہیں جو خدا کی نافرمانی نہیں کرتے
کسی بات میں جو ان کو حکم دیتا ہے اور جو
کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے اس کو بجا

لاستے ہیں

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
غزوہ حنین میں حاضر ہوئے تو آپ نے ایک
شخص کی بابت جو اس جنگ میں آپ کے
ساتھ تھا اور اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا
کہ یہ شخص دوزخی ہے چنانچہ جب لڑائی
شروع ہوئی تو وہ شخص سخت لڑائی لڑا
اور بہت سے زخم کھائے ایک اور شخص نے
اگر عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کو معلوم
ہے کہ جس شخص کی نسبت آپ نے فرمایا
تھا کہ وہ دوزخی ہے وہ تو خدا کی راہ
میں بڑی سختی کے ساتھ لڑا ہے اور اس
کے جسم پر بہت سے زخم لگے ہیں پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک وہ دوزخی

فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ
الرَّجُلَ الْمُرْجَرَّاجَ فَأُهْوَى
بِهِ إِلَى كُنَانَتِهِ فَأَنْتَزَعَ
سَهْمًا فَأَنْصَرَفَ أَشَدَّ رَجَالًا
مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَقَالًا
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَدَّقَ اللَّهُ حَدَّ
يُنْتُكَ قَدْ انْتَحَرَ فَلَانٌ وَقَتَلَ
نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ
أَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ يَا بِلَالُ
قُمْ فَأَذِّنْ أَنْ لَا يَدْخُلَ الْجَنَّةَ
إِلَّا الْمُؤْمِنُ وَأَنَّ اللَّهَ يُثَوِّبُ هَذَا
الذَّائِنُ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ (بخاری)

ہے، آپ کے اس ارشاد کے بعد قریباً
کہ کچھ لوگ شک میں پڑ جائیں، لیکن ابھی
یہ باتیں ہو ہی تھیں کہ ادھر اس شخص نے
زمین کی تکلیف پا کر اپنے ترکش کی طرف
ہاتھ بٹھایا، اور ایک تیر نکال کر اس سے
اپنا گلا کاٹ ڈالا۔ یہ کیفیت دیکھ کر مسلمانوں
سے چند آدمی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور عرض کیا یا رسول اللہ خدا نے آپ کی
بات کو سچ کر دیا۔ اس شخص نے خود اپنا
گلا کاٹ ڈالا اور مر گیا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ اکبر! میں گواہی دیتا
ہوں کہ میں خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہوں
اے بلال کھڑے ہو کر پکار دو کہ جنت میں
ایماندار کے سوا اور کوئی جانے نہ پائے گا
اور خدا اس دین کی بدکار آدمی سے بھی بدو

کہہ دیتا ہے ۛ

مذکورہ بالا حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خودکشی اتنا بڑا گناہ ہے کہ جہاں وہی جو
کہ افضل العبادات ہے، اس کا کفارہ نہیں ہو سکتا، اس سے پہلے جو ہم نے تین آیات نقل
کی ہیں، اگرچہ سیاق کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں کہیں صاف لفظوں میں ممانعت
خودکشی موجود نہیں، لیکن بالعرض ضرور ثابت ہے، کیونکہ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی
لیے امر کا عہداً مرکب ہونا جس سے اپنی جان پر مصیبت آئے ممنوع ہے، اور خودکشی
بھی اس میں شامل ہے ۛ

حفاظت جان

(دوسروں کے مقابلے میں)

اے مسلمانو! جو لوگ تم سے ڈرتے ہیں
ان کو جہاں پاؤ، قتل کرو، اور جہاں سے
انہوں نے تم کو نکالنا ہے، یعنی کھستہ، تم
بھی ان کو وہاں سے نکال دو، اور فتنہ و فساد
قتل سے بڑھ کر ہے، اور جب تک کافر
تازہ کھدکے پاس تم سے زلزلہ ہے تم بھی اس
جگہ ان سے زلزلہ و لیکن اگر وہ لوگ تم سے
لڑ چکے ہیں، تو تم بھی بے دریغ ان کو قتل کرو
ایسے کافروں کی یہ سزا ہے ۛ

حرمت والے مہینہ کا معاوضہ حرمت
والا مہینہ ہے، اور یہ حرمتیں تو عوامی و خاص
کی چیزیں ہیں۔ اس لئے جو تم پر زیادتی کرے
تم بھی اس پر زیادتی کرو، لیکن جیسی اس نے
تم پر زیادتی کی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے
رہو، اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں
کے ساتھ ہے، جو اس سے ڈرتے ہیں ۛ
اگر بدلہ لینے لگو، تو اتنا ہی بدلہ لو جتنا
تمہارے ساتھ ہوتا ہو گیا، اور اگر تم صبر کرو
تو وہ عجب کرنے والوں کے لئے بہت ہی
اچھی بات ہے ۛ

وَأَقْتُلُواهُمْ حَيْثُ تَقِفُوا
هُمُ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ
أَخْرَجُواكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ
الْقَتْلِ لَا تُقَاتِلُوا هُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوا كُفْرَ فِيهِمْ
فَإِنْ قَاتَلُواكُمْ فَاقْتُلُوا هُمْ كَذَلِكَ
جَنَاحُ الْكَافِرِينَ ۝

(بقرہ - ۱۹۰ - پارہ ۵ - ۲)

الشَّهْرُ الْحَرَامَ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ
وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ فَمَنْ شَرِدَ
عَلَيْكُمْ فَأَعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا
أَعْتَدَ عَلَىٰ عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا
أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝

(بقرہ - ۱۹۰ - پارہ ۵ - ۲)

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ
مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ
لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ ۝

(نحل ۱۶ - پارہ ۵ - ۱۴)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ
رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ
إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ اخْتِذَاكَ
قَالَ لَا تَعْطِهِ مَا لَكَ قَالَ أَرَأَيْتَ
إِنْ قَاتَلَنِي قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ
إِنْ قَتَلَنِي قَالَ فَإِنَّتَ شَهِيدٌ
قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ تَسَّاهُ قَالَ هُوَ
فِي النَّارِ

(مسلم)

كَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ
فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ
دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ
دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ
قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا
یا رسول اللہ مجھے بتائیے کہ اگر کوئی شخص
آئے اور میرا مال لینا چاہے تو میں کیا کروں
فرمایا اپنا مال اسے نہ دو اس نے عرض
کیا اگر وہ لڑنے پر آمادہ ہو۔ آپ نے
فرمایا تو بھی لڑ اس نے عرض کیا کہ اگر
مجھے مار ڈالے آپ نے فرمایا تو شہید
ہو گا اس نے عرض کیا اگر میں اسے
مار ڈالوں آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں
جائے گا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے جو اپنے دین کی خاطر مار ڈالا جائے
وہ شہید ہے اور جو حفاظت جان کے
پچھے قتل کیا جائے وہ شہید ہے اور
جو اپنے مال کی خاطر قتل کیا جائے وہ بھی
شہید ہے اور جو اپنے اہل کی محافظت
کے پچھے قتل کیا جائے وہ بھی شہید ہے

حفاظت جسم
طہارت

اور جو لوگ آپ سے حین کا حکم پوچھتے
ہیں آپ فرمادیں کہ وہ ایک گندہ سی چیز ہے

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخُبَيْرِ
قُلْ هُوَ أَذَى فَأَعِزُّوا نَفْسَكُمْ

فِي الْحَيْضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى
يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ
مِنْ حَيْثُ أَتَرْتُمُ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ
يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ
(بقرہ ۲۸ پارہ ۲)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ
إِلَى الصَّلَاةِ فَغَسِّلُوا وُجُوهَكُمْ
وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا
بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ
وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَطَهَّرُوا أَنْفُسَكُمْ
وَكُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ
جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ
لَمْ تَمْسُوا نِسَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا
طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَ
أَيْدِيكُمْ مِنْهُ

(المائدہ ۲۰ ع ۲ - پارہ ۲)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي
كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمَ يَغْتَسِلُ فِيهِ

اس نے عیث میں تم عورتوں سے علیحدہ
رہا کرو اور جب تک وہ پاک نہ ہو لیں ان
سے مجامعت نہ کیا کرو۔ پھر جب وہ ابھی
طرح پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ
جس جگہ سے چائے تم کو اجازت دی ہے
بیشک استنجہ سے تو بہ کرنے والوں اور
غوب پاک صاف رہنے والوں سے محبت
رکھتے ہیں۔

اسے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کے
لئے اٹھو۔ تو اپنے چہروں و ہاتھوں کو
کہنیوں سمیت دھو لو۔ اور سرور کا مسح کرو
اور پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھو لو۔ اور اگر
تم جنابت کی حالت میں ہو تو سارا بدن
پاک کرو۔ اور اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر
میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص جیسے
ضرور سے ہو کر آیا ہو یا تم نے عورتوں سے
صحبت کی ہو اور تم کو پانی نہ ملے تو پاک
زمین سے تھیر کر لیا کرو۔ یعنی اپنے چہروں
اور ہاتھوں کا اس سے مسح کر لیا کرو۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہر
پچھتے میں ایک دن غسل کرنا ہر ایک مسلمان
پر اس کا اپنا حق ہے کہ اس دن اپنا سر

رَأْسُهُ وَجَسَدَاهُ (صحیحین)
عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِّلْهُودِ
يَصِفُ إِلَيْكُمْ (ترمذی)

اور اپنا جسم و حدود اس کے
بنی سلیم کے ایک شخص سے مروی ہے
کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو یہ
جسم نصف ایمان ہے

حفاظت جسم یعنی تنہ تنہ کی بہت سی تدبیریں جو علم طب سے تحقیق کھتی ہیں از انجمن
ایک طبابت ہے اور اسلام میں اس کی اتنی تاکید ہے کہ شاید ہی کسی مذہب میں ہو۔ دن میں
پانچ مرتبہ ان اعضا کو دھونے کا حکم ہے جو عموماً کچھ دیر کے بعد میلے کچیلے ہو جاتا ہے۔ پھر
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمادیا کہ ہر ہفتے میں ہر مسلمان کو کم از کم ایک بار وضو و غسل کرنا
چاہیئے۔ ہر روز کرے تو بہت بہتر ہے۔ اور یہ حکم اس ملک کے لئے ہے جہاں پانی پینے کے
لئے بھی کم دستیاب ہوتا ہے۔ اب اس سے بڑھ کر صفات اور مستحضر رہنے کی اور کیا تاکید ہو سکتی
ہے۔ حقوق اللہ میں ہم طبابت کے تمام اقسام پر مفصل بحث کر آئے ہیں وہاں دیکھنا چاہیئے

حفاظت جسم از روئے طب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ دَاخِرِ إِلَّا أَنْزَلَ
لَهُ شِفَاؤَهُ (صحیحین)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خدا
نے کوئی مرض نہیں اتارا مگر اس کے لئے شفا
مخبر و نازل فرمائی ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ
شَهِدَتِ الْأَعْرَابُ نِسَاءَ لَوْنِ
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا
حَرَجٌ فِي كَذَا عَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا
فَقَالَ عِبَادُ اللَّهِ وَضَعَهُ اللَّهُ الْخُرُجَ
إِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ عَرْضِ أَخِيهِ

حضرت انس بن شریک سے روایت ہے
کہ چند بدوی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت
معاشر ہو کر پہنچنے لگے کہ کیا فلاں بات میں کچھ
خرج ہے۔ کیا فلاں بات میں کچھ خرج ہے۔
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کے بند و شدت علی
نے ہر طرح کی تنگی اور سختی کو رنج کر دیا ہے مگر

شَبَّهْنَا فَذَلِكَ الْكَذِبُ حَرْجٌ
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَيْنَا
حَرْجٌ أَنْ لَا نَتَدَاوِيَ قَالَ تَدَاوَوْا
عِبَادَ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ لَمْ
يَصْنَعْ دَاءً إِلَّا أَرَضَعَهُ لَهُ شِفَاءً
إِلَّا الْهَرَمَ . (ابن ماجہ)

ہاں جو شخص اپنے بھائی کی آبروریزی کے
دو پے جو، تو یہ گناہ اور حرج ہے۔ انہوں
نے عرض کیا، یا رسول اللہ اگر ہم دوا اور علاج
نہ کریں۔ تو کیا ہم پر کچھ گناہ ہے، آپ نے
فرمایا، خدا کے بندو، دوا کیا کرو، کیونکہ خدا
سے بڑھاپے کے سوا ہر مرض کی شفا نازل
کی ہے۔

طاعون

عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ رَجُزٌ أُرْسِلَ
عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
وَعَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
وَعَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ذَا دَأْسٍ مَجْعَمٌ
بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُونَهَا فَإِذَا دَخَلْتُمْ
بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنَّهُ
عَنْ حَفْصَةَ رَحِمَهَا اللَّهُ تَعَالَى
بَيَّنَّتْ سَبْرِينَ قَالَتْ قَالَ أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
طاعون عذاب الہی ہے جو بنی اسرائیل
کے ایک گروہ اور نیز تم سے پہلے لوگوں پر بھی
اچکا ہے، تو جب تم سنو کہ طاعون کسی زمین
میں پڑا ہے، تو وہاں نہ جاؤ، اور جب اس
زمین میں پڑے جہاں تم موجود ہو، تو اس سے
بھاگ کر وہاں سے نہ نکلو۔

سیرین کی مٹی حَفْصَةُ کہتی ہیں کہ حضرت
انس بن مالک نے کہا، جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے، طاعون ہلکان کے

نہ طاعون سے بھاگ کر دوسری بستیوں میں جانا منع ہے، مگر شہر کو چھوڑ کر تہہ بل آب و ہوا کی غرض
سے باہر نکل جا میں رہنا جائز بلکہ واپس نہ ملتا ہے، چونکہ یہ ایک متعدی مرض ہے، اس لئے محض
نے فرمایا کہ نہ طاعون والی جگہ نہ جاؤ اور نہ وہاں سے نکل کر دوسرے شہروں میں جاؤ گے ۱۲ ۵

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

لئے شہادت ہے ۴

حفاظت لوازم زندگی

حفاظت مال

وَأَتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ
وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا
تَبْذُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ أَلَيْسَ الْإِنْسَانُ
كَافِرًا ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ
لِلْإِنْسَانِ لِرَبِّهِ كَفُورًا ۚ وَإِمَّا
تَقْرِضْنِ عَنْهُمْ ابْتَغَاءَ رَحْمَةٍ
مِّنْ رَبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُلْ لَّهُمْ
قَوْلًا مَّيْسُورًا ۚ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ
مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا
مَعَ الْيَسْطِ فَتَقْعُدَ مَسْلُومًا
مَّخْشُورًا ۚ

دینی اسرار ج ۳ - پارہ ۱۵۰

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا
يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ۚ (اعراف ع ۳۰ - پارہ ۸)
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْمُونُ
وَالنَّصَابُ الْبِزْيُوتُ ۚ جَسَدٌ مِّنْ شَجَرٍ
فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ (المائدہ ع ۲۰ - پارہ ۱۵)

اور قربات وار کو اس کا حق دیتے رہنا
اور محتاج اور مساکر کو بھی اور بے موقع موت
اڑانا، بیشک فضول خرچ شیطان کے بھائی بند
ہیں، اور شیطان اپنے پورے دھوکا بڑا کرنا شروع
ہے، اور اگر اپنے رب کی طرف سے جس
رزق کے آنے کی امید ہو، اس کے انتظار
میں تجھ کو ان سے پہلوتھی کہ نہ چاہتوں سے
نرمی کی بات کہہ دینا، اور نہ تو اپنا ہاتھ گردن
ہی سے باندھ لینا چاہیے، اور نہ بالکل ہی
کھول دینا چاہیے، در نہ الزام خوردہ اور
تہیہ دست ہو کر بیٹھ رہو گے، یعنی امساک
اور انفاق مال میں میاں رومی کو پانچ سے

مست دو ۴

اور کئی دھوکے، در فضول خرچ نہ کرو، کیونکہ
خدا فضول خرچ کرنے والوں کو چھاپا نہیں سمجھتا،
اسے مسلمانوں اب شراب اور خمر اور برب
اور پائے ناپاک شیطان کا کام ہیں، ان
سے بچتے رہو، تاکہ تم فلاح پاؤ ۴

مال انسانی زندگی کا موقف علیہ ہے، اسی لئے اس کو بے جا خرچ کرنے کی سخت مذمت

لَوْلَا أَنِ اسْتَقَى عَلَى امْرِئٍ
لَا مَرْتَهُمْ بِالسَّوَالِ عِنْدَ كُلِّ
صَلَاةٍ (ترمذی)

اعْلَمُوا مَا كَلَّمْتُمْ فَإِنَّ اللَّهَ
لَا يَمَلُ حَتَّى تَمْلِكُوا

(بخاری)

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُسَوِّدُ
بِدَنَهُ قَدْ جَهَدَ وَالْمُسْنَى قَالَ
إِنَّمَا بَدَنُهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ
كَانَتْ بَدَنُهُ (بخاری)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَادَّخَلَ قُبُورَ دُؤُبَيْنَ
السَّارِبَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا الْجَلُّ
قَالُوا هَذَا أَحْبَلُ لِرَيْبٍ إِذَا
فَتَرْتُ تَعَلَّقَتْ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلُّوْهُ يَصِلُ
أَحَدُكُمْ فَنَاطِلُهُ (صحیحین)

حضور نے فرمایا ہے کہ اگر میں اپنی
امت پر دشوار نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز
کے لئے مسواک کا حکم دیتا ہوں
جن باتوں کی حد سے تمہیں تکلیف
دی ہے، انہیں بجا لاؤ اپنی طرف سے
سختی اور تشدد نہ کرو (کیونکہ خدا ثواب دینے
سے نہیں تھکتا اور تم عمل کرتے کرتے تھک
جاؤ گے)۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص
کو دیکھا کہ قربانی کا جانور لئے جاتا ہے اور
معلوم ہوتا تھا کہ اس شخص پر چلنا نہایت
شاق ہے۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا
اگرچہ یہ قربانی کا جانور ہے۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو دو
ستونوں کے درمیان ایک رسی تنی ہوئی دیکھی
فرمایا یہ رسی کیسی ہے لوگوں نے عرض کیا
یہ رسی زمین کی ہے وہ نماز پڑھتے پڑھتے
ٹھک جاتی ہیں تو اس میں ٹک رہتی ہیں
فرمایا اسے کھول ڈالو ہر ایک شخص کو
اس وقت تک نماز پڑھنی چاہیے جب تک
نشاط باقی رہے۔

حقوق نفس میں سے ایک ٹیسرے یعنی آسانی بھی ہے، اور اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے آپ کو ایسے امور سے بچایا جائے جن سے تکلیف ہو۔ مذکورہ بالا آیات اور احادیث سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دین کے بارے میں لوگوں پر کسی قسم کی سختی نہیں کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی ایسے عمل کا خواہ وہ آپ کو کیسا ہی مرغوب ہو حکم نہیں دیا جس کی نسبت آپ کو خیال ہو کہ وہ آپ کی اُمت پر گراں گزرے گا، اور دینِ حق کی شان ہی یہ ہے کہ اُس میں کوئی چیز انسان کو مجبور کرنے والی نہ ہو، بخاری میں مروی ہے کہ حضور نے فرمایا کہ یہ دین آسان ہے، اور جو کوئی اس دین میں سختی اختیار کرے گا وہ آخر کو عاجز اور درماندہ ہوگا۔

ایک اور جگہ فرمایا ہے کہ میں وہ شریعت لایا ہوں جو آسان اور روشن ہے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک صحابی تھے، بڑے عابد اور زیادہ صبح روزہ رکھتے اور رات کو نوافل پڑھتے رہتے، اُن کی بیوی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شکایت کی کہ میرے خاوند آدمی تو بڑے اچھے ہیں، مگر مجھ سے بات حیت نہیں کرتے، آپ نے اُنہیں بلا کر فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو، کبھی روزہ رکھا کرو کبھی افطار کر لیا کرو، اور کبھی نفل پڑھا کرو، اور کبھی سو جا کرو۔ کیونکہ تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے، تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری بی بی کا تم پر حق ہے، تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے، تمہارے دوست کا تم پر حق ہے، دیکھو میں رات کو قیام بھی کرتا ہوں، روزہ بھی نہ ہٹا ہوں، دن کو کبھی روزہ بھی رکھ لیتا ہوں اور کبھی نہیں بھی رکھتا، الغرض اسلئے میں نے عیساؑ کی رہبانیت اور جوگیوں کی ریاضاتِ شاذہ کو ناجائز قرار دیا ہے، یعنی اسلام نے نہ تو حکم دیا ہے کہ اپنی خواہشات کو روکو، اور اُن میں کمی کرو، مگر یہ حکم نہیں دیا کہ انہیں بالکل معدوم ہی کر دو۔

حفاظت ناموس دین

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ لَوْ اَطْلَعْتُ فِي بَيْتِكَ اَحَبِّدُ
وَلَمْ تَأْذَنْ لَهٗ فَخَدَقْتَهُ بِحَصَاةٍ
فَفَقَاتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ
مِنْ جُنَاحٍ رَّحِيمٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ
شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ
فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ
فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ
أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

سنا کہ اگر تیرے گھر میں کوئی شخص جھانکے اور
تو نے اسے اجازت نہ دی ہو، پھر تو نے
کنکری مار کر اس کی آنکھ پوڑ دی ہو، تو تجھ
پر کچھ گناہ نہیں :

حضرت سعید بن زید سے روایت ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص اپنے دین کی محافظت کے سچھے
قتل کیا جائے، وہ شہید ہے، اور جو شخص
اپنے خون کی محافظت کے سچھے قتل کیا
جائے، وہ شہید ہے، اور جو شخص حفاظت
مال کی وجہ سے قتل کیا جائے وہ شہید ہے
اور جو اپنے اہل و عیال کے سچھے قتل کیا جائے
وہ شہید ہے :

پاک

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ
سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ جُلُودِ
أَنْعَامِهِ بُيُوتًا لَتَكْفُوْنَهَا يَوْمَ
ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اقَامَتِكُمْ وَمِنْ
أَصْوَابِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا
أَتَاكَ وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ وَاللَّهُ
جَعَلَ لَكُمْ مِنْ خَلْقِ ظُلُمٍ لَّا تَجْعَلُ
لَكُمْ مِنَ الْجِبَالِ بُرُوجًا وَجَعَلَ لَكُمْ

اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے
تمہارے گھروں میں رہنے کی جگہ بنائی اور
تمہارے لئے جانوروں کی کھال کے گھر
بنائے جن کو تم اپنے کوح کے دن اور نماز
کے دن پہنا پاتے ہو اور ان کی اون اور سننے
وہل اور ان کے بالوں سے گھر کا سامان اور
نہدے کی چیزیں ایک مدت تک کے لئے
بنائیں اور ان کے لئے تمہارے لئے اپنی

مَسَايِلُ تَفْنِكُمُ الْحَرَّ سَرَابِيلُ
تَقْبِكُمُ بَأْسَكُمُ كَذَلِكَ يُتَسَمَّرُ
نِعْمَتُهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَسْلِمُونَ

والنخل ع ۱۱ - پارہ ۵ - ۱۴۱

عَنِ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ جَنَّةُ رُومِيَّةَ حَبِيقَةَ لَكُمِينَ (بخاری مسلم)
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ
أَحَبُّ النَّبَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ (ترمذی)
عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا ثِيَابَ
لَبِيضَ فَإِنَّهَا أَكْهَرُ وَأَطْيَبُ
وَكَفِينُوا فِيهَا مَوْتَكُمْ (ترمذی)

عَنْ حَبِيبِ قَالَ نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
لَبَسِ الْحَرِيرِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ
تَحْنِمْ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَادَةِ الْقُرْآنِ
فِي الدُّكُوعِ - (مسلم)

پیدا کی ہوئی چیزوں کے سامنے بنائے۔
اور پہاڑوں میں تمہارے لئے بنا دی گئی ہیں
بنائیں، اور تمہارے لئے ایسے کڑے بنائے
جو گرمی سے تمہاری حفاظت کریں۔ اور
ایسے کڑے بنائے جو ٹرائی سے تمہاری
حفاظت کریں، اللہ تعالیٰ تم پر اسی طرح
اپنی نعمتیں پوری کرتا ہے تاکہ تم فرماؤ اور
حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
تنگ استینوں کا رومی جتہ پہنا ہے

حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ جناب
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کپڑوں
میں گرتا زیادہ پسند تھا

حضرت سمراء سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید لباس
پہنا کرو کیونکہ وہ نہایت پاک اور پاکیزہ
ہے اور اپنے مڑوں کو سفید پیروں میں
کفن دیا کرو

حضرت علی سے روایت ہے کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم و ریشم
سے رشتے جو کپڑے اور سونے کی بنوٹی
پہننے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع
فرمایا ہے

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَحْبَبَ النَّاهِبَ وَالْحَرِيرَ لِأَنَّهُمَا
 مِنَ الْأَمْثَلِ وَأَحْرَمَ عَلَى ذَكَرِهَا
 عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ
 قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى ثَوْبٍ دُونَ
 دِقَالٍ لِي أَلَيْكَ مَا لُقِيتُ نَعَمْ
 قَالَ مِنْ أَيِّ أَمْكَالٍ قُلْتُ مِنْ كُلِّ
 أَمَّا لِي قَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِذِلِّ
 وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ
 قَالَ فَرِذَا أَلَا ذَاكَ اللَّهُ مَا أَكَلَيْتُ
 أَتَوَضَّعُ لِلَّهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ

دعائی

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت
 ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
 سونا اور ریشم امت کی عورتوں کے لئے
 احسن اور مردوں کے واسطے حرام ہے۔
 حضرت ابوالاحوص اپنے باپ سے
 روایت کرتے ہیں کہ میں جناب رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
 اور میرے بدن پر مید کھیا ہوا تھا آپ
 نے مجھ سے فرمایا کیا تیرے پاس کچھ مال
 نہیں ہے میں نے عرض کیا جی ہاں
 کس قسم کا مال ہے میں نے عرض کیا کہ
 خدائے مجھے اونٹ، گائے، بھیڑ بکری
 اور کھوڑے اور غلام و غیرہ ہر قسم کا مال ہے
 آپ نے فرمایا تو جب خدائے
 مجھے مال دیا ہے تو تجھ پر ذرا کی غمت اور
 اس کی کراہت کا اثر دیکھنا چاہیئے :

اسلام کے سامنے تو اس سے بڑھ کر کسی نہ جس قسم کا مال میں تجویز نہیں کیا کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ
 و السلام کا فرمان ہے کہ مسکوتہ ہوئے میں نہ کسی خاص ذمہ دار میں تجویز کیا جاتا ہے نہ وہ ہر قسم
 کی سب و ہوا کے موافق نہ ہوتا ہے بلکہ ہر شے میں مالع آثار میں ہر قسم کا مسند اس کو چھاتی اور
 ہر شے ششہر بنانا چاہئے اس لئے کہ یہ شہر مردوں کو پہننا حرام ہے کیونکہ اس سے شہر
 بہشت پرست اور مذکورہ بہانہ ہوتا ہے جہاں کشت نہیں رہتا یہاں عورتوں کے لئے جو بات ہے
 وہاں مذکورہ بہانہ ہوتا ہے اسی طرح جو شے کی کوٹھلی پہننا ہی مردوں کو ناجائز ہے وہاں
 اس سے ایک طرح کی زینت ہوتی ہے جو عورتوں کی شے ہے نہ مردوں

کے لئے خاص خاص اہمیت کی ہے ممانعت کو دسی کہ وہ عورتوں ہی کو نہیب دیتے ہیں، غلاموں
 و نریم بائیں ہیں اس امر کا بخلاف بھی ممانعت کی سبب رکھتے ہیں وہ فریضہ نماز کی ادائیگی میں مانع نہ ہو۔
 اور بلی کا کوئی سیا حصہ اس سے بہرہ نہ ہوتا جو جس کا چھپا یا شرعاً واجب ہے، نیز اس بات کا
 بھی بخلاف ہے کہ کوئی بائیں فخر اور تکبر کے لئے نہ پہنے کہ حدیث میں اس کی سخت ممانعت آئی
 ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ جو شخص فخر اور تکبر کے لئے بائیں پہنے گا
 اللہ اسے قیامت کے دن ذلت و بائیں پہنا سٹے گا ۵

مباحات

سے لوگو! نہ میں میں جو چیزیں حلال و طیب
 ہیں، وہ بے شک کسی اور شیطان کے قدم
 بند نہ چلو، کیونکہ وہ تمہارا محمد و مہمّن سے
 سے ایمان و اوبہم نے جو تم کو رزق طیب
 دیا ہے، اسے جاتا مل لکھا اور خدا کا شکر کرو۔
 اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو ۵
 آپ فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے
 ہونے پڑوں کو جن کو اس نے اپنے بندوں
 کے واسطے بنایا ہے اور جس نے چنے کر حاصل
 چیزوں کو جس شخص نے جو کیا ہے آپ کہیں
 یہ سب چیزیں دنیاوی زندگی میں جو بندوں
 کے لئے ہیں، اور آخرت میں تو عبادت الہی کے
 لئے مخصوص ہوں گی، ہم اس صریح قلم بہت
 سمجھا رہے ہیں کہ واسطے صاف صاف بیان
 کرتے ہیں ۵

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي
 الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا
 خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمُ عَدُوٌّ مُبِينٌ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اكُلُوا مِنْ
 ثَمَرِهَا إِذَا رَزَقَكُمْ وَاشْكُرُوا
 لِلَّهِ إِنَّ كُفْرَكُمْ أَكْبَرُ إِنَّ عِبَادَتِي
 قُلُوبُ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ
 الَّتِي أَخْرَجَ رِعَابًا وَطَيِّبَاتٍ
 مِنَ الْمَرْزُوقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ
 آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةٌ
 يَوْمَ تُنْفَخُ الْأَنْفُسُ مِنْ جُثُلِهَا
 لَا يَأْتِيَنَّ رِقَاقٌ بِمُحْذَرٍ ۵

(عرف ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶)

مذکورہ بالا آیات کے سوا قرآن مجید میں اور بہت سی آیات ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے زمین میں جو رزق ظہیب پیدا کیا ہے، وہ سب آدمی کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ تو آدمی کو چاہیے..... کہ اُن کو کھائے پئے، مگر مسراف اور فضول خرچی سے بچے کسی مبالغہ اور جائز چیز کو اپنے لئے ناجائز قرار دے دینا ایک طرہ سے خدا کی ناشکری ہے۔ ایک دفعہ عیسیٰ کی ایک جماعت نے ذوالجہنم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کی بابت دریافت کی، تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت الہی میں مشغول رہتے ہیں، دنیا کے کام کاج بھی کرتے ہیں۔ کھاتے پیتے بھی ہیں، سوتے بھی ہیں، اپنی بیبیوں کے پاس بھی جاتے ہیں، اس پر انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ معصوم ہیں، اُن کے اگلے پچھلے گناہ سب معفو ہو چکے ہیں، اس لئے انہیں زیادہ غفلت کرنے کی ضرورت نہیں، ہمیں عبادت اور دنیاوی تعلقات کئے تک کی زیادہ ضرورت ہے، چنانچہ اُن میں سے ایک نے کہا کہ میں آج سے رزق اور مزے دار کھانا نہ کھایا کروں گا، دوسرے نے کہا میں رات عبادت الہی میں بسر کر دیا کروں گا، تیسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا، ان باتوں کی پیروی سے اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی، تو آپ نے نہایت خشکی کے نتیجے میں فرمایا کہ راستہ میں روزے بھی رکھتے ہوں، نظر بھی کرتے ہوں، رات کو نماز بھی پڑھتے ہوں، درمیان میں رہتا ہوں، اچھا اور مزید کرتا بھی کرتا ہوں، جو میرے حلق سے بہ عذرت ہو، وہ میرے گردہ سے نہیں بہ

إِسْأَعَتِ نَسْلٍ (نسل کا ضائع کرنا)

وَلَا تَقْرُبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ
فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا
(بنی اسرائیل ۷۵ - پارہ ۵ - ۱۵)

سُورَةُ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا
وَأَنْزَلْنَاهَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّعَلَّكُمْ

اور زنا کے نزدیک بھی نہ چسکنا، یونہی
وہ بڑی بھیجی کی بات ہے، اور بہت بُرے
راستہ ہے کیونکہ اس پر عذاب تین قسم کے در
اعتدات نسل مرتب ہوئے ہیں،
یہ ایک سورت ہے جس کو ہم نے
نازل کیا ہے اور اس کو ہم نے مشاہدہ

تَذَكُّرُونَ الزَّانِيَةَ وَالزَّانِيَ
فَأَجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةً
جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْ كُفْرَهُمَا زَاوَةً
فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْيَشْهَدُ
عَنِ ابْنِ مَرْجَانٍ أَنَّ مَوْلَاهُ
الزَّانِيَ لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً
وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ
مُشْرِكٌ وَحَرَّمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
(النور - ۱۵ - پارہ ۱۸)

اور میں میں صاف آیتیں نازل کی ہیں تاکہ
تم سمجھو زنا کرنے والی عورت اور زنا
کرنے والے مرد میں سے ایک کو سزا دے
مارو اور تمہیں ان دونوں پر اللہ کے معاملہ
میں ذرا رحم نہ آنا چاہیے۔ اگر تم اللہ اور قیامت
کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور دونوں کی
سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت
کو حاضر رہنا چاہیے، زانی لکھ بھی کسی
کے ساتھ نہیں رہنا۔ بجز زانیہ یا مشرک کے
اور مسلمانوں پر حرام کیا گیا ہے۔

نہ ہر اس زانیہ و زانیہ کی سزا جو کہ دو یا تین یا باغ بول، اور نکاح کئے ہوئے نہ ہوں، یا نکاح کے
بعد ہمبستری نہ کر چکے ہوں، جو آزاد نہ ہو، اس کے پیاس دسے گئے ہیں اس کا حکم پانچ چھ کے پہلے کو
کے تہہ پر لگا رہے ہو، جو تہہ یا باغ نہ ہو، وہ مکلف ہی نہیں، اور جس مسلمان میں تمام صفات ہوں جو
ہمیشہ عقل، نکاح اور ہمبستری سے نفرت تو ایسے شخص کو محض کہتے ہیں، اس کی سزا جہم حدیث میں مذکور
ہے۔ کہ الزانی لا ینکح الا زانیۃ کا مطلب یہ ہے، کہ جو لوگ نہانے کو مرد چلتے ہیں،
تو ان کی عقل و غلبت زنا کی طرف ہوتی ہے، اور اسی میں ان کو زیادہ مدت آتی ہے، حتیٰ کہ جو عورت
نہ کو پسند آتی ہے، ان کو دل میں چاہتا ہے، کہ اس سے نہ نکاح کرے، اور یہ ہمارے ساتھ زانیہ ہونا گوارا کرے
جب اس شخص میں نہ کوئی ہوتی ہے، تو اگر نکاح بھی کوشش کرتے ہیں، لیکن ان دونوں باتوں میں یا تو
نہ کو پسند نہیں آتا، نکاح کو دل سے پسند نہیں کرتے، کیونکہ وہ حد نکاح کو وہ وہاں پہنچتے ہیں
اور نہ کہ اس پر عمل مقصد نہ ہوتا ہے، اس لئے کہ ان کی غلبت شرکات کی طرف بھی ہوتی ہے، اور اگر وہ
وہ نہ کہ کسی وجہ سے نہ کہ نہ ہوتی ہو، اگر نکاح کو شریعت میں نہ ہو، تو وہ اس نکاح کے جو از سے
جس میں نہیں رہتے، تو اس پر آمادہ ہوتا ہے، اگرچہ اس کی غلبت اگر مسیحہ کی طرف ہوگی
تو نہ کہ اس کی طرف ہوگی، اور مشرک کی طرف ہوگی، تو اس سے صحبت کرنا نہ ہوگا، البقیہ عاشرہ بر صحتی آئندہ)

عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قُلًا
 جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ سَبِيلًا إِلَيْكُمْ
 يَا نَبِيَّ خُذُوا مَائَةً وَتَعْنِيَبُ عَامٍ
 وَالْثَّيْبُ بِالْثَّيْبِ الرَّجْمُ

(مسلم)

حضرت عباد بن صامتؓ سے روایت
 ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ
 سے لو۔ مجھ سے لو، خدا کے نام عورتوں
 کے لئے، ان کی دل دی ہے، جو بہانہ کی بات
 میں، کنوڑا مرد، کنوڑی عورت سے نہ کرے
 تو سو کوڑے اور ایک سال کی عید دینی وہ
 بیابا ہو اور بیاہی عورت سے نہ کرے تو
 سنگسار کی رقعہ تیب نہ کرے بلکہ خیر و حد نہیں
 ہے، بلکہ بطور سیاحت اسے حکم ہے پھر غرض
 ہے سی و سٹھے تیب بھی اس سے اس پر پھر
 منقول نہیں ہے) ۴

اور محمد نے خود علیہ السلام کو رچیدہ ستیوں
 کی معرفت پیغمبر بنا کر بھیجا جبکہ انہوں نے
 اپنی قوم سے مراد کیا کہ تم یہ فحش و ناموس
 جو جس کہ تیسے پہنسی سے کہہ جوت
 و اس میں سے نہیں کہہ کہ تم عورتوں کو
 چھو کر مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرے
 جو اور تم تو وہی سے گزر گئے ہو اور
 ان کی قوم سے بہتر ان کے نزدیک جو وہ
 بن زیاد کہہ میں کہنے لگے کہ زکوٰۃ کو

وَنُوحًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ
 الْمَذْحِجَةَ مَا يَنْبَغُكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ
 مِنَ الْعَاكِمِينَ ۚ أَلَمْ تَأْتُوا
 النِّجَالَ تَتَنَوَّلُونَ دُونَ النِّجَالِ
 بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِخُونَ ۚ وَمَا
 كَانَ حَوَاقِبُ تَوْحِيهِمْ إِلَّا رِجَالٌ قَالُوا
 نَخْرِجْهُمْ مِنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ وَالْحَدُودُ
 نَاسٌ يَنْصَحُونَ ۚ فَاتَّبَعْنَاهُ وَ
 أَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ

انہی میں کشیدہ صفحہ ہوتا ہے اور کہہ دونوں نے نہایت ممکن ہو جو اور کہہ اس کے ساتھ عورت
 بن زیاد کہہ میں کہنے لگے کہ زکوٰۃ کو
 اور اسی پر ڈانڈہ کو بھی قیاس کر لو ۴

تَعَارِبِينَ، وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا
فَنُظِرْكَ يَتَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ

(الاعراف ۱۰۷-۱۰۸)

تم اپنی بہنی سے نکل دو یہ دگڑے
پک دھات بنتے ہیں سو ہم نے رعد دیا
ان کے مقتدین کو یہی باب رسوائی کی
جو میں کے کہ وہ اپنی دلوں میں رہی جو عذاب
میں وہ لگے تھے، اور ہم نے ان پر ایک
نئی طہرح کو عینہ برسا یا۔ سو دیکھو تو یہی کہ
ان مجرموں کا انجام کیا ہوا ؟

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم
جس کو قوم پر توہم کا معاملہ کرتے پاؤ۔ تو
نہ اس پر منعوں دونوں کو قتل کرنا اور

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ میں اپنی امت پر جتنا قوم لوط کے عمل سے
اندیشہ کرتا ہوں، اتنا کسی دوسرے پر
نہیں کرتا ؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم
قوم لوط کا کام کر کے وہ ملعون ہے ؟

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم
نہ شمشاد کی پتوں پر رحمت نہ کرنا جو مرد کے ساتھ
شہوت رانی کرتے یا عورت کے ساتھ بھلی راہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ دَجَلَ قَوْمًا يَعْصِلُ عَمَلَهُمْ قَوْمَ
لُوطٍ قَاتِلُوا نَفَارًا وَلَمْ يَنْصَحُوا بِهِ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
أَخْوَفَ مَا أَخَافُ مَنَاقِبَ عَمَلِ قَوْمِ
لُوطٍ

(ترمذی، ابن ماجہ)

عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُونٌ
مَنْ دَجَلَ عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ وَرَزِينٌ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
يَنْصُرُ لَوْ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلٍ أَوْ
رَجُلَيْنِ وَمَرَاتَتَيْنِ دَبْرًا (ترمذی)

سے مجامعت کرے ۛ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چار پائے
کے ساتھ مجامعت کرے۔ اسے اور چار پائے
دانوں کو قتل کر دو۔ حضرت ابن عباسؓ سے یہاں
گیا کہ چار پائے باکیں قصور سے۔ انہوں نے
کہا میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے تو سنا ہے
میں کچھ سن نہیں لیکن یہ خیال ہے کہ پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو پسند رکھا کہ میں کثرت
لکھایا جائے یا اس سے فائدہ نہ لکھا جائے
اس کے ساتھ یہ فعل کر دیا کہ یہ ہو۔ موصیے میں
قتل ہی کر دینا مناسب ہے۔ فقہا کہتے ہیں کہ اگر
کثرت جہدینا چاہیے تو اگر وہ کسی کو مہم کا ذریعہ
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت
محبت کے پس آئے جیسی پہلی بات ہی کرے تو وہ

دونوں زانیہ ہیں ۛ

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاتھ
سے منی نکلنے والا ملعون ہے ۛ

نکاح

ایک شخص نے کہا کہ میں نے تمہیں یہ سنا ہے کہ
بے میں غارتہ فریادوں کے لئے اور کدوئوں سے جو
تم کو پسند ہوں وہ وہ اور عین عین وہاں چار سے
جسب۔ ستر عت باکیں روزانہ یہیں نہ بیٹھ کر کھڑے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَقِبَ
بِمِثْلٍ فَأَخْتَلَوْهُ وَأَقْلَوْهُمَا مَعَهُ
قِيلَ لِرَبِّ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَأْنُكَ لِبَعْثِ هَذِهِ
قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا
وَلَا كُنْتُ أَرَاهُ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ كُلُّهَا أَوْ
يَنْتَعَمَ وَقَدْ فَعَلَ بِهَا كَذَاكَ
(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْتَ
أَمْرًا أَمْرًا أَمْرًا أَمْرًا أَمْرًا

قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَاكِحُ الْيَدِ مَلْحُونٌ

وَرَبِّ خِفْتُمْ رَبَّكُمْ فِي كَيْفَتِهِ
نَاكِحُ مَكْشَابُكُمْ مِنْ لَيْسَ مَكْشَابُكُمْ
وَلَا تَكُنْ بَرِّعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ تَكُنْ
فَوَاحِدَةً أَوْ مَمْلُوكَةً يَمَّا تَكُنْ

ذَلِكَ اَدْنٰى اِلَّا تَعْلَمُوْا ۚ وَاَتٰو النِّسَاءَ
صَدَقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ
عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ تَفْسًا فَكُلُوْهُ هٰبِتًا
كَمَا كُنْتُمْ تَكُلُوْنَ

(النساء ۱۰۱-۱۰۵)

عورتوں میں عین ذکر کیجئے کہ تو بھرا ایک
ہی بی بی پر پس کرو، یا جو بی بی تمہاری ایک
میں ہو وہی ہے، کیونکہ اس مرد کو بی بی یعنی
ایک بی بی سے رکھنے یا صرف بی بی پس
کرنے میں زیادہ اور بے نیازی نہ ہونے
کی توقع قریب تر ہے۔ اور بی بیوں کو ان کے
نہ خوشدلی سے دے دیا کرو، ہاں اگر وہ
خوشی سے سارا حق کر رہی ہیں یا کچھ حصہ چھوڑ
دیں تو تم اسے مزہ دے اور خوشگو سمجھ
کر کھاؤ، یعنی پھر کوئی حرج یا گناہ
نہیں ہے۔

اور تم میں مسلمانوں سے جو بیوہ عورتیں
ہوں، ان کے نکاح کر دیا کرو، اور تمہارے
غلام و لونڈیوں میں جو مس لائق ہو، اس کا
بھی اگر وہ لوگ مفسس ہوں گے، تو خدا تعالیٰ
ان کو اپنے فضل سے عینی کر دے گا اور
اللہ تعالیٰ ان کو وسعت والا اور خوب
جانتے والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی
ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا
ہے جو عورتوں کے گردہ تم سے جس شخص کو
نکاح کا مقدر ہو، اسے نکاح کرنا چاہیے
کیونکہ وہ ان کو دیکھ کر سننے نہ پاوے چشمہ لبو چشمی کا

وَاَنْكِحُوا اَوْلِيَآءَ مِمَّنْكُمْ
وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ
اِنْ يَكُوْنُوْا فُقَرَاءُ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهِ ط وَاللّٰهُ وَاَسَمِعَ عَلِيمٌ

(النور ۲۰-۲۴)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ النَّبَّابِ
مَنْ اسْتَفْضَأَ مِنْكُمْ بَاءً ذَا
فَيْتَزَّوِجَ فَإِنَّهُ أَهْضَى بِلَبْعِهِ
وَإِحْصَنَ لِقَرْجٍ وَمَنْ لَمْ
يَسْتَفْضَعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ
لَهُ دَجَاءٌ (مجمعین)

(ابوداؤد، ورنسائی کی حدیث)

باعث است۔ اور شرمگاہ سے بہتر
کا سبب است۔ اور جو نکاح کی صورت
رکھے اُسے روز سے رکھنے پر بہتر کہتا
روز سے جن کے لئے تو طہ نشوونہ ہیں
حضرت قتیبہ بن یسار سے روایت
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ بہت دیر تک نہ کھنڈے ورنہ درمیان
وہی عورت سے نکاح نہ ہوگا کہ جس میں تمہاری
کثرت سے درگاہوں پر غور کرنا ہے

نباتات و حیوانات میں اس قدر قناعت سے نہ پائے گا کہ پیدا کرنے کی ضرورت پیدا
کی ہے۔ درخت سے گایہ لڑا ہے۔ کہ ان میں سے ہر ایک کا تو ترقی و ترقی و ترقی و ترقی
کیا کہ سب سے سب سے قناعت سے۔ اور اس لحاظ سے صفا حیرت نوا کہ رکھنا اور جانے
ہر سب سے ویرانہ لپکی کو پورا کرنا ہے۔ اور متوفی اللہ میں و قناعت سے۔ اور اس میں
ہوئے کی شان غالب ہے۔ کہ بزرگ اعمال سے بدن اور اجزا سے بدن کی قناعت حق نہیں
ہے۔ لہذا یہ حفاظت کی طرح نکاح متاثر ہے۔ اور اسی سے قناعت سے۔ اور اس سے
ہر اس کو سے مرغوت کر دے ہے۔ جو انہی غت لفظ کو باعث ہے یہی وجہ ہے کہ
و اہلک روزہ استنہاد۔ ہا یہ اور معہ وغیرہ باقی جو غت لفظ کو باعث ہیں جو غت

ماکولات محرمہ

حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ أُمَّيْتَةً
وَأَكْلَ حَمٍّ وَنَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَرَوْحَ الْهِنِ
وَأَكْلَ الْبَيْبِ وَنَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَرَوْحَ الْهِنِ
وَأَكْلَ الْبَيْبِ وَنَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَرَوْحَ الْهِنِ
وَأَكْلَ الْبَيْبِ وَنَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَرَوْحَ الْهِنِ

تم پر حرام کر دیا ہے۔ مردار اور خون
اور خنزیر کا گوشت اور وہی جو غیر
کے نامزد کردہ یا یہ جو۔ اور جو کچھ
مرجہ اسے۔ اور جو کسی غریب سے مر جائے۔

وَمَا أَكَلَ السَّبْعُ إِلَّا مَا ذُكِّرُوا بِهِ
ذُيِّجَ عَلَى النَّصَبِ وَأَنْ تَشْقُوا
بِالْذِّكْرِ

(المائدہ ۱ - پارہ ۵ - ۶)

عَنْ أَبِي كُرَيْبَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلْ ذِي نَابٍ مِنْ أَيْبَاجِ ذِكَاكَ حَرَامٌ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ كُلِّ ذِي فُحْلٍ مِنْ الطَّيْرِ

عَنْ أَبِي ثَعْبَةَ قَالَ حَرَّمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَحْوَهُ الْمُتَمَرِّ الْأَشْلَبِيَّةِ (بخاری مسلم)
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي
أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى

اور جو کسی کو بھی کھانے سے منع فرما دے اور
جو کسی کی کھانے سے منع فرما دے اور جس کو کھانے
دے نہ لھو لھو سے لیکن جس کو ذبح کرنے
دے جو جانور پر تیش لگا ہوں پر ذبح کیا جائے
اور یہ تیروں کے تیروں کے ذریعہ تیسرے
یہ سب گناہ ہیں اور حرام ہے

ابو کریم سے روایت ہے کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مرد
میں سے ہر کچھ واسطے جانور کا کھانا حرام ہے
حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پرندوں میں
سے ہر کچھ کھانے یعنی شکار میں ہر جانور کھانے
سے منع فرمایا ہے

حضرت ابو ثعبان سے روایت ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرد
کے گوشت کو حرام ٹھہرایا ہے

حضرت جابر سے روایت ہے کہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر جانور کا گوشت کھانے
سے منع فرمایا ہے

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرد کو کھانے کو منع فرمایا ہے اور
جس سے جانور کھانے سے منع فرمایا ہے اور جس سے
جانور کھانے سے منع فرمایا ہے اور جس سے جانور کھانے سے منع فرمایا ہے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَكْبَلِ الْجَلَالَةِ ثَابِتًا (ترمذی)

صلعم نے پلیدی کو نہ دے جانور کے

گوشت اور اس کے دودھ سے منع فرما

دیا ہے +

شرعیات اسلام میں جس قدر ماکولات حرام ہیں، ان کے حرام ہونے میں ایک ذرا حکمت
مضمحل ہے چنانچہ ان میں سے بعض کا کھانا تو ان کے لئے طب انسان کے لئے مضر ہے۔ اور بعض
کے کھانے سے طبیعت نفرت کرتی ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جن کی حرمت مصلحت مذہبی پر
مبنی ہے۔ مثلاً سور اور کتے کے گوشت کو اہل اسلام نے انسان کے لئے سخت مضر قرار دیا ہے۔ سور
کے گوشت میں ایک قسم کی نہایت ہی چھوٹی چھوٹی قلیلیں پائی جاتی ہیں جن میں ایک قسم کے
جراثیم پائے جاتے ہیں۔ اور وہ قلیلیں ایسی سخت ہوتی ہیں کہ باوجود پکانے کے ان کے
جراثیم حرکت نہیں ہوتے۔ اور کھانے والے کے جسم میں جا کر بڑھتے اور قسم قسم کی بیماریوں کو موجب
بنتے ہیں۔ یہی حال کتے اور بقی حرام جانوروں کا ہے کہ ان کے گوشت میں کوئی نہ کوئی نذر
موجود ہوتا ہے۔ اگرچہ فی الحال ہم کو معلوم نہ ہو۔ جس کے مشہور ڈاکٹر کوخ کہتے ہیں کہ جب
میں نے آنحضرت صلوٰۃ کی وہ حدیث پڑھی جس میں آپ نے حکم دیا ہے کہ جس بہن میں کتا
منہ ڈالے اس کو سات بار دعا پڑھو۔ اور چھ بار پانی سے ایک بار میٹھی سے۔ تو مجھے خیال آیا
کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم الشان پیغمبر ایسی فتنوں بات نہیں کہہ سکتے۔ بخیر۔ اس
میں کوئی نہ کوئی نذر مضمحل ہوگا۔ اس بنا پر ہیں سب سے اچھے اور اچھے شریعت کی وہ
ہر ایک جز کو دیکھنا کہ اس میں استدلال کیا۔ مگر کچھ نذر مضمحل ہیں۔ آخر جنہو نذر کو استدلال کیا
تو معلوم ہوا کہ اس میں اس کی یہی دوا ہے۔ تب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہ
پہنچی کہ مٹی سے صاف کرنے کی کیوں رغبت دہائی ہے۔ سب دیکھنے کہ مٹی سے صاف کرنے
کے حکم کی بنی پر کوئی وجہ زمین میں نہیں آتی تھی۔ مگر اس کی کئی تحقیق سے اس کو سبب معلوم
ہو گیا۔ اور یہی حال تمام شرعی حکام کا ہے +

جانوروں کی حرمت و حرمت کے متعلق ذیل باتیں درج ہیں۔

۱۔ جن جانوروں کی حرمت قرآن مجید اور حدیث شریف سے ثابت ہے۔ وہ سب حرام ہیں۔

جیسے شیر اور پائوگدنا

(۲) شکاری پرندے اور شکاری پرندے کے سب کے سب حرام ہیں۔ جیسے شیر چیتا اور

بازو وغیرہ

(۳) حشرات الارض یعنی زمین کے اندر رہنے والے سب جانور حرام ہیں مگر خرگوش

حلال ہے

(۴) مچھلی کے سوا دریا اور سمندر کے سب جانور حرام ہیں

مشروبات محرمہ

اے مسلمانو! شراب اور جود اور بت اور

پاسے سب کے سب حرام اور شیطانی کام

ہیں پس ان سے بچتے رہو نہ کہ تم فوج پاؤ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ

حضرت محمدؐ نے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر

نشہ اور چیز شرب ہے اور ہر نشلی چیز

حرام ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت

ہے کہ پیغمبرؐ نے اللہ علیہ وسلم نے شراب

اور جودے اور مغربج اور پینے کے پانی

سے منع فرمایا۔ اور متارلیا کہ ہر نشلی

چیز حرام ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ

وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ جُحُومٌ مِّنْ عَمَلٍ

السَّيِّئَاتِ فَاجْتَنِبُوا لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ زَالِمَةٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ

خَمْرٌ كُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ مِّنْهُ

عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَحَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكَذِبَةِ

وَالْفُجْرَاءِ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

شراب کی حرمت کے لئے کسی دلیل کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے نہ نبیؐ کی

کے پیغمبرؐ عقل لوگوں نے اس کا پینا ناجائز قرار دیا ہے۔ عنہ شریعت تائیدی۔ مہجور۔ فہون

بدک وغیرہ سب شراب ہیں داخل اور حرام ہیں۔ اور شراب خواہ کھوڑی ہو یا نہ ہو۔ ہر نشہ کے

فوی، غنیف اور خواہ کسی چیز سے بنائی گئی ہو، حرام ہے ۵

تعلیم

هَلْ يَتَوَيَّ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ
وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفَرُوا
كَآفَّةً قُلُوبًا لَا تَضُرُّهُمْ فِي فِرَقَةٍ
مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي
الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا
رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ

(التوبة ع ۱۲ پار ۱۱۵)

عَنِ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةٌ يُعَلِّمُ قَرْيَةً
عَمَّا كُلُّ مُسْلِمٍ رَوَى وَاصْنَعِ الْعِلْمَ عِنْدَ
غَيْرِ أَهْلِكَ بِأَقْلَمٍ الْخَيْرُ بِِ الْجَوَاهِرِ
وَالنَّوْعُ نَوْدُ الدَّهَبِ (ابن ماجہ)
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ وَالْقُرْآنُ دَعَاؤُكُمْ
إِلَى النَّاسِ قَاتِي مَقْبُورُكُمْ (ترمذی)

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ

ایک عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں ۵
اور یہ بھی مناسب نہیں کہ سب مسلمان
اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوں، ایسا
کیوں نہ کیا جاسے کہ کن کی ہر بڑی جماعت
میں سے ایک چھوٹی جماعت تیار کرے تاکہ
تیارانہ لوگ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتے
رہیں۔ اور جب اپنی قوم میں واپس جائیں
تو ان کو خدا کی تفریق سے ڈرائیں تاکہ درست
کاروں سے بچیں ۵

حضرت شمس الدین سے روایت ہے کہ حضرت
علیؑ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک ہر
مسلمان یہ فراموش ہے کہ وہ اپنی سمجھ کو علم
سکھانے والا ہے، جیسے خنزیر اپنی ٹون
میں جو ہر مومنی و مومنہ کا سنا کر رہا ہے

تعلیمات جو ہر نبیؐ سے روایت ہے کہ
آب رسول خداؐ سے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
کہ جو کو قرآن و قرآن سیکھیں، وہ دوزخ سے
دور رہے گا اور جو قرآن نہ سیکھے، وہ دوزخ سے
جائے والہ ہوں ۵

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ

وَسَوَّلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ
تَعْلَمُوا الْعِلْمَ وَالْعِلْمُ وَالْعِلْمُ
تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ وَالْقُرْآنُ
النَّاسَ فَإِنَّ أَمْرَهُمْ مَقْبُوضٌ
وَالْعِلْمُ سَيَنْقُضُ حَتَّى يَخْتَلِفَ
أَتَانِ فِي فَرِيضَةٍ لَا يَجِدُ
أَحَدٌ يُفَصِّلُ بَيْنَهُمَا (دار میں تظنی)
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةٌ أَوْ مُنْ
فَقِيَتْ وَجَدَ لَهَا ذَوَّاحًا حَقَّ بِهَا

(ترمذی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ہم
سیکھو اور لوگوں کو سکھو اور احکام و
فرمان سیکھو اور لوگوں کو سکھو کیونکہ میں
دنیا سے اٹھ جائے گا اور ہوں اور علم بھی
عنقریب اٹھ جائے گا جسے کہ دو شخص
ایک مسئلہ میں اختلاف کریں گے اور کسی ایسے
شخص کو: پائیں گے جو ان میں فیصلہ کرے
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ علم و دانش کی بات مومن کی گم شدہ چیز
ہے تو وہ اس بات کو جہاں پاسے پاسے
لیجئے گا وہی زیادہ ملے گا

دنیا میں علم تو سب سے زیادہ ہے اور کسی شخص کا یہ مقدور نہیں کہ ان کو حاصل کرے بلکہ ایک
مسئلہ کے لئے تین قسم کے علوم کا مطالعہ کرنا: اول ضروری ہے۔ ثانی علم دین اور اس سے
یہ مراد نہیں کہ مسلمانوں میں ہر ایک شخص تمام مسائل دینی کا فاضل ہو بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ
ہر ایک مسلمان کے لئے ضروری مسئلہ خود وہ مرد ہو یا عورت کہ دین کے ضروری مسائل سے
واقف ہو۔ ضروری خوبوں کے گاہ ہر دور اپنی اپنی کتاب یعنی قرآن مجید کا ترجمہ کسی عالم
سے یا خود خود وہ سر علم ہر مسئلہ کے مسلمان کا واقف ہو ضروری ہے۔ علم طب ہے۔ و شہ
طب سے میری مراد یہ ہے کہ نجات کے امور و فروع سے واقف ہو۔ حدیث میں آیا ہے
أَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّ عِلْمَ الْأَبْدَانِ وَالْعِلْمَ الْأَدْيَانِ لِعِزِّ عِلْمٍ حَقِيقَتِهِ فِي دَوَابِّ
دِينِ كَوْنِهِمْ بِحَقِّهِمْ تَسِيرُ عِلْمُ حَقِيقَتِهِ وَتَقْوِيَتُهُ بِرَأْيِ سَلَمَةِ صُرُوفِهِ سَجَدَ وَهُوَ سَجَدَ
تہم و شہ کہ ذات سے ہے اور اس علم سے ہی مراد علم ہے۔ خود وہ علم شرافت و بزرگوار
دنیا میں و شہ کہ بزرگوار دنیا میں جس قدر شے ہے سب علم ہی میں علم حقیقت کو

حاصل کرنا اور پھر عمل پیرا ہونا ایک اہم اسلامی فریضہ ہے، جس کے نہ جاننے اور نہ پھیل نہ کرنے کے باعث آج مسلمان ایک ذلت اور اندس کے قید عمیق میں غرق ہیں، اور دنیا کی دوسری قومیں جو ایک مدت بدیدہ اور عرصہ بعید تک اہل اسلام کے غلام و بربادات کی خوشہ چین اور ان کے بھر نوال کے دست نگر رہیں، دنیاوی اور مذہبی ترقیوں کے اس معراج کمال پر جا پہنچی ہیں، کہ اس زمانہ کے مسلمان اس کی بلند ہی کا تصور تک بھی نہیں کر سکتے، اس کی بھائی ۔ جب ایک توجہ ہالت ہے، کیونکہ یہ بوجہ جہالت اور لاعلمی اپنے مذہبی اصول اور اپنے بزرگوں کے اعلیٰ کارناموں سے محض ناواقف ہیں، دوسرائے کے دماغوں میں ایک بادل خیال جما جا ہے، کہ کوئی کسب کرنا باعث متک اور موجب غمک و غار ہے، حالانکہ تمام عقیدہ میں کئی جگہ کسب معاش کی تاکید شدید آئی ہے، حتیٰ کہ حج جیسی ضروری اور مذہبی عبادت کے موقع پر بھی تجارت کرنے کی صریح اجازت موجود ہے، اور نذر جمعہ اور کرسمس کے بعد طلب معاش میں نکل جانے کا صاف حکم ہے، اس کے علاوہ تمام انبیاء و صحیفہ سے مرد و عابد کرام اس اصول کسب معاش اور تجارت کے سختی سے پابند رہے، چنانچہ حضرت ولید بن عقیل، حضرت نوحؑ، نبی، حضرت جبرائیلؑ، نبی، حضرت محمدؐ، نبی اکبرؐ، نبی و حضرت عمرؓ، نبی، حضرت عثمانؓ، نبی اور تمام ائمہ دین، خاص خاص کسب اور خاص خاص تجارتیں کرتے تھے، مسلمانوں کو واضح رہے کہ کسب معاش و اپنے بڑے کی کمائی سے روزی پیدا کرنا موجب غار نہیں، بلکہ عزت دین کا باعث ہے ۵

حقوق علماء

تعلیم و توقیر

اور خدا سے تو صرف وہی ہنسے پڑتے

ہیں، جو علم رکھتے ہیں ۵

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ

الْعُلَمَاءُ (نور - ۲۶ - پارہ ۲۲۰)

يُرْعَمُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ
وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْقُرْآنَ فَاحْتِطْ

مجادلہ ع ۲۰ پارہ ۵ (۲۸)

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ
فِيهِ عِلْمًا سَرَّكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا
مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ
لَتَتَفَعَّلُ أَجْنَعَتَهَا رَاضِيًا لَطَالِبِ
الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالَمَ لَيَسْتَغْفِرُ
لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي
الْأَرْضِ وَالْجِبْتَانِ فِي جَوْفِ الْمَاءِ
وَإِنَّ فَضْلَ الْعِلْمِ عَنِّي أَعَزُّ مِنْ فَضْلِ
النَّصْرِ إِنَّ الْبَلَاءَ عَلَى سَائِرِ الْبَلَاءِ
وَأَنَّ الْعِلْمَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ
الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُورَثُوا دِيَارًا وَزَادَهُمْ
فِي نَمَائِهِمْ الْقُرْآنَ الْعِلْمُ فَهُوَ أَحَدُ
أَحَدٍ يَحْتَاطُ بِهِ دَرَنِي - (ابن ماجہ)

عَنْ أَبِي مَازَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ
ذَكَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ
وَالْآخَرُ حَارِثٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

تہ دونوں میں سے جو بھلا ہے اسے میری
دین کو علم دیا گیا ہے۔ اسی کی نصیب
لے کر ہے گا۔

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے
کہ میں نے رسول خداؐ سے سنا کہ جو شخص علم کی طرف سے
سنا کہ جو شخص علم کی طرف سے
راستہ چلتا ہے، خداوند نے اسے جنت کے
راستوں میں سے ایک راستے میں لے جائیگا
اور فرشتے طالب علم کی رضا مندی کے لئے
اپنے پر بچھا دیتے ہیں، اور عالم کے لئے
سمانوں کے فرشتے زمین کے لئے دعا
کرتے ہیں، اور عابد کی بزرگی عابد پر ایسی
ہے جیسے چودھویں راستے کے چاند کی بزرگی
باقی تمام تاروں پر، اور علماء انبیاءؑ کے
کسی کو دسم و دنیا رکھو وراثت نہیں بنایا۔
بلکہ علم و وراثت نصیب ہے۔ میں جس نے
علم حاصل کیا، اس نے علم کا ایک بڑا
حصہ حاصل کیا۔

حضرت ابو مازہؓ کہتے ہیں کہ حضرت
محمدؐ نے عبد و علم کے حاتم دو آدمیوں
کا ذکر فرمایا، ایک عابد کا دوسرے عالم کا
تو آپؐ نے فرمایا، عالم کی تعلیمت عابد پر

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُضِّلَ الْعَالِمُ
عَلَى الْعَاكِدِ كَفَضُّنِي عَلَى أَدْنَاكُمْ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ
وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ قَالَ رَضِيَ حَتَّى
الْمَلَكُ فِي تَجْرِ قَا حَتَّى الْيَعْقُوتُ لِيَصْلُوَ
عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ (دارمی)
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ
مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ يَتْلُبُ الْعِلْمَ
يُحْيِي بِهِ إِلَّا سَلَامَ قَبِيلِهِ وَبَيْنَ
النَّبِيِّينَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ
(دارمی)

ایسی ہے، جیسے میری فضیلت تمہارے
دنی شخص پر پھر آپ نے فرمایا کہ خدا اور
اس کے فرشتے اور آسمان و زمین کے
باشندے یہاں تک کہ چوٹی لپٹے بار میں
اور پھلی لوگوں کو بھلائی سکے اسے اسے
کے لئے رحمت بھیجتے اور دُعا کرتے
رہتے ہیں :

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ جس کو اس حالت میں موت آئے
کہ وہ اسلام کے زندہ کرنے کے لئے علم
طلب کر رہا ہو، تو اس کے اور بندے
وہ میان صرف ایک درجے کا فرق ہوگا :

مذکورہ بالا آیات اور احادیث سے طلب علم اور علماء کی بزرگی اور فضیلت ثابت
ہوئی ہے، اور فضیلت اس بات کو مستلزم ہے کہ جس کے لئے وہ ثابت ہو، اس کی عزت
اور تعظیم کی جائے، نہایت مسلمانوں پر لازم ہے کہ علمائے دین اور طالب علموں کی
عزت و تعظیم کریں :

اقتداء

یہ یعنی اگلے پیغمبر : وہ لوگ تھے جن
کو اللہ تعالیٰ نے راہ راست دکھائی
تھے اپنی کے طریقہ کی تم بھی پیروی کرو
اور ہم سے تم سے پہلے بھی آدمی ہی
ہی پیغمبر بنا کر بھیجے، اور ہم ان کی عزت

أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ
فَتَبِعُوا نَهْلَهُمْ أَتَدْرِكُونَ

(الانعام ۱۰۶-۱۰۷)

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا
نُوحِي إِلَيْهِمْ فَاتَّبِعُوا أَمْرًا لَّا نَرِي

مُحَمَّدٌ تَبِعَ بِلَاغَةٍ وَكُلَّ بِلَاغَةٍ
ضَلَالَةٍ (سند امام احمد)

۱۔ رشد خائفہ کے طریقے کو اور نہ پکارا اور
اس کے ساتھ تمسک کرو اور اسے مضبوط پکڑو
اور اسے نئے نئے کاموں سے اپنے آپ کو
دور رکھو۔ کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر
بدعت گمراہی ہے :

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
مساواہ العظم یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرو۔
کیونکہ جو شخص جماعت سے پیروی کرے وہ درست
میں الگ رہتا ہے :

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبِعُوا
السَّوَادَ إِلَّا عَظَمَ فَإِنَّهُ مِنْ شِدَّةِ
نُشْطٍ فِي النَّارِ

(ابن ماجہ)

مما لعت توہین

عَنْ مَعَاذِ بْنِ سَمْعَانَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّنِي أَنَّهُ قَائِمًا
بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَصْرُفُهُمْ مِنْ خُلُوفِهِمْ
وَلَا مَنْ خَلْفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ
اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ (بخاری مسلم)

حضرت معاذ بن سمانؓ کہتے ہیں، میں نے نبی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت
میں ہمیشہ ایک جماعت قائم رہے گی
جو لوگوں کی پیروی سے نہیں ہٹے گی نہ
پسپیشہ کار اور نہ کسی اور کی مخالفت میں نہ
جس کی قیامت جیسے نبی اور وہ اس وقت
پر قائم ہوں گے :

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَيَأْتِي الْمُسْلِمِينَ سُوءٌ
فَتَبَالَهُ كَثُرَ (بخاری مسلم)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مسلمانوں کو بڑا کھنڈن اور اسے قتل و خون
کفر ہے :

مالی خدمت

تَعْنِ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ شَرِّ بْنِ لُبَيْبٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ مَا
أَخَذَ ثُمَّ عَلَيْهِ جُزْءُ كِتَابِ اللَّهِ
شَرَّدَ حَيْلًا - (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
وہم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا
کہ اسے لوگوں میں چیزوں پر تم اجرت دیتے ہو
سب میں زیادہ اجرت ہو مستحق کتاب اللہ
اللہ رکھتی ہے ۔

قَالَ الْحَكَمُ لَمَّا سَمِعَ أَحَدًا
كَرِهًا أَجْرًا مَلْعُومًا دَا عَطَى الْخَيْرِ
شَفْرَةً دَوَّ هِمًّا - (بخاری)

حکم داتا بھی کہ قول سے کہ میں نے
کسی کو نہیں سنا کہ وہ معلم کی اجرت کو کروی
کہتا ہو حسن بصری کو تعلیم کی اجرت میں
دس درہم دیتے تھے (اور انہوں
نے لئے) ۔

نہایت حقانی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نائب اور قائم مقام ہیں، نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عُمَّالُ صَدَقَاتِ الْبَنِي إِسْرَآئِيلَ یعنی میری امت
کے عہدہ بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہیں۔ اس لئے کہ احکام کی تفصیل کرنا اور ان کی
عزت و توقیر کر کے توہین سے بچنا نہایت ضروری ہے، اور چونکہ وہ اپنی عزت و توقیر کی
مدد جہاں جہاں ہوتی ہیں بھرت دیتے ہیں۔ اس لئے کہ اس وقت کا معاوضہ دینا بھی لازم ہے
ہاں اگر کسی شخص کو خدا نے توفیق دے دی ہو، وہ لوگوں کی خدمت سے بے نیاز نہ ہو، اور وہ
دین و دنیا کی خدمت میں جتنی جتنی سہولت ملے، وہ بہت بہتر ہے۔

حقوق منعم
تقسیم

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَكَلَّمَ
بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى
تَضُمَّهُنَّ وَإِذَا اتَّقَى عَلَى قَوْمٍ
فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا
(بخاری)

غیر مسلم جب کوئی بات کہتے، تو تین
مرتبہ دہراتے، تاکہ وہ بات آپ سے اچھی
طرح سمجھی جاسکے، اور جب کسی جماعت
کے پاس کہیں گے، تو تین دفعہ سلام
کرتے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر منکر
اچھی طرح نہ سمجھے، تو تین مرتبہ اس مسئلہ کی
تقریر کر دینا کافی ہے :

تبلیغ و نصیحت

يَا أَيُّهَا الرُّسُولُ بَلِّغْ مَا
أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۚ وَإِنْ
لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ
وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۚ إِنَّ
اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ
(المائدہ ع ۱۰- پارہ ۵-۶)

أَبْلِغْكُمْ رِسَالَتِ رَبِّي وَانْصَرُّ
لَكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ قَائِلٌ تَعْلَمُونَ
(الاعراف ۸۴- پارہ ۵-۸)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ
آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل
ہوئے ہیں، وہ بلا کر وکاست پہنچا دو، ورنہ
آپ اگر ایسا نہ کریں گے، تو آپ سے یہ
خدا کا کوئی پیغام نہیں پہنچے گا، اور اللہ آپ
کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا، کیونکہ
اللہ تعالیٰ کافروں کو ہدایت میں نہیں دیتا
کہ آپ پر دست درازمی کر سکیں :

میں تم کو اپنے پروردگار کے حکم
پہنچاتا ہوں، اور تمہارے حق میں خیر خواہی
کرتا ہوں، اور میں اللہ سے ایسی باتیں
میں، جن کو تم نہیں جانتے :

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَّغُوا عَنِّي وَلَوْ
آيَةً (بخاری)

میری طرف سے پہنچا دو، اگرچہ ایک ہی
آیت ہو۔

اسناد کے سے ضروری ہے کہ وہ متعین کی بہتری و خیر خواہی میں کوئی دقیقہ
اشی نہ رکھے، کوئی بات ان سے پوشیدہ نہ رکھے، اور تقریر کرے تو بھر بھر کر کہ وہ اچھی
طرح سے سمجھ لیں، تنہیم کے تحت جو حدیث ہم نے نقل کی ہے، اس سے یہ معلوم ہو گیا ہو گا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک بات کو تین دفعہ دہرایا کرتے تھے، تاکہ لوگ اچھی طرح
سے سمجھ لیں، اور کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہے۔

حقوقِ حاکم اطاعت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صِغُوا
لِلَّهِ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَذُرُوا
الْأَمْرَ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي
شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ
إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ وَلِيَوْمِ
الْقُرْآنِ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا
(النصار ع - ۸ - پارہ ۵ - ۷)

اے ایمان والو! تم سب کو اس کے
رسول کی طاعت کرو، اور تم سب کو ان میں
سے جو لوگ اہل حکومت ہیں، ان کی جی
ماعت کرو، پھر اگر باہم کسی چیز میں اختلاف
کرنے لگو، تو اس امر کو اللہ و اس کے
رسول کی طرف حوالہ کیے دو، اگر تم اللہ پر اور
یومِ قیامت پر ایمان رکھتے ہو، اور یہ سب
امور دنیا میں سب سے بہتر ہیں، اور ان کا خیر
بھی اچھا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
الرَّسُولُ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَرَسُولَهُ
مَنْ كَانَتْ أَمْرِي فَتَدْرَأَ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِمْ
تَحَدَّثُوا فَقَدْ نَأَى عَنِ اللَّهِ وَمَنْ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔
کہ جب سب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس نے میری اطاعت کی، اس نے خدا
کی عمت کی، جس نے میری نافرمانی کی

يُطِيعُ الرَّسِيْدَ فَقَدْ اطَاعَنِي وَمَنْ
يَعْصِ الْاِمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِي
وَالسَّامِعُ الْاِمَامَ جَنَّةٌ يَفِيْقُ مِنْ
وَرَأَيْتُ وَيَتَنَبَّهُ بِكَ فَإِنْ أَمَرَ
بِتَقْرِئِ اللَّهَ وَعَدَّ ذِكْرَكَ
بِنَايِكَ أَجْرًا إِنْ قَالِ بِغَيْرِ
فَإِنْ عَلَيْهِ مِنْهُ وَرَأَى

رسمیں

عَنْ اَلنَّبِيِّ رَسُوْلٍ اَللّٰهِ
صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْمَعُوا
وَاَطِيعُوا اِنَّ اَكْبَرَكُمْ عَلَيْكُمْ
عَبْدًا حَابِسِيْ كَانَ رَأْسُهُ زَيْبِيَّةً
رَجَارِي

عَنْ اَبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اَللّٰهِ صَلَّيْ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعُوا
وَاَطِيعُوا عَلَيَّ الْمَرْءُ اَلْمُسْلِمُ فَيَا
اَحَبُّ وَكَرَّهَ مَا لَمْ يَكُنْ مَسْرُوْرًا
بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا مَكَرَ بِمَعْصِيَةٍ
سَمِعُوا وَاتَّاعُوا رَسُوْلِيْنَ

میں نے خدا کی نافرمانی کی اور جو شخص میرے
یعنی ناکم کی اطاعت کرتا ہے اس نے
میرے امت کی اور جو ناکم کی نافرمانی
کرتا ہے اس نے میرے نافرمانی کی اور جو
بہتر نہ ہو جائے کہ ہے کہ اس کی نہیں
ہم کی رہائی ہے اور اس کے ذریعہ
رسمیں جاتا ہے اگر حکم دے دے
اور ان کے کہنے کا حکم دے گا تو اسے
اس کا اجر ملے گا اور اگر اس کے برخلاف
حکم دے گا تو اس کا اجر نہیں ملے گا
حضرت انس سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
حاکم کی بات سناؤ اور اس کی امت کو
نہ چھوڑو چھوڑنے سے اس کی امت کو
کیا جائے گا اور اس کا منہ منقہ کا دے
یعنی خواہ وہ کم فاضل ہی کیوں نہ ہو
حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
میں نے کوئی حکم کیا ہے اور اس کا کیا
نہا چاہیے خواہ وہ بات پسندیدہ یا پسند
نہ ہو لیکن جب اس نے نافرمانی کی تو
جائے اور جب خدا کی نافرمانی کی تو
تو اس کی بات سنو اور اس کا کیا نہ

عذر اور نقض عہد کی ممانعت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا وَفُوا

بِالْعُقُودِ الَّتِي

وَدَعَوَا بِهَا هَذِهِ أَنْ تَعْقِدُوا

كَانَ مَسْئُولًا

عَنْ حَبِيلِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

لُعَايِصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ مَنْ كُنَّ فِيهِ

كَانَ مَنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ

فِيهِ خُصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ

خُصْلَةٌ قَدْ اِتَّفَقَ فِي حَتَّى يَدْعَوْهَا

إِذَا تَمَنَّيَ خَانَ وَإِذَا حَذَّ شَتَّ

كَذَابَ وَإِذَا تَعَاهَدَ عَدَا وَإِذَا

خَاصَمَ فَجَرَ (مجمعين)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَخْطَبَنَا

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَّا قَالَ زَكَايِمَانِ لِمَنْ كَلَامَانَهُ

لَهُ وَكَذِبَيْنِ لِمَنْ لَعَنَهُ

(احمد)

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ بَعَثَنِي

اے مسلمانو! اپنے اقراءوں کو

پورا کرو

اور عہد کو پورا کرو کیونکہ رقیہ مت کے

دن (عہد کی بازپس ہوگی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص

سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ

واسلام نے فرمایا، چار ایسی باتیں ہیں

جس میں وہ پائی جائیں گی، خاص منافی

ہوگا، ورنہ میں ایک خصمت پائی جائیگی

اس میں نفاق کی ایک خصمت ہوگی، حتیٰ

کہ اُسے ایک کر دے (وہ خصمتیں یہ ہیں کہ)

جب اُسے زمین بنایا جائے خیانت کرے

جب بات کہے، نہ جھوٹ بولے، جب

معاد پھر سے توڑ دے، اور جب رُالی چھڑا

ہو تو گمراہیوں کیلئے گئے

حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول خدا

سے اللہ علیہ وسلم نے یہ چار غریبوں کو فرمایا

میں ہیں، نہ فرمایا کہ جس میں انت

نہیں اس کا ایمان نہیں، اور جس میں ایچے

عہد نہیں اس کا دین نہیں

حضرت ابو رافع سے روایت ہے

قَدَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِي
فِي قَلْبِي إِلَّا سَلَامًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ
أَبَدًا قَالَ إِنِّي لَا أَخِيسُ بِالْعَهْدِ
وَلَا أَخِيسُ الْبُرْدَ وَلَكِنْ أَرْجِعُ
فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الَّذِي فِي
نَفْسِكَ الْآنَ فَأَرْجِعْ قَالَ فَذُ
كَبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمْتُ

(ابوداؤد)

کہ مجھے قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس بھیجا، تو جب میں نے آپ
کو دیکھا، تو خدا نے میرے دل میں سلام
کی محبت ڈال دی، میں نے عرض کیا یا
رسول اللہ! مجھ میں ہرگز قریش کی طرف
لوٹ کر نہ جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: میں
عہد شکنی کرتا نہیں چاہتا، اور نہ تو حدود
کو رہکتا ہوں، اب واپس چلے جاؤ۔ اگر
تمہارے نفس میں وہی کیفیت باقی رہے
جواب موجود ہے تو پھر آجانا، اب واپس
کہتے ہیں کہ میں پید گیا، اور پھر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر
اسلام لایا۔

بغاوت و فساد کی ممانعت

كُلُوا وَاشْرَبُوا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ
وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ مُمْسِكِينَ

(البقرہ ع-۵- پارہ ۱۰)

لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ
إِصْرَ حَبَاوَدَعُوهُ خَوْفًا
وَكَرَاهًا إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ تَحِيبُ
مَنِ الْمُحْسِنِينَ

(اعراف ع-۴- پارہ ۸)

اے لوگو! خدا کے دیئے ہوئے رزق
سے کھاؤ اور پیو، اور زمین میں فساد نہ
پھیلانے پھرو۔

اے لوگو! ملک کی اصلاح کے بعد
اس میں فساد نہ پھیلاؤ، اور عذاب کے
ڈر اور خوف کی اُمید سے خدا سے ڈانٹیں
مانگتے رہو، کیونکہ خدائی رحمت جو
والوں سے بہت قریب ہے۔

وَلَا تُشِيدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ
إِصْلَاحِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ رَاغِبِينَ

اور ملک میں اس کا بندوبست درست
ہوئے پیچھے فساد نہ کرو۔ اگر تم ایماندار ہو
تو یہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہے۔

حکامِ وقت کی اطاعت خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم نہایت ضروری ہے۔ اگر
حاکمِ وقت مسلمان ہو، تو اس کی اطاعت تو قرآن اور حدیث سے ثابت ہو رہی ہے۔ اور اگر
غیر مسلم ہو، تو اس کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ بشرطیکہ اس سے مداخلت فی المذہب نہ
ہوگی۔ کیونکہ صحیح حدیث ہے: لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ عَظِيمٍ، فرمائی
میں کسی مخلوق کی اطاعت نہ کی جائے، حاکمِ غیر مسلم کی اطاعت اس لئے ضروری ہے کہ
اس کے نہ کرنے سے نقصانِ عہد اور فساد فی الارض پیدا ہو جائے۔ بشرطیکہ اس سے کوئی عہد
پیمان ہوا ہو۔ اور یہ پہلے معلوم ہی ہو چکا ہے کہ ایسا عہد و پیمان عن نسا دن الارض کو
کیسے زور دار سنائیں میں بیان کیا گیا ہے۔

حقوق رعایا خبر گیری

عَنْ مُعْقِلِ بْنِ بَسَّادٍ قَالَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ
يَسْتَرْعِيَةِ اللَّهِ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحْطَ بِهَا
بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَجِيَّةً مُجْتَنِيَةً
رَحِمَهِ

حضرت معقل بن بصاد سے روایت ہے
کہ جنور علیہ السلام فرمایا
کہ جس بندے کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا
مخالفان ٹھہران ٹھہرائے اور وہ رعیت کی
نہ خواہی اور خیر اندیشی کے ساتھ حفاظت
دیکھنے کی نہ کرے۔ تو وہ بہشت کی کو بھی نہ
سونگھ سکے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتُمْ رَاٰءَ وَكُلُّكُمْ
مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَارِءُ مَا
الَّذِي عَلَى النَّاسِ ذَا جِدَارٍ وَهَسُو
مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ
ذَا جِدَارٍ عَلَى الْفُلِ بَيْنَهُ وَهُوَ مَسْئُولٌ
عَنْ رَعِيَّتِهِ وَامْرَاةٌ رَاْعِيَّتُهُ عَلَى
بَيْتٍ رُوْجَهَا وَذُلِّي بِهِ وَهِيَ
مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ
ذَا جِدَارٍ عَلَى مَالِ سَيِّدَاةٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ
عَنْهٖ اِلَّا فَنَظَرُكَ ذَا جِدَارٍ مَسْئُولٌ
عَنْ رَعِيَّتِهِ - (صحیح)

تم سب اپنی رعیت کے نگہبان ہو اور تم
سے رعیت کی بابت پوچھا جائے گا۔ حاکم
ہو لوگوں کا محافظ ہے اپنی رعیت کی بابت
پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے گھر و اہل و عیال
سے، اس سے اپنی رعیت کی بابت پوچھا
جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر اور
اُس کے بچوں کی محافظ ہے، اور اس سے
ان کی بابت سول ہوگا۔ آدمی کا غلام اپنے
مالک کے مال کا محافظ ہے اور اس سے
اس کی بابت دریافت کیا جائے گا۔ سزا
تم سب کے سب حاکم ہو، اور سب سے
اپنی اپنی رعیت کی بابت سوال ہوگا۔

عدل و انصاف

اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُم بَيْنَهُم
بِالْقِسْطِ اِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِينَ (المائدہ: ۴۰ پارہ ۴)
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَفْضَلَ عِبَادِ اللَّهِ
مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَا مَعَادِلُ
رَفِيقٍ وَانْ شَرَّ النَّاسِ تَعْبُدُ اللَّهَ مَنَزِلَةً
يَوْمَ الْقِيَمَةِ اِمَّا مَجَازٍ خَرَقَ زَهْرًا

اگر فیصلہ کرو۔ تو اُن میں انصاف کے
ساتھ فیصلہ کرنا، کیونکہ اللہ تعالیٰ انصاف
کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے؛
حضرت عمر بن الخطاب سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ قیامت کے دن قیام و منزلت میں
سب لوگوں سے افضل منصف اور نرم دل
ہوگا۔ جو کار اور قیامت کے دن خدا کے
نزدیک قدر و منزلت میں سب سے بہتر

عَنْ بَنِي عُمَرَ أَنَّ نَبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ سَلْطَانَ
 خَلْقٍ لِّلَّهِ فِي الْأَرْضِ يَأْوِي إِلَيْهِ
 كُلُّ مَظْلُومٍ مِنْ عِبَادِهِ فَإِذَا ذَلَّ
 عَدْلُ كَانَ لَهُ الْأَجْرُ وَعَلَى الْأَعْيَانِ
 الشُّكْرُ وَإِذَا جَاءَ كَانَ عَلَيْهِ الْإِصْرُ
 وَعَلَى الرَّحِيَّةِ الصَّبْرُ

(ترمذی)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
 أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 وَأَقْدَرُهُمْ مِنْهُ هَجْلِسًا مَأْمُومًا
 عَادِلٌ وَإِنَّ أَبْغَضَ النَّاسِ إِلَى
 اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَشَدُّهُمْ
 عَذَابًا وَخَيْرُ رَوَايَةٍ وَأَبْعَدُهُمْ
 مِنْهُ هَجْلِسًا مَأْمُومًا جَارٍ (ترمذی)

ظالم اور احمق حاکم ہو گا :

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بادشاہ
 زمین میں سایہ خدا ہے، اللہ تعالیٰ کے
 بندوں میں سے ہر مظلوم اس کی طرف پناہ
 لیتا ہے، جب وہ انصاف کرتا ہے تو اسے
 انصاف کرنے کا ثواب ملتا ہے، اور رعیت
 پر اس کی شکرگزاری واجب ہوتی ہے، اور
 جب ظلم کرتا ہے، تو ظلم کے گناہ کا بوجھ
 کس پر ہوتا ہے، اور رعیت کو ممبر کرنا چاہیے
 حضرت یوسفؑ سے روایت ہے کہ
 جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک
 سب لوگوں سے محبوب ترین در مجلس کے
 لفظ سے خدا سے زیادہ قریب منقبت بادشاہ
 ہو گا، اور خدا کے نزدیک نیاست کے دن
 سب سے زیادہ دشمن وہ عذاب میں سب
 سے زیادہ سخت اور ایک روایت میں ہے
 کہ باعتبار مجلس خدا سے بہت دور شخص ظلم
 حاکم ہو گا :

منصب حکومت سے اجتناب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ شَرِبَ مَرَّةً عَلَى الْكَلْبِ مَرَّةً وَ
وَسَكَوْنٌ مَرَّةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَنِعِمَّتِ الْمَرْصُوعَةُ وَيُسَمَّى الْعَا
طِنَهُ - بخاری

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ لَا تَسْقِئَنِي قُلْ
شَرِبَ يَدَايَ عَلَى مَنْسِيٍّ ثُمَّ
قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ
وَأِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا
يَحْتَرِمَهَا وَآذَى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا
فِي رِجَالِهِ قَالَ لَدِي يَا أَبَا ذَرٍّ إِنْ
أَرَيْتُكَ ضَعِيفًا وَإِنْ أَحَبُّ لَكَ
مَا أَحَبُّ لِلنَّشِيِّ لَا تَأْصِرَنَّ عَلَى
الْإِنْتِزَاعِ وَلَا تَوَلِّينَ مَالًا يَتِيمًا
رَسُولُ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تم لوگ عنقریب حکومت کی حرص نہ کرنے
حال نہ کرو و قیامت کے دن ندامت اور
پشیمانی کا باعث ہوگی۔ پس وہ سب دودھ
پلانے والی اور ہے۔ دودھ چھڑانے والی
یعنی اس کی حرص نہ کرنا اچھا اور اس کا
لاحج بُرا ہے۔

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ میں
نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کہیں کہ جو
کیوں نہیں بنا رہے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
میرے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ اسے
اب ذرؓ تو کمزور ہے، اور حکومت ایک
امانت ہے۔ و قیامت کے دن رسولی اور
ندامت ہوگی، مگر اس کے لئے نہیں جو اسے
اس کے حق کے ساتھ حاصل کرتا ہے اور
اس حق کو ادھر کرنا ہے، جو حکومت کی امانت
ہیں اس کے ذمے واجب ہوتا ہے، ایک
روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ہے
جو ذرؓ میں سچے دل کا کمزور نہ دیکھتا ہوں اور
میرے لئے وہی چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے
لئے پسند کرتا ہوں، تو وہ شخصوں پر امیر
نہیں، اور پشیمانی کے ماس کا سر پرست اور
والی نہ ہو۔

حاکم ٹھیک فیصلہ نہ کرے تو اس کا حکم مردود ہے

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي خَذِيمَةَ
فَدَا عَنْهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَلَسَهُمْ
يُحْسِنُونَ أَنْ يَقُولُوا سَلَمْنَا فَجَعَلُوا
يَقُولُونَ صَبَانَا وَجَعَلَ خَالِدٌ قَتْلًا
وَأَسْرًا قَالَ فَمَا نَعْمَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ
أَسِيرُهُ حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَنَا
أَمَرَ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِيدِ أَنْ يَقْتُلَ
كُلَّ رَجُلٍ مِمَّنْ أَسِيرُهُ فَقَالَ ابْنُ
عُمَرَ فَخُفْتُ وَاللَّهِ لَا قَتْلَ أَسِيرِي
وَلَا يَقْتُلُ أَحَدٌ مِمَّنْ أَصْحَابِي أَسِيرُهُ
قَالَ فَقَدْ مَنَّا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذَرَ لَهُ صَنِيعَ خَالِدٍ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَفَعَ بَيْنَهُ إِلَيْنَا ابْنُ أَبِي
مَتَا صَنَعَ خَالِدٌ وَفِي حَدِيثٍ
بِشَرَفٍ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ
مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ مَرَّتَيْنِ

وَسَائِرُ

حضرت سالم اپنے باپ سے روایت
کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت خالد بن ولید کو قبیلہ بنی خذیمہ کی
طرف روانہ کیا تو انہوں نے اسے ان کو سلام
کی طرف بلایا مگر وہ لوگ اسے اذیت دینے لگے اور
اسلام نہ آئے کہنا اچھا نہ سمجھے۔ اور
اس کی بجائے صبا نامہ دین سے بھر
گئے کہہ دیا اور خالد ان کو قتل اور قیدی
کرنے لگے۔ مادی کہتا ہے کہ پھر خالد
نے ہر شخص کو اس کا قیدی دے دیا حتیٰ
کہ جب دوسرے دن کی صبح نمودار ہوئی تو
خالد نے حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو قتل
کر دے حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا
واللہ میں تم اپنے قیدی کو قتل نہ کروں گا۔
اور زمر سے یہاں میں سے کوئی اپنے قیدی
کو قتل کرے گا۔ مادی کہتا ہے کہ پھر ہم
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور
حضرت عبداللہ بن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے خالد کی بددعا کی کہ وہ اسے قتل نہ کرے
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے
اور فرمایا۔ سے اللہ میں خالد کی موت

میں سے ہوں، اور حدیث بشر میں کسی سے
کہ پیغمبر نے دو دفعہ فرمایا کہ اسے خدا
میں شامل کی اس کو فوت سے سزا دیں

خیر خواہی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے
جو شخص میری امت کے کسی کو مارا یا مقرر
کیا جائے وہ وہاں میں مشقت میں ڈالے
تو تو اسے مشقت میں ڈالے اور جو شخص میری
امت کے کسی کو مارا یا مقرر کیا جائے وہ
دو دن کے ساتھ زخمی و مہربانی سے پیش آئے
تو تو اس پر نہ مہربانی فرما

عائذ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے تھے کہ بدترین امراء وہ ہیں جو بعیت
پر ظلم کریں

ابو جہلؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے میرے داد بڑھوسی اور
کوہن کو حریف سمجھتے ہوئے فرمایا کہ تو وہ
تساقی کرنا اسکی میں نہ ڈالنا اور جو تجھے
نفرت نہ دے اور باہم یک دوسرے کی
امت کرتا تفرقہ در پھوٹ نہ دے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُمَّ مَنْ دَلِيَ مِنْ أَهْلِ أُمَّتِي
شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشَقُّ عَلَيْهِ
وَمَنْ دَلِيَ مِنْ أَهْلِ أُمَّتِي شَيْئًا
فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ

مسلم

عَنْ تَارِذِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ الرُّمَّاءِ
الْمُخَضَّةُ

مسلم

عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ قَالَ بَعَثَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَهُ أَبَا مُوسَى وَمَعَاذُ الْبَرِّ
الْيَمِينِ فَقَالَ كَسَّرَنِي وَكَرَّ نَعْمِي
وَلَيْسَ بِي وَتَفَرَّقَ أَوْ تَطَاوَعَا وَلَا تَخْلِفَا

(صحیحین)

حکومت کے خلق سے حکم پر کسی ذمہ داریاں عطا ہوتی ہیں۔ مثلاً اس کا بہ نرفض ہے کہ دنیا کی خبر گیری اور انکشاف کرے۔ اور ہر وقت ہر طرف پڑھنا یا کہ ہر وقت کئی حالت سے باخبر رہے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی مفہوم کی اس تک رسائی ہو نہ ہو چہ اس باخبری کے باوجود مقدمات کا فوج کر کے وقت کسی کی رو۔ حمایت نہ کرے۔ تو ہوں کی غلط ہوائی کو پہنچے کسی کی سفارش اور اپنی انفرغی نفسانی سے متاثر نہ ہو۔ اپنی باتوں کے باعث حدیث میں حکومت کی خواہش سے منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان سب باتوں پر تاثر رہنا ذمایت مشکل ہے۔

حقوق الدین والدین سے سلوک

اور ہم نے انسان کو اپنے اس باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا۔ اس کی ماں نے اس کو بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور بڑی مشقت کے ساتھ اس کو جنا۔ اور اس کو پریت میں رکھا اور اس کا دودھ چھڑنا تیسرے مہینہ سے یہاں تک کہ جب اپنی جوانی کو پہنچ جاتا ہے۔ اور چالیس برس کا ہو جاتا ہے۔ تو اس کو جو سعید ہوتا ہے (کہتا ہے کہ) اسے میرے پروردگار مجھ کو اس کی برکت عطا کیجئے۔ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر کیا کروں۔ جو آپ نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں۔ اور میں نیک کام کی کروں۔ جس سے آپ خوش ہوں۔ اور میری اولاد میں بھی صلاحیت پیدا کر دیجئے

وَدَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِإِلَهِهِ
إِحْسَانًا ذَا حَمَلَةٍ كَرِهًا
وَضَعَتْهُ كَرِهًا وَحَمَلُهُ وَضِعَائِهِ
ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ
اَشُدَّهُ وَبَلَغَ اَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ
رَبِّ اُدْرِ عَنِّي اَنَّ اَشْكُرُ نِعْمَتَكَ
الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ رِزْقِي
وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَ اَعْمَلُ
لِي فِي ذُرِّيَّتِي اِنِّي نَزَّيْتُ اَكْبَكَ وَ
رَبِّي عَمِّنْ اَمْسِلْ بَيْنَ يَدَيْهِ

(زخاف۔ ۶-۲۰۔ یوسف۔ ۵-۲۶)

اور میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور
میں فرما نہ وارمول ۴

اسے لوگوں: اللہ کی عبادت کرو اور نہ
ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ وہ آپ کے
ساتھ احسان کرو ۴

بہر بن حکیم اپنے باپ اور دو اپنے در
سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس کے
ساتھ سلوک کروں؟ فرمایا اپنی اس کے ساتھ
ہیں سے عرض کیا یہ چہرے کے ساتھ آپ نے
فرمایا اپنی اس کے ساتھ ہیں سے عرض کیا
نیک کس کے ساتھ؟ فرمایا اپنی اس کے ساتھ
میں سے عرض کیا یہ چہرے کے ساتھ فرمایا اپنے
باپ کے ساتھ اور بچہ چہرہ پر بارہ قرب ہو
اُس کے ساتھ سلوک کرو، اور صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت
ہے کہ میں نے مانے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا عہد تھا، اُن دنوں میری ماں مہربہ سے
آئی۔ اور وہ مشرک تھی۔ میں نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ میری ماں میرے پاس آئی ہے
اور اُس کو ابھی تک اسلام کے ساتھ غبت
نہیں تو کیا میں اس کے ساتھ سلوک کرں؟
فرمایا ہاں سلوک کرو ۴

وَأَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا
بِهِ شَيْئًا وَيَالِ الْوَالِدِينَ إِحْسَانًا -
(نساء - ۶ - پارہ - ۵)

عَنْ بَهْرِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ حَبِيبٍ ۴ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَنْ يُرَقَّ أَمَّاكَ قُلْتُ ثُمَّ
مَنْ قَالَ أَمَّاكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ
أَمَّاكَ قُلْتُ ثُمَّ قَالَ أَبَاكَ ثُمَّ لَا قَرِيبَ
فَالَا قَرِيبَ -

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ
بِالنَّصْرِ بِنْتِ قَالَتْ قَدِمْتُ عَلَى
أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ شَرِيكٍ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ
عَلَيَّ وَهِيَ لَرَغْبَةٍ فَأَصِلُهَا قَالَ
نَحْمُ صَلِيهَا (صحیحین)

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى
الْمَدِينَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ إِنَّ لِي مَالًا ذَاتَ وَالِدَيْنِ يَحْتَاجُ
إِلَى مَا تَقَالَ أَنْتَ وَمَالُكَ لَوْ
يَدَاكَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنَ الطَّبِيبِ
كَتَبَكُمْ كُلُّهُمْ مِنْ كَسْبٍ أَوْلَادَكُمْ
داود اقدم

عمر بن شعیب اپنے باپ سے اور اپنے
دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہو کر عرض کیا کہ میرے پاس مال ہے اور میرا
باپ میرے مال کا محتاج ہے آپ نے فرمایا
تو اور تیرا مال دونوں تیرے باپ کی طبیعت
چھوڑ دیا تمہاری اولاد تمہاری پاک کوئی ہے
اس لئے تم اپنی اولاد کی کمائی سے
بے شک کھاؤ۔

اوپ اور نرمی سے گفتگو کرنا :

وَقَضَىٰ ذُنُوبَكَ إِلَّا تَقْبَلُهَا إِلَّا
أَبَاةً وَيَا لَوَالِدَيْنِ احْسَبَانَا مَا
يَبْلُغُنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرُ أَحَدُهُمَا
أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُيُّوَا
تُؤْمِرُكُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَ
خَفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ أَمْرِهِ
وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي
صَغِيرًا

رہی اسرائیل ع - ۳۴ - پارہ ۵۱

اور تیرے رب نے حکم دے دیے
کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور
والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو اگر تیرے
پس ان میں سے ایک یا دونوں کے دونوں
بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو آفت تک نہ
کہنا اور نہ ان کو جبر کرنا اور ان سے نہایت
درب سے بات کرنا اور ان کے سامنے شفقت
سے انکسار می کہے ساتھ جملے رہنا اور بول
دغا کرتے رہنا کہ اسے میرے پروردگار ان
دونوں پر رحمت فرما۔ جیسا انہوں نے مجھے
بچپن میں پرورش کیا۔

محبت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا
مِنْ قَوْلٍ بَايَ يُضَرُّنِي وَالَّذِي فِيهِ
نَظَرْتُ رَحْمَةً إِلَّا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ
بِكُلِّ نَظَرَةٍ حَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ سَرَّاهُ
تَوَّابٌ وَإِنْ نَظَرْتُ كُلَّ يَوْمٍ مَائَةً
مَرَّةٍ قَالَ نَحْمَدُ اللَّهَ أَكْبَرُ
وَأَعْظَمُ مُسْلِمٌ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ
کہ آنحضرتؐ سے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جو نیکو کا رُخ کا اپنے ہاں باہر کو محبت کی
لکھا ہو اسے دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی
ہر لکھ کے عوض ایک حج مقبول ہو کر
لکھتا ہے۔ محو ہونے سے عرض کیا کہ اگرچہ وہ
میں سو مرتبہ دیکھ کر فرمایا ہاں خدا بزرگ تر
اور پاک تر ہے ۔

خلافت شرع بات کے علاوہ ہر امر میں والدین کی اطاعت

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ
حَسَنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ
بِإِذَا مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَسَلِّ
لِحُجَّتِهِمَا إِلَىٰ مَرْجِعِكُمَا ذَلِكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ٥

(سکوت ع ۱۰ پارہ ۲۰)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَضِيَ الرَّبُّ فِي رِضَايَا لَوْلَا
مَنْعَةُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ الرَّبِّ

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے
ساتھ نیک کر کے کہ اللہ واپس کرے یہ بھی کہا کہ اگر
وہ اس امر کے زور سے چلے کہ تو کسی کو ہمارا
شریک شہادت جس کی نیت سے پاس کوں
دیں نہ ہو تو تو ان کو باہر نہ رانا۔ خدا کو ہر
درد و غم کے ساتھ پھر تم کو تباہی کے
جو تم کیا کرتے تھے ۔

عبد اللہ بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی رضا کی
دانہ لی رضا مندی و رضا کی رضا کی خوش
میں ہے ۔

عَنْ بَنِي مَرْثَةَ أَنَّ سُرَجْدًا
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَحَقُّ الْوَالِدَيْنِ
لِي وَلِإِهِمَا قَالَ لَكُمْ جَنَّتُكَ وَ
نَارُكَ۔ (ابن ماجہ)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْرِي
أَهْرَاقًا أَجْمَعًا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرُ
خُصَمَاءَ فَقَالَ لِي خَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ فَاثْنَى
عُمَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَلِّقْهَا (ترمذی۔ ابوداؤد)

عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَضْمَرَ مُطِيعًا لِلَّهِ فَإِنَّهُ لِي فِي
أَضْمَرٍ لَهُ بَابَانِ مَشْتَوَحَانِ مِنْ
الْجَنَّةِ فَإِنْ وَاحِدًا فَإِنَّهُ لِي خَدًّا مِنْ
الْجَنَّةِ فَإِنْ جَاهِدًا فَإِنَّهُ لِي أَضْمَرٍ
لَهُ بَابَانِ مَشْتَوَحَانِ مِنْ النَّارِ
إِنْ كُنْتَ وَاحِدًا فَإِنَّهُ لِي خَدًّا مِنْ

ابو امامہ سے روایت ہے کہ ایک
شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں کا
کا اور دو پر کیا حق ہے، آپ نے فرمایا وہ
تیرے لئے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی،
حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میرے
نکاح میں ایک عورت تھی، جسے میں بہت
دوست رکھتا تھا، اور میرے والد حضرت
عمرؓ اس سے ناخوش تھے، انہوں نے مجھے
اس کو طلاق دینے کے لئے کہا، اور میں نے
انکار کر دیا اس پر حضرت عمرؓ نے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر یہ واقعہ
بیان کیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے
طلاق دے دو۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص والدین کا حق نہ اکرے میں خدا کا
مطیع نہ ہوں گا، اس کے لئے جنت کے
دو دروازے کھل جائیں گے، اور اگر والدین
سے جہاد نہ ہو جائے تو ایک دروازہ
کھل جائے گا، اور جو شخص والدین کے حق
میں نہ لگا تو فرماں ہو گا کہ اس کے لئے

سبب میں یہ سبب نہ کر والدین کے لئے کھلے دروازے، جو جنت میں جادے، اور
ساتھ برائی کروائے، تو دوزخ میں جادے ۱۲

وَإِنْ ظَلَمْنَا قَالُوا إِنَّا ظَالِمُونَ
إِنْ ظَلَمْنَا قَالُوا إِنَّا ظَالِمُونَ (بیہقی)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ
بِالْجُمُعَةِ فَقَالَ نَحْيٌ وَالِدَاكَ قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَبَيْنَهُمَا فَجَاهِدُ رَفِئُ
رَوَانِي فَأَرْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ
فَأَحْسِنْ حُبْنَهُمَا رَجَعَا

روزخ کے دو روزت کھل جاتے ہیں
وہ اگر وہ روزت سے ایک روزت ہو جاتا ہے تو
ایک روزت کھل جاتا ہے اس سے
میں نے یہ کہہ دیا ہے کہ اگرچہ تم کہیں
تھم کہیں اگرچہ تھم کہیں۔ اگرچہ تم کہیں

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت
ہے کہ ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلمہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جہاد میں
شریک ہونے کی اجازت مانگنے لگا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے والدین
زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا ہاں غنہ
ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کے حقیر کی
حفاظت میں کوشش کرو۔ ایک روایت
میں آیا ہے کہ اپنے والدین کی طرف مت
جہاد اور ان کے معاملہ سونپ کر اور خدمت
بجالاتے۔

ادب تعظیہ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَبِيَانَا ثَلَاثَةٌ
نَقَرَتْهُمْ شُحُونٌ أَخَذَهُمُ الْمَضْرُ
فَمَا كُودُوا إِلَى غَارِي جَبَلٍ فَأَخْطَطَتْ
عَلَى فَمِ غَارِهِمْ فَخَرَّةٌ مِّنْ الْجَبَلِ

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک
دفعہ تین شخص چلے جا رہے تھے کہ پہنچ
بارش نے آئی۔ تو وہ ایک پہاڑی غار میں
چلے گئے۔ غار کے منہ پر پہاڑ سے ایک

فَأُطْبِقَتْ عَلَيْهِمْ خُفٌّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
 لِبَعْضٍ نَظَرُوا نَمًا لَا عَمْدَ لَهُمْ كَانَتْ
 إِلَهُ صَاحِبَةً وَذَعَرُوا اللَّهَ بِمَا كَانُوا
 يَكْفُرُ جُحُودًا فَقَالَ أَحَدُ الْمُتَكَلِّمِينَ
 إِنَّهُ كَانَ لِي ذَاوِدَ بْنِ شَيْخَانٍ بَيِّنًا
 وَفِي صِدْقٍ صِفَا كُنْتُ أَدْعِي
 عَلَيْهِمْ فَإِذَا رَحْتُ عَلَيْهِمْ فَخَلَبْتُ
 بَيْنَ أَتَى بَوَالِدِي أَسْقِيَهُمْ قَبْلَ
 وَلَدِي وَإِنَّ قَدْ كَانِي الشَّجَرُ فَمَا
 أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُ هُمَا
 قَدْ قُتِلَا مَا فَخَبْتُ لِمَا كُنْتُ أَحَدُهُ
 فَجِئْتُ بِالْخِلَابِ فَصَبْتُ عَمْدًا
 رُؤْسَهُمَا كَرَاهَا أَنْ أَدْرِجَهُمَا وَأَكْرَهُ
 أَنْ أَبْرَأَ بِالسَّبِيَةِ قَبْلَهُمَا وَتَبَيَّنَ
 يَتَخَذَانِ عَدُوْنِ عِنْدَ قَدْحِي فَلَمْ
 يَزَلْ وَابْنِي وَوَالِدُهُمَا حَتَّى طَلَعَ
 الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ
 ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَدْرِجْ لَنَا
 فَرْجَةً نَرَوْنِ مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ
 لَنَا لَمْ يَكُنْ حَتَّى يَرَوْنَ السَّمَاءَ إِلَى
 بَيْتِهِ

در صحیحین

در صحیحین

پتھر لڑھک آیا۔ اور ان کا راستہ بند کر دیا
 اس پر ایک نے دوسرے کو کہا کہ اپنے
 ان نیک عملوں پر شکر کرو۔ مجھے سننے میں
 خدا کے لئے کئے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ
 خدا سے دعا کرو۔ شاید خدا اس پتھر کو
 ہٹا دے۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص
 نے کہا اے اللہ میرے ماں باپ بہت
 بڑے تھے۔ اور میرے کئی چھوٹے چھوٹے
 بچے بھی تھے۔ میں ان کا لائق حاصل کرنے
 کے لئے بریاں کرتا تھا یا کرتا تھا جب
 میں شام کے وقت واپس آتا تو دو دو وقت
 اور اپنے بچوں سے پیٹھ دالین کو پکارتا
 تھا ایک دن کا ذکر ہے کہ مویشی پرانے
 کے درخت بہت دور تھے۔ اور مجھے نے
 آتے مات ہو گئی۔ یہاں اگر میں نے دالین
 کو سوتا پایا۔ پس میں نے حسب معمول دو دو
 دو بار دو دو دو کا ہوتے ہوئے ان
 کے سر ہانے کو ار پار کیا۔ کیونکہ مجھے ان کا
 جانا نا پسند تھا۔ اور یہ بھی نا پسند تھا کہ ان
 سے اپنے بچوں کو دو دو چاروں۔ اور نیچے
 ہو کر کے۔ دوسرے میرے قدموں میں
 لگتے در چھٹے تھے۔ انگریزوں میں سے
 کئی بار حتیٰ کہ صبح نماز پڑھائی۔ اسے خدا

اگر تو جانتا ہے، کہ میں نے یہ کام صرف
تیری خوشنودی اور خداوندی کے لئے کیا
ہے، تو ہمارے لئے پھر اتنا ترہ دے کہ
میں آسمان کو دیکھ سکوں، چنانچہ اللہ نے وہ
پھر اتنا ترہ دیا کہ وہ آسمان کو دیکھنے لگے۔

دُعائے مغفرت

وَحْفِضْ لِي جَنَاحَ الذِّلِّ
مِنَ الرَّحْمَةِ وَفِي رُبِّ اسْمَا
حَمْلُهَا كَمَا زَيَّنَّا نِيَّ مَعِينٍ ۝
(بنی اسرائیل ۳۷- پارہ ۵- ۱۵)

دِينَا اخْرِجْنِي وَلَوْ اَنْسَلْتَنِي
وَالْمَقْرَمِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ
(ابراہیم ۶۷- پارہ ۵- ۱۳)
عَنْ اَنْسَلْتَنِي قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
الْعَبْدَ لَيَمُوْتُ قَالِدًا اَوْ اَحَدًا
قَالَ فَاِنَّكَ لَيَمُوْتُ قَالَتْ يَا اَبَا
بَكْرٍ شَوَّاهُ مَا يَسْتَعِيْزُ عَمَّا مَشَى
يَكْتَبُهُ اللّٰهُ بَارًا ۝

اور اپنے والدین کے لئے غلامی
کا پہلو جتنا ہے، کہنا اور نہ غلامی سے رہنا کہ
اسے میرے پروردگار جس طرح نہیں
بنے مجھے مجھ سے ہے کہ پالاسے ہی طرح
تو بھی اُن پر رحم کر ۝

اسے ہمارے پروردگار! مجھے اور میرے
والدین درگاہِ مومنوں کو قیامت کے دن
بخش دیجیو ۝

مغفرت الٰہی سے مروی ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
کسی شخص کے والدین دین میں سے
ایک مرتبہ تائب ہو، اور وہ ان کو نہ فریاد
کرے، نہ پھر وہ ان کے لئے دعا اور
مغفرت کرے، تاہم اس سے حتیٰ کہ شہادت کی
معاذت مندوں میں لکھ دیتا ہے ۝

قَالَ وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَلَا تَزُكِّيَهَا

(د نندی)

نے فرمایا کیا تیری ان زندہ ہے، اس نے
عرش کی نہیں۔ آپ نے فرمایا تیری خالہ موجود
ہے، اس نے عرش کیا ہاں موجود ہے۔ آپ
نے فرمایا اس کے ساتھ نہیں و احسان کر

تسلیم حکم

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ
يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي
أَذْهَبُكَ فَأَنْظُرْ مَاذَا تَنْزِي قَالَ
لَا بَتَّ أَفْعَلُ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي
إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّادِقِينَ هـ
(صغف - ع ۳ - پارہ ۵ - ۲۳)

جب وہ لڑکا یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلام
عمر کو پہنچا کہ حضرت ابراہیم کے ساتھ چلنے پھرنے
لگا، تو حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ یہ خود
میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تم کو ذبح کر دیا
جائے گا، سو تم بھی سوچ لو، تمہاری کیا رائے
ہے، وہ بولے کہ ابا جان آپ کو جو حکم ہو
آپ کریں، انشاء اللہ آپ مجھ کو صابر ہوں
میں سے پاؤں گے

حقوق والدین کے متعلق ہم نے جو مختلف عنوانات کے ذیل میں آیات و احادیث جمع کی
ہیں۔ وہ مشتے نمونہ از خروار سے ہیں، مگر ان کے پڑھنے سے بھی تعلیم ہو جائے گی۔ کہ اللہ
تعالیٰ اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق والدین کو کس و عناحت سے بیان کیا ہے
اور ہم لوگ ان سے کس قدر دور پڑے ہوئے ہیں، خداوند تعالیٰ تو صاف ان خالص فرما دیا
کہ والدین گمراہ ہیں شرک پر مجبور کریں، تو اس امر میں ان کی اطاعت نہ کرنا، لیکن باقی تمام
ابتدال میں ان کی اطاعت ضروری سمجھنا، اور ایک جگہ تو ادا ہے شکر کے حکم میں ان کو اپنے
ساتھ شامل کیا کہ اِنْ الشُّكْرُ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ رَمِيْزاً اور اپنے والدین کا شکر یہ ادا کرو
اب اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہو سکتی ہے۔ احادیث کو دیکھئے تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے حدیث والدین کو جہاد پر ترجیح دی ہے، حالانکہ جہاد انفسی عبادت ہے

والدین کی رضا مندی کے بغیر حج جیسی عبادت کو ناجائز قرار دیا ہے ۔ اور واقعہ گمراہی کی جیسے تو والدین کو حق کہیں اور مروج نہیں رکھتا جس مصیبت سے ان باب واد کی پرورش کرنے اور بڑھاپے میں ۔ اور جس ۔ ان درہاڑ سے منہ رسی کرتے ہیں ۔ وہ خدا ہی جانتے ہیں ۔ مگر بعض کج فہم باتوں کی ذریعہ بنیں کہتے ۔ اور اپنے والدین کو ستاتے اور طرح طرح کی تکلیف دیتے اور درشتی میں سے پیش آتے ہیں ۔

حقوق اولاد

افلاس کے خوف سے قتل نہ کرو

اپنی اولاد کو افلاس سے ڈر کر قتل نہ کرو ۔ کیونکہ ان کو ورثہ کو ہم ہی روزی عطا کرتے ہیں ۔ اولاد کو قتل کر دینا بڑا بھاری گناہ ہے ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ خدا کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ تو خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے ۔ حالانکہ اس نے حج کو پیدا کیا ۔ اس نے عرض کیا پھر کونسا گناہ ہے آپ نے فرمایا تیرا اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر دینا کہ بڑے ہو کر تیرے ساتھ کھائیں گے ۔

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةً
أَمْلاكٍ فَإِنْ نَزِدْكُمْ مِنْهُمُ
أَيُّكُمْ إِنْ قَتَلْتُمْهُمْ كَانَ خِطَاً كَبِيراً

(نہی اسرائیل ۴۷ - پارہ ۱۵)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَكْبَرُ
الَّذِي شَأْنُ الْكَفَرِ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ
تَدْعُو لِلَّهِ نِدَاءً وَهُوَ خَلْقَكَ قَالَ
ثُمَّ أَجَبِي قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ
خَشْيَةً أَنْ يُطْعَمَ مَعَكَ

(صحیحین)

ترہیت و پرورش

اور مائیں اپنے بچوں کو دو سال کا لڑو دھ

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ

هَنَ حَوْلَيْنِ كَاسَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ
 اَنْ يَتِمَّ الرِّضَاعَةَ وَ عَلَوَ اَمْرُهُ
 لَهُ دَرْجَتَانِ وَ لِيَسْرَتَهُنَّ لَمْ يَكُنْ
 نَفْسٌ اِلَّا وَ سَعَهَا لَا تَضَارُّ وَلَدُ
 يُولَدُ كَمَا لَا مَوْلُودٌ لَهُ يُولَدُ وَ عَلَى
 الْوَادِعِ مِثْلُ ذَلِكِ جَرَّ اِنْ اَسَادَ
 فَمَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَ تَشَاوُرٍ
 فَلَا جَنَاحَ عَلَيْهِمَا وَ اِنْ اَدَّكَمُ
 اَنْ تَسْتَرْفِعَا وَلَا دَكَمُ فَلَا جَنَاحَ
 عَلَيْكُمَا اِذَا سَلَّمْتُمَا تَيْتُمَا بِالْمَعْرُوفِ
 وَ اَتَقُوا اللَّهَ وَ اَعْمُوا اِنَّ اللَّهَ بِمَا
 تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (البقرة: ۲۳۰ - ۲۳۱)

بار ۵ - ۶

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّاهُ
 جَارِيَتَيْنِ حَتَّى يَتَفَجَّرَ لَيْلُهُ
 الْيَوْمَ إِنَّهُ يَمُوتُ مَيِّتًا وَ هُوَ كَذِبٌ وَ خَمَلٌ
 صَابِعُهُ - رَسْمٌ

نپایا کریں، یہ مدت اس کے لئے ہے، جو
 شیر خوار کی تکمیل کرنا چاہے، اور جس کا بچہ
 ہے، اس پر دستور کے مطابق ناک کاٹنا،
 کپڑا دینا لازم ہے، ہر شخص کو اس کی برکت
 کے موافق حکم دیا جاتا ہے، اسی میں بونٹے
 بچہ کی وجہ سے تکلیف دہی جڑے، اور
 طریق مذکور کے مطابق بچہ کی پرورش اس
 کے ذمہ ہے، جو بچے کا ارث ہو، پھر اگر
 والدین اپنی رہنمائی و دستور سے دور
 چھڑنا چاہیں، تو ان پر کسی قسم کا گناہ نہیں،
 درگزر تم اپنے بچوں کو جس درکار و دعوئے
 پاہر، تب بھی تم پر کوئی گناہ نہیں، جس کے
 لئے موافق تم ان کی مزدوری ان کے غور
 کردو، اور اللہ تعالیٰ کے سے دے دے، جو
 اور یقیناً، کھو کہ اللہ تعالیٰ سے ہمارے کاموں
 سے واقف ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
 شخص دو گریزوں کے نام سے بچہ کو نہ لے کر
 متکفل ہو، تو قیامت کے روز میں اور وہ
 اس عورت میں سے ہو، جو بچہ سے پیغمبر
 ملا کر فرمایا

تعالیم و ادب

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا أَنْ يُدَبَّ الرَّجُلُ وَلَا
خَيْرُ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَّصَلَ بِبَصَائِعِ
عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا
فَعَلَ دَاوُدُ وَلَا هَارُونَ مِنْ نَجْلِ الْفَضْلِ
مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ - (ترمذی)

حضرت جابر بن سمرة سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ آدمی کا، اپنی اور دوسروں کو ادب دینا ایک بھاری
دفعہ پر چار سو چھترہ خیرات کرنے سے بہتر ہے
ایوب بن موسیٰ اپنے باپ سے (روایت)
اپنے دادا سے۔ روایت کرتے ہیں کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں باپ
نے اپنی اور دوسروں کو ادب سے انفس کوئی
عطیہ ملے نہیں کیا ہے

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ
اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد
کو نماز کا حکم دیا کرو جبکہ دو سات برس
کے ہوں اور اس وقت سے ان کو انگ
سلا کرو

شوق و مہربانی

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُنْ أَوْجَعُ سَيْفِ الْفَتَنِ وَكَأَنَّ
ظَهْرَكَ لَا يَزَالُ يَمُومُ فَاحْذَرِ رَسُولَ

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بوسیت کوہار کے
گھر گئے اور یہاں حضرت سعد بن ابی وقاص
ابو اشیم کے آٹا کے شہر تھے پس رسول خدا

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسَلَهُ إِبْرَاهِيمَ
فَقَبْلَهُ وَشَمَهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ
بَعْدَ ذَلِكَ وَإِبْرَاهِيمَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ
فَجَعَلْتُ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذَرِفَانِ فَقَالَ كَيْ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَنْتَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ
إِنِّي أَخَذْتُ ثُمَّ اتَّبَعْتُهَا بِأَخْرِي
فَقَالَ إِنَّ الْعَيْنَ تَرَامُ وَالْقَلْبَ
يَجُزُّ وَلَا تَقُولُ إِلَّا مَا بَرَضِي
دَبْنَا قَرَارًا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمَ
لَمْ حَزُونُونَ رَحِيمًا

عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْخُذُنِي فَيَقْعِدُنِي عَلَى فَخْذِهِ
وَيُقْبِلُ إِلَيَّ عَلَى فَخْذِ الْآخَرِ
ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ
ارْحَمْهُمَا فَإِنَّي أَرْحُمُهُمَا

بخاری شریف

عَنْ بَنِي سُورَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعِنْدَكَ الْفَرَعُ
بْنُ حَارِثٍ نَ لَيْمِي حَالِسٌ فَقَالَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیمؑ کو اور میں سے کہ
چوہ اور سوگھ میں سے بعد پر جو ہمارا رہا
تو نے کہ اتفاق ہوا ابراہیمؑ جان تو رہے
تھے رہیں آنحضرتؐ محکم کی لکھوں سے انہو
ہینے تھے اس میں عبد الرحمن بن عوفؓ کہنے
لگے کہ یا رسول اللہؐ آپ بھی روتے ہیں یہ
نے فرمایا اے ابن عوفؓ یہ اثر رحمت ہے
اس کے بعد آپؐ چہرہ دے اور فرماتے
کہ لکھ انہو بہتی ہے اور دل غمگین ہوتا ہے
اور ہم وہی بات کہتے ہیں جس سے ہمارا
پروردگار راضی ہوتا ہے اور اسے برہم

ہم تیرے فرق میں بدشک معلوم ہیں
حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ
میں ابھی بچہ تھا کہ رسول خداؐ صلی اللہ علیہ وسلم
مجھے پکڑ کر اپنے ناف سے مبارک پر بٹھاتے
اور دوسرے زانو پر حضرت حسنؓ کو بٹھاتے
دونوں کو آپؐ میں دے دیتے اور فرماتے کہ اے
ان دونوں پر رحم کرنا کیونکہ میں ان سے ہر روز
سے پیش آتا ہوں

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ
آنحضرتؐ علیؓ عبد اللہؓ سلم نے ایک دن
حضرت حسنؓ بن علیؓ کو چومے اور بوسہ دیا اور
اس وقت آپؐ کے پاس قرع بن عباس

الْأَقْدَرُ إِلَى عَشْرَةِ مِّنْ
الْوَالِدِ مَا قَبِلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا
فَنَظَرُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ
لَا يَرْحَمُ رَجُلِي

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ
أَعْرَبِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَبْلُونَ الصَّبِيَّانِ
فَمَا تَقْبِلُهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ تَزَعَ
اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ ۖ

(صحیحین)

تمہیں بھی بیٹھا ہوا تھا، تو اترے کہا میرے
دس فرزند نہیں، لیکن میں نے ان میں سے
کسی کو بھی نہیں چھوڑا، اس پر حضور نے اس
کی طرف دیکھ کر فرمایا جو شخص کسی پر مہربانی
نہیں کرتا، اس پر خدا بھی مہربانی نہیں کرتا اور
حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ ایک
اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ کیا آپ بچوں کو چومتے
اور پیار کرتے ہیں، ہم تو ایسا نہیں کرتے آپ
نے فرمایا کیا میں اس بات کو اختیار نہ کرتا ہوں
کہ خدا نے جو میرے دل سے رحمت نکال لی
ہے، میں اسے منع نہ کر دوں؟

حقیقہ

حضرت سلمان بن عامر رضی کہتے ہیں
کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرات سے سنا کہ رُکے کی وادئ کے
ساتھ حقیقہ ہے، تو اس کی طرف سے
خون بہاؤ اور بالوں وغیرہ کی گندگی اس
سے دور کرو۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جس کے دل سچے پیدا ہو، تو
میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں، کہ اس

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ
الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مَعَ الْغُلَامِ عِدَّتُهُ فَأَهْرِي يَقُولُهُ
دَنَ - دَنَ عِبْطُ عَنْهُ الْكَذِبُ -

(بخاری)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَلِدَ لَهُ وَلَدًا فَاجِبُ
أَنْ يَنْسِكَ عَنْهُ فَلْيَنْسِكَ عَنِ الْغُلَامِ

شَاتَيْنِ وَعَنِ الْحَبَارِیْنِ نَشَاطًا

(بوداؤن)

ن نشاد سے قربانی کی جاتے۔ لڑکے کی عمر
سے وہ بڑے یا بزرگوں اور لڑکی کی جانب
سے ایک بڑا یا بھری

عقیدہ در فعل ان لوں کو کہتے ہیں جو پہلے پہل بچے کے سر پر لگتے ہیں اور بعد میں
کے وقت وجود ہوتے ہیں اور مجبوز اس جو نور کو بھی کہتے ہیں جو بڑے کے لئے دین
موت ہے یہ نور کے کے سر کے باں میں جانور کے ذریعے باعث ہیں
تقسیم خندہ کے نزدیک مستحب ہے۔ اگر دوسرے نام مستحب ہونے کے تو ان میں
عقیدہ کے نور کے لئے وہی شرط ہیں جو قربانی کے لئے ضروری ہیں
عقیدہ کا گوشت تقسیم کرنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ جانور کو سر ہائی کوڑیں اور ایک
ان ہائی کوڑیں۔ وہ باقی گوشت کے تین حصے کریں ایک رسمہ مٹا جوں اور فقیروں کو دیں اور
بچے اقربا اور مسکینوں میں تقسیم کریں

میراث

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلَّذِ
لِلرِّجَالِ مِثْلُ حَظِّ النِّسَاءِ
كَرِهَ نِسَاءً فَوْقَ نِسَاءٍ فَلَهُنَّ
مِثْلُ مَا نَزَلَ بِهِ وَإِنْ كَانَتْ زَاوِجًا
فَلَهُنَّ النِّصْفُ مِمَّا رَزَقَهُنَّ
عَنْ بَعْلِهُنَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
مَاتَ رَجُلٌ فَلَهُنَّ النِّصْفُ
وَرَدَّتْ رِزْقَهُنَّ مِنْ بَعْلِهُنَّ

وَرَدَّتْ رِزْقَهُنَّ مِنْ بَعْلِهُنَّ

سے تقاضا و دے رہے ہیں تمہیں
وہیت کرتا ہے کہ رشتہ کو دینوں کے
یہ رسمہ بیکار و پھر لڑکیاں یہ رسمہ
زیادہ ہوں۔ تو تو میں ان کا حصہ و بھائی
سے یہ رسمہ بیکار و پھر لڑکیاں یہ رسمہ
مستحب ہے یہ رسمہ و رسمہ کے
اور خدائے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب بچہ پیدا ہو کر دے تو اس کی ناز
جنازہ پر ہی جائے اور وارث قرار
دیا جائے

عفو و درگزر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن مِّن
أَرْوَاحِكُمْ وَأَوْزَادِكُمْ عَلَيْكُمْ
فُحْدًا ذُوهُمْ بِوَإِنْ تَقْصُوا دُحْرَتَكُمْ
وَتَغْفِرُوا ذُنُوبَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

اے مسلمانو! تمہاری بیویوں و بچوں کی
اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں، اس
سے تم سے عداوت کرتے رہو، وہ تمہاری
گور و اور درگزر کرو، اور بخش دو، گو انہیں گناہ
بخشنے والا مہربان ہے ۛ

بیٹی سے ناراض نہ ہونا

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ ابْنَاتٍ سُبْحَنَهُ
وَلَقَدْ نَبَّأْنَاهُنَّ وَإِذَا ابْتِغَا أَحَدُهُنَّ
هَمٌّ بِأَرْثَى ظَلٍّ وَجْهَهُ مُسْوَدًّا
وَهُوَ كَاشِحٌ رَّغْلٍ مَعَ ۛ پارہ ۱۴

اور یہ کفار فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں ٹھہراتے
ہیں۔ ایسی باتوں سے خدا پاک ہے۔ کیا اس کے
لئے بیٹیاں اور ان کے لئے جو کچھ وہ چاہیں۔
(یعنی بیٹے) خدا کہ جب ان میں سے کسی کو
بیٹی کی نحوہ شجرہ سی جاتی ہے، تو اس کا چہرہ
سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ غصہ سے کھرا
جاتا ہے ۛ

عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَانَتْ لَهُ ابْنَتَانِ فَلَمْ يُعْرِضْهُمَا
وَلَمْ يُفْرِضْهُمَا وَلَمْ يُتَزَوَّجْهُمَا
تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ يَكُونُ فِيهَا لَذَّةٌ خَلَّتْ فِي
الْجَنَّةِ (بخاری و ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔
کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا جس
کے ہاں بیٹی پیدا ہو پس وہ نہ تو اسے زندہ
دور کرے اور نہ ذات کی عامت میں رکھے
اور نہ انہیں نکاح کرے اس پر تہمتیں دے۔ تو
خدا تعالیٰ اس کو جنت میں داخل
کرے گا ۛ

وہ سرے میں اس کے مسلمانوں کا حال تو معلوم نہیں، مگر ہندوستان میں تو مسلمان اپنی اولاد کی تربیت میں نہایت بے لوجہی سے کام لیتے ہیں، نہ تو ان کی صحت کا خیال رکھتا ہے اور نہ ان کے اخلاق و عادات کا، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے، اور ہونا ہی تھا کہ مسلمان بچے سب سے زیادہ کندہ ناک تراش ہوتے ہیں، بڑے بوڑھوں کو دب ان کے پاس تک نہیں خستہ بات کرنے کا سلیقہ وہ نہیں جانتے، صحافت مستعار بننے کا خیال ان کو نہیں ہوتا، اور مذہب سے نوسے ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کی لپٹی اور نذوال کا یہی بڑا باعث ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت کا خیال نہیں رکھتے، جب شادی کا موقع آتا ہے، تو بچہ اس بات کے کہ لڑکے اور لڑکی کی مرضی و رغبت کریں، جہاں دل چاہتا ہے، یاہ کر دیتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے گھروں میں عموماً ناچاقی رہتی ہے، جو کبھی کبھی قطع تعلیق تک پہنچتی ہے، اور شادی جس کے لئے خانہ بادی کا لفظ مشہور ہے، خانہ بادی بن جاتی ہے۔

بلوغت سے پیشتر شادی کر دینے کے نتائج بھی اکثر بد سے بدتر نکلتے ہیں، لیکن بلوغت کے بعد ایک مدت دراز تک بچہ اسے رکھنا ہزار ہا مفاسد کا موجب ہوتا ہے، اس لئے والدین یا مہربان اطفال کے لئے یہ نہایت ہی مناسب بڑھنہ دینی ہے، کہ جب لڑکا یا لڑکی سن شعور کو پہنچے تو والد سے تہذیب و تہذیب کے بعد جب کسی جگہ ان کی شادی کر سنے کا خیال رکھتے ہو۔ تو ان سے استمرازیہ کر لیا جائے، اور جب قرآن یا تہذیب سے بن کی رضا معلوم ہو جائے، تو پھر ہرگز توقف کو روانہ نہ کیا جائے، اور خلاف شرع اور فضول مردہ رسوم کی فراہمی کے اہتمام میں ان کے صحیح اور جائز جذبات کا ناحق خون نہ کیا جائے۔

حقوق الزوجین (میاں بیوی کے باہمی حقوق)

مستری

سے مسلمانوں اور عورتوں کی راتوں میں اپنی بیبیوں کے پاس جانا، تبار سے سے جائز کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہارے پاس ہیں، مگر تم ان کے

بِحَلِّ لَكُمْ بَيْلَتُهُ لِقَابِهِمْ يَفْت
إِلَى نِسَائِهِمْ هُنَّ بَنَاتُكُمْ وَأَنْتُمْ
بَنَاتُ لَكُمْ عِلْمٌ اللَّهُ أَنْكُمْ

كَذَّبْتُمْ فَتَعْنَاوْنَ، لَنُفَسِّحَنَّ فَتَابَ
عَلَيْكُمْ ذَهَابًا عَنْكُمْ ۚ فَالْثَّنَّ
بِأَشْرَوْهِنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ
لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ
لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ
الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۚ

(البقرہ - ع ۲۳ - پارہ ۵ - ۲)

لئے لباس ہو۔ اللہ نے دیکھ کر تم دن کے
پاس جا کر) اپنا نقصان کرتے تھے، تو اس
نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور تمہاری
خطا سے درگزر کی۔ پس اب رمضان کی
راتوں میں بھی ان سے مہبستری ہو سکتے ہو۔ اور
جو خدا نے تمہارے لئے لکھ رکھا ہے (یعنی
اولاد) اس کی خواہش کرو (نہ کہ محض شہوت
رانی) اور کھاؤ پو پیاں تک کہ بات کی
کالی دھاری سے صبح کی سفید دھاری تم کو
صاف دکھائی دینے لگے ۛ

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مہبستری کی غرض و غایت بیان کر دی ہے کہ اس سے
مراد محض شہوت رانی نہ تھی بلکہ اس سے مراد بقائے نسل ہے۔ نیز اس آیت
سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ مہبستری جیسے مرد کا حق ہے ویسے ہی عورت کا بھی حق
ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو مہبستری کے لئے بلائے اور وہ
انکار کر دے، تو فرشتے تمام رات اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں، اگر کوئی امر مانع
مہبستری ہو (جیسے ایام حیض وغیرہ) تو اس کو سمجھا دینا چاہیے ۛ

میراث

وَمِمَّا نَصَفْتُمْ لَكَ أَزْوَاجُكُم
إِنْ كُنْتُمْ يَكْفُونَ ۚ وَلَكُمْ نِزَانُ كَانِ
لَهُنَّ وَلَكُمْ نِسْمَا تَرَبُّعًا تَرَكَنَ
مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِهِ يُوَصِّينَ بِهَا
أَوْ دِينَ طَرَفَيْنِ الْأَرْبَعُ فَمَا تَرَكَتُمْ

اور جو ترکہ تمہاری بیویاں چھوڑیں۔ اگر
ان کے اولاد نہیں تو ان کے ترکہ میں تمہارا
آدھا حصہ اگر ان کے ہاں اولاد سے تو ان سے
ترکہ میں تمہارا چوتھا حصہ ہے۔ مرنے کی وصیت
کے ہمیں دو واسطے قرعے کے بعد ہو۔ مرنے

إِنَّ لَكُمْ فِي كُفْرٍ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ
لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثَّمَنُ قِيمَتُهُ
مَنْ بَعْدَ إِدَارَةِ حَبِيبَةٍ يُؤَصِّنُونَ بِهَا
أَذَدَيْنِ ۝

(النساء - ع ۲ - پارہ ۵ - ۴)

کچھ چھوڑ مرو اور تمہاری اور نہ ہو تو بیعت
کے لئے جو تمہارا حصہ ہے۔ اور اگر تمہاری
داد ہو تو تمہارے ترکہ میں بیعت کے احوال
حقیقہ ہے۔ اور یہ حصہ بھی تمہاری وصیت
اور ادائے قرض کے بعد ۝

مرد و عورت کا سر پرست ہے

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ
بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ
وَمَنْ أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَلَهُنَّ
نِصَبَاتٌ مِمَّا نَبَاتَ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ
بِمَا حَفِظَ اللَّهُ لَهُ وَالَّتِي تَخَافُونَ
ذُنُوبَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ
وَالْحُجْرَاتِ فِي الْمَضَاجِعِ
فَإِنْ أَطَعَكُمْ فَلَا تَعْجَلُوا
عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ
عَلِيمًا كَبِيرًا (النساء - ع ۶ - پارہ ۵ - ۵)

مرد عورتوں کے سر پرست ہیں (بہر)
سبب یہ ہے کہ اللہ نے بعض کو بعض پر
بہتر ہی عطا کی ہے۔ اور وہ سر پرست یہ کہ
مردوں نے عورتوں پر اپنا مال صرف کیا
ہے۔ پس جو نیک عورتیں ہیں، وہ مردوں
کا بہانہ بنتی ہیں، اور خدا کی صافیت سے
ان کی غیرہ شرعی ہیں سر چیز کی حفاظت
رکھتی ہیں، اور جن بیبیوں کی تافرونی کا
تمہیں اندیشہ ہے، چاہے ان کو سمجھا دے، پھر
ان کے ساتھ سمجھتی موقوف کر دے، ورنہ
انہیں تو رہت سے پیش آؤ پس اگر تمہاری
ایک عورت گریں، تو تم بھی اس پر جھکی سے بیو
نہ آؤ، عورتوں کے لیے جو خدا نے سب سے بہتر ہے ۝

عورتوں اور مردوں کو پہنچانے والے منگنی اور اپنی امانت کو دیکھنا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
خَطَبَ حَدَّثَكُمْ أُمُورًا فَاتَّبِعُوا
أَسْتَفْهَعُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيَّ دَائِلٌ عَوْدٍ
أَنْ يَنْظُرَ إِلَيَّ لِكَا حَمًا فَلْيَفْعَلْ .

(ابوداؤد)

عَنْ مِغَارَةَ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ
خَطَبْتُ أُمْرَأَةً قَالَتْ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتُ
إِلَيْهَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرِي بِهَا
فَإِنَّهُ آخِرُي أَنْ يُؤَدِّمَ بَيْنَكُمَا .

(ترمذی، ابن ماجہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تم میں سے کوئی عورت کی خواستگاری کرے
تو اگر ممکن ہو تو اس چیز کو دیکھ لے جو نکاح
کا باعث ہوئی ہے یعنی دل و جمال یا سب
نسب یا عفت اور دین وغیرہ)

حضرت صفیہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں
نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا تو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تو نے اس عورت کو دیکھ لیا ہے میں
نے عرض کیا نہیں تو حضرت نے فرمایا اسے
دیکھ لے کیونکہ یہ دیکھ لینا زیادہ سزاوار
ہے کہ تم دونوں میں الفت پیدا کر دے

مختوبہ کو نکاح سے پہلے خود خطبہ کنندہ کا دیکھ لینا بالالتحاق شرط نکاح نہیں، اسلئے
امام ابو حنیفہ و امام احمد اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ مختوبہ کو نکاح سے پہلے دیکھنا جائز
ہے۔ آج کل چونکہ زمانہ نہایت نازک ہے، اس لئے مصیحت اسی میں ہے کہ خود نہ دیکھے
مگر دیکھتی ایسے طریقے ہیں جن سے معلوم کرنے والا بہت کچھ پتہ لگا سکتا ہے۔

عصمت اطاعت و پاکدامنی اور فرمانبرداری

حضرت انس سے روایت ہے کہ جب
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت جب
پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور درمندان
کے روزے رکھے اور پاکدامنی اختیار کرے
اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے تو وہ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَةٌ
إِذَا صَلَّاتُ خَمْسَةً وَصَامَتْ شَهْرًا
هَكَذَا وَاطَّاعَتْ بَعْلَهَا فَلَمَّا دَخَلَ
مِنْ آتِي أَبْوَابِ الْجَنَّةِ رَجِيمٍ .

جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے
سے چاہے گی داخل ہوگی ؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب غاوند اپنی بی بی کو اپنے بہترین خواب کی
طرح بتائے اور وہ نہ کہہ کرے اور اس
سبب سے وہ غضبناک ہو کر سو رہے تو
فرشتے جس تک میں عورت پہ لعنت کرتے
رہتے ہیں ؟

حضرت طلحہ بن علیؓ کہتے ہیں کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی
اپنی بی بی کو کسی ضرورت کے لئے جائے تو
فوراً اس کے پاس آئے خواہ وہ تنور پر
رکھ رہی ہو یا پکا رہی ہو ؟

حضرت ابراہیم سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا
کہ جو عورت ایسی حالت میں مرے کہ اس کا
غاوند اس سے راضی نہ تھا تو وہ جنت میں
داخل ہوگی ؟

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی شخص
کو کسی دوسرے شخص سے لئے جدہ کو خیر دیتی
تو عورت کو دیتی کہ اپنے شوہر کو جدہ کرے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى
فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضَبًا
لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَصْبَحَ
(صحیحین)

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ بِحَاجَةٍ
فَلَمَّا تَبَتْ دَانَ كَانَتْ عَلَى النَّوْرِ
(ترمذی)

عَنْ أُمِّ سَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ أَيُّمَا مَرْأَةٍ مَاتَتْ وَ
زَوْجُهَا عَنْهَا دَانَ مِنْ دَخَلَتْ الْجَنَّةَ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَوْ أَفْرَدْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ
لَا مَرَّتْ امْرَأَةٌ أَنْ يَسْجُدَ

لَزَوْجَهَا لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَمَرَ
 آسْرًا أَنْ تَقْلَ مِنْ جَبَلٍ آتَمًا
 إِلَى جَبَلٍ آسُودَ مِنْ جَبَلٍ آسُودَ إِلَى جَبَلٍ
 أَحْمَرَ كَانَ نَوَافُهَا أَنْ تَقْلَ (ابن ماجہ)
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَمَى النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ أَلَّتِي تَسْرُهُ إِذَا
 نَظَرَتْ تَطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَافُهُ
 فِي نَفْسِهَا وَلَا فِي قَالِهَا مَا يَكْرَهُ
 (نسائی)

اور اگر مرد عورت کو حکم دے کہ شریخ پہاڑ
 کے پتھر سیاہ پہاڑ اور سیاہ پہاڑ کے پتھر شریخ
 پہاڑ کی طرف لے جائے۔ تو ایسا کرنا اسے
 سزاوار ہے *

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا
 گیا، کہ عورتوں سے بہتر عورت کون سی ہے؟
 آپ نے فرمایا وہ کہ جب مرد اس کو دیکھے
 تو اس کو خوش کر دے، اور جب حکم دے
 تو اس کا حکم سبیل دے۔ اور اپنی جان اور مال
 میں کسی ایسی بات میں اس کی مخالفت نہ کرے
 جو اس کو ناگوار ہو *

پرودہ

قُلْ لِلَّهِ مَنَاسِكٌ يُقْضُونَ مِنْ
 أَبْصَارِهِمْ وَيُخْفَضُونَ أَفْوَاجَهُمْ
 ذَٰلِكَ أَذْكُرُ لَكُمْ أَنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ جَمًّا
 يَخْتَعُونَ قُلْ لِلَّهِ مَنَاسِكٌ يُقْضُونَ
 مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيُخْفَضُونَ أَفْوَاجَهُمْ
 وَلَا يَبْدُونَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ
 مِنْهَا وَيُخْفِضُونَ بِخُفِّهِنَّ عَلَى
 جَوَاهِرٍ وَلَا يَبْدُونَ زِينَتَهُنَّ
 إِلَّا نَبْعُهُنَّ وَأَنْبَاطُهُنَّ بِجَوَاهِرٍ

سب مسکون مردوں سے کہہ دیجئے کہ ہمیں
 لگا ہیں سنجی۔ رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت
 کریں، کیونکہ یہ ان کے لئے نہایت ہی بہتر
 اور پاکیزگی کا موجب ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ
 ان کے ہر ایک فعل سے بخوبی واقف ہے
 آپ مسکون عورتیں سے بھی فرمادیں کہ وہ
 اپنی لگا ہیں سنجی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں
 کی حفاظت رکھیں، اور اپنی زینت کو ظاہر
 نہ کریں۔ مگر جو اس میں سے کچھ مناسب ہے وہ

أَوَابٌ لَّهُمْ وَأَبْنَاؤُا لِّبَعُولَتِهِمْ أَوْ
 إِخْوَانُهُمْ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِمْ أَوْ بَنِي
 إِخْوَانِهِمْ أَوْ نِسَاءُ لَهُمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ
 أَيْمَانُهُمْ أَوْ اتَّبَاعِيْنَ عَيْرِ أُولِ
 الْأَرْبَابَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ
 الَّذِينَ كَفَرُوا بِطَعْنِ وَأَعْلَى عَوْرَاتِ
 النِّسَاءِ وَالْكَافِرِينَ بَارِئِينَ لِيُحْلَمَ
 مَا يُخْفَيْنَ مِنْ زَيْنَتِهِمْ وَتَوَلَّوْا
 إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا إِلَهُ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ
 نَسُوا حَظًّا

(النور - ۴ - پارہ - ۱۸)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيْسَ ذَنْبُكُمْ
 الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ
 كَفَرُوا بِالْحُكْمِ مِنْكُمْ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ
 مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ
 تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ
 وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ
 عَوْرَاتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ
 جُنَاحٌ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ وَأَخَوْنَكُمْ
 بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ

اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے۔ اور
 اور اپنی زمینت کو ظاہر نہ ہونے میں
 اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ پر یا اپنے شوہر
 باپ پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے بھائیوں پر
 یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں پر یا اپنی بہنوں
 کے بیٹوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنی نوادہ یوں
 پر یا ان مردوں پر جو طہیلی ہوں۔ اور ان کو
 کہ جو جو اس درست نہ ہونے کے عورتوں کی
 طرف نہ اٹھ نہ ہو۔ یا اپنے شوہروں پر جو
 عورتوں کے پردہ کی باتوں سے ابھی واقف
 نہیں ہوئے۔ اور اپنے پاؤں زور سے نہ
 رکھیں۔ کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے اور
 اسے مسلمانوں پر سب اللہ کے سامنے تو ہرگز
 تاکہ تم فلاح پاؤ گے

اے ایمان والو! تمہارے غنموں کو اور
 ان کو جو تم میں سے حد بلوغ کو نہیں پہنچے ان
 تین وقتوں میں اجازت سے لینا چاہیے (۱)
 نماز صبح سے پہلے (۲) و جب دوپہر کو اپنے
 کپڑے اتار دیا کرتے ہیں (۳) اور نماز عشاء
 کے بعد یہ تین وقت تمہارے پردہ کے ہیں۔
 ان اوقات کے سوا نہ تم پر کوئی لازم ہے۔
 وہ بہتر تہذیب سے پر آتے جاتے رہتے
 ہیں۔ کوئی کسی سے پاس اور کوئی کسی سے پس

اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ
وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمْ عِلْمَهُ
فَأَيُّسُوا ذُرِّيَّتَهُمْ سَدِّدُوا لِلَّذِينَ
مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ
آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

وَأَقْرَبَ عِدًا مِنَ الْإِنْسَانِ نَفْسِي
لَا يَرْجُونَ زَكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِمْ
جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ
مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَإِنْ يَكُنَّ عِفْصَ
خَيْرٍ مِنْ عَدَا اللَّهِ فَسَمِيعٌ عَلَيْهِمْ

(مؤرخ - ۸ - پارہ - ۱۸)

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّ عَيْنٍ رَائِيَةٌ وَإِنَّ الْمُرَّةَ إِذَا
اسْتَحْطَرَّتْ دَمَرَتْ بِالْجَلَسِ
فَلْيُكْذَرْ ذُنَابًا

لے ترمذی۔ الیہ و آدہ نسائی

عن حمزة بن عيسى عن أبيه أنها كانت

اسی طرح ارادہ تم سے حکم و معرفت عرف
 بہرہ رکھتا ہے اور تقدیر سے خوش ہوتا ہے
 اور غیب حکمت والا ہے۔ یہی وہ وقت ہے
 جس سے بدلہ بخش و پہنچیں۔ تو ان کو ہی کس طرح
 اجازت دے پیر پستید، جیسے ان سے کہے
 لو اب جاننا چاہتا ہوں اسی طرح ارادہ
 تو ان سے اپنے حکم و معرفت عرف بہرہ
 رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے جاننا دے
 حکمت والا ہے۔

اور جب تک کہ وہی عورتیں جن کو نکاح
کی کچھ امید نہ رہی ہو۔ ان کو اس رشتہ میں
کوئی نگاہ نہیں کہ وہ اپنے پرے آثار میں
بیشمار غنائیہ نیست کو اظہار نہ کریں۔ اور اس سے
مستحقا طرہ کہیں نوزائیدہ سے نہ یاد بہتر رہے
وہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سنت اور سب کچھ

جانتے ہو

حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وزیر یا ہر باب کو
جو نظر نہ سے دیکھے نہ انبیہ رزنا کو () سے
او۔ جو عورت جو شہو مل کر کسی مجلس سے
سہ رزنی سے رتو وہ ایسی ور سی العین
زانیہ ہے :

حضرت ابراہیمؑ ہستی ہیں، گویر ہوں

عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ ابْنُ أُقْمٍ مَكْتُومٌ
فَلَمَّا خَلَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَبًا
مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَلَيْسَ هُوَ أَغْنَى لَكَ يُبْصِرُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَفْتَبَا يَا دَاوُدُ إِنَّمَا تَقَابَضَ بَيْنَهُمَا رَابِدٌ

خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی
تھی کہ آتے ہیں ابن اقم مکتوم جو ایک کور
القدر بن اسمعیل بن قیس آئے اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ نے
فرمایا تم دونوں پر دسے میں جو بزرگ پر
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ابن مکتوم
نا بین نہیں ہیں کہ ہمیں نہیں دیکھتے تو حضرت
مسلم نے فرمایا تم دونوں انہی میں نہیں ہو
کیا تم اسے نہیں دیکھتے؟

پر دسے کے متعلق جو آیات اوپر درج کی گئی ہیں ان کے علاوہ قرآن مجید میں ابھی
کئی آیات ہیں جن سے پر دے کی تاکید ثابت ہوتی ہے۔ اور اس کی تاکید کی وجہ یہ ہے
کہ عورت مرد کے مقابلے میں کمزور پیدا کی گئی ہے۔ اور جہانی کمزوری کے علاوہ نفس نفس
بھی ہے۔ اس لئے حفظہ عہد کی اس کو زیادہ تاکید ہے۔ آج کل کئی ایک مگرینہ می خواں
مسلمان پر دے کے ذریعہ ہیں مگر جس قدر دائل وہ اپنی تہذیب میں پیش کرتے ہیں وہ عفت
سے زیادہ مضبوط نہیں ہے۔

مہر

وَاحْذَرُوا مَا وَدَّ مَذْرُؤُكُمْ
لَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ خَيْرًا مِنْ
مَنْبَعٍ خَيْرٍ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ
فَأْتَوْهُنَّ أَجْرَهُنَّ قَرِيبَةً
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَدْرَأْنَ مِنْهُنَّ
مَنْ بَعْدَ الْفَرِيقَةِ فَإِنْ كَانَ اللَّهُ كَانِ

جو عورتیں تم پر حرام کی گئی ہیں ان کے
علاوہ صوب عورتیں تمہارے لئے عورتیں
بشر نبیہ سنہوت رانی کے لئے نہیں بلکہ
قید تجارت میں رہنے کی غرض سے ہر کے
برسے نکاح کرنا جائز ہے پھر جن عورتوں سے
تم نے صحبت کا فائدہ اٹھایا انہوں سے جو

حکیم

(النساء - ع ۴ - پارہ ۵ - ۵)

مہر شہر یا یتیم خانہ کے حوالے کر دو اور مہر
 اٹھائے پیچھے اس کے کم دیش کرنے پر
 آپس میں راضی ہو جاؤ۔ تو تم پر اس میں کچھ
 گناہ نہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ جاننے والا
 حکمت والا ہے۔

اور عورتوں کے مہر خوشہ لی سے دیا
 کر دو۔ اور اگر وہ خوشی سے اس میں سے
 کچھ تم کو چھوڑ دیں تو اس کو رچنا پختا سمجھ کر
 مزے سے کھاؤ۔

حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ جناب
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جن
 شریعوں کو تم پورا کرتے ہو۔ ان میں سے زیادہ
 ضروری اس شرط کا پورا کرنا ہے جس پر جو
 سے تم نے عورتوں کے ناموس اپنے لئے
 حلال کی ہے۔

وَأَتُوا النِّسَاءَ صِدْقًا تُهِنُّ
 بَخْلَةً فَإِنَّ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ
 نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنَاءً مَوْيَاً۔

(النساء - ع ۱۰ - پارہ ۵ - ۴)

عَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَحَقُّ مَا أَدْفَيْتُمْ بِهِ مِنْ أَمْشُودٍ
 أَنْ تَحْلُلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ۔
 (بخاری مسلم)

مہر دراصل ایک قرعہ ہے۔ جو مرد کے ذمہ واجب لاوا ہے۔ عورت جس وقت
 چاہے اس کا شرط کر سکتی ہے۔ شرط کرنے کا مذکورہ کی کوئی خاص حد مقرر نہیں کی۔ البتہ
 ایک حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دس درہم سے کم مہر جو نہ نہیں ایک درہم یا شر ڈیڑھ
 دینی (ہوتا ہے) اسی لئے حضرات حنفیہ کہتے ہیں کہ اس سے کم مہر جائز نہیں۔ زیادتی مہر کی
 بھی کوئی حد مقرر نہیں۔ جس قدر منطقت عمت ہو۔ اس سے موافق مہر باندہ مسئلہ ہے۔ مگر ہندو مت
 سنت میں سب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور نہایت ہیبت کے
 مہروں میں سے کسی مہر کو اختیار کرے۔

مہر جو عورت کا حق ہے۔ اس سے وہ اسے معاف بھی کر سکتی ہے۔ مگر اپنی مرضی سے

اگر جبراً اسے نہ یا جائے تو درست نہیں۔ وہ بہر صورت میں۔ پتہ یا پتہ سے گار۔ اسی طرح کہ
کوئی عورت مرض الموت میں موافق کرے تو بھی مطلقاً درست نہیں۔ بلکہ ایک صریح کی بہت
ہے جو بعض صورتوں میں ایک حدیث میں ایک جائز اور بعض صورتوں میں ناجائز ہے۔

نفقہ و مسکنی (خرچ خوراک وغیرہ وجائے عیال)

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ
بِمَا ذُكِّرُوا بِهِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ
وَلِمَا يَفْقَدَ مِنَ اسْوَابِهِمْ

ترجمہ: ۶۔ پارہ ۵

عَوَّاهُكُمْ اِنْ مَعَادِيَةً
اِنْ تَشِيرِيْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
مَا خَوْفُ زَوْجَةٍ حَدِّثْنَا عَلَيْهِ قَالَ
اَنْ تَطْعَمَهَا اِذَا طَعِمَتْ وَتَكْسُوَهَا
اِذَا كَسِيَتْ وَلَا تَضْرِبَ اِلَیْهِمْ
وَلَا تَقْسِرْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِی الْبَيْتِ

(ابوداؤد ابن ماجہ)

مرد عورتوں پر قیامت رکھتے ہیں۔
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جن کو بعض پر قیامت
دی ہے اور دوسرے پر کہ مردوں نے عورتوں
پر اپنا مال خرچ کیا ہے۔
حضرت سمیعہ بن معاذ ثقفی کہتے ہیں
کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم میں سے
ہر ایک کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ آپ
نے فرمایا کہ جس وقت تو نے اسے ہی
کھلائے۔ اور جب تو پہنے اسے بھی پہنائے
اور تو اس کے منہ پر مارے۔ اور نہ یہ
کے بغیر ہی شکل اچھی نہیں اور باہر روئی
موت تو خوف گھبراہٹ میں اس کی خواب گاہ
عید نہ کر دے۔

عورتوں کو اپنے مقدور کے موافق
دینے کی ضرورت ہے۔ جو کہ خود بخود دینے پر
مستعد نہ ہو۔ اس کے لئے ان کو تعلیم دینا۔

اَسْكُنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ مَسَكْتُمْ
مِنْ دُخَانِكُمْ وَلَا تُضَارُوهُنَّ
لِنَفْسِنَهُنَّ اَعْلَيْهِنَّ رِطَانٌ - ع ۱۔ پارہ ۲۸۵

صورت کو نفقہ بشرطیکہ وہ یہ نیکو صحیح مذہبیت میں آئی ہو۔ اس کے شوہر پر یہ واجب
میں وہ جب ہے۔ خود اور عورت لیاں جو یہ کہ فرہ رتہ یہ (فتیہ یہو یا۔ نذر۔ بڑی عمر و تدبیر)

جیموٹی عمر کی :

نقد کے متعلق بتن چیزیں ہیں، کھانا، کپڑے، در پہنے کا مکان، کھانے میں اس امر کا
ملاحظہ دینی ہے۔ نہ اپنی وہ من عورت کی حیثیت کے موافق اس کو کھانا کھائے، مکان دہی
کے تمام سہولتوں کا مہیا کر دینا مثل چٹی، توڑے، دیہی، ہائیڈ، کاجی، سٹوے، لوٹے اور فرش
وغیرہ کے شوہر کے ذمہ ہے۔ وہ عورت کی آرائش کی چیزوں کا مہیا کر دینا بھی شوہر کے ذمہ ہے۔
کھانے پینے کی عورت لباس میں بھی وہ فعل کی حیثیت کا سمانہ نہ دینی ہے۔ شوہر کے ذمہ
و جب ہے کہ اس میں وہ مرتبہ اس کو کپڑے بنا دے۔ گرمیوں میں گرمیوں کی عورت کے
موافق اور جگہ سے ہیں جگہ سے کی ضرورت کے موافق لباس کی قطعاً اور اس کی نوعیت دونوں
کی حیثیت کے موافق ہونی چاہیے۔ جیسی اگر دونوں امیر ہیں تو میروں کا لباس اور دونوں غریب
ہیں تو سڑیوں کا لباس اور اگر ایک غریب ہو اور دوسرا امیر تو متوسط درجہ کا لباس کپڑے
کی نوعیت ہیں ہر شے کے میسر و رواج کا بھی ملاحظہ ضروری ہے۔

رہنے کا مکان بھی دنوں کی حیثیت کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اور اس مکان میں عورت کی رہنا مندرجہ کے بغیر شوہر کوئی عزیز نہیں رہ سکتا۔ سو ایسے نابالغ بچوں کے جو عورت مرد کے باہمی تعلقات نہ سمجھتے ہوں۔ اسی طرح شوہر کو بھی اختیار ہے کہ اس مکان میں عورت کے کسی عزیز کو نہ رہنے دے۔

کسی عورتوں میں عدل و انصاف

وَأَنْ خُفِّفَ إِلَّا تَقْسِصُوهَا فِي
أَيْمَانِكُمْ وَأَنْ تَكُونُوا مَعَ
بَنِي إِسْرَءِيلَ وَتَكُونُوا
مَعَ الْفَارِسِيِّينَ وَتَكُونُوا
مَعَ رُومَ بِلَادِ الْفَارِسِ
وَتَكُونُوا مَعَ الْبَرْطَلِيِّينَ
وَتَكُونُوا مَعَ الْبَرْطَلِيِّينَ
وَتَكُونُوا مَعَ الْبَرْطَلِيِّينَ

گوئی میں نے بات کو اندیشہ ہو کر سہی
 دیکھوں میں شرف زکریا کو گئے تو
 پھر مٹھی کے مٹے ہاتھوں میں
 تیرے چہرہ پر اسے نذر کر دیا کہ
 تمہیں میرا بندہ رہیہ جو کہ قتل نہ
 ہو سکے۔ تو میرے لیے تیری بی بی بنتی ہو

یا جو ٹوٹتی تھی اسے قبضہ میں ہونا مستحق نہ
برتاؤ سے بچنے کے لئے یہ بات زیادہ قرین
مصلحت ہے ۛ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب کسی شخص کے پاس دو عورتیں ہوں۔ وہ
وہاں میں انفراد نہیں کرتا۔ تو قیامت کے
دن وہ ایسی محالیت میں آئے گا کہ اس کا
نصف بدن خمیدہ ہوگا ۛ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویاں میں باہمی
کی رعایت کرتے اور نوبت میں لندن فرما
اور کرتے۔ اسے حذایہ میری تقسیم ہے
جس میں میں اختیار رکھتا ہوں۔ اس لئے
مجھے اس بات کے بارے میں اذیت نہ
کیجیو۔ جس کا تو اختیار رکھتا ہے۔ اور میں
اختیار نہیں رکھتا ۛ

طلاق کے بعد مطلقہ کو کچھ فائدہ پہنچانا

اور جن عورتوں کو خدق دہی جلتے ان
کے ساتھ مہر کے علاوہ بھی دستوں کے ذریعہ
کچھ سلوک کرنا من سب سے کہ پرہیزگاروں
پر یہ حق ہے ۛ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا
كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ
فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ
الْقِيَمَةِ سَاقِطٌ۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ
نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ
هَذَا اقْسَمِي بِمَا أَمْرُكَ فَلَا تَكُنِي
فِي مَا أَمْرُكَ وَلَا أَمْرُكَ
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

وَالْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِأَمْرٍ ذِي
حَقٍّ عَلَى الْمُتَّقِينَ۔

البقرہ - ۴ - ۳ - پارہ ۲)

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَقْتُمْ
النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمْسُوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا
لَهُنَّ فَرِيضَةً وَمِمَّا عَوَّدْتُمْ عَلَى
الْمُؤْسَمِعِ قَدْلًا وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدْرٌ
مِمَّا عَابَا بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ

(البقرہ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹)

تم پر کچھ مواخذہ نہیں، اگر بیبیوں کو ایسی
حالت میں طلاق دے دو کہ نہ تم نے ان کو
باقاعدہ نکایا ہے، اور نہ ان کے لئے کچھ مہر
مقرر کیا ہے، اور ان کو ایک جوڑا دینا واجب
دعوت کے ذمے اس کی حیثیت کے موافق
ہے، اور تنگہ دست کے ذمے اس کی حیثیت
کے موافق، قاعدہ کے موافق جوڑا دینا خوش
معاملہ لوگوں پر واجب ہے،

نکاح کے وقت مہر مقرر نہ کیا جائے تو بھی نکاح ہو جاتا ہے، اور مہر مثل دینا لازم آتا
ہے۔ اور ایسی عورت کو اگر خلوت مصحیحہ سے پہلے طلاق دے دے تو مہر نہیں دینا پڑتا بلکہ
تین کپڑوں کا ایک جوڑا جس میں ایک کرتہ ہو، اور ایک مہر بند اور ایک اتنی بڑی چادر جو سر
سے پاؤں تک آسکے، اور جس عورت کا مہر نکاح کے وقت مقرر ہو چکا ہو، اور بعد از خلوت
مصحیحہ داخل اس کو طلاق دی جائے، تو اس کو پورا مہر دینا پڑتا ہے، اس کو جوڑا دینا ضروری
نہیں، البتہ مستحب یہ ہے کہ دیدے۔

حسن معاشرت و خوش معاملگی

اور عورتوں سے ساتھ حسن سلوک سے
رہو، اور اگر تم انہیں پسند نہ کرو، تو عجب
نہیں کہ تم کو ایک چیرہ ناپسند ہو، اور اللہ
اس میں بہت سی برکت عطا کرے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین
شخص وہ ہے جو اپنے اہل کے حق میں بہتر ہو۔

وَعَا شِرُّكُمْ بِالْمَعْرُوفِ
وَن كِرْهُكُمْ مَوْهُنٌ فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُ
هُوَ أَشْيَاءٌ يَجْعَلُ اللَّهُ فِيهِ خَيْرٌ كَثِيرًا

(النساء ۳۷ - ۳۸ - ۳۹)

عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ
خَيْرُكُمْ أَهْلًا وَأَنَا خَيْرُكُمْ أَهْلًا

وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَلَا تُؤْوَ

(ترمذی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ
خُلُقًا وَأَطْفَرُهُمْ لَأَهْلِهِ -

(ترمذی)

نرم ہو

اور میں اپنے اہل کے حق میں تم سب سے
بہتر ہوں اور جب تمہارا دوست مر جائے
تو عیب نہ ظاہر کرو

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی
سے کامل ایمان والا مومن وہ ہے جو خلق
میں بہت چھوڑے اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ

عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ ان کو تکلیف نہ دی جائے
بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی رشتہ راجی اور ناحق شناسی کو برداشت کیا جائے حدیث
شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کی بدخلقی پر صبر کرے گا اس کو اتنا ثواب ملے گا
جتنا حضرت ایوبؑ کو ان کی مصیبت پر ملے گا

ناگوار مار پیٹ کی عیال تحت

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ خِائِعًا
عَمْرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكُونَ زَيْنَ السَّاءِ عَلَى
عَلَى زَوَاجِهِمْ فَسَاءَ مَا يَصْنَعُ فِي خَدَّيْهِمْ
فَخَافَ بَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَتَبَ بِشَرِّهِمْ
أَزْوَاجَهُمْ فَتَكَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابی سلمہ بن عبد اللہ کہتے ہیں
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی
بیویوں کو نہ مارا کرو اس کے بعد حضرت عمرؓ
آ کر کہنے لگے کہ حضور! عورتیں اپنے شوہروں
پر دلیہ موٹتی ہیں تو آپ نے انہیں مارنے
کی جرات دی۔ پھر بہت سی عورتوں نے
آنحضرتؐ سے کہہ کر میں اپنے خد و خد
کی شکایت کے لئے حضورؐ کی خدمت
لے کر آیا آل محمدؐ کے شوہروں میں بہت

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ صَحَابًا
مُحَمَّدٌ نَسَا عَنْ كَثِيرٍ يَشْكُرُونَ أَذَى جَهَنَّمَ
كَتَبَ أَوْلَادُكَ بِخِيَارِكُمْ

(ابوداؤد ابن ماجہ)

عورتوں نے اپنے شوہروں کی شکایت
کرتے ہوئے آمد و رفت شروع کی ہے
وہ لوگ جو اپنی عورتوں کو مار رہے ہیں وہ
تم میں سے اچھے آدمی نہیں ہیں :

معاشرت (طرز معیشت)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُحِبُّ
بِإِثْنَابِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي كَمُورٌ حَبِّ يَلْعِينُ
مَعِيَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَرَّمُنِ
فِيهِ فَيَسِرُّ لِي فِي ثِيَابِي مَعِيَ
(صحیحین)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گریلوں
سے کھیل کرتی تھی اور میری کئی سہیلیاں
تھیں جو میرے ساتھ کھیل کرتی تھیں جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آتے تو میری سہیلیاں
آپ سے پردے میں ہو جاتیں اور حضور
انہیں میرے پاس بھیج دیتے اور وہ آکر
میرے ساتھ کھیلنے لگتیں :

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُحِبُّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي انْتِفَاقِ قَالَتْ نَسَا بَقْتَهُ خَلَّتْ
عَلَى رَحْلِي فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْظَ
نَسَا بَقْتَهُ فَبَقْتُهُ قَالَتْ هَسْرًا
لِنَاكَ التَّبَقَّةُ

(ابوداؤد)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب سفر
میں میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تھی اور میں آپ کے ساتھ سفر کرتی
تھی تو وہ کسی کہ دیکھوں کہ آگے کوئی سہارا
سے چٹا چھوڑ دیتے ہیں میں آپ سے آگے نکل
گئی تب تک جب میں مولیٰ اور تنہا رہ جاتی
تو چہرہ میں آنحضرت کے ساتھ دوڑتی تو آپ
مجھ سے آگے نکل گئے اور فرماتے تھے یہ سبقت
میں سبقت کے بدلے ہے :

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتَ غَضِيَّةً وَإِذَا كُنْتَ
عَلَى غَضَبِي فَقُلْتُ مِنْ أَيْزٍ تَعْرِفُ
ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا كُنْتَ غَضِيَّةً
غَضِيَّةً ذَلِكَ تَقُولُ لَا وَدَبَّ
حُمْلِي وَإِذَا كُنْتَ عَلَى غَضَبِي قُلْتُ
لَا وَدَبَّ إِبْرَاهِيمُ قَالَتْ قُلْتُ
أَجَلُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَهْجُرُ
إِلَّا أَسْمَكَ (مصحف)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک
دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
فرمایا میں اس وقت کو جانتا ہوں جب تم
مجھ سے خوش ہوتی ہو اور جب مجھ سے بد
ہوتی ہو میں نے عرض کیا یہ آپ کیونکر
جانتے ہیں فرمایا جب تم راضی ہوتی ہو تو
قسم کے وقت کہتی ہو لا و دبت حملي
اور جب غصہ ہوتی ہو تو لا و دبت ابراهيم
میں نے عرض کیا جی ہاں بخدا یا رسول اللہ
میں عمرت آپ کا نام چھوڑ دیتی ہوں آپ کی
محبت میرے دل میں ہر وقت موجود
رہتی ہے

عنوان بالا کے ذیل میں ہم نے جو احادیث نقل کی ہیں ان کے علاوہ اس مضمون کی
کئی اور کئی حدیثیں کتب احادیث میں موجود ہیں اور ان سب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خاندان
اپنی بی بی سے اس کے عقل کے موافق پیش آنا چاہیے کبھی کبھی اس کے ساتھ ہنسی اور مزاح
سے پیش آئے اور کبھی تنبیہ کرے جو کام خلاف شریعت ہوں ان میں غوریتیں کی موافقت
ہرگز نہ کرے بلکہ خوب ڈالے حضرت عمرؓ کثرت فرمایا کرتے تھے کہ مرد کو اپنی بی بی کے
ساتھ ایسا نہ بننا چاہیے جیسا بچوں کے ساتھ ہوتا ہے کبھی ان کو ہنسنا ہے کبھی ڈسنا ہے
کبھی کھانا پکاتا ہے اور کبھی تنبیہ کرتا ہے۔ (الغرض)

درستی دوزخی بہم در بہ است پر کار بند ہونا چاہیے ہر وقت منہ چڑھائے وہیں
بہ دور نہ کیا نہیں اور نہ ہی ہر وقت ہنسی مذاق میں مشغول رہنا منہ سب سے کہ اس طرح عورت کے
دل سے مرد کی پریت نکلتی جاتی ہے اور بے شمار دینی اور دنیوی مفاسد پیدا ہو جاتے ہیں

اس قسم سے پورے گھر میں حضرت محمدؐ کی بدست قسم سے پورے گھر میں حضرت ابراہیمؑ کی

طلاق و عدت

الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فَإِمْسَاكَ
بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيجًا أَحْسَنُ وَلَا
يَحِلُّ لَكُمَا أَنْ تَاخُذَا بَمِثْلِ
أَلْتَّبِعُوا هَذَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يُخَفَّفَ
لَا يَقِيْمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ
إِلَّا يَقِيْمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِمَا فِيمَا اقْتَدَتْ بِهِ ذَلِكَ
حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوا هَٰذَا مِنْ
بَعْدِ حُدُودِ اللَّهِ فَإِذَا وَلَّيْتُمْ
الظَّالِمُونَ ۝

ذَا بَطَلَ مَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدِ
حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ فَإِذَا طَلَقْتُمَا
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا
إِنْ كُنْتُمَا أَنْ يَقِيْمَا حُدُودَ اللَّهِ وَ
ذَلِكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ
يَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ

وہ طلاق جس میں رجوع کرنا درست
ہے۔ دو مرتبہ کی طلاق ہے۔ پھر دو مرتبہ
طلاق دینے کے بعد اختیار ہے۔ یا تو دستور
کے موافق زوجیت میں رکھے یا حسن سلوک
کے ساتھ رخصت کر دے۔ اور یہ بات تمہارے
لئے مول نہیں کہ جو کچھ تم نے ان کو دیا تھا
اس میں سے کچھ بھی نہ لے کر یہ کہ میاں بی بی کو
خوف ہو کہ اللہ تو نے کی مقرر کی ہوئی حدوں
پر قائم نہ رہ سکیں گے۔ پس اگر تم کو یہ احتمال
ہو کہ وہ دونوں حدود خداوندی پر قائم نہ رہ
سکیں گے۔ تو اس بات میں وہ دونوں پر کچھ گناہ
نہیں کہ عورت کچھ دے کر تاج حیرانے
یہ خدا کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں ان سے
باہر نہ نکلو۔ اور جو شخص خدا کی حدود سے
باہر نکل جائے تو ایسے ہی لوگ اپنا نقصان
کھانے والے ہیں پھر اگر عورت کو تیسری
حد دے دے۔ تو اس کے بعد جب تک
یہ عورت مسئلہ دوسرے شوہر سے نکاح
نہ کرے۔ اس قول کے سے حد نہیں ہوتی
ہاں اگر دوسرا شوہر نہ بہتری کے بعد اس کو
طلاق دے دے تو وہ دونوں پر کچھ گناہ نہیں کہ پھر

فَلَمَّا أَجْلَسُوا قَامَ سَكُونٌ
بَعْضُهُمْ أَوْسَدُ حَوْضًا مِنْ بَعْضٍ
وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِي ذَلِكَ عِلَّةٌ
وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ
نَفْسَهُ وَلَنْ يُخَالِدَ فِيهَا
هَؤُلَاءُ إِذْ ذُكِّرُوا نِعَتَ اللَّهِ
عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ
وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ
وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْصُرُ كُلَّ شَيْءٍ
وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمَّا أَجْلَسْتُمْ
فَلَا تَحْضُوا عَنْهُنَّ أَنْ تَكُنَّ آزْوَاجَهُنَّ
وَإِذَا تَرَائِضُ بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ
ذَلِكَ يُوعِظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ لَكُمْ
أَرْكَى لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (نور ۲۰-۲۱)

ایک دوسرے کی طرف رجوع کر نہیں رہے تھے
اور ان گمان غالب رکھتے تھے کہ وہ خدائی
مدد ان کو قیام نہیں دے گا اور یہ اللہ تعالیٰ کی
نعمتیں ہیں جن کو وہ ان لوگوں کے لئے بیان
کر رہا ہے جو ان شتم میں اور جب تم عورتوں
کو دوبارہ طلاق دے چکو اور ان کی عدت
پوری ہونے کو آئے تو تم ان کو قیام کے
موافق نکاح میں رہنے دو یا قاعدہ کے
موافق ان کو رہائی دیدو اور ان کو تکلیف
پہنچانے کی غرض سے نہ رکھو اور ان پر
ظلم یا کد نہ کرو اور جو شخص یہ کرے گا وہ
اپنا ہی نقصان کرے گا اور اس حدیث
کے احکام کو جو نہ سمجھو اور اس
تعلیل کی جو نعمتیں تم پر ہیں ان کو یاد کرو
اور اس احسان کو بھی یاد کرو کہ تم پر نیک
اور عقل کی باتیں آتیں رہے کہ تم کو ان سے
ذلیہ سے نصیحت کرے اور اس حدیث سے
مے دہتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ
سب کچھ جانتا ہے اور جب تم عورتوں
کو طلاق دے دو اور وہ اپنی استعدت
ختم کر نہیں سکتیں تو تم ان کو اس بات سے باز رہو
کہ اپنے تجویز کئے ہوئے شوہروں سے
نکاح کر لیں جبکہ ان حد کے موافق باہم

رضا مند ہوں ہیں اس سے اس شخص کو
نصیحت کی جاتی ہے۔ جو تم میں المتدور
روز آخرت پر یقین رکھتا ہو یہ تمہارے لئے
بڑی پاکیزگی اور بڑی عافیت کی بات ہے
اور لائق ہے منہ سمجھوں کہ جانتا ہے اور
تم نہیں جانتے ہ

اور تھوڑی سی عورتیں اپنے آپ
کو تین حسین تک روکے رکھیں اور ان عورتوں
کے لئے یہ بات عمل نہیں نہ خدا نے جو کچھ
ان کے رحموں میں پیدا کیا ہے اس کو چھپا رکھا
اور وہ المتدور سے اور قیامت کے دن
پر ایمان رکھتی ہیں۔ وہ ان کے شوہر عدت
کے اندر ان کو سونا لینے کا ذیادہ حق رکھتے
ہیں بشرطیکہ مصلح ہو اور وہ کہتے ہوں
اور جیسے مردوں کا حق عورتوں پر ہے ویسے
وہ توہم کے مطابق عورتوں کو حق مردوں پر
ہے۔ البتہ مردوں کو عورتوں پر فوقیت ہے
اور انہر غالب اور حکمت والا ہ

اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جاتے
ہیں اور یہیں جموڑ جاتے ہیں تو ان عورتوں
کو چاہئے کہ اپنے آپ کو چار مہینے دس
دن تک روکے رکھیں اور جب وہ اپنی
ختم کریں تو جائز ہو کہ جو کچھ اپنے حق میں

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ
ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ
يَكُمُنَّ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ
إِنْ كُنَّ يُؤْمِنُنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَإِذَا لَمْ يَكُنْ لِهِنَّ أَحَقُّ بِرَبِّهِنَّ
فِي ذَلِكَ أَنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا
وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ
وَالرِّجَالُ عَلَيْهِمْ دَرَجَةٌ مِنَ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ (تقرع ۲۸ پارہ ۲۵)

قَالَتِ ابْنُ مَرْثَدٍ يَتَرَبَّصْنَ مِنْكُمْ
وَيَتَرَبَّصْنَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا
فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا حَرَجَ عَلَيْكُمْ
بِمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

وَاللّٰهُ بِمَا تَصْمَلُوْنَ خَبِيْرٌۭ

(البقرہ - ع ۳۰ - پارہ ۲)

کریں اس کا تم پر کچھ الزام نہیں۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔

شرعیات اسلامی میں طلاق ایک بہت ہی ناپسندیدہ بات ہے، لیکن بعض صورتوں میں اس کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ اس لئے اسلام نے اس کو جائز رکھا ہے، لیکن بڑی احتیاط کے ساتھ کہ حتی الامکان طلاق کی فوج نہ لگے اور آئے تو زوجین میں سے کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ عرب کے لوگوں نے طلاق کو کھیل بنا رکھا تھا، طلاق دینے پر آئے تو یکدم سے سینڈل والے طلاقیں دیتے تیلے جاتے، یا یہ کرتے کہ طلاق دیتے پھر رجوع کر لیتے، پھر طلاق دیتے اور پھر رجوع کر لیتے اور اس طرح طرح طرح کے مفاسد پیدا ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے طلاق کے معاشے کو نہایت عمدگی سے سلجھا دیا، طلاق کے بارے میں اپنی ناپسندیدگی بھی ظاہر فرمائی اور مجبوری دینی پڑے تو اس کے لئے قاعدے بھی بنا دیئے طلاق دینے کا اختیار صرف مرد کو ہے، عورت اپنے مرد کو طلاق نہیں دے سکتی، اور مرد کو بھی صرف تین طلاق دینے کا اختیار ہے، اس سے زیادہ کو نہیں، اگر کوئی شخص تین سے زیادہ طلاقیں دے گا، تو تین ہی واقع ہوں گی، طلاق کے لئے یہ بھی ضروری نہیں کہ کسی کے سامنے دی جائے اور نہ یہ ضروری ہے کہ بی بی اس کو کئے طلاق ہر حال میں واقع ہو جاتی ہے۔

طلاق کی تین قسمیں ہیں، ایک طلاق تو ایسی ہے جس میں نکاح بالکل ٹوٹ جاتا ہے اور بغیر نکاح کئے اس مرد کے پاس رہنا جائز نہیں، اگر پھر سی کے پاس رہنا چاہے اور مرد بھی اس کے گھنے پر راضی ہو، تو نکاح کرنا نئے سے گا، ایسی حدیث کو بائن کہتے ہیں، دوسری قسم وہ ہے جس میں نکاح الیسا ٹوٹتا ہے کہ وہ بارہ نکاح بھی کرنا چاہیں، تو پہلے کسی دوسرے شخص سے نکاح کرنا پڑے گا، اور جب وہ اپنی خوشی سے طلاق دے گا تب بعد از مدت پہلے شخص کے ساتھ نکاح ہو سکے گا، ایسی حدیث کو مفاسد کہتے ہیں۔ تیسری وہ طلاق ہے جس میں نکاح نہیں ٹوٹتا، یہ طلاق محانت غشوں میں ایک بار دو طلاق دینے کے بعد واقع ہوتا ہے، اس میں اگر مرد پیشین ہو، تو نئے سے نکاح کرنا

ضروری نہیں، بغیر نکاح کئے جی میں کو نہ کہہ سکتا ہے، لیکن اگر طلاق کے بعد مرد اسی پر قائم رہے اور عدت گزار جائے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے، عدت کے اندر اگر بغیر نکاح کئے جوع جائز ہے، ایسی طلاق کو رجعی کہتے ہیں، رجوع مذہب سے ہو، جیسے یہ کہے کہ میں نے رجوع کیا، یا عمل سے جیسے محبت یا نوازش محبت شرع کے لحاظ سے طلاق کی دو قسمیں ہیں، ایک تو یہ کہ صاف نفعوں میں کہہ دیا کہ میں نے تجھے طلاق دی یا یوں کہا کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دی، یعنی ایسی صاف بات کہہ دی، کہ جس میں طلاق دینے کے سوا کوئی اور معنی نہیں نکال سکتے، ایسی طلاق کو "مطلق" کہتے ہیں، دوسری قسم یہ ہے، کہ صاف لفظ نہیں کہے بلکہ ایسے گول مول لفظ کہے، جن سے طلاق کا مطلب بھی نکال سکتا ہے، اور طلاق کے سوا دوسرے معنی بھی نکال سکتے ہیں، جیسے کوئی کہے میں نے تجھ کو چھوڑ دیا، تو اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ میں نے تجھ کو طلاق دیدی، اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ میں تجھے اپنے پاس نہ رکھوں گا، ہمیشہ اپنے میکہ میں پڑی رہو، میں تیری خبر نہ لوں گا، یا یوں کہے مجھے تجھ سے کچھ واسطہ نہیں، یا مجھے تجھ سے کچھ مطلب نہیں یا تو تجھ سے جدا ہو گئی، یا میں نے تجھ کو الگ کر دیا، یا جدا کر دیا، میرے گھر سے چلی جا یا نکل جا، یا اسی طرح کے اور کلمات حرم کے دو مطلب نکال سکتے ہیں، ایسی طلاق کو "کناہیہ" کہتے ہیں ۛ

طلاق "مطلق" زبان سے نکلتے ہی واقع ہو جاتی ہے، طلاق دینے کی نیت ہو یا نہ ہو، بلکہ مہنسی اور دل لگی سے کہے، تو بھی واقع ہو جاتی ہے، لیکن طلاق رجعی واقع ہوتی ہے، یعنی عدت کے ختم ہونے تک اس کے رکھنے نہ رکھنے کا اختیار ہے ۛ

طلاق بالکناہیہ سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے، بشرطیکہ طلاق کی نیت ہو، اگر طلاق کی نیت نہ ہو، تو پھر طلاق واقع نہیں ہوتی، لیکن اگر قرینہ سے معلوم ہو جائے کہ طلاق ہی دینے کی نیت تھی، تو پھر طلاق واقع ہو جائے گی ۛ

طلاق کی عدت تین حیض مقرر ہے، خواہ ایک طلاق دی ہو یا دو تین طلاقیں دی ہوں، اور طلاق بائن دی ہو یا رجعی، اگر چھوٹی لڑکی کو طلاق مل گئی، جس کو ابھی حیض نہیں آیا، یا مہیاس ہے، کہ اب حیض آنا بند ہو گیا ہے، تو ان دونوں کی عدت تین مہینے ہے۔

حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے۔ مگر کسی نے تعین کے لئے دنوں میں طلاق دی۔ تو جس عورت میں طلاق دی، اس کا کچھ اعتبار نہیں رہا۔ اس کا جھوٹا گواہی میں اور پورے کرے گا۔ جس عورت کا شوہر مر جائے اس کی عدت چار مہینے دنوں ہے۔ البتہ عورت حاملہ نہ ہو۔ اگر عورت حاملہ ہو، تو اس کی عدت وضع حمل ہے، اور مہینوں کا کچھ اعتبار نہیں۔ اگر مرے سے دو چاند لٹھری بعد بچہ پیدا ہو جائے، تب بھی عدت ختم ہوگئی۔

خلع ربوی کا شوہر کو کچھ مال بیکر نکاح سے آزادی حاصل کرنا

وَلَا يَحِلُّ لَكَرَّانَ تَاْخِذًا
فَمَا اِيْتَمَوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّا اَنْجَا
اَلَا يَفِي مَا حُدَّ اللهُ طَاِنْ خِفَم
اَلَا يَفِي مَا حُدَّ اللهُ فَلَاجِدَح
عَلَيْهِمَا يَمَّا اَفْتَدَتْ بِهِ ذَلِك
حُدَّ اللهُ فَلَ تَعْتَدُوْهُمَا مِنْ
يَتَعَدَّ حُدَّوَدَ اللهِ فَاُولَئِكَ
هُمُ الظَّالِمُونَ

(بقرہ - ۲۹۷ - پارہ - ۲)

اور جو کچھ تم عورتوں کو دے چکے ہو اس میں سے کچھ بھی واپس لینا جائز نہیں مگر یہ کہ میاں بی بی کو خوف ہو کہ خدا کی حدوں پر قائم نہ رہ سکیں گے پس اگر تمہیں اس بات کا خوف ہو کہ میاں بی بی اللہ کی حدوں پر قائم نہ رہ سکیں گے، تو عورت اپنا آپ چھڑانے کے لئے کچھ دید سے پس دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں، ان سے آگے نہ بڑھو اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے تجاوز کریں وہی ظالم ہیں۔ اپنے آپ چھڑا کر رہے ہیں)۔

حضرت حبیبہ بنت سہل سے روایت ہے کہ ثابت بن نضیر بن شماس کے نکاح میں تھیں۔ آنحضرت نے جمع کے لئے نکلے تو حبیبہ کو اندھیرے میں اپنے تجربے کے

عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ اَنَّهَا
كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ نَضِيرِ بْنِ
شَمَّاسٍ وَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الصُّبْرِ

فَوَحَّيْتُ بِهِمْ بَيْنَهُمْ بَيْنَ رُسُلِهِمْ
 يَا رُسُولُ اللَّهِ صَلِّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
 هَذِهِ قَالَتْ نَا حَبِيبَةُ بَدَتْ سَهْلِي
 يَا رُسُولُ اللَّهِ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ
 قَالَتْ لَا أَنَا وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَبِيصٍ
 لَزَوْجَهَا فَلَمَّا جَاءَتْ ثَابِتُ ابْنُ
 قَبِيصٍ قَالَ لَهُ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذْرَاءٌ حَبِيبَةُ
 بَدَتْ سَهْلِي قَدْ ذَكَرْتُ مَا شَأْنُ
 اللَّهِ وَتَلَا لَوْ أَنَّ حَبِيبَةَ يَا رُسُولُ
 كُلُّ مَا عَطَانِي عَذَابِي فَقَالَ رُسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَدَتْ خَدُّهَا
 فَأَخَذَ مِنْهَا وَجَعَتْ فِي أَذْنِهَا رُسُولُ

درد نرسند کے پاس کھڑا کر دیا فرمایا
 یہ کون سے بے حیثیتہ سے عرض کیا یہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ بیہوش
 کیا حال ہے۔ اس وقت میں نے نہ ہو سکتا
 کیا میں ثابت بن قیس کے ساتھ نہیں رہ
 سکتی ورنہ ثابت بن قیس میرے ساتھ رہ
 سکتا ہے ثابت بن قیس کے تو آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حبیہ سے اس
 نے جو کچھ بیان کیا تھا بیان کر دیا حبیہ
 نے عرض کیا یہ رسول اللہ جو چیز ثابت
 مجھے دی ہے۔ سب میرے پاس ہے۔
 آنحضرت نے ثابت سے فرمایا کہ اس میں
 سے کچھ سے جو انہوں نے لے لیا حبیہ
 اپنے لئے میں جا بھیجی

اگر میں بی بی میں کسی طرح سے نباہ نہ ہو سکے اور مردِ عذوق بھی نہ دیتا ہو تو عورت
 کو تارے سے کچھ مال دے کر یا اپنا مہر دے کر اپنے مرد سے کہے کہ اتنا روپیہ لے کر
 مجھے عذوق دیدے۔ شرع میں اسے حلال کہتے ہیں *

ایلاءِ اپنی بی بی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا

رَسُولُ بْنُ يَكُونُ مِنْ نِسَائِهِمْ
 فَتَبْصُرُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَإِنْ خَافَ وَ
 قَالَتْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ عَزَّ مَوَاجِدُ
 الطَّلَاقِ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ يَفْرَعُ بِهِ

جو لوگ اپنی بیبیوں کے پاس جانے
 کی قسم کھا بیٹھیں۔ ان کو چار مہینے کی مہلت
 ہے۔ پھر اس مدت میں اگر رجوع کر لیں
 تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اگر طلاق

کارادہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ خوب سنتا اور
خوب جانتا ہے ۔

ایلا کے معنی ہیں بی بی کے پاس نہ جانے کی قسم کھالینا اس کا حکم یہ ہے
کہ چار مہینے تک اگر اس سے صحبت نہ کی ۔ تو چار مہینے گزرنے پر عورت کو طلاق پڑ
جائے گی ، اور اب وہ بے نکاح کئے میاں بی بی کی طرح نہیں رہ سکتے ، اور اگر چار مہینے
کے اندر ہی اس نے اپنی قسم توڑ ڈالی اور صحبت کر لی تو طلاق نہ پڑے گی ، البتہ قسم
توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا ، جو دس فقیروں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا یا ایک
غلام آزاد کرنا اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے ، تو تین دن کے روزے رکھے ، اگر کوئی شخص چار
مہینے سے کم کے لئے قسم کھائے تو اس سے ایلا وثابت نہ ہوگا ، ہاں جتنے روز کی قسم کھائی
ہے ، اگر اس سے پیشتر عذرت کے پاس جائے گا ، تو کن رو قسم دینا لازم آئے گا ،

ظہار اپنی منکوحہ کو اپنی محرابا ابد میں کسی کے ساتھ تشبیہ دینا

جو لوگ تم میں سے اپنی بیبیوں سے
اظہار کر بیٹھتے ہیں ، تو وہ کچھ ان کی باتیں
نہیں سو جاتیں ، ان کی باتیں تو وہی ہیں
جنہوں نے ان کو جنا ہے ، ہاں وہ لوگ
بیشک بیہودہ اور جھوٹی باتیں کہتے ہیں ۔
اور بیشک اللہ معاف کرے وہ اور
بخشنے والا ہے ، اور جو لوگ اپنی بیبیوں
سے ظہار کرتے ہیں ، وہ بیہودہ اور بیگم
کینا چاہتے ہیں ، جس کو کہہ چکے ہیں ، تو
ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے
مرد کے ذمے ایک غلام آزاد کرنا ہے ،

الَّذِينَ يَظَاهِرُونَ مِنكُم مِّن
نِّسَاءِهِمْ مَا هُنَّ أُمَّهَاتُكُمْ إِنَّ
أُمَّهَاتُكُمْ إِلَّا فِي ذَنبِهِمْ
وَلَا تَعْلَمُونَ الْقَوْلَ
الَّذِي يَظَاهِرُونَ مِنكُم مِّنَ الْقَوْلِ
وَدُونَ أُولَٰئِكَ لَعَنَهُ اللَّهُ عَنِ
الَّذِينَ يَظَاهِرُونَ مِن نِّسَائِهِمْ
ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا زَالُوا فَتَحَرِّجُوا عَلَيْهِمْ
مِّن قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَا ذَٰلِكُمْ وَعَقُوبَةُ
يَهُ ۥ ۖ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۖ فَمِنْ
ثُمَّ يَجِدُ فَيَسَاءُ لَكُمْ ثُمَّ يَنْتَهِ
مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَا فَمِنْ ثَمَّ يَنْتَهِ

قَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ ۖ سَيَكُونُ ذَلِكُمْ
لَكُمْ مَنَافِعَ ۚ وَذَلِكُمْ هُوَ الْقَوْلُ
الْحَدِيثُ ۚ وَلِلَّهِ الْكَافِرِينَ عَذَابٌ
أَلِيمٌ (المجادلہ - ع ۱ - پارہ ۲۸)

تم کو یہ نصیحت کی جاتی ہے، اور جو کچھ بھی تم
کرتے ہو، اللہ کو اس کی خوب خبر ہے، پھر
جس کو غلام میسر نہ ہو، تو ایک دوسرے کو
ہتھکڑی کرنے سے چند مرد مگنا رہے دو مہینے کے
رہنے سکے۔ جو روزوں کی مدت نہ
رکھے، وہ ہفتہ مسکینوں کو کھانا کھلا دے
یہ حکم اس لئے دیا جاتا ہے کہ تم لوگ اللہ اور
اس کے رسول پر ایمان لے آؤ، اللہ پر اللہ کی
حدیں ہیں، اور منکر و نکر کے لئے بدنام
عذاب ہے ۝

اگر کوئی شخص اپنی بی بی سے نفرت کرے تو میری ماں کے برابر ہے، یوں کہے کہ تو میرے
سے ماں کے برابر ہے یا میرا تو میرے نزدیک ماں کے مثل ہے، یا ماں کی طرح ہے، تو
اگر اس نے اس سے یہ مطلب لیا ہے کہ بزرگی، تعظیم میں ماں کے برابر ہے، یا یہ مطلب لیا
کہ تو بالکل بڑھیا ہے، عمر میں میری ماں کے برابر ہے، تب تو اس کے کہنے سے کچھ نہیں ہوا اور
اگر اس نے اس سے صبر دینے اور چھوڑنے کی نیت کی تو عورت کو بائن طلاق واقع ہو گئی،
اور اگر صبر دینے کی بھی نیت نہیں تھی، اور عورت کا چھوڑنا بھی مقصود نہ تھا بلکہ صرف
اتر مذهب تھا، کہ اگرچہ تو میری بی بی ہے، اپنے نکاح سے تجھ کو ایک نہیں کرتا، لیکن ب
تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا، تجھ سے صحبت کرنے کو اپنے اوپر حرام کر لیا، تو اس کو شرع
میں ٹھہرا رہتے ہیں، اور اس کا حکم یہ ہے کہ وہ عورت اسی مرد کے نکاح میں رہے گی، لیکن
کفارہ دہا کرنے سے پہلے اس سے صحبت نہیں کر سکتا، اور کفارہ قرآن مجید کی مذکورہ آیات
میں مذکور ہو چکا ہے، یعنی ایک غلام کا آزاد کرنا، اگر یہ نہ ہو سکے، تو دو مہینے کے روزے
رکھنا، اگر یہ بھی نہ ہو سکے، تو ہفتہ مسکینوں کو کھانا کھانا ۝
اور اگر اپنی بی بی کو بہن کے برابر یا بیٹی یا بھوپھی یا کسی اور ایسی عورت کے برابر کہہ دے

جس کے ساتھ نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہوتا ہے۔ تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

اِحْرَافُ اُسْمٰیضَاعٍ اِلٰی دُودِ طَلَقِ کِی اِحْرَافُ

وَالْوَالِدَتُیْ یَرْضَعْنَ اَوْلَادَهُنَّ
حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّتِمَّ
الرِّضَاعَۃُ وَعَلٰی الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُ
کِسْوَتُھِیْنِ بِالْمَعْرُوْفِ لَا تَکْلِفُ نَفْسٌ
اِلَّا وُسْعُھَا جَلَّ اِلْحَادُ اِلٰی ذٰلِکَ
وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بَوْلٌ وَنَسِیَ الْوَالِدَتُیْ
مِثْلُ ذٰلِکَۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ
تَرَاضٍ مِنْھُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ
عَلَیْھِمَاۚ وَاِنْ اَلَدْتَ ثَمَانًا تَسْتَرْضِعُوْا
اَوْلَادَکُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اِذَا سَأَلْتُمْ
مَّا تِیْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰمُ الْغُیُوْبِ ۝۵ زَبْرہ

خ ۳۰ پارہ ۵-۱۲

اور جو شخص (بعد از طلاق) پورے مدت
دودھ پلوانا چاہے۔ تو اس کی خاطر نہیں
اپنی اولاد کو پورے دو برس دودھ پلائیں
اور باپ پر دستور کے مطابق ماؤں کو عطا
کیڑا اور مال لازم ہے۔ ہر شخص کو اس کی
گنجائش کے مطابق تکلیف دی جائے
نہ تو اس کو اس کے بچے کے باعث نقصان
پہنچایا جائے۔ اور نہ اس کو جس کا بچہ
ہے۔ اور سمیسا باپ پر نان و نفقہ کا حق
ہے ایسا ہی اس کے وارث کے ذمہ
بھی ہے۔ پھر اگر ماں باپ اپنی مرضی
سے وقت سے پہلے دودھ پھیرا ہو
تو ان پر کچھ گناہ نہیں۔ اور اگر تم کسی اور
دایہ سے دودھ پلوانا چاہو۔ تب بھی تم پر
کوئی گناہ نہیں۔ بشرطیکہ جو کچھ تم نے زکوٰۃ
کے مطابق ماؤں کو دینا کیا تھا۔ ان کو
دسے دو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور
جان لو کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کہتے
ہو سب کو دیکھتا ہے۔

طلاق کے بعد ماں کی دودھ میں اگر بچہ ہو۔ تو اس کی پرورش کا حق باہر ہے۔ باپ

اس کو چھین نہیں سکتا۔ لیکن ٹرکے کا سارا خرچ باب کو دینا پڑے گا۔ اگر ناں خود پر دینا نہ کرے، باب کے حوالے کر دے۔ تو باب کو دینا پڑے گا۔ زبردستی عورت کو نہیں دے سکتا۔ مگر جب تک رات برس کا نہ ہو تب تک اس کی پرورش کا حق رہتا ہے۔ جب رات برس کا ہو گیا۔ تو باب اس کو زبردستی دے سکتا ہے۔ وہ ٹرکی کی پرورش کا حق تو برس تک رہتا ہے۔

لعان (قسم قسمی)

وہ جو لوگ اپنی بیبیوں کو زنا کی شہادت لگائیں۔ اور اپنے سوا ان کا کوئی گواہ نہ ہو تو ایسے مدعیوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہی ہے کہ وہ چار بار خدا کی قسم کھا کر بیان کرے کہ وہ بلاشبہ اپنے اس دعوے میں سچ ہے۔ اور پانچویں دفعہ کہے کہ اگر وہ جھوٹا بولتا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت اور عورت سے سزا اس طرح مل سکتی ہے کہ وہ چار دفعہ قسم کھا کر بیان کر دے کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ اور پانچویں دفعہ ایسے کہے کہ اگر یہ شخص اپنے دعوے میں سچا ہو تو مجھ پر غضب الہی نازل ہو۔ اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی۔ اور نیز یہ کہ اللہ بڑا تو بہ قبول کرنے والا اور حکمت والا ہے۔ تو بہت فساد بہ پا ہو گئے ہوتے) ۴

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ
وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ
فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ
بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ
أَنَّ نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ إِنْ كَانَ مِنْ الْقَاذِبِينَ
وَيَذَرُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ
أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ بَيْنَ
يَدَيْهِ خَافٍ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ
اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ
وَقُلْ فَضَّلَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ دِينَهُ
وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ

(نور - ۱ - پارہ ۵ - ۱۸)

گزشتہ شخص میں بی بی کو زنا کی شہادت لگائے یا جو لڑکا پیدا ہو اس کو کہے کہ یہ لڑکا

میرا نہیں نہ معلوم کس کا ہے۔ تو اس کا حکم یہ ہے کہ عورت قاضی کے پاس جا کر فریاد کرے۔ اور قاضی دونوں سے قسم لے۔ پہلے شوہر سے اس طرح کہلا دے کہ میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جو تہمت میں نے اس کو لگائی ہے اس میں سچا ہوں۔ چار دفعہ اس طرح کہے۔ اور پانچویں دفعہ لویل کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو جب مرد پانچویں دفعہ کہہ چکے تو عورت چار دفعہ اس طرح کہے کہ میں خدا کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ اس نے جو تہمت مجھے لگائی ہے اس تہمت میں یہ جھوٹا ہے اور پانچویں دفعہ یوں کہے کہ اگر اس تہمت لگانے میں یہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ٹوٹے جب دونوں قسم کھالیں تو حاکم دونوں میں جہائی کر دے گا اور ایک طلاق بائن پڑ جائے گی۔ اور اب یہ لڑکا باپ کا نہ کہا جائے گا بلکہ ماں کا کہا جائے گا اس قسم قسماً کو شرع میں لہجہ ان کہتے ہیں ۴

حقوق قرابت حسن سلوک

کچھ سارا کمال اسی میں نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق کو کر لو یا مغرب کو بلکہ کہاں تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے اور قیامت کے دن پورا فرشتوں پر اور کتابوں پر اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں ہمیشہ عاقلوں و شیعوں مجتہدوں اور مسافروں اور سوال کرنے والوں کو آواز دے کر اسے میں مال دیتا ہو اور نماز کی پابندی رکھتا ہو اور نہ کوئی بھی اور کرتا ہو اور جو شخص اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہو

لَيْسَ لِبَرَّانٍ تَوْلَا وَجْهَهُ كُمْ
قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبَرَّ
مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ
الْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَ
آتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِ الْقُرْبَى
وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَفِي الرِّقَابِ
وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنِينَ
بِعَهْدِهِمْ ذَا عَاهِدًا ذُو دَعْوَى
فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَاءِ وَجِدْنَ الْبَاسِ
أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتِلْكَ هُمُ

سفر - ع - ۲۲ - پا - ۵ - ۲

يَسْمُوْنَكَ مَا ذَا يُبْخِتُوْنَ قُلُوبَ
مَا اتَّخَذَ مِنْ خَيْرِ عَالَمِ الدَّارِ
وَالْآخِرَةِ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِيْنَ
وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَعْلَمُوْا مِنْ خَيْرٍ
فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيْمٌ ۝ البقرہ ع ۲۶ - پارہ ۲۵

كَذَاتِ ذَٰلِكُنِي حَقُّهُ وَأَمْنِيْنَ
كَابْنِ السَّبِيلِ وَلَا تَبْذُرُوْا
بَنِي إِسْرَآئِيلَ ۝ پارہ ۵ - ۱۵

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ
أَنْ يَبْسُطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيَسْأَلَهُ فِي
كَرِهَةٍ فَلْيَصِلْ فِي رَحْمَةٍ

دبخاری مسلم

عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ
بِوَالِدٍ بِأَمْكَنَ فِي وَلَدٍ لَكِنْ الْوَاحِدُ
الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحْمَتُهُ وَصَلَحَا

(دبخاری)

جب عہد کر لیں اور وہ لوگ مستقل رہنے والے
مہل تگہ سستی بیماری ورتال میں یہی
لوگ ہیں جو سچے ہیں اور یہی لوگ متقی ہیں
لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ
راہ خدا میں کیا خرچ کریں تو آپ ان سے
کہہ دیں کہ جو کچھ بھی تم خرچ کرو وہ حق ہے
ماں باپ کا اور قریب کے رشتہ داروں کا
درمیتوں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا
اور اگر جو بھی بھلائی کرو گے اللہ اس کو جاتا ہے
اور رشتہ دار اور قریب اور مسافر کو
اس کو حق پہنچاتے ہو لیکن فضول خرچ
نہ کرو ۝

حضرت انس سے روایت ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص اس بات کو دوست رکھتا ہو کہ خدا
اس کی روزی میں وسعت دے اور اس کی عمر
میں برکت دے تو اسے چاہیے کہ اپنے
قریبین کے ساتھ سلوک کرتا رہے ۝

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
جو شخص رشتہ داروں کے حساب ان تکلفی
کرتا ہے وہ نیکو رحم کرنے والا نہیں بلکہ
بہل نیکو رحم کرنے والا ہے کہ جب

صلو رحمی نہ کی جاسکتے تو وہ جو بر صلو رحمی
کرتا رہے ؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اپنے انساب کے متعلق میں قدر عمر کا عمل
کرو، جس سے تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ
صلو رحمی کر سکو، کیونکہ صلہ رحمی کرنے سے
قربان میں محبت پیدا ہوتی ہے، اور مال
میں کثرت اور عمر میں زیادتی ہوتی ہے ؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَعْلَمُوا مِنْ النَّسَابِ كُمْ مَا تَصِلُونَ
بِهِ أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ
مُحِبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَشْرَافَةٌ فِي الْمَالِ
مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ

(ترمذی)

تعظیم اور شفقت و مہربانی

حضرت ابن عباسؓ سے منایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
ہمارے چچوٹوں پر رحم اور بڑوں کی تعظیم
نہ کرے وہ ہمارے شریفیے پر نہیں۔ وہ
جو شخص مر یا معروف اور نہی عن المنکر کرے
وہ بھی ہمارے نظر لیتے پر نہیں ؟

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَيْنَا مَنْ
لَمْ يَرْحَمْ جَدًّا بَرًّا لَنَا وَلَمْ يُوقِرْ
كَبِيرًا نَأْيًا عَمَّا بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى
بِالْمُنْكَرِ

(ترمذی)

حضرت سعید بن مسعودؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بڑے بھائی یا چچوٹے پر ایسا ہے جیسے
باپ کا حق اور دیر ؟

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَسَلَمَ حَقَّ كَبِيرٍ أَوْ جَدٍّ عَلَى عَمَلِهِمْ
حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ (ترمذی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جو

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ شَابَ

شَيْخًا مِنْ أَجْلِ سَنِهِ إِلَّا قَيْضَ
اللَّهِ لَهُ عِنْدَ رَبِّ سَنِهِ مَنْ يُكْرِمُهُ
(ترمذی)

عَنْ جَدِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ
النَّاسَ (بخاری - مسلم)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اتَّوَّاعُونَ يَرْحَمُهُمُ اللَّهُ
إِنْ رَحِمَهُمْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمَهُمْ
مَنْ فِي السَّمَاءِ (ابوداؤد - ترمذی)

نے بوڑھے کی اس کی بن کی وجہ سے عزت
کی تو خدا اس کے بڑھاپے کے وقت نمود
ایسا شخص مقرر کرے گا جو اس کی عزت
کرے گا ۔

حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو لوگوں پر مہربانی نہیں کرتا تو خدا بھی اس
پر مہربانی نہیں کرتا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مہربانی کرنے والوں پر خدا مہربانی
کرتا ہے تم زمین والوں پر مہربانی کرو خدا
جو آسمان میں ہے تم پر مہربانی کرے گا ۔

تعلیم و تبلیغ اور محبت و مودت

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ
وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

(شروع الہ پارہ ۵ - ۱۵)

عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ دُوسِلُوا بِمُقْسِطٍ
مُتَصَلِّاتٍ مُوَفَّقٍ وَرَجُلٍ رَحِيمٍ

اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اقرباء
کو خدا کے عذاب سے ڈراؤ اور جو مسلمان
تمہارے تابع ہیں ان سے تواضع پیش
آؤ ۔

حضرت عیاض بن حمار سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جنتی تین قسم کے لوگ ہیں اول
منصف بادشاہ لوگوں کے ساتھ احسان

رَفِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَىٰ مَسْلَمٍ
وَعَفِيفٌ مُّتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ

ر مسلم

کرنے والا نیکی اور بھلائی کی توفیق دیا گیا۔ دوسرے
مہربان اور نرم دل آدمی جو قریبیوں اور نیز
ہر مسلمان کے ساتھ مہربانی سے پیش آئے
اور عیالدار باوجود حرام سے باز رہتا ہو،
اور محتاجی کے افہار سے شرم کرنا ہو ۹

میراث

اور جو لوگ بعد کو ایمان لائے اور ہجرت
کی اور تمہارے ساتھ ہو کر نہ ہوں نے جہاد
بھی کئے تو وہ تم ہی میں داخل ہیں۔ اور
رشتہ دار اللہ کے حکم کے مطابق ایک دوسرے
کی میراث کے زیادہ حقدار ہیں۔ بیشک اللہ

ہر چیز سے واقف ہے ۹

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِن بَعْدِ وَ
هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ
مِنْكُمْ وَأُولَٰئِكَ لَهُ حُكْمٌ بِغَضِّهِمْ
أُولَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

الانفال ۱۰۶-۱۰۵ پارہ ۱۰-۵

الَّذِينَ آمَنُوا مِن بَعْدِ وَ
هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ
مِنْكُمْ وَأُولَٰئِكَ لَهُ حُكْمٌ بِغَضِّهِمْ
أُولَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

تفسیر قرآن حزب ۱۰-۵ پارہ ۱۰-۵

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) مومنین کے ساتھ خود ان
کے نفس سے بھی زیاں تعلق رکھتے ہیں اور
آپ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں اور رشتہ دار
کتاب اللہ میں ایک دوسرے سے زیادہ
تعلق رکھتے ہیں۔ بہ نسبت دوسرے مومنین
اور مہاجرین کے مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں
سے کچھ سلوک کرتا جاؤ تو وہ جائز ہے یہ
بات لوح محفوظ میں بھی جا چکی ہیں ۹

اصحاب الفروض اور رشتہ دارین کے حصص کلام مجید حدیث میں مذکور

والدین (باپ)

وَرِثَیْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
السُّدُسُ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ وَلَدٌ
فَإِنْ لَمْ یَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَرِثَتْهُ أَبَوَا
فَرِثَهُ الثَّلَاثُ

(النساء - ۲۴ - یوسف - ۱۲)

میریت کے ترکہ سے ماں باپ میں
سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے جبکہ میریت
کی اولاد نہ ہو، اگر اس کے اولاد نہ ہو، اور
اس کے وارث صرف ماں باپ ہوں
تو اس کی ماں کا حصہ ایک تہائی (اور

باقی باپ کا)

اصحاب الفروض وہ وارث ہیں جن کا حصہ قرآن مجید یا حدیث شریف یا
اجماع امت سے مقرر ہو چکا ہے، اور ترکہ میریت کی تقسیم کا آغاز انہیں سے ہوتا ہے۔
یہ کس بڑے آدمی ہیں، چار مرد باپ، دادا، شوہر، ماں، شریک بھائی جسے اختیانی بھائی
کہتے ہیں، وراثت عورتیں، ماں، دادی پڑدادی وغیرہ، زوجہ، بیٹی، پوتی اور پوتی
وغیرہ، حقیقی بہن، علاتی بہن یعنی باپ شریک بہن، اختیانی بہن،

باپ کی بہن سے لیتیں ہیں، ایک عاتق میں تو صرف اُسے چھٹا حصہ ملتا ہے، اور
یہ اس صورت میں جب کہ میریت کا بیٹا یا کسی درجہ کا پوتا نہ ہو، دوسری حالت میں چھٹا
حصہ بھی ملے گا، اور وارثوں کو دسے کر جو مال بھی بچے گا اس کا وارث بھی ہوگا
اور یہ اس صورت میں جب کہ میریت کی بیٹی یا کسی درجہ کی پوتی موجود ہو، تیسری حالت
یہ ہے کہ محض عصبہ ہو، اور یہ اس وقت ہوگا جب کہ میریت کی کوئی ذکور وارث ذریعہ
وہ دینے والا نہ ہو، یعنی اس صورت میں باپ کے لئے کچھ حصہ مقرر نہیں، بلکہ عصبہ ہوگا
تو سب مال اسی کو ملے گا، اور اگر اور اصحاب الفروض ہوں گے، تو ان کو دیگر حوالہ بھیجیں
وہ سب کا سب باپ کو ملے گا۔

دوسرے حوالہ یہ ہے کہ باپ کی طرح ہے، یعنی باپ کی عدم موجودگی میں، حکام

میراث میں دادا باپ کی مانند ہے، مگر تین باتوں میں فرق ہے، اول یہ کہ باپ کے سنے
دادا محروم ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کہ دادی باپ کے سامنے محروم ہوتی ہے۔ لیکن دادے
کے سامنے محروم نہیں ہوتی، اور تیسرے یہ کہ باپ کے سامنے ماں کو جبہ زوجین میں
سے ایک موجود ہو، باقی کا تہائی حصہ ملتا ہے، لیکن دادے کے سامنے کل کی تہائی
ملتی ہے ۛ

میت کی ماں کی بھی تین حالتیں ہیں، میت کی اولاد ہو، یعنی بیٹا، بیٹی یا پوتا،
پوتی موجود ہوں، تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا، اور اگر میت کے دو یا دو سے زیادہ بھائی
بہن موجود ہوں، خواہ سگے سول یا سوتیلے تو پھر بھی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا، کیونکہ خدا تعالیٰ
فرماتا ہے، فَإِنْ كَانَتْ إِخْوَةٌ فَلِلْأُمِّهِ الشَّدَاثُ یعنی اگر میت کے بھائی بہن ہوں
تو ماں کے لئے چھٹا حصہ ہے، اگر نہ کور و بال رشتہ داروں میں سے کوئی نہ ہو، تو پھر
کل مال کا تہائی حصہ ماں کو ملے گا، بشرطیکہ شوہر اور باپ یا زوجہ اور باپ اس کے ساتھ
موجود نہ ہوں، اور اگر ماں کے ساتھ باپ اور احد الزوجین موجود ہوں، تو اس صورت
میں باقی کا تہائی حصہ ماں کو ملے گا، باقی کا تہائی سے یہ مراد ہے کہ زوجی انفرادی سہمی
یعنی احد الزوجین کو دے کر جو بچے اس کا تہائی، اس کو ملے گا ۛ

زوجین (میاں بیوی)

ذَلِكُمْ نَصْفُ مَا تَرَكَ إِذَا جَاءَكُمْ
إِنْ أَنْتُمْ بَيْنُكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ
لَكُمْ وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَ
مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوَصِّينَ بِهَا
أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَ
إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ
لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثَّمَنُ مِمَّا تَرَكَ

اور تم کو اس ترکہ کا نصف ملے گا جو
تمہاری بیویاں چھوڑ جائیں، اگر بین کے
کچھ اولاد نہ ہو، اور اگر بچے چھوڑ دے
چوتھائی ملے گا، قرعہ اور وصیت کے بعد
جس کی وہ وصیت کر جائیں، اور ان
بیبیوں کو چوتھائی ملے گا، اس ترکہ سے
جس کو تم چھوڑ جاؤ، اگر تمہارا سے کچھ اولاد

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ
(النساء ۲۰-۲۱-۲۲)

نہ ہو، اور اگر تمہارے کچھ اولاد ہو، تو ان کو
تمہارے ترکہ سے آٹھواں حصہ ملے گا۔
اس قرض اور وصیت کے بعد جس کی تم
وصیت کر جاؤ گے۔

شوہر کی دو حالتیں ہیں۔ پہلی حالت میں وہ ترکہ زواجہ کے نصف کا مالک ہوگا، اور اگر
صورت میں جبکہ زوجہ کے اولاد نہ ہو، اور اولاد کے لئے یہ شرط نہیں کہ انسی خاوند سے ہو
جبکہ جائز ہے، کہ میت نے پہلے نکاح کیا ہو، اور اس سے یہ اولاد ہو، اور یہ شوہر میت کا
دوسرا ہو۔ جو بوقت مرنے کے موجود ہے۔ دوسری حالت میں شوہر کو چوتھا حصہ ملے گا
اور یہ اس صورت میں جبکہ زوجہ کے اولاد نہ ہو۔

زوجہ کی بھی دو حالتیں ہیں ایک حالت میں چوتھائی کی مستحق ہوگی، اور یہ اس صورت
میں جبکہ شوہر کے اولاد نہ ہو، (خواہ اس زوجہ کے بطن سے ہو یا پہلی زوجہ کے بطن سے)
دوسری حالت میں آٹھویں حصے کی مالک ہوگی، اور یہ اس صورت میں جبکہ شوہر کے ساتھ
اولاد ہو، اگر ایک سے زائد بیٹیاں ہوں تو وہ سب چوتھے یا آٹھویں حصے میں شریک ہوں گی۔

اخپانی بھائی بہن !

اور اگر کوئی میت جس کی میراث،
دوسروں کو ملے گی، خواہ وہ میت مرد ہو
یا عورت ایسی ہو جس کے نہ اصول ہوں
اور نہ فروغ (یعنی باپ اور اولاد نہ ہو)
اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو، تو
ان دونوں میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا
اور اگر ایک سے زیادہ ہوں، تو ایک تہائی
میں سب شریک ہیں، لیکن میت کی وصیت

وَ إِنْ كَانَ رَجُلٌ يُؤْتِي كَلَالَةً
أَوْ امْرَأَةٌ وَهِيَ آخٌ أَوْ أُخْتُ فَلِكُلِّ
وَ حِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ جَوْاِئِ
كَأَنَّهُمْ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ
فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي
بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرِ مُصَارَةٍ وَصِيَّةٍ
بَيْنَ سِتَّةٍ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ
(النساء ۲۰-۲۱-۲۲)

کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد بشرطہ
میت نے کسی کو نقصان نہ پہنچانا چاہا ہو،
یہ خدا کا حکم ہو، اور وہ خوب جاننے والا
اور صاحب حکم ہے ۛ

میت کے اختیارات میں بھی رماں شریک ہوئی بہن م کی تین حالتیں ہوتی ہیں،
ایک بھائی یا ایک بہن ہو۔ تو چھپر حصہ اور دو یا زیادہ ہوں۔ تو بھائی میں شریک ہوں گے
اور ایسے بھائی بہن تقسیم میں برابر ہیں، یعنی سب کو یکساں حصہ ملتا ہے، اگر میت کے کوئی
اولاد نہ ہو یا باپ یا دادا موجود ہو، تو یہ سب محروم ہوتے ہیں، یعنی ان کو کچھ نہیں ملتا ۛ

سگی اور سوئی کی بہنیں

لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں
آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تم کو آخر
کے بار سے میں حکم دیتا ہے، اگر کوئی شخص
میرے جس کے اولاد نہ ہو، اس کے آپ بہن ہوں تو
اس کے تمام ترکہ کا نصف ملے گا، اور بھائی
بہن کے ترکہ کا ورثہ ہو گا، اگر اس کی
بہن کے اولاد نہ ہو، پھر اگر بہنیں دو ہوں
ریزیدہ، تو ان کو اس کے ترکہ میں سے
دو بھائی اور گھر بہن بھائی سے جتنے ہوں تو
دو عورتوں کے حصے کے مثل ایک مرد کا
حصہ، اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جتنے کے خیال
سے اپنے حکم تمہارے عادت و عادت بیان کرتا
ہے، اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے ۛ

يَسْتَفْتُونَكَ ذُلُّ اللَّهِ يُنْفِكُ
فِي الْكَلَامِ لَمْ يَنْفِكْ وَأَخَذَتْ لَيْسَ
لَهُ وَلَدٌ قَدْ أَخَذَتْ فَلَهَا النِّصْفُ
مَا تَوَلَّاهُ هُوَ يَرْتَهَانُ لَهُ يَكُونُ لَهَا
وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتْ ثَنَتَيْنِ فَلَهُمَا ثَمَنًا
مِمَّا تَرَكَتْ وَ إِنْ كَانَ إِخْوَةً رَجَا لًا
وَلَيْسَ عَزْلًا لِرِثْلٍ حَقِّ الْأَنْثَيْنِ
يَبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللَّهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

(النساء ۶۴ - پارہ ۵ - ۶)

میت کی حقیقتی بہن کی پانچ سو لہٹیں ہیں۔ اگر اکیلی ہو۔ تو نصف کی مستحق ہوگی۔ اور دو یا دو سے زیادہ ہوں تو دو تہائی لیں گی۔ جب بھائی کے ساتھ جمع ہوں گی۔ تو عصبہ ہو جائیگی اور ترکہ میں لے کر مِثْل حِطِّ الْأَنْثَبَيْنِ کی رو سے تقسیم ہوگا۔ یعنی مذکر کو دوسرا حصہ ملے گا۔ اور مونث کو کھرا۔ میت کی بیٹیاں پوتیاں بہنوں کے ساتھ جمع ہوں گی۔ تو پھر بھی عصبہ ہو جائیں گی۔ یعنی بیٹیوں اور پوتیوں کے لینے کے بعد جو مال بچے گا۔ وہ بہنوں کا حق ہوگا۔ اگر بہنیں۔ بیٹے۔ پوتے یا باپ اور دادا کے ساتھ جمع ہوں تو محروم ہوں گی۔ عداقی یعنی باپ شریک بہن کی سات حالتیں ہیں۔ چار حالتیں تو سگی بہن کی طرح ہیں یعنی ایک کا آدمی اور زیادہ کا دو تہائی۔ عداقی بھائی کے ساتھ عصبہ اور بیٹیوں کے ساتھ شریک آپ عصبہ۔ بہن سٹے حال یہ ہیں۔ کہ ایک سگی بہن کے ساتھ چھٹا حصہ اور دوسری بہنوں کے ساتھ محروم ہوتی ہے۔ مگر ان کے ساتھ سو تہائی بھائی ہو۔ تو اس صورت میں عصبہ ہو جائیں گی۔ اور باقی ترکہ ان میں لِلَّذِي كَرَّمِثْلِ حِطِّ الْأَنْثَبَيْنِ کی رو سے تقسیم ہوگا۔ میت کے بیٹے یا پوتے کسی درجہ کے ہوں (یا باپ یا دادا یا سگا بھائی یا سگی بہن جبکہ وہ عصبہ ہو گئی ہو۔ ان سب کے سامنے عداقی بہن محروم ہو جاتی ہے۔

بیٹی پوتی

تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے۔ کہ لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ دیا کرو۔ اور اگر لڑکیاں دو یا دو سے زیادہ ہوں۔ تو ان کا حصہ دو تہائی ہے۔ اور اگر ایک ہے۔ تو اس کا حصہ نصف ہے۔

يُوحِي كُمْ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلَّذِي كَرَّمِثْلِ حِطِّ الْأَنْثَبَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَاهْتَبِئْنَ ثُلُثًا مَّا تَرَكَ طَوَّانَ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ۔

(النساء۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳

کہ جب بیٹا موجود ہو۔ اس صورت میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہوگا۔
 پوتی کی چھ حالتیں ہیں۔ تین حالتیں تو بیٹی کی طرح ہیں۔ یعنی ایک ہوتا ہے۔
 ایک سے زیادہ ہوں۔ تو دو تہائی۔ برابر یا نیچے درجے کے پوتے کے ساتھ عصبہ ہو جاتی
 ہیں۔ تین سے حال یہ ہیں۔ کہ ایک بیٹی کے ساتھ تھپ حصہ۔ دو بیٹیوں کے ساتھ محروم ہوتی
 ہیں بشرطیکہ عصبہ نہ ہوں۔ اور بیٹے اور قریبی پوتے کے سامنے ہمیشہ محروم ہوتی ہیں۔

عصبات (یعنی وہ ورثہ جو ذوی الفروض کی موجودگی میں
 مابقی کے وارث اور ان کی عدم موجودگی میں تمام ترکہ پر قابض ہوتے ہیں)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْحَقُّوْا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ
 لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ۔

(بخاری مسلم)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ میراث کے مقررہ حصے ان کے اہل کو
 پہنچا دو، اور جو کچھ باقی رہے، وہ اس مرد
 کا حق ہے۔ جو میت سے قریب تر ہو۔

عصبہ کے معنی عربی زبان میں چھٹے کے ہیں۔ اور اصطلاح شروع میں اس شخص
 کو کہتے ہیں جس کے عیب دار ہونے سے غمناک ان کو عیب لگے۔ اور اصحاب الفروض کی موجودگی
 میں مابقی کا مالک ہو۔ ورنہ ان کی عدم موجودگی میں تمام ترکہ میت پر قابض ہو، شرع میں
 اصل وارث عصبہ ہی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیٹا اصحاب الفروض میں شامل نہیں کیا گیا۔
 اس زمانہ میں عصبہ کی تین قسمیں باقی جاتی ہیں۔ عصبہ بنفسہ، عصبہ بالغیر اور عصبہ مع غیر
 جہاں مطلق غلط عصبہ لکھی جاتا ہے۔ اس سے عصبہ بنفسہ مراد ہوتا ہے۔ اور در حقیقت عصبہ
 یہی ہے۔ عصبہ بالغیر اور عصبہ مع غیر دراصل اصحاب الفروض ہیں۔ ان کی عصبوبت عارضی
 ہوتی ہے۔

عصبہ بنفسہ وہی وارث ہے جو اصحاب الفروض سے نہ ہو اور مرد ہو اور جتنے وارث
 میت میں اور اس وارث میں ہوں سب مرد کے ہوں۔

عصبہ بالغیر وہ عورت ہے۔ جو اصحاب الفروض میں سے ہو۔ لیکن کسی برابر یا کمتر درجہ کے عصبہ کی وجہ سے عصبہ بن گئی ہو۔ جیسے بہن بھائی کے سبب سے عصبہ ہو جاتی ہے اور پوتے کے ساتھ عصبہ بن جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو عورت اصحاب الفروض میں سے نہ ہو۔ وہ اپنے برابر کے عصبہ کے ساتھ عصبہ نہیں ہوتی۔ جیسے بھوپھی چچا کے ساتھ اور بھتیجی بھتیجے کے ساتھ عصبہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ بھوپھی اور بھتیجی اصحاب الفروض سے نہیں عصبہ صرف تین ہی ہیں۔ یعنی بیٹی یا پوتی یا بہن جبکہ بیٹے یا پوتے یا بھائی کے ساتھ جمع ہوں۔ عصبہ مع الفروض عورت سے۔ جو اصحاب الفروض سے ہو۔ لیکن کسی دوسری ذوی الفروض عورت کے سامنے صرف خود ہی عصبہ ہو گئی ہو۔ جیسے بہن بیٹی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہے۔ اصحاب الفروض سے نہیں رہتی۔ عصبہ مع الفروض سگی بہن یا عذاتی بہن ہے جبکہ بیٹی کے ساتھ جمع ہو۔

عصبہ کی ترتیب اس طرح پر ہے۔ کہ اول میت کا جو کسی درجہ کا ہو۔ جیسے بیٹا پوتا۔ پڑپوتا۔ سکر پوتا وغیرہ ان کے سامنے اور کوئی عصبہ وارث نہیں ہوتا۔ دوسرے میت کے اصول جیسے باپ۔ دادا۔ پڑدادا۔ سکر دادا وغیرہ۔ تیسرے باپ کا جزو اور اس کی اولاد جیسے چچا اور چچا کا بیٹا وغیرہ۔ پھر ان قسموں میں سے جو عصبہ میت کے قریب ہو۔ وہ بعید سے مقدم ہوگا۔ جیسے چچا۔ چچا کے بیٹے سے اور چچا کا بیٹا چچا کے پوتے سے مقدم ہے اگرچہ یہ دونوں چوتھی قسم کے عصبے ہیں۔ مگر بہن جب بیٹیوں کے ساتھ عصبہ ہو گئی۔ تو وہ بھی عذاتی بھائی سے مقدم ہے۔ اگرچہ عذاتی بھائی عصبہ بنفسہ ہے۔ اور بہن عصبہ مع الفروض

ذو الارباع وہ قریبی رشتہ دار جن کا واسطہ رحم سے ہو

جو لوگ بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کیا۔ تو وہ تم ہی میں داخل ہیں۔ اور رشتہ دار اللہ کے حکم کے مطابق ایک دوسرے کی میراث کے

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِن بَعْدِ
وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ
ذَٰلِكَ مَنكُمُ وَأُولَٰئِكَ
بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ

إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

(الانفال: رکوع ۱۰- پارہ ۱۰)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ

الْأُخْتِ مِنْهُمْ

زیادہ حقدار ہیں، بیشک اللہ ہر ایک چیز

سے بخوبی واقف ہے ۴

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خود کا جانچو

قوم ہی میں سے ہے ۴

ذو رحم وراثت کہتے ہیں صاحب قرابت کو، اور اصطلاح میں اس وراثت کو کہتے

ہیں۔ جو نہ اصحاب الفروع میں سے ہو، اور نہ عصبہ ہو، اور اس میں اور میت میں تمام

واسطے مرد کے نہ ہوں، یا تمام واسطے مرد کے ہوں، لیکن آپ عورت ہو، ذو رحم کے ورثہ

ہونے کا درجہ عصبہ کے بعد ہے ۴

ذوی الارحام کی چار قسمیں ہیں، اول میت کی اولاد جیسے نواسہ نواسی، پان کی اولاد

جو ذوی الفروع اور عصبہ نہیں، کچھ میت کے اصول جیسے نانا، کچھ میت کے ماں باپ

کی اولاد جیسے میت کی بہن کی اولاد یا بھائیوں کی بیٹیاں وغیرہ، کچھ میت کی دادیوں اور

دادوں کی اولاد جیسے پھوپھیاں یا چچا پان کی طرف کا یا ماں شریک بھائی نانا بیٹا، اگر سب ہیں

شرط یہ ہے کہ ذوی الفروع اور عصبہ نہ ہو، ان میں سے مقدم وہ ورثہ ہوگا، جو میت

کے قریب ہوگا، جیسے نواسی مقدم ہے، پوتی کی بیٹی سے، کیونکہ نواسی میں ایک درجہ ہے

اور پوتی کی بیٹی میں دو واسطے ہیں، اگر درجوں میں برابر ہوں، تو جو ذوی الارحام وراثت

کی اولاد ہیں، وہ غیر وراثت کی اولاد پر مقدم ہوں گے، جیسے پوتی کی بیٹی ذی اس کی بیٹی

سے مقدم ہے، کیونکہ یہ دختر پوتی کی ہے، اور پوتی وراثت ہے، بخلاف اس زبط کے کہ یہ نواسی

کی بیٹی ہے، اور نواسی نہ رشتہ نہیں، ان کی پوری تفسیل اگر دیکھنی ہو، تو عظیم فرغی مشور و

منفصل کتابوں میں موجود ہے ۴ مثلاً تاجی کی کتاب رسمی قانون وراثت، ابن جبرین، ابن عساکر، ابن

حجب

حجب کے معنی ہیں رک اور رک کے، تفسیر وراثت کی بعض صورتوں میں بعض وراثت

سے چھوٹا عدد چوبیس ہوگا جس کے تمام حصے ہو سکتے ہیں۔ ثوابت ہوگا کہ چوبیس سے زیادہ اصل مسئلہ نہیں ہو سکتا۔ اصل مسئلہ معلوم کرنے کا آسان قاعدہ یہ ہے کہ جس قدر حصے جمع ہوں ان کا ذوالشعاع اقل نکال لیا جائے *

عول

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ اصل مسئلہ سے وارثوں کو جو حصے ملتے ہیں، ان کا حاصل جمع اصل مسئلہ سے بڑھ جاتا ہے، اس صورت میں ہر وارث کو پورا حصہ نہیں ملتا، بلکہ ہر ایک کا حصہ ایک نسبت سے کم کر دیا جاتا ہے، پس اسی کا نام عول ہے، جس کے لغوی معنی تنگی و ظلم کے ہیں اس کی توضیح مسئلہ ذیل سے ہوگی *

عول

مسئلہ ۱	۱	مسئلہ
شوہر	بہن	بہن
۳	۲	۲

اس صورت میں شوہر کا حصہ ۱ ہے، اور بہنوں کا ۲، اصل مسئلہ ۳ سے ہوگا، جس سے ۳ تو شوہر کے حصے میں آئیں گے، اور چارہ دو نفل بہنوں کو ملیں گے، ان کا حاصل جمع سات ہے لہذا سات کو اصل قرار دیا گیا۔ اب سب کے حصے کم ہو گئے، کیونکہ شوہر کو چھ سے تین ملنے چاہیے تھا اب سات سے تین ملے، آدھا نہ ملا، اسی طرح بہنوں کو ۲ سے ۱ ملنے چاہیے تھے، مگر سات سے چار ملے *

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس مسئلہ میں کوئی عصبہ ہوگا، اس میں کبھی عول نہیں ہوگا، یعنی عول کی کوئی ایسی صورت نہیں، کہ جہاں بٹیا عصبہ ہو، پھر عول ہو، کیونکہ اس سے بڑھ آتا ہے کہ بعض جگہ بٹیا محروم ہو، اور دوسرے لوگ وارث ہوں *

عول صرف تین مسئلوں میں ہوتا ہے، چچہ، بابا، اور چوبیس، چچہ شکوں یعنی دو تین چچا اور آٹھ بن عول نہیں ہوتا، جب اصل مسئلہ چچہ سے ہو، تو اس کا عول سات یا آٹھ یا دس

سے ہو سکتا ہے۔ اور اصل مسئلہ اس سے ہے کہ جو عمل تیرہ بندہ اور مقررہ سے ہو سکتا ہے، اور جب اصل چوبیس سے ہو، تو اس کا عمل صرف سائیکس سے ہو سکتا ہے۔

رد

رد عمل کی فہم ہے۔ یعنی عمل میں چونکہ حصہ مقررہ سے کم ملتا ہے، اس لئے بعض کو بڑھانا پڑتا ہے، اور رد میں حصہ مقررہ سے زیادہ ملتا ہے، لہذا ان کو کم کرنا پڑتا ہے جس مسئلہ میں حصہ موجود نہیں، اس میں کبھی رد نہیں ہو سکتا، کیونکہ عمسوں کا حق ذوی الفروض سے ہی ہوتا ہوتا ہے، پھر ذوی الفروض آپس طرح رد ہو گا، ذوی الفروض میں سے شوہر اور زوجہ قابل رد نہیں، کیونکہ یہ ذوی الفروض سبھی کہلاتے ہیں، در ذوی الفروض سبھی قابل رد نہیں، یعنی ان کا جو حصہ مقررہ ہے، اس سے زیادہ نہیں مل سکتا، باقی تمام ذوی الفروض قابل رد ہیں اس زمانہ میں چونکہ بیت لہاں نہیں، اگر تنہا زوجین ہی موجود ہوں، تو قابل رد ہوں گے، لیکن اور ذوی الفروض کے ساتھ نہیں، رد کی تفصیل علم فرائض کی مفصل کتابوں میں موجود ہے۔

مناسخہ

جب کسی وراثت کا حصہ تقسیم ہونے سے پہلے میراث بن جائے تو اصطلاح فرائض میں اسے مناسخہ کہتے ہیں، مثال کے طور پر یوں سمجھئے کہ ایک شخص مر گیا، اور اس کے ورثہ میراث ایک موافقت ہے تقسیم ترکہ کی ذمت نہ آئی، یہ مر گئے تو ان کے بعد جو وارث ہوئے، انہوں نے بھی ترکہ تقسیم کر لیا، اسی طرح مدت تک ایسا ہی ہوتا گیا، پھر موجودہ ورثہ میں تبغڑا ہوا اور تقسیم میراث کی ذمت آئی، تو یہ صورت استلزام میں مناسخہ کہلائے گی، مناسخہ کا باب بہت دشمن ہے، عوام کی سمجھ میں نہیں آ سکتا، اس لئے صرف تعریف پر اکتفا کیا گیا ہے۔

موانع الارث اور امور جو وراثت سے روکنے والے ہیں

اس زمانہ میں اس ملک میں وراثت سے روکنے والی دو ہی چیزیں باقی باقی

سے یہ مشکل سدنی تاخیر وراثت میں آسان کر دی گئی ہے۔

محبت نہیں رکھتے، جو اپنے آپ کو برا سمجھنے
 ہوں، شیخی کی باتیں کرتے ہوں، جو نخل
 کوڑتے ہیں، اور دوسرے لوگوں کو بھی
 نخل کی تعلیم کرتے ہوں، اور اس چیز کو
 پوشیدہ رکھتے ہوں، جو اللہ تعالیٰ نے
 اُن کو اپنے فضل سے ہی سے اور
 ہم سے نہ ناسپاسی لینے کے لئے امت آزمیز
 مزا تیار کر رکھی ہے ۛ

حضرت عائشہؓ اور ابن عمرؓ سے مروی
 ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ جبرائیلؑ مجھے ہمسایہ کی نسبت ہمیشہ
 تاکید کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے گمان
 ہوا کہ وہ ہمسایہ کو وارث بنا دیں گے ۛ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے
 کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کو فرادستہ ہوئے سنا، کہ وہ شخص کمال مومن
 نہیں، جو خود تو سیر ہو کر نہ لکھائے اور اس
 کا پڑوسی بھوکا رہے ۛ

حضرت عبد بن عمرؓ سے روایت
 ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اللہ کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے
 جو اپنے دو رفیقوں کے حق میں سب سے
 خدا کے نزدیک بہترین ہمسایہ وہ ہے جو

عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ
 الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مَا ذَالَ جِبْرِيلُ يُوْحِصِنِي
 بِالْحَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُؤْ
 دُّنِي (بخاری مسلم)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ أَيْسُّ الْمَعْرِفَةِ الَّذِي يُشَبِّهُ
 وَجَارَهُ جَانِحٌ

ر شعب الایمان

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَانَ خَيْرَ الْأَشْيَاءِ بِإِجْمَاعِ النَّاسِ
 خَيْرُهُمْ يَحْسَبُ خَيْرًا وَخَيْرُ الْأَشْيَاءِ
 عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهَا رِيَاءٌ وَزَيْنٌ وَرِيَاءٌ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ
جَارَتَهُ لِحَاثَتِهِ وَلَوْ فَرَسَنُ شَاةٍ
(بخاری مسلم)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَتَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أَهْدِي
قَالَ إِلَى أَقْرَبِيهِمَا مِنْكَ يَا بَا (بخاری)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَتْ
مَرْقَةُ فَكُنْتُمْ مَاءَ هَامٍ وَتَعَاهَدًا
جَائِرًا نَكَاحًا (بخاری)

اپنے ہمسایہ کے حق میں بہتر ہو ۵
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
بڑوسن اپنی بڑوسن کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ بچی
کا ایک گھڑی کیوں نہ ہو ۵

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ انہوں
نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو بڑوسن
ہیں ران میں سے کس کو یہ بھیجوں؟ فرمایا
جس کا دروازہ دھڑکے گھر سے زیادہ
نزدیک ہو ۵

حضرت ابو ذر سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم شور مچاؤ یا کرو تو اس میں پانی نہ
دیا کرو اور اپنے بڑوسن کی خبر
رکھا کرو ۵

برتنے کی چیزوں میں بخل نہ کرنا !

أَرَعَيْتَ الَّذِي يُكْذِبُ بِأَ
لِيَّ بَيْنَ قَدْرِكَ الَّذِي يَدْعُو إِلَى الْيَدِ
وَلَا يَحْضُرُ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ
قَوْلُ الْمَصْلِيِّنَ الَّذِي يَنْهَمُ عَنْ
صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِي يَرْهَمُ
يَرَاءُونَ وَيَسْعَوْنَ الْمَاعُونَ ۝

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے
جو روزِ جمعہ کو کھانا کھاتا ہے اور مسکینوں کو
جو کچھ کھانا دے دیتا ہے اور مہینے
کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا ایسے
نمازیوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو اپنی
نماز کو بھول بیٹھتے ہیں جو ایسے ہیں کہ اگر کوئی

الماعون ع ۱ - پارہ ۳۰

کو کتے ہیں اور روزمرہ ہر شے کی چیزوں
کو بھی ذریعہ کرتے ہیں :

حدیث شریف میں آیا ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن سے روکنا جائز نہیں پانی، آگ
اور نمک۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر تیرا پڑوسی تیرے تنور میں روٹی پکا رہا ہے
یا اپنے سباب یک روز یا نصف روز کے لئے تیرے پاس رکھنا چاہے، تو اسے منع نہ کرو۔

کسی طرح کی تکلیف نہ دینا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عہد کی قسم وہ شخص کو مل ایمان والا نہیں
وہ شخص کامل ایمان والا نہیں۔ وہ شخص
کامل ایمان والا نہیں۔ عرض کیا یا رسول
اللہ وہ شخص کون ہے، فرمایا جس کا پڑوسی
اُس کی ایذا دہی سے محفوظ نہیں :

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ
معاذ عورت کی نسبت لوگ کہتے ہیں کہ وہ
کثرت سے نماز پڑھتی ہے بہت روزے
رکھتی ہے اور بہت عہد قائم دیتی ہے۔
مگر سب مہار یہ کہ زبان سے تکلیف بھی
پہنچاتی ہے۔ آپ نے فرمایا وہ روزہ
میں جاسے گی، پھر اس لئے عرض کیا یا
رسول اللہ عورت کی نسبت کہتے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَدِّهِ زَيْمٌ مِنَ اللَّهِ لَا يُؤْمِنُ
وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارَهُ
يَوْمَئِذٍ (بخاری مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانَةً
تَذْكُرُ مِنِّي كَثْرَةَ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا
وَصِيَامَ قَرْنِهَا شَيْئًا لَهَا تَذْكُرُ
جِيرَانَهَا بِسَائِلَهَا قَالَ هِيَ فِي الْمَدَارِ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانَةً تَذْكُرُ
مِنِّي قِلَّةَ صِيَامِهَا وَصَلَاتِهَا
وَصَلَاتِهَا وَلَا تَذْكُرُ مِنِّي بِسَائِلَهَا
جِيرَانَهَا قُلْ هِيَ فِي الْمَجْتَمَعِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَنْتَعِمُ جَارُ جَارَةٍ أَنْ يَغْدِرَ
خَشْبَتَهُ فِي جِدَارِهِ (صحيحين)
عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ حَامِرٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَذَلَّ الْخَضِيعِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
جَارَانِ رَسَدًا مَامُ أَحْمَدُ

شعاع

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّارُ
أَحَقُّ بِشَفْعَتِهِ يُنْتَظَرُ بِهَا أَنْ تَكُونَ
قَائِمًا إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ قَضِي النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشَّفْعَةِ

کہ وہ نماز کمر پڑھتی ہے۔ روزے سے قیوت
رکھتی ہے۔ اور صدقہ بھی کھوڑا دیتی ہے
مگر ہمسایہ کو نہ بان سے تکلیف نہیں دیتی
آپ نے فرمایا وہ جنت میں جائے گی
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کو اپنی دیوار
میں کھونٹی گاڑنے سے منع کرے
حضرت عقبہ بن حامرؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت کے دن سب سے پہلے ہمہ تن
کمر لے کر دو ہمسایہ یوں کے لڑائی
ہمسائیگی کے حق کی پیروی پر مشمول ہوں گے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہمسایہ اپنے شفعہ کا زیادہ استحقاق رکھتا
ہے۔ اگر وہ ثابت ہو تو شفعہ کے لئے
اس کا امتیاز کیا جائے۔ مگر یہ شفعہ مرتب
ہوگا جب بن دو یوں کا رستہ ایک ہو
حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا

فِي كُلِّ مَا لَمْ تُقَسِّمْ فَإِذَا وَقَعَتْ
الْحُدُودُ وَصَرَفْتَ الظَّرْفَ
فَلَا شَفْعَةَ رَايَحَارِي

ہرگز چیز میں حکم کیا۔ جو منور تقسیم نہیں
کی گئی۔ لیکن جب حدود واقع ہو جائیں
اور راستے جدا جدا ہو جائیں۔ تو پھر شفعہ
نہیں رہتا :

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشَّفْعَةِ
فِي كُلِّ تَنَزُّكَةٍ أَمْ تَقْسِمُ رُبْعَةً
أَوْ حَاطِطًا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَّبِعَ نَحْوَ
يُؤْذِنُ شَرِيكَهٗ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ
وَأِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاغَ وَلَمْ
يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا ﷺ نے ہر شریک
چیز میں شفعہ کا حکم دیا۔ جب تک اس کی
تقسیم نہ ہوئی ہو۔ خواہ مکان ہو۔ خواہ باغ۔
تاک کہ جائز نہیں کہ اپنے شریک کو اطلاع
کئے بغیر اسے بیچ دے۔ اور شریک کو
اختیار ہے چاہے اس کو لے لے یا چھوڑ
دے۔ لیکن جب مالک زمین کو بیچ دیا
وہ شریک کو اطلاع نہ دے گا۔ تو شریک
اس کا زیادہ مستحق ہوگا :

شفعہ ہمسایہ کا ایک حق شرعی ہے۔ اور یہ ایسا حق ہے جس کو دوسرے مذہب
دانوں نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ جن لوگوں نے غنہ فقہ پر مبنی کتابیں لکھی ہیں۔ انہوں
نے اس کو نہایت تفصیل سے بیان کیا ہے۔ مگر جو وہ نامہ میں اس کی نسبت جو دعویٰ
ہوئے ہیں۔ وہ انگریزی عدالتوں کی طرف منتقل ہوئے ہیں۔ اس سے اس کے حکام کی
تفصیل غیر ضروری سمجھ کر نشر نہ اندکروسی گئی ہے :

حضرت امام نوویؒ ہمسایہ

پر روسی کی عزت و ابرو کی حفاظت و نگہداشت

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى
الدَّيْبُ أَكْبَرَ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَتَى
تَدْعُو اللَّهَ وَهُوَ خَلَقْتَنِي قَالَ لَعَنَ
أَتَى قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَ نَخْبِيَّةٍ
أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَتَى قَالَ
أَنْ تَزْنِي حِلَّةَ جَارِكَ.

ربحاری مسم

سے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ
مذاکے نزدیک ایک سب سے بڑا گناہ کونسا
ہے؟ فرمایا مذاکے ماؤ اسی کو شہ باب
کھمبہ نہ جانا کہ اس سے بچو و پیدائیں
اس سے عرض کیا پھر فرمایا: فرمایا اپنی
اولاد اس خوف سے قتل نہ کرنا کہ بڑے
ہو کر تیرے ساتھ لکھا نہیں نہیں گے، اس
نے عرض کیا پھر فرمایا: نہ یا پڑوسی کی دیوی
سے نہ کرنا

ہمارے ہاں ایک کہوت مشہور چلی گئی ہے کہ ”بھسایا ہاں لا جاپا“ جس پر ہم سے
کے حقوق کا ہندو اور بچوڑ سے جس کی تفصیل ہم نوپو بین کیا ہے ہیں، مگر ایک بات در
نکھنے کے قریب ہے۔ اور وہ یہ کہ حکام مذکورہ بالا نہ صرف مسلمان ہمسایہ کے ساتھ ہی محبتوں
نہیں، کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بھسائے تین عورت کے ہیں، وہ ہیں
وہ جن کا ایک ہی حق ہے۔ نہ سر سے وہ جن کے دو دو حق ہیں، تیسرے وہ جن کے
تین تین حق ہیں، جس ہمسایہ کا ایک حق ہے، وہ مشرک ہمسایہ ہے، جس سے کسی ترح
کی قربت نہیں، سواسی بڑوسی کے تعلق کے، اور جس کے دو حق ہیں، مسلمان ہمسایہ
ہے، کہ اس کے لئے ایک حق ہے، سلام ہے، اور ایک حق ہمسائیں، اور جن کے تین تین حق
ہیں وہ مسلمان قربت دار ہمسایہ ہے، کہ اس کے لئے ایک حق اسلام کا ہے۔ اور
بھسائیں کو اور تیسرا قربت کا

حد ہمسائیں میں شہداء کی اختلاف ہے، حدیث سے ثابت ہے کہ حد ہمسائیں
چوبیس گز تک ہے، چنانچہ اب حدیث میں آیا ہے کہ پھر حد اسی، نہ حد
نہ فرمایا، مساجد کے دروازوں پر پھر دو حد ہمسائیں چوبیس گز تک ہے
چونکہ اس زمانہ میں نامی و بدنامی کا بدلہ نہ ہوتا تھا، تو ہندوؤں کی سرحد نہ آت

ہم سب سے بہتر سے ہیں اس کے منہ قب و مشرب معلوم ہو سکتے ہیں ۔ اس کے کفر
بہر کی حدت بہت بڑی حد تک انہیں پہنچو رکے ذمہ ہے ۔ اور ان کو میں مسلم
اور غیر مسلم قرار دیا ہوں ۔ اس واسطے شریعت غلطی سے مذاق حقوق ہمسائیگی کی
شدید تاکید فرمائی ۔ بالخصوص مسلمان در قرہ ہی بہتہ دار پڑوسی کی ۔ کیونکہ حدود ہمسائیگی
سے ان میں دیر و جہات و سلام و قربت ہمدردی جتنی موجود ہے ۔

حقوق ہمان ضیافت وغیرہ

عن عبد اللہ بن عمر رض
قال دخل علی رسول اللہ
علیہ وسلم فقال ألم أحب
نک نفوہ السیل و تصوم النہا
قلت بلی قال فلا تفعل قم
وتم و صم و افطر فان لجسدک
علیک حقاً وان لعینک علیک
حقاً وان لزوجک علیک حقاً
(بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے
پاس تشریف لائے ۔ اور فرماتے گئے ۔
مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم ساری رات
نماز پڑھتے ہو ۔ اور دن کو روزہ رکھتے
ہو ۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یا ہی کرتے
ہوں ۔ آپ نے فرمایا یا ایہا ہرگز نہ کیا کرو
نماز بھی پڑھا کرو ۔ اور سو بھی رکا کرو اور
روزہ بھی رکھ کر دو ۔ اور افطار بھی کیا کرو
کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے ۔ اور
تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے اور تمہارے
مہمانوں کا تم پر حق ہے ۔ اور تمہاری
بی بی کا تم پر حق ہے ۔

مشاہیرت رہمان کو رخصت کرتے وقت اس کے کھڑکچہ سے بے

عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ السَّنَةُ أَنْ يُخْرِجَ الرَّجُلُ
مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ
(ابن ماجہ بیہقی)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ سنت میں سے ایک بات یہ ہے کہ
آدمی اپنے مہمان کے ساتھ، میں و تعلیم
کے لئے گھر کے دروازے تک جے۔

اپنا رہا اپنی حاجت اور ضرورت پر دوسرے کی اپنا ضرورت کو ترجیح دینا

وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْأَيَّامَ
مِنْ قَبْلِهِمْ لِيَحْبُونَ مَنْ كَا جَدَّ
أَلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ
حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ
عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوَفِّقْ شَيْئًا
نَفْسِهِ فَإِنَّ لَكَ مِنْهُمُ الْمَفْلُحُونَ

حشر ۱ - پارہ ۵ - ۲۸

اور ان لوگوں کا بھی حق ہے جو
دار و اسلام یعنی یہ زمین میں اور زمین میں
ان سے پہلے قرار پڑے ہوئے ہیں جو
ان کے پاس ہجرت کر کے آئے ہیں
سے یہ لوگ محبت کرتے ہیں اور ہجرت
کو جو کچھ ملتا ہے اس سے یہ اپنے بھروسے
میں کچھ رشتہ نہیں پاتے وہ انہیں اپنے
سے مقدم رکھتے ہیں۔ اگرچہ ان پر فائدہ
ہی ہو۔ اور جو شخص اس اپنی طبیعت کے
نخل سے محفوظ رہا ہے تو ایسے ہی خوب نفع پہنچے ہیں۔

اے ترمذی میں یوں تفسیر کرتے ہیں کہ ایک روایت ہے کہ ایک انصاری
کے ہاں ایک مہمان تب بائش ہوا اور اس انصاری کے پاس اس کی اور اس کے بچوں
کی حوراک کے ہوا اور کچھ نہ تھا اور اس نے اپنی بی بی سے کہا بچوں کو سنا دو یہ چوغی
کر دو اور جو کچھ ہمارے پاس ہو۔ مہمان کے سامنے رکھ دو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

خاطر و مدارات

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُسُوْذُ
جَارُهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُفْلِحْ خَيْرًا أَوْ
لِيَصْمِتْ.

(صحیحین)

عز

عَنْ أَبِي شَرِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَجَارُهُ
يَوْمَ الْآخِرَةِ وَالضَّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ
فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ.

(صحیحین)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان
رکھتا ہے، اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی
عزت کرے، اور جو اللہ اور قیامت کے
دن پر ایمان رکھتا ہے، اُسے چاہیے کہ
اپنے ہمسایہ کو مکہ میں نہ دے سکے، اور جو
شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان
رکھتا ہے، اُسے چاہیے کہ تمہیں بات
کے ورنہ خاموش رہے۔

حضرت ابو شریحؓ سے روایت
ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ جو شخص خدا اور روز قیامت پر
ایمان رکھتا ہے، اُسے چاہیے کہ اپنے
مہمان کی عزت کرے، اور اس کے
ساتھ خاطر و مدارات کی مدت ایک دن
رات ہے۔ اور مہمان داری تین دن
اس کے بعد جو احسان کیا جائے، وہ

خیرات ہے۔

مہمان نوازی نہایت ہی عمدہ صفت ہے، اور اس کی فضیلت احادیث
میں ثابت ہے، چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص مہمان داری نہیں کرتا، اس

میں کچھ بڑا بھلائی نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہمانوں کے لئے بہت مہمانداری کرتے تھے۔ آپ کے پاس کچھ نہ ہوتا، تو قرعہ لیکر ان کی مدارات میں صرف کرتے۔ غیر حب مہمان رخصت ہونے کا، تو بیت نبوت کے دروازے تک رخصت کرنے آتے۔ آنحضرت براہیم کی نسبت مشہور ہے کہ وہ مہمان کے بغیر کھانا ہی نہ کھاتے تھے۔

مہمانوں کے حقوق مہمانوں پر

سے احازت گھر میں نہ جانا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا

بُيُوتَ النَّبِيِّ يُؤْتِكُمْ فِيهَا النَّبِيُّ النَّصَاحَةَ وَتُؤْتُونَهُمُ الْبِرَّ وَالْإِكْرَامَ خَيْرٌ لَّكُمْ تَعْلَمُونَ ۝

(نور ع - پارہ ۵ - ۱۸)

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں گھر و نون سے پوچھے اور ان پر سلام کے بغیر نہ جایا کرو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور یہ حکم اس لئے ہے کہ شاید تم اس کا خیال رکھو۔

اے مسلمانو! پیغمبر (صلعم) کے گھر میں نہ جایا کرو۔ مگر اس وقت کہ تم کو اس کے لئے اجازت دی جائے۔ لیکن ایسے صورت میں کہ تم کو کوئی نئے کے تیار ہونے کا انتظار نہ کرنا پڑے، مگر جب تم کو بلایا جائے تو عین وقت پر جاؤ اور جب کہ چکو تو چپے جاؤ، یہاں تک کہ اس سے پیغمبر (صلعم) کو ایذا پہنچتی ہو، اور وہ مہمان کا فہرست تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ یہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِذَا كَانَ يُؤْتِيكُمُ الْإِذْنَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا إِذَا ضَعِفْتُمْ فَانْشَرُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الرِّسَالُ لِحَدِيثِ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْتِيهِ النَّبِيُّ فَيَنْتَقِيهِ مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَعِيزُ مِنَ الْحَقِّ ۝

انحراب - ع - پارہ ۵ - ۲۳

سبے جاہل کس کے گھر جانا یہی بات ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا باوجود
مہرست قدر یہ دستور تھا کہ جب کسی کے مکان پر تشریف لے جاتے تو دروازے پر
کھڑے ہو کر تین دھمکے دے سکتے۔ اگر اندر سے جواب نہ ملتا تو اندر تشریف سے جا سکتے
ورنہ واپس تشریف لے سکتے۔ جاہل نہ مینے میں یہ حکمت بھی ہے کہ مستورات
پر دسے میں ہو جاتی ہیں، کیونکہ ہر گھر میں زنانہ خانے دروازے مکان الگ الگ
نہیں ہوتے، لہذا کھڑے کے بعد فوراً چھوڑ آنا چاہیئے، کیونکہ زیادہ دیر بیٹھنے سے
گھر والوں کو تعجب ہوتی ہے۔

مہمان کیساتھ دوسرا شخص کو اس کی اطلاع میرزاں کو کر دینا ضروری ہے

عَنْ بَنِي مَسْعُودٍ كَانَ مِنْ
الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يَقَالَ لَهُ أَبُو
شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ عِدَّةٌ لِحَاكِمٍ وَ
قَالَ أَصْبَحْتُ لِي طَعَامًا أَدْعِي رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَامِسَ خُمَةِ فَلَدَعِيَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خُمَةِ
فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ قَالَتِ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ دَعَوْتَهُ خَامِسَ
خُمَةِ وَهَذَا الرَّجُلُ قَدْ تَبِعَكَ
فَإِنْ شِئْتَ أَذْنُتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ
تَرْكُهُ قَالَ بَلْ أَذْنُتَ لَهُ.

(بخاری)

حضرت ابو مسعود سے روایت ہے
کہ، انصاریوں میں ایک شخص تھا جس کو بدھیب
کہتے تھے۔ اور اس کا ایک غلام تھا جس کا
انصاری نے اپنے غلام سے کہا کہ میرے
سے متبڑا سا کھانا تیار کر دے کہ میں میرے
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کروں گا
اور میرا آدمی آپ کے ساتھ اور چلے گا
اور آپ ان کے پانچویں ہوں گے چنانچہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جاے گئے اور
آپ کے ہمراہ میرا آدمی اور رہے میں
ایک اور شخص بھی ان کے پیچھے چلا گیا
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری
سے فرمایا کہ تو نے ہم پانچ آدمیوں کو
بلایا تھا، یہ شخص رستے میں ہمارے ساتھ

ہوایا ہے، اگر چاہو تو اسے کی اجازت
دے دو ورنہ چھوڑ دو، انہوں نے عرض
کیا میں نے اس کو اجازت دیدی ہے؟

دستر خوان بچپانے کے بعد کوئی الٹ کر نہ جائے

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دستر
خوان بچپا دیا جائے تو کوئی دشمن نہ بنے
حتیٰ کہ دستر خوان الٹ کر نہ لیا جائے۔ اور
اپنا ہاتھ کھانے سے نہ اٹھائے، تاہم فقیر
اور لوگ احمقان سے نہ کہ میں خواہ خود
سیر ہی ہوئی ہو، اور گر پیسے دست کشی
کرنا چاہتا ہے۔ تو یہ غدار پر کر دے
کیونکہ پیوڑ دست کشی کرنا ہمیشہ بھڑک
کہتا ہے، اور وہ بھی پناہ مسکیر لیتا ہے
اور ممکن ہے کہ اسے کھانے کی ضرورت

حضرت جعفر بن محمد اپنے باپ سے
روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
جب لوگوں کے ساتھ کوئی کھاتے تو رب
سے پیچھے کھانے سے باز رہتے تھے،

عَنِ ابْنِ شُمَيْرٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا وَضَعْتَ الْمَائِدَةَ فَذَا لِقَوْمٍ
رَجُلٌ حَتَّى تَرْفَعَ الْمَائِدَةَ وَلَا
يَرْفَعُ يَدَكَ وَإِنْ شَبِعَ حَتَّى يَفْرَغَ
الْقَوْمُ وَلْيَعْذِرْ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ جَلِيلِ
حَلِيبٍ فَيَقْبِضُ يَدَكَ وَعَسَى
أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي الصَّعَاءِ حَاجَةٌ

راہنہ ماہ

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ
آخِرَ شَمَّا كَلًّا (مسند)

دعائے خیر

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى رَسُوْلِكَ وَسَلِّمْ زَاوَا
اَهْلَ بَيْتِكَ مِنَ الْاَنْصَارِ فَطَعِمَ
عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَدَا اَنْ
يَخْرُجَ اَهْلَ بَيْتِكَ مِنَ الْبَيْتِ
فَيُجِزُوْهُ لَكَ عَنِ بَسَاطِ فَصَلِّ عَلَيْهِ
وَقَدْ عَلَّمَهُمْ (بخاری)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک
نہروالوں سے ملنے کے لئے تشریف لے
گئے اور وہیں کئی گناؤں فرمایا۔ جب واپس
تشریف لائے گئے تو آپ نے ہر کے ایک
گوشہ کی طرف اشارہ کیا اور وہاں چٹائی
پر اپنی جھڑکا گیا رہا کہ نرم ہو جائے تو آپ
نے سنا پ نماز پڑھی اور ان کے لئے
دعا فرمائی :

مہمان تین دن سے زیادہ قیام نہ کرے

مقوق مہمان میں حاضر و مدد کے ذیل میں ابو شریح کعبہ کی مدد بٹیم نقل کر کے
ہیں اس سے یہ ثابت ہے کہ مہمانی صرف تین دن رات ہوتی ہے اس کے بعد جو ملک
مہمان سے یہ سمجھتا ہے وہ عذر ہے اس مدد کی ایک دعا بت میں اس قدر ثابت ہے
کہ مہمان کو میزبان سے اس اتنا ٹھہرنا چاہیے جس سے وہ تنگ ہو جائے آج کل
اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ مہمان اپنی آہ سے میزبان کو امتحان دیدے بعد اندر
آنے سے میزبان کو ہدایت تکلیف ہوتی ہے خصوصاً ان کو جن کے پاس ضرورت سے
زائد مکان نہیں ہوتا۔ بالخصوص اس سے زائد دیگر ضروریات وہ لوازمات قیام مثلاً بستر و چارپائی
وغیرہ موجود نہیں ہوتے اس کے علاوہ چونکہ آج کل کے مسلمانوں میں ضرورت سے زیادہ
تکلفات کا جائز کام چل رہا ہے اس لئے مہمان کے بلا اطلاع آجانے سے میزبان کو
بہت سی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جس کا خمیازہ اس کو عمر بھر بھگتنا پڑتا ہے۔ پس
بجائے اس کے کہ وہ مہمان اس میزبان کے لئے نزول رحمت کا باعث ہو نہ اصل رحمت
کا موجب ثابت ہوتا ہے۔ اسلام کا اصل اصول سادگی ہے نہ کہ تکلف و تنصیف ہے چنانچہ
قَدْ لَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا وَّمَا اَنْتُمْ بِمُسْتَكَفِّينَ لِعَيْنِ مَنْ فِيهِ اَصْلُ پرت ہے اور

طلب کرتا ہوں اور نہ ہی اس میں تکلف کرتا ہوں۔ ایک حدیث شریف میں جو خود حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ دار ہے کہ یَسْتَكْفُونَ مِنِّي أُمَّتِي كَيْفَ دُلَّوْا
تکلف و بناوٹ نہیں کرتے۔

حقوق السائل (سوالی کے حقوق)

و کرا احسان نہ جملانا اور دکھائے کے لئے خرچ نہ کرنا

اے مسلمانو! احسان جملانا اور مسائل کو تکلیف دے کر اپنی خیرات کو اس شخص کی طرح باطل اور ضائع نہ کرو جو اپنا مال لوگوں کے دکھائے کے لئے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔ اس کی خیرات کی مثال اس پتھر کی سی ہے کہ اس پر کچھ مٹی پر پڑی ہو، اور اس پر زور کا میدان ہو سے اور مٹی کو بہا کر اس کو صیانت کر دے، ان لوگوں کو ان کی کمائی سے کچھ بھی ہاتھ نہ آئے گا، اور اللہ تعالیٰ ہاتھ نہ کرے گا کہ وہ ان کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْذُرُوا
صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْذَمِّ
يُفْقَ مَا لَكُمْ مِنْ رِشَاءِ النَّاسِ
وَلَا يُوْمِنُ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ
الْآخِرِ فَمَا لَهُمْ نَكَسِلُ
صَفْوَانٍ عَلَيْهِمْ
رَبَّابٌ قَاسٍ
وَابِلٌ فَتَرْكُهُ
صَلْدٌ
وَلَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ
مِمَّا كَسَبُوا
وَ اللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ
طريقہ - ج ۳ - پارہ ۳

اصرار سائل پر نرمی سے جواب دینا اور اس کو صبر کی تلقین کرنا

نرمی سے جواب دے دینا اور مسائل کے اصرار سے (درگزر کرنا) اس خیرات سے بہت بہتر ہے، جس کے پیچھے تکلیف ہی جانتے، اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور بے وابہ ہے۔

قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ
خَيْرٌ مِنَ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا إِذْيٌ
وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَلِيمٌ

بقرہ - ج ۳ - پارہ ۳

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 أَنَّ نَسَائِمَ مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ
 ثَمَسًا لَوْحَةً فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى رَدَّ
 لَعَنَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُونُ جِنْدًا
 مِنْ خَيْرٍ قُلْنَ أَذْخِرُهُ عَنْكُمْ وَمَنْ
 لِيُمْنَعِفَ يَعْقِلَهُ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ
 يُصْبِرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدًا
 عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنْ صَبْرٍ
 (صحیحین)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت
 ہے کہ انصار کے چند آدمی رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مانگنے آئے تو
 آپ نے ان کو دیہ یا بھرنا لگا۔ آپ نے
 بھر دے دیا۔ حتیٰ کہ جو کچھ آپ کے پاس
 تھا، وہ ختم ہو گیا، تو آپ نے فرمایا میرے
 پاس جتنا مال بھی ہو، میں تم سے دریغ کرنے
 والا نہیں لیکن یہ بات ہے کہ جو شخص مانگنے
 سے بچا رہے گا، خدا اسے محتاجی سے
 بچائے رکھے گا، اور طبیعت کو بھور کر کے
 مہر کر دے گا۔ خدا اسے صبر کی توفیق دے گا۔
 اور کوئی شخص صبر سے بہتر اور فراخ چیز
 نہیں دیا گیا :

مالی اللہ

لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تُولُوا وَجْهَكُمْ
 شِمْلَ مَشْرِيقٍ وَامْغْرِبٍ وَلَكِنَّ الْبِرَّ
 مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
 وَآمَنَ بِمَا فِي كِتَابِهِ وَآمَنَ بِمَا فِي
 كِتَابِهِ عَلَى حَبِيبِهِ ذُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ
 وَالْمَسْكِينِ وَبَنَ السَّبِيلَ وَالسَّالِمِينَ
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْبِرُّ دَرَجَاتٌ ۚ يَرْفَعُ اللَّهُ
 الَّذِينَ هُمْ فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ قَالَتْ رَسُوهُ

نیکی صرف یہی نہیں کہ اپنا منہ مشرق یا
 مغرب کی طرف کر لو، بلکہ نیکی تو ان کی ہے
 جو اللہ اور روزِ آخرت سے اور فرشتوں اور
 کتابوں پر ایمان لائے اور اپنے مال کا اللہ
 کی سب پر رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں و
 مسکینوں کو دینے والوں کو دیا اور سبیلوں
 کو بھرانے میں صرف کیا :

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَدُّوا
السَّائِلَ وَلَوْ بِظُلْفٍ حُرَّتِي -

ابوداؤد۔ نسائی

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّائِلُ
حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَيَّ فَرَسٌ (ابوداؤد)
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْتَحِذْ
مِنْكُمْ فَأَعْيِنُوهُ وَمَنْ سَأَلَ لِقَاءَ
عُظْمَاةٍ وَمَنْ دَعَا كَذِبًا جَبَنُوهُ.

(ابوداؤد)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مانگنے والوں
کو خالی ہاتھ نہ پھیر دو کچھ نہ کچھ دیدہ آؤ
ایک سوختہ کھڑی کیوں نہ ہو
حضرت امام حسینؑ کہتے ہیں کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مانگنے والے
کا حق ہے۔ خواہ وہ گھوڑے پر ہو جو گشت
حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص تم سے پناہ چاہے اُسے پناہ دو۔
جو خدا واسطہ دے کر مانگے اُسے دو۔
جو تمہیں دعوت کے لئے بلائے اُس کی
دعوت قبول کرو۔

اگرچہ میں سے خدا کا واسطہ دیکر سوال کیا جائے، اُس کو چاہیئے کہ اس مقدس کام
کی عزت کرے، اور سائل کو خالی ہاتھ نہ پھیرائے، مگر سائل کا فرض ہے کہ بلا اللہ ضرورت
خدا یا رسول کا واسطہ دیکر سوال نہ کرے۔

سائل کو جبر کرنا نہیں چاہیئے

پس تیمم پر کسی طرح کا ظلم نہ کر دو۔ اور
سائل کو نہ جبر کرو، اور اپنے پروردگار کے
احسانات کا تذکرہ کرنے نہ ہو۔

فَمَا أَتَيْتُمْ فَلَا تَنْهَرُوا أَهْلَ
السَّائِلِ وَلَا تَنْهَرُوا أَهْلَ بَيْتِكُمْ
فِيهِ دَفْءٌ زَوْجُهُ اسْتَلْزَمَ (بخاری - مسلم)

اس میں کچھ ترک نہیں کہ جو سائل مستحق ہو، اس کو دینا باعثِ ثواب ہے، مگر شامت
عمان سے مسلمہ نوز میں ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا ہے، جنہوں نے مانگنا اپنا پیشہ قرار دے لیا
ہے، اور دینے والے بلا امتیاز ہر ایک کو دیئے جاتے ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ جتنے

مانگنے والے مسلمانوں میں موجود ہیں، اتنے شائد ہی کسی قوم میں موجود ہوں، اس لئے اس رسم
 کے لٹاؤ کے لئے نہایت ہی ضروری ہے کہ جو شخص مانگنے آئے اس کی حالت اور وضع
 و قطع میں خوب غور کر لیا جائے، اگر وہ لینے کا مستحق ہو، تو اسے دے دیا جائے، ورنہ نہ
 دیا جائے۔ کیونکہ اہل تو مسلمانوں میں اس عالمگیر مرض کے باعث سینکڑوں بلکہ لاکھوں موٹے
 تانے کھانے کے لائق اشخاص نے اسی کو ذریعہ معاش سمجھ کر دیگر جائز کسب معاش سے
 منقطع رہے اعتنائی اختیار کر لی ہے، جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا ہے کہ قوم کے بہت سے قیمتی
 افراد اعضاء مختلفہ کی طرح بے کار ثابت ہو رہے ہیں۔ بلکہ دوسروں کے لئے وبالِ جان۔
 دوسرے ایسے مفت خوروں کو دینے اور حقدار و غیر حقدار میں امتیاز نہ کرنے سے دوسرے
 کمانے والے محنتی و جناکش اشخاص کو بھی اسی طرح رغبت ہوتی جاتی ہے، چنانچہ بہتوں
 نے یہی پیشہ اختیار کر لیا ہے، جس کا یقینی نتیجہ یہ نکلا ہے کہ مسلمانوں سے تمام علوم و فنون
 و قیمتی کمالات و مفید کام آبد ہنر یک بیک رخصت ہو گئے ہیں، اور اب اہل اسلام میں
 بہت قلیل تعداد مفید کمالات پر جلوہ گر نظر آتی ہے، اندر میں حالات با حقیقت مسلمانوں
 کا مرض ہے کہ ان مفت خوروں کی تعداد دیکھائیں، اللہ سوا مسلمانوں کے کسی غیر مستحق کو
 ایک سبب تک نہ دیں، تاکہ وہ جائز ذرائع معاش کی تلاش و تحصیل و تکمیل کی حوصلہ نہ کریں،

حقوق بنیادی یتیموں کے حقوق سلوک

اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اور
 اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ شہر آؤ، وہ
 ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں
 اور محتاجوں کے ساتھ نیک سلوک کرو،
 حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

وَأَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ
 مَبِيتًا ذِي الْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي
 الْأَرْحَامِ وَالْيَتَامَى وَالْمَسْكِينِ

(النساء ۶-۵-۶)

خُنَّ فِي هَذِهِ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَيْرَ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتُ شَيْءٍ
يَتِيمٍ حَسَنٍ اِلَيْهِ وَنَشْرُ بَيْتٍ فِي
الْمُسْلِمِينَ بَيْتُ فِيهِ يَتِيمٌ لِبَاءِ اِلَيْهِ

(ابن ماجہ)

عَنْ أَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
اَحْسَنِ اِلَى يَتِيْمَةٍ اَوْ يَتِيْمٍ عِنْدَكَ
كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ
وَقَرْنِ بَيْنِ اصْبَعَيْهِ -

(احمد - ترمذی)

مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہتر وہ
گھر ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے اچھا
سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں سے گھر دل
میں سب سے برا گھر وہ ہے جس میں یتیم
ہو اور اس سے بد سلوکی کی جائے

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی یتیم
لڑکی یا یتیم لڑکے کے ساتھ سلوک کرے گا
جو اس کے پاس ہے تو میں اور وہ جنت
میں ان دو انگلیوں کی طرح اکٹھے ہونگے
اور آپ نے دونوں انگلیوں کو ملا کر لکڑی
کو دکھایا

مدارات اور خیر خواہی

فَاتِمَا اِلَی نَسَاكَ اِذَا مَا ابْتَلَاہُ
رَبُّہُ فَاكْرَمَہُ وَنَعَّہُ فَيَقُولُ
رَبِّیْ اَلْوَمِنْ وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلَاہُ
فَقَدْ زَمَّیْرِ بَذَقَہُ فَيَقُولُ رَبِّیْ
هَآئِنِ كَلَّا بَلْ لَا تُكْرِمُوْنَ يَتِيْمًا
وَلَا تُنْفِقُوْنَ عَلٰی حَرَامٍ مُّسْكِيْنًا

(نجم شاہ - پارہ ۱۰)

انسان کی توبہ عاصت ہے کہ جب
اس کا پروردگار اس کو آزمائے ہے اس
طرح کہ اس کو عزت اور نعمت دیتا ہے
تو وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار میری کریم
و تحفہ کرتا ہے اور جب وہ اس طرح
آزماتا ہے کہ اس کی روزی اس پر تنگ
کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ خدا مجھے
ذلیل سمجھتا ہے ایسا خیال نہ کرتا جاوے
بلکہ تم خود بخود یہ تحفہ نہیں کر رہے ایک

دوسروں کو محتاجوں کے اٹھانا کھلانے کی
ترغیب نہیں دیتے :

لوگ آپ سے بیٹھوں کے بارے
میں دریافت کرتے ہیں، تو آپ ان سے
کہہ دیں کہ ان کی اصلاح کرنا بہتر ہے اور
اگر تم ان سے مل جاؤ گے، تو وہ تمہارے
بھائی ہیں، اور اللہ تعالیٰ بگاڑنے والے
کو اصلاح کرنے والے سے چھپی طرح پہچان
ہے، اگر خدا چاہتا تو تم کو مشکل میں ڈال
دیتا، بے شک اللہ زبردست اور حکمت
مالا ہے :

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ قُلْ
إِصْلَاحُ لَهُمْ خَيْرٌ مِّمَّا وَرَدَّ فَأَخْطُوهُ
فَمِمَّا أَخَذْنَا مِنْهُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْإِقْدَ
عَنِ الْمَصْحُومِ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ
إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

بقرہ سورہ ۲۴۰ پارہ ۲۰

شفقت اور مہربانی

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا ﷺ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص میرے مہر پر ہاتھ پھیرتا ہے، اور
محسن خدا کی رشتہ بندی سے ایسا کرتا ہے
تو اسے ہر مال کے عوض جس پر اس کا ہاتھ
گزرتا ہے، نیکیاں ملتی ہیں :

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے اللہ تعالیٰ
وہم سے اپنی سنگدلی کی شہادت کی، تو
آپ نے فرمایا: یتیم کے مہر پر ہاتھ پھیرا

عَنْ أَبِي إِمَامَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ مَسَّ رَأْسَ يَتِيمٍ يَسِيحًا
أَوْ لَبَّيْهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمْرٌ
عَيْنُهُ يَدًا حَسَنَةً

(ترمذی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا
تَنَكَّرَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَشَوَّاهُ قَلْبُهُ قَالَ تَمَسَّ رَأْسَ
يَتِيمٍ وَطَعِمَ يَتِيمًا

(مسند امام احمد)

کر دیا اور محتاج کو کھانا کھدیا کرو

کھانے کی امداد

وَأُطْعِمُونَ الصَّاعَةَ عَلَى جَدِّ
وَسَيِّمًا وَبَنِيَّ وَأَسِيرًا إِنْ مَاتَ
وَجَدَّ لِلَّهِ الْبُزْجُ مِنْكُمْ حَبْرًا
تُكْوَرُاهُ (المصرع ۱- پارہ ۵-۹۰)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَدَّى يَتِيمًا إِلَى طَعَامِهِ وَ
شَرَابِهِ أَذِيبَ اللَّهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ
إِنْ أَنْ يَجْعَلَ ذَنْبًا لَا يَغْتَرُّ بِهِ
(مترجم السنہ)

نیکو کار وہ لوگ ہیں جو خدا کی محبت
سے محتاج اور یتیم کو کھانا کھلاتے ہیں
اور ان کو یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو صرف
خدا کے لئے کھلاتے ہیں نہ تو ہم تم سے
بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکر گزار ہیں

حضرت ابن عباس سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص یتیم کو پینے پلانے میں شریک
کرے گا خدا اس کے لئے جنت واجب
کرے گا بشرطیکہ کسی گناہ کا مرتب نہ ہو
جو قابل معافی نہ ہو

حفظ مال یتیم کی تاکید اور اس میں تصرف ناجائز کی ممانعت

وَأَنْتُمْ أَيْدِيَكُمْ مِمَّا فِيهِمْ
تَتَبَدَّلُوا الْحَبِيبَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوا
أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ إِنَّكُمْ
حَوِيلًا بِكِبَرِهِ (المصرع ۱- پارہ ۴۰)

اور یتیموں کے مال میں سے
کر دیا کرو اور ال شیب کو مال حرام سے
نہ بدلو اور یتیموں کے مال اپنے مال سے
بلا جلا کر نہ کھاؤ کیونکہ یہ بڑا گناہ ہے
جو لوگ ناحق یتیموں کا مال کھاتے ہیں
وہ اپنے پیٹ میں انٹار سے بھر رہے ہیں

یہ حدیث بڑی لمبی ہے اس کا ضروری حصہ لے لیا گیا ہے

خَفِئَتْ اِلَّا تَقْدِرُ لَوْ اَفْوَاحِدَةً اَوْ مَآ
مَا كُنْتَ اِيْمَانُكُمْ ذَلِكِ اَدْنٰى اَكَا
تَعْلُوَاهُ (نساء ۱۴ پارہ ۴)

رَيِّسَتْ قُوْنَكَ فِي النَّسَاءِ قُل
اَللّٰهُ يَفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يَنْتَلٰى عَلَيْكُمْ
فِي الْكِتَابِ فِيْ نَيْتَا حٰى النَّسَاءِ اَلَّتِي
لَا تُؤْتُوْنَ لَهُنَّ مَا كُنَّ لِهِنَّ وَتُرْجَوْنَ
اَنْ تَنْكَحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنْ
الْوَالِدَيْنِ وَاَنْ تَقُوْا مَوْلَا لِّبَنَاتِكُمْ
بِالنِّسْبَةِ وَمَا تَقْعَاوْا مِنْ خَيْرٍ
كَانَ اَللّٰهُ ذٰنٍ بِهِ عَلِيْمًا

(نساء ۱۵ - ۱۹ پارہ ۵)

اور چاہ چاہ عورتوں سے نکاح کر لوں
اگر تم کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ ان میں
براہمی نہ کر سکو گے، تو ایک ہی پر غور
کرنا ہے، یا جو دو لونڈی (تمہارے قبضہ
میں ہو، یہ تدبیر زیادہ قرین معلومت ہے
تا انصافی سے بچنے کے لئے ہ

یہ لوگ آپ سے یتیم عورتوں کے بارے
میں حکم دریافت کرتے ہیں، تو آپ یہ سن
کہ اللہ تعالیٰ ان کے نکاح کے بارے میں
اجازت دیتا ہے، اور وہ آیات بھی جو قرآن
کے اندر تم کو پتہ ہو کر سنائی جا چکی ہیں
جو کہ ان یتیم عورتوں کے باب میں ہیں جن
کو جو ان کا حق مقرر ہے نہیں دیتے۔ اور
ان کے ساتھ نکاح کرنے سے نفرت نہ
ہو، اور کمزور بچوں کے باب میں کہ یتیموں
کی کارگزاری انصاف کے ساتھ کرو
جو نیک کام کرو گے سو بلاشبہ نیک
اس کو خوب جانتا ہے ہ

صدقات وغیرہ سے یتیموں کی مدد کرنا

لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں، کہ
کیا قرآن کریم میں تو آپ ان سے کہیں کہ
تہ جو ان کی حق کر دو، ان کے بارے میں

یَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النَّسَاءِ قُل
اَللّٰهُ يَفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يَنْتَلٰى عَلَيْكُمْ
فِي الْكِتَابِ فِيْ نَيْتَا حٰى النَّسَاءِ اَلَّتِي
لَا تُؤْتُوْنَ لَهُنَّ مَا كُنَّ لِهِنَّ وَتُرْجَوْنَ
اَنْ تَنْكَحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنْ
الْوَالِدَيْنِ وَاَنْ تَقُوْا مَوْلَا لِّبَنَاتِكُمْ
بِالنِّسْبَةِ وَمَا تَقْعَاوْا مِنْ خَيْرٍ
كَانَ اَللّٰهُ ذٰنٍ بِهِ عَلِيْمًا

وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ
فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝

واقعت ۳۶ - پارہ ۲۰

وَعَلَّوْا أَعْنَاقَكُمْ مِنْ شَيْءٍ
فَإِنَّ اللَّهَ تَحْمِسُ لِرُسُلٍ وَلِإِن
سَى الثَّرْبَى وَالْيَتَامَى وَنَسَاكِبِ وَابْنِ
السَّبِيلِ ۝ واقعت ۵ - پارہ ۱۰

اور قریب کے رشتہ داروں کا اور یتیموں کا اور
محتاجوں کا اور مسکینوں کا اور جو بھلائی بھی
تم کرو گے، اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتا ہے
اور مسکینوں، یتیموں، جو کہ جو چیز تم لوٹ
کر لافہ میں کا پانچواں حصہ خدا اور رسول
کا اور قربت داروں کا اور یتیموں کا اور
محتاجوں کا اور مسکینوں کا حق ہے ۝

یہی ایک ایسی منیبت ہے جس کا اندازہ صرف وہی لوگ لگا سکتے ہیں جو اس
میں سے گزرے ہوں۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے یہ خوب کہا ہے،

مراد شد از دور و طفلان خبر کہ در طفلان سر برستم پدر

کم عمری میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ جانا جو ماہ سے گھر کا سر پرست ہوتا ہے۔
ایسا نقصان ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن اور حدیث میں ان کی
اعانت کرنے اور ان پر شفقت کرنے کی نہایت تاکید آئی ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے
تو یتیم سے بڑھ کر کوئی شخص اعانت کا مستحق نہیں، اور بہترین سوگ جو یتیم کے ساتھ ہو سکتا
ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کو اس قابل بنادیا جائے کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکے یتیم
امت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ نے بوستان کے دوسرے باب میں یتیموں پر شفقت
کرنے کے بارے میں ایک درد انگیز گفتار لکھی ہے، ہم اس کے چند اشعار نقل کئے بغیر
نہیں رہ سکتے

غبارش میفشان و غارش بکن
بود تازہ بے بیخ ہرگز درخت
بداد و بدہر و دے فرزند خویش
وگر خشم گیرد کہ بارکش بد
برزد و ہے چون بگرید یتیم

پدر مردہ را سایہ بر سر انگن
ندانم چہ بودش فرزندہ سخت
چو بینی یتیم مرا نگندہ پیش
یتیم از بگرید کہ زارش خرد
اگر تا بگرید کہ زارش غصیم

بہشتت ہیفشانش ز چہرہ خاک
تو در سایہ خویشتن پرورش

برحمت کہن آہش از نید و پاک
اگر سایہ خود بہفت از سرش

زندگی غلاموں کے حقوق آزاد کرنا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَأَلَ
أَعْرَابِيٌّ إِيَّاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ عَلِمْتَنِي عَبْدًا بَدَا خِلَتِي بِجَنَّةٍ
قَالَ ثَلَاثِينَ كُنْتَ أَقْدَمْتُكَ الْخُصْبَةَ
الْقَدْرَ الْمُحْرَضَتِ الْمُشَابِّهِ عَيْنِي الْقَصْدَ
وَذَلِكَ الرَّقِيبَةُ قَارِ أَوَاكِيْدًا حِدًا
ثُمَّ لَا يَمُوتُ النَّفْسُ أَنْ تُفْسِدَ
بِعِشَّةٍ هَذِهِ ذَاكَ الرَّقِيبَةُ أَنْ
تُعَيَّنَ فِي تَدْنِيهَا الْكَؤُوفُ وَالْفِي
عَيْنِ ذِي الرَّحِيمِ الظُّلُمِ فَإِنْ
لَطَقَ ذَلِكَ فَاطْعِهِ الْجَائِعِ وَاسْتَقِ
النَّضَّانَ وَأَمْرًا مَعْرُوفٍ وَأَنَّهُ
عَنِ الْمَكْرُوفِ أَنْ كَدُّ تَصِقُ ذَارِكُ
تَكْتَبُ إِسَاءَتِكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ زِيَّاتِي

حضرت براء بن عازب سے روایت
ہے کہ ایک عربی حضور علیہ السلام سے
کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ
مجھے کوئی ایسا کام بتائیے کہ جو مجھے جنت
میں داخل کرے، آپ نے فرمایا اگرچہ
تو نے کلام میں اختصار کیا ہے، لیکن میرا
سوال بہت بڑا چڑا ہے، تھی تو غلام آزاد
کر اور گروہان چھڑا اس نے عرض کیا یہ
دونوں باتیں ایک ہی نہیں ہیں، آپ نے
فرمایا نہیں، غلام آزاد کرنے کے یہ معنی
ہیں کہ اس کے آزاد کرنے میں تنہا ہو، وہ
گروہ چھڑانے کا یہ مطلب ہے کہ اس
کی قیمت میں مدد کرے، اور وہ دوسرے
والدہ نور کسی محتاج کو دودھ پینے کے لئے
مستعار دے اور رشتہ دار پر احسان و
رحمت کے ساتھ رجوع کرے، اگرچہ وہ
نیک و نیک طبع و رحم ہی کیوں نہ ہو، پھر اگر تو
ان باتوں کی طاقت نہیں رکھتا تو جھوٹے

کو کھلا اور پیاسے کو پلا اور اچھی باتوں کا حکم
دے اور بُری باتوں سے روک اور گرتوں
بات کی ٹقت نہیں رکھتا، تو بھڑکی کے سوا
ہر بات سے اپنی زبان بند رکھو ۛ

انکاح یعنی نکاح کر دینا

اور اپنی رائیوں کے نکاح کرو یا کرو
اور اپنے غلاموں و غلامیوں میں سے
نکاح جو نیک بخت ہوں، اگر یہ لوگ
محتاج ہوں گے تو خدا اپنے فضل سے
ان کو غنی کر دے گا۔ اور لکھ گئی ٹکس والا
اور واقف ہے ۛ

وَانكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالضَّالِّينَ
مِنْ عِبَادِكُمْ وَرَأْسًا تَكْمُلُ الْبُكُورُ
فَقَرَأَ لَهُ عَلَيْهِمُ اللَّهُ مِّنْ فَضْلِهِ
وَاللَّهُ دَاعٍ مُّسْتَعِيمٌ

زبور - ع - ۴۰ پارہ ۸۰

مکاتبت (عہد نامہ آزادی غلام بشرط اولے مال مقررہ)

در تمہارے غلاموں میں سے جو مکاتبت
کے خواہن ہوں، تو تم ان کے ساتھ مکاتبت
کر لیا کرو۔ بشرطیکہ تم ان میں بہتری پاؤ اور
تمہارے مال سے جو اس نے تم کو دے رکھا
ہے ان کو بھی دو ۛ

وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا
مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَتَبْتَغُوا عَلَيْهِمْ
فَحَبْلٌ خَيْرٌ مِنَ الْقَوْلِ ۚ قَالِ
الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا لَنُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ

سَيِّئَاتِكُمْ إِنِّي سَأَلْتُ
مُسْلِمِينَ أَسَازِمُكَ تَبْلُو وَكَانَ كَثِيرٌ
الْمَالِ فَأَبَىٰ سَيِّدُهُ فَاذْطَلَعَ مُسْلِمُونَ
إِلَىٰ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ فَوَدَّعَا

حضرت عمر بن النخعی کہتے ہیں کہ حضرت
سیرین نے حضرت انس سے مکاتبت کی
کی اور خواہش کی اور حضرت سیرین نے اسے
مند دیا تھا، حضرت انس نے مکاتبت

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَهُ كَاتِبُهُ قَابِي الْقَضِيَّةَ
بِالْيَدِ دَرَّةً وَتَلَا فَكَانَ نَبِيُّهُمْ اِزْعِلْنِي
فِيهِمْ خَيْرًا فَكَاتَبَهُ

(بخاری)

سے نکال کر دیا۔ تو حضرت سیرینؓ نے
حضرت عمرؓ سے شکایت کی، عمرؓ نے انہیں د
بمایا، اور کہا سیرینؓ سے مکاتبت کرے، ان
نے آپ کے سامنے انکار کر دیا۔ تو حضرت
عمرؓ نے اسے درہ مارا اور یہ آیت پڑھی
فَكَاتَبَهُمْ نَحْرًا تَوَلَّوْا لِيَ الْمَكَاتِبِ ۖ

مکاتبت ایک شرعی موبہ ہے۔ آقا اور غلام کے درمیان اس کی صورت اس طرح
ہے کہ آقا غلام سے یہ کہے کہ تو مجھ کو اس قدر مال کما کر دیدے، تو تو آزاد ہے اور غلام
اس کو قبول کرے، اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اتنا مال کما کر دے دیکھا، تو آزاد ہو جائے گا
ورنہ کثابت منع ہو جائے گی ۛ

حرام کاری پر مجبور نہ کرنا

وَلَا تُكْرِهُوا ذُنُوبَكُمْ عَلَىٰ نَفْسِكُمْ
إِنَّ الدِّينَ كُلَّهُ مَبْنُوعٌ عَنِ
الْمُكْرِهَاتِ ۚ وَإِنَّ بَيْنَ أَصْحَابِنَا
وَاللَّهِ مِنْ بَيْنِ كَرَاهِيَةٍ غُفُورٌ حَكِيمٌ

ترجمہ: ۵ بارہ - ۱۵

اور اپنی نوڈیوں کو حرام کاری پر مجبور
نہ کرو، جبکہ وہ پالدا من رہنا چاہیں، بعض
اس سے کہ دنیاوی زندگی کو کچھ فائدہ
نہیں حاصل ہو جائے، اور جو شخص ان کو
مجبور کرے گا، تو اللہ تعالیٰ ان کے مجبور
کئے جانے کے بعد سچے واہ مہربان ہے ۛ

جاہلیت میں بعض بڑے بوندیوں کی خرچی کی کما کر کھایا کرتے تھے، چنانچہ عبداللہ بن
ابی منافقؓ نے بھی اپنی دو نوڈیوں کو اس پر مجبور کیا تھا، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی، تو اس پر یہ آیت مذکور نازل ہوئی، اس سے ثابت ہوا
اِنَّكَ رَدَّتْ تَحْشُشًا کی تید بھی نہ حاصل واقعہ ہے، نہ یہ کہ اگر وہ تحشش کا ارادہ کریں
تو پھر زیادہ درست ہے، یہ ان نوڈیوں کو ایسا کرنا جائز ہے ۛ

ماں باپ اور اولاد میں تفریق نہ کرنا

حضرت ابو یوسفؒ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ماں اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈالے گا تو خدا قیامت کے دن اس میں اور اس کے پیاروں میں جدائی ڈالے گا۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو غلام عطا کئے جو دونوں بھائی بھائی تھے میں نے ان میں سے ایک کو فروخت کر دیا تو حضورؐ نے مجھ سے فرمایا اسے علیؓ تمہارا غلام رکھو یا میں نے آپ کو تہدیا تو فرمایا اُسے پھیر لو۔ اُسے پھیر لو۔

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص پر لعنت کی کہ جو باپ بیٹے اور بھائی بھائی میں جدائی ڈالے۔

عَنْ أَبِي يُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَ
وَلَدِهَا فَفَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (ترمذی)
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَكُتِبَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ
أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاغْلُ غُلَامَكَ فَخَبَرْتُهُ فَقَالَ
دَدَا دَدَا - (ترمذی)

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدٍ وَوَلَدٍ فَفَرَّقَ اللَّهُ
بَيْنَ أَحِبَّتِهِ - (ترمذی)

ان احادیث سے جس تفریق کی مراد ثابت ہوتی ہے وہ تفریق مصداق ہے نہ مطلق تفریق۔ وہ نہ کسی ماں باپ یا بہن بھائی والی لونڈی کی بیٹ بیٹہ وغیرہ بالذات ناقص جائز ہوتے۔ حالانکہ یہ نہیں ہے۔

شفقت و مدارت

اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہؓ رضی اللہ عنہا

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ عَنْهَا النَّبِيُّ

حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ
يَقُولُ فِي مَرْغَبِهِ الصَّلَاةَ وَمَا
مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ (ابوداؤد)

علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ اپنے
مرغز و فوات میں فرماتے تھے کہ جو کو نماز
کی محافظت اور لونڈی فراموش کے حقوق
کی رعایت کرنا +

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لئے
کھانا تیار کر کے لائے اور اس نے کھانے
گرمی اور دھوئیں کی تکلیف اٹھائی ہو تو
اُسے اپنے ساتھ بٹھا کر اس کے ساتھ کھانا
کھائے اور اگر کھانا بہت کم ہو تو اس میں
سے خدمت گزار کے ہاتھ پر ایک پتھر یا دو
پتھر رکھ دے +

نیک خوئی

حضرت جابر بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
رعایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ
جس میں تین خصلتیں ہوں خدا اس کی تہ
آسمان برداشت ہے اور اُسے جنت میں داخل
کرے گا۔ ناتوانوں اور مسکینوں سے ہمدردی
نرم کرنا اور ماں باپ کے ساتھ نیک کرنا +
اور غلام سے احسان کرنا +

حضرت رافع بن کعبؓ سے روایت ہے

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ
كُنَ فِيهِ لَبَسَ اللَّهُ حُفَّةً وَأَدْخَلَهُ
جَنَّتَهُ رِيقٌ بِالضَّعِيفِ وَشَفَقَةٌ
عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْإِحْسَانُ إِلَى
الْمَسْئُولِ (ترمذی)

عَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيَّةٍ أَنَّ النَّبِيَّ

بَعَثَ إِلَيْنَا رَسُولًا مِنْكُمْ خَيْرًا
وَأَمَّا الْخَيْرُ فَمَنْ رَزَقَهُ اللَّهُ خَيْرًا

(روداد)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
يَكُونُ شَرٌّ لَكُمْ مِنْ شَرِّ الْيَهُودِ وَلَا
النَّصَارَةِ وَلَا الْبَنِي إِسْرَءِيلَ وَلَا الْغُلَامِ

وَالْمَكُونِ

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ رسول کے ساتھ نیک خونی سے برتر کون
برکت نما باعث ہے، اور بد خلقی سے پیش
آئے بے برکتی کا موجب ہے ۛ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
تم کو بتا دوں کہ تم میں سے بدترین شخص
کون ہے۔ جو تمہا کھاتا ہے، اور اپنے غلام
کو چابکارتا ہے، اور اپنی بخشش اس
سے روک لیتا ہے ۛ

کھانا کپڑا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
يَكُونُ شَرٌّ لَكُمْ مِنْ شَرِّ الْيَهُودِ وَلَا
النَّصَارَةِ وَلَا الْبَنِي إِسْرَءِيلَ وَلَا الْغُلَامِ

وَالْمَكُونِ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کھانا کپڑا غلام کا حق ہے، اور اس کو وہی
نکبیت دی جائے جس کی وہ طاقت
رکھتا ہے ۛ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
غلام مہمان سے کھائی میں، خدا نے انہیں
مہمانہ سے عاتق کر دیا ہے، تو جس کے
عینی کو خدا اس کا ماتحت کر دے، تو
پاس ہے کہ اسے اسی قسم کا کھانا کھدے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
يَكُونُ شَرٌّ لَكُمْ مِنْ شَرِّ الْيَهُودِ وَلَا
النَّصَارَةِ وَلَا الْبَنِي إِسْرَءِيلَ وَلَا الْغُلَامِ

تَلْبِيعُهُ عَلَيْهِ -

(معجم)

جس قسم کا آپ کہی ماسے، اور اسی قسم کا
لباس پہناٹے۔ جس قسم کا خود پہنا ماسے
اور اُسے ایسے کام کی تکلیف نہ دے
جو اس پر غالب آجائے، اور اگر کبھی
اُسے ایسے کام کی تکلیف دے، جو
اس پر غالب آجائے، تو خود اس کی
مدد کرے :

مار پیٹ نہ کرنا اور کسی طرح کی تہمت نہ لگانا

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ
قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ ثَلَاثًا إِذْ سَمِعْتُ
مِنْ خَلْفِي صَوْتًا، عَلِمْتُ بِأَنَّ مَسْعُودَ
اللَّهِ أَقْدَرَ عَلَيْكَ مَلَفَتْ، فَإِذَا هُوَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ حَرُّنُوجِي
اللَّهُ فَقَالَ مَا لَوْلَمْ تَفْعَلْ لَلَيْتُمُكَ
النَّارَ وَمَسْلَمٌ

حضرت ابو مسعود انصاری سے روایت
ہے کہ میں ایک دن اپنے غلام کو مار رہا
تھا کہ پیچھے سے آواز آئی کہ ابو مسعود! خدا
تجھ پر نہ یا رہ، قدرت رکھتا ہے، میں
نے جو منہ موڑ کر دیکھا تو رسول خدا سے
اللہ علیہ وسلم تھے، میں نے جلدی سے
عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے اس کو خدا
کے لئے آزاد کر دیا، آپ نے فرمایا، اگر
تو ایسا نہ کرتا تو دوزخ کی آگ تجھے جھلس
دیتی :

حضرت ابن عمر سے روایت ہے
کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے سنا، کہ جو شخص اپنے غلام کو خدا
رہ سے، حالانکہ غلام اس کا مرکب نہیں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ ضَرَبَ ثَمْرًا مَحْرُومًا يَأْتِيهِ
وَلَحْمُهُ فَقَدْ رَنَّهُ أَنْ يَغْتَنِّدَ (مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا الْقَاسِمِ صَاحِبَ الدُّعَا يُعَذِّرُ وَنَسَاءً
يَقُولُ مَنْ قَذَفَ مِنْهُ وَلَهُ وَهُوَ
بِرُؤْيُ مِمَّا قَالَ جِلْدُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
إِنْ أَتَى يَكُونُ كَمَا قَالَ -
(صحيح)

ہو یا ناحق اس کو ہمارے ہمارے تو اس کا
کفار ہیں یہی ہے کہ غلام نواز اور کفر سے
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ میں نے ابوالقاسم صاحب الدعوات علیہ السلام کو فرمایا
سنا کہ جو شخص اپنی لوند سی غلام کو عیب لگائے
اور وہ اس عیب سے پاک ہو تو عیب
لگانے والے کے چاہے کب تک رہے
ہاں اگر غلام ویسا ہی ہو جیسا اس نے کہا
تو پھر نہیں :

عفو و درگزر

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ تَقْضِ
عَنْ أُمَّ دُرٍّ فَكُنْتُ لَمْ أَدْعُهَا
لَكُلَّ فَكُنْتُ لَهَا كَانَتْ التَّارِيخُ
قَالَ أَسْتَوْحِشُكَ يَوْمَ سَبْعِينَ
مَرَّةً - (ابن ماجہ و ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت
ہے کہ ایک شخص نے بنی امیہ
و منہم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا
یا رسول اللہ تم خدا کے لئے قتل و دہشت
کتنی دفعہ درگزر کیا کروں۔ آپؐ فرمایا
جو مستبد اس نے کبیر کی کمر باندھا
آپؐ بھی نہ موش موش سے چھٹی پیری
دفعہ اس سے نہ بھگتائی۔ خدا آپؐ سے
فرمایا یہ سب روز قیامت درگزر کیا کرو :

مؤمن کے مقتول احکام کی ضرورت تو نہ تھی کہ بوقتہ کیا کیا نہ ہو چھٹی پیری
مؤمن کے مقتول حکم کا کھنسا اس سے نہ بھگتائی۔ اگر بعض چاہا تو وہ جو یہ نہ تھی
اگرچہ اس سے مدد نہ تھی : تو سب اس سے ان کی غلطی سے نہ تھی

اسلام نے جیسی نرہی اور محمدؐ کی تعظیم دی ہے اور حضرت محمدؐ کی نرہی نہیں بلکہ مساوات کا حکم دیا ہے۔ اس کا عشرِ عشر بھی کوئی مذہب غلاموں کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا۔ مسلمانوں نے نوٹہ یوں کو بہیمیاں اور غلاموں کو داماد ترک بنالیا۔ اور ان کے غلاموں نے سہ ماہی سال تک سہ ماہی نہیں کیا کوئی قوم ایسی مثال پیش کر سکتی ہے؟

اگرچہ آجکل بن غلاموں کا رواج نہیں رہا اور ذکر گزرا، مگر ایسے نوکر چکر خد متعارف باجمومہ وجود ہیں شرعاً ان کے ساتھ بھی اسی قسم کے حسن معاشرت و حسن معاشرت کا حکم ہے جن کی تاکید شدہ یہ احادیث منقول بالا سے ثابت ہوئی ہے

اقاؤں کے حقوق غلاموں کے ذمے

خدمت گزاری

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ میں شخصوں کے درمیان سے ایک ایک کتاب میں سے وہ شخص جو پسند نہیں کیا اور محمدؐ پر بھی یوں دیا اور دوسرے وہ غلام جو فدا کا حق بھی دانتا ہے اور اپنے آقاؤں کو بھی اور میرے وہ شخص جس کے پاس دیکھی ہو۔ وہ بھی غلام ہے وہ اس سے ہمیشہ پڑا ہو۔

میرٹس نے محمدؐ کو سب سے دیا اور محمدؐ کی دیکھی ہو۔ اس کو آزاد کر کے اس سے نکال کر لیا۔ تو اس کے ساتھ بھی وہ جبریل ہے۔

حضرت جبریلؑ سے روایت ہے کہ

مَنْ آتَى مُعْتَقًا أَوْ ثَوْبًا فَقَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَوْبٌ لَكَ لَمْ يَجِرْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
الْبَيْتِ كَمَنْ بَنِيَتْ كَوَاصِنَ مُحَمَّدٍ
وَأَتَى بِكَ إِذَا كَانَ حَقُّ
اللَّهِ وَحَقُّ مُحَمَّدٍ وَرَجُلٌ كَانَتْ
عَلَيْهِ أَمْرٌ بِطَائِفَةٍ فَادَّبَهُمْ
بِأَدَبٍ وَتَدَبُّوا بِتَدَبُّوهِمْ
فَعَسَى أَنْ تَجِدَ فُلَهُ جَرَانًا
مُحْسِنًا

مَنْ جَبَرَ ثَوْبًا ثَوْبًا رَجُلًا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا بَنِي
 رَجَبٍ لَمْ يَغْبِلْ لَهُ صَلَاةٌ وَفِي
 رَوَايَةٍ عَنْهُ أَنَّ يَوْمَئِذٍ أَتَى
 فَتَنَ يَوْمَئِذٍ مِنْهُ الْإِسْلَامُ وَفِي رَوَايَةٍ
 عَنْهُ أَنَّ يَوْمَئِذٍ أَتَى بِسُورَةِ
 مَوَازِينٍ فَفَرَحَ حَتَّى رُجِعَ إِلَيْهِمْ
 (مسند)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
 غلام بھاگ جاتا ہے ، تو اس کی کوئی نماز
 قبول نہیں کی جاتی ، اور ابھی سے ایک
 روایت میں یوں آیا ہے ، کہ حضور نے
 فرمایا جو غلام بھاگ جاتا ہے ، وہ اس صدم
 کے ذمے اور عہد سے خارج ہو جاتا ہے
 اور ایک روایت میں ابھی سے یوں آیا
 ہے کہ جو غلام اپنے آقا و اہل کی خدمت
 سے ہٹ چلا گیا بھاگ جاتا ہے جب تک
 اس کے پاس واپس نہ آئے کافر رہتا ہے ۔

حق شناسی اور خیر خواہی

تَمَّتْ بَيْتُ اللَّهِ بِبَنِي رَجَبٍ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَمَّامًا حَبْرًا ذَا مَكْرَمٍ رَجُلًا وَحَدَّثَ
 عِبَادَهُ فِي الدَّرَجَةِ حَبْرًا مَدِينٍ
 (صحیحین)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت
 ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ غلام جب اپنے آقا کی خیر خواہی
 کرتا ہے ، اور اچھی طرح خدا کی عبادت
 کرتا ہے ، تو اسے دھار اور بابت ہے ۔

عنوان بالا کے متعلق صحیحین میں ایک اور حدیث بھی مذکور ہے ، کہ حضور نے
 فرمایا کہ سب ایک بعیت کے نگہبان ہوں اور تم سب سے اس کی رعیت کے بارے میں
 پیشکش ہوگی ، چنانچہ حدیث کو ابھی یہاں سے اور مدینہ کو اپنے اہل بیت سے درود جو کہ
 خداوند کے گھر بار سے اور غلام و اہل کے حال سے پیشکش ہوگی ۔

فقر امساکین اور مسافروں کے حقوق

مالی امداد

لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تُولُوا زُجُورَ هَکُم
قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَکِنَّ الْبِرَّ
مَنْ أَمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ الْمَلَائِکَةِ
وَالْکِتَابِ وَالنَّبِیِّینَ جَزَآئِی الْمَالِ عَلَى
حِجَّتِهِ ذِی الْقُرْبَىٰ وَالْیَتَامَ الْمَسَکِیْنَ
وَابْنِ السَّبِیْلِ وَالسَّائِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ
وَالْبَقَرَةِ ۝ ۲۲۰ - پارہ ۲۰

نیکی صرف یہی نہیں کہ نماز میں پنا منہ
مشرق یا مغرب کی طرف کر لو۔ بلکہ
نیکی ان کی ہے۔ جو اللہ اور روزِ آخرت
اور فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں
پر ایمان لاتے۔ اور اللہ کی حب پر
رشتہ داروں، یتیموں اور محتاجوں
اور مسافروں اور مانگنے والوں اور
غلام چھڑانے میں خرچ کرے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا
مسلکین وہ نہیں جو لوگوں میں
بھومتا پھریں۔ نہ ایک ایک دُرو
بقیمہ یا ایک ایک دو دو بھجوریں اس کو
اور بد چھڑائیں۔ بلکہ مسکین وہ ہے جو حق
تو تیری نہ پاسے۔ جو اسے بے نیاز کرے
اور اس کو اس کی خیر بھی نہ دے۔ تاکہ وہ
اُسے خود خیرات دین۔ اور وہ مانگنے کے
لئے بھی کھڑا نہ ہو۔

عَنْ بَنی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
لِلّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَیْسَ الْمَسْکِیْنُ
الَّذِی یَطْرُقُ عَلَی النَّاسِ وَتَرْدُہُ
الْحُمَہُ وَالْقَمَتَانِ وَالْمَمْدَرَةُ فَاَلَمْ تَرَ اَنْ
وَلَکِنَّ الْمَسْکِیْنَ الَّذِی لَا یَجِدُ غِنًی
لُغْنِیہُ وَلَا یَقْضِیْہُ بِہُ فَبَدَّ صَدَقَۃً
عَلَیْہِ وَلَا یَقُوْمُ فِیْہَا نَفْسٌ

رحمہ اللہ

مالِ خیرات میں ان لوگوں کا حصہ

یہ بات جان لو کہ جو چیز تمہاری میں

وہ مالِ خیرات میں ہے

قَالَ لِلَّهِ خُسْنُهُ وَلِلرَّسُولِ الَّذِي
الْشَّرُّ بِي وَالْيَقَامِي وَالْمَسْكِينِ وَالْبَنِ
السَّيِّئِ ۝ (انفال ع ۵۔ پارہ ۱۰)

نوٹ کر لو۔ اس کا پانچواں حصہ خدا اور
رسول صلعم اور رسول صلعم کے قریبیوں کا
اور محتاجوں کا اور مسکینوں کا حق ہے ۝

قربانی کے گوشت میں ان کا حصہ

وَالْبُذْنِ جَعَلْنَا لَكُمْ مِنْ
شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ وَفَازَ كَرُوا
اسْمُ عَلَيْهَا صَوَافٍ فَإِذَا دُجِبَتْ
جَنُوبَهَا فَاكُلُوا مِنْهَا وَأَطِيعُوا الْقَائِمَ
وَالْمُعْتَزِلَ كَذَلِكَ نَحْنُ نَعْلَمُ
نَشْكُرُونَ ۝ (سجۃ ع ۵۔ پارہ ۱۷)

اور ہم نے تمہارے لئے قربانی کے
اونٹوں کو ان چیزوں میں سے قرار دیا ہے
جو خدا کے ساتھ نامزد کی جاتی ہیں، ان میں
تمہارے لئے فائدہ ہے میں۔ تو ان کو کھرا
رکھ کر ان پر خدا کا نام پورے عین ذبح کرو
اور پھر جب کسی پہلو پر نہ پڑیں تو ان میں
سے کھاؤ اور قناعت پیشہ اور گدائی پیشہ
محتاجین کو کھاؤ۔ ہم نے ان جانوروں کو
تمہارے صیغہ کر دیا ہے تاکہ تم شکر کرو ۝

کھانا کھلانا

وَيُجْعِلُ مِنَ الطَّعَامِ عَلَى حَبِّهِ
مُسْكِينًا وَتَبًّا وَاسِيْرًا ۝

(اسہر ع ۱۰۔ پارہ ۲۹)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَسُوا الطَّعَامَ
طَعَامَ الْوَلَمَةِ يُدْعَى كَيْفَ الْوَلَمَةِ
وَيَبْرُكُ الشُّعْرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدُّعْوَةَ

بَنیک لوگ وہ ہیں جو محض فتنہ کی محبت
کے لئے محتاج اور یتیم اور قیدی کو کھانا
کھد دیتے ہیں ۝

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ
رسول خدا صلعم علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب
میں بڑا کھانا امن و نیکی کا کھانا ہے جس سے
دو دن مند لوگ بڑے جائیں اور مسکین اور محتاج چھوٹے جائیں

فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ (مصححین)

انہیں نے قبول دعوت سے انکار کیا۔ اس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی :

اس میں شک نہیں کہ فقراء اور مساکین صدقے اور خیرات کے مستحق ہیں، لیکن وہ جو ترقی مستحق ہوں، غیر مستحقین کو دینا بھیک منگوں کے گروہ کو ترقی دینا ہے، جو بد قسمتی سے مسکینوں میں دیا فیو آتربنی کر رہا ہے، اور یہ ایک گھن کا کیرا ہے، جو مسلمانوں کی پسینے کی کمانی کو منافع کر رہا ہے، اس لئے صدقہ و خیرات دینے میں نہایت احتیاط ہر ترقی چاہیے، اس کے سوا کسی معقول صورت یہ ہے کہ مستحق اور غیر مستحق کی پوری چھان بین کے بعد ان کے ضروری تعلیم و تربیت اور دستکاری تجارت وغیرہ مفید و ضروری امور و ذرائع میں ملکہ لگانے پر، وہ یہ صرف کیا جائے، تاکہ یہ لوگ آئندہ اپنے پاؤں پر آپ کھڑے ہو سکیں، اس قسم کی مدد دین و دنیا میں نہایت مفید ہے، اور اس کا ثواب ناقیامت بطور پیش امداد کشندہ کو ہمیشہ پہنچتا رہے گا :

حقوق احباب و دوستوں کے حقوق

اتحاد و بے تکلفی

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا
عَلَى الْأَعْدَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى
الْمَرْبُوعِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْفَسِخِ
أَنْ يَأْكُلَ مِنْ بَيْتِكُمْ أَوْ يَبُوتَ
بِأَيْتِكُمْ أَوْ يَبُوتَ أَمَّا تَكْمُلُ أَوْ يَبُوتَ
أَخَوَانِكُمْ أَوْ يَبُوتَ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ يَبُوتَ
أَعْمَارِكُمْ أَوْ يَبُوتَ عَدَايَكُمُ أَوْ يَبُوتَ
أَخَوَالِكُمْ أَوْ يَبُوتَ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا
مَلَكَتُمْ مَنَاخِلَهُ أَوْ صَدَلْ يَفْقَهُ لَيْسَ

نہ تو اندھے کے کچھ مفاد لگتا ہے، نہ زبردستوں کے لئے اور نہ بیمار کے لئے اور نہ دیگر مسکینوں کے لئے اپنے گھروں سے کھاؤ، یا اپنے باپ کے گھر سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں سے یا گھروں یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی بھوپوں کے گھروں سے یا اپنے امروں کے گھروں سے یا اپنی خالوں کے گھروں سے یا ان گھروں سے جن کی سبیل تہا ہے

عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جِيفَةً زُفْرًا
أَتْتَنَا بِزِينَةٍ وَأَنْتُمْ بِبُيُوتِنَا فُلُجُونَ
عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةٌ مِمَّنْ عِنْدَ اللَّهِ
مُبَارَكَةٌ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ
لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

(النور - ۸۷ - پارہ ۱۸۵)

اختیار میں ہیں۔ یا اپنے دوستوں کے گھروں
سے اور اس میں بھی کچھ گناہ نہیں کہ سب
اُن کو کھاؤ۔ یا اُنک اُنک اور جب گھروں
میں جانے لگو۔ تو گھر والوں پر سلام کر لیا کرو۔
جو اللہ کی طرف سے برکت والی اور عمدہ دعا
خیر سے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنے احکام
کھول کھول کر بیان کرتا ہے کہ تم سمجھو

ایشیاء اپنی حاجت پر دوسرے کی حاجت کو ترجیح دینا

وَذِينَ تَبَوُّوْا الدِّينَ اِلٰهًا لِّمَنْ كَانَ
مِنْ قَبْلِهِمْ فُجِرُوْنَ مَنْ هَاجَرَ
اِيَّيْهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ
حَاجَةً مِّمَّا اَدُّوْا وَيُوْتُوْنَ عَلَيْهِمُ
اَنْفُسُهُمْ وَكَانَ لَهُمْ خَصَاصَةٌ
وَمِنْ يُّوْتُوْا شَرَّ نَفْسِهِمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُضِلُّوْنَ (حشر - پارہ ۶۸)

اور جو مال بے لڑے ہاتھ آئے (وہ ان
لوگوں کا بھی حق ہے۔ جو مہاجرین سے پہلے
رہ چکے ہیں۔ جیسے اور اسلام میں داخل ہو چکے
ہیں (انصار) جو ان کی طرف ہجرت کر کے
آئے۔ اس سے محبت کرنے گئے ہیں اور
مہاجرین کو جو کچھ دیا جائے اس کی وجہ سے
اپنے دل میں کوئی تلب نہیں پاتے اور اپنے
اوپر تنگی ہی نہیں دیکھتے۔ مہاجرین کو اپنے سے
مقدمہ رکھتے ہیں۔ اور جس شخص نے اپنی
مجبوریت کو تحمل سے محفوظ رکھا۔ تو جیسے

ہی لوگ علاج پائیں گے

روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے نبی خیر کے اس مہاجرین پر تقسیم کرنے
اور انصار میں سے عزت دینے کے بعد ان میں

رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ قَسَمَ أَمْوَالَ بَنِي الْمُضَيَّغِ
عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَلَمْ يُعْطِ إِلَّا ثَمَارَ

إِلَّا تَدْرَأَنَّه نَفِرًا مِّنْ جَبِينٍ أَبَادِجَانَهُ
 سَمَاءُ بْنُ خَدِشَةَ وَكَمَلُ بْنُ حَنِيفٍ
 وَاحْزَنُ بْنُ الصَّمَّةِ قَالَ لَهْدَرَانُ
 نَشْتُمُ تَسْمَامَ لِبَدٍ جَوِيٍّ مِنْ
 أَمْوَالِكُمْ وَدِيَارِكُمْ وَنَارَ كَتْمُوهُمْ
 فِي ضَلَالٍ غَنِيمَةٍ وَإِنْ شِئْتُمْ كَانَتْ
 لَكُمْ دِيَارُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ وَلَمْ يَقِيمُوا
 لَكُمْ شَيْئًا مِنَ الْغَنِيمَةِ فَقَالَتْ
 أَلَا نَصَارُ بَلْ تَقْسِمُ لَهُمْ مِنْ أَمْوَالِنَا
 وَدِيَارِنَا تُوْثِرُهُمْ بِالْغَنِيمَةِ وَلَا
 نُنْشَارُهُمْ فِيهَا (بخاری)

کو دیکھتے رہے ایک ابو جہانہ دوسرے سہاک
 بن خدرشہ اور تیسرے کمل بن حنیف اور چہر
 انصاری سے فرمایا۔ تم چاہو تو اپنے مال اور
 اپنے گھر مہاجرین کے ساتھ تقسیم کر لو۔ اور
 اس غنیمت میں شریک ہو جاؤ۔ اور چاہو
 تو تمہارے مال اور تمہارے گھر تمہارے
 پاس رہیں۔ اور غنیمت میں سے تمہیں کچھ
 نہ دیا جائے۔ انصاری نے عرض کیا کہ آپ
 ہمارے مال اور ہمارے گھر نہیں تقسیم کر دیجئے
 اور ہم غنیمت میں بھی انہیں ترجیح دیتے ہیں
 اور اس میں شریک نہیں ہوتے ہ

احسان و سلوک

أَلَيْسَ أَدْلَى بِاللَّوْمِ مَنِّ مَنٍ
 أَلْفِيهِمْ وَأَنْزَاجُهُ أَمْهَاتُهُمْ
 وَأَوْلُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَدْلَى
 بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
 وَالْمُشَاجِرِينَ إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا إِلَى
 أَدِلِّيَاءَ كُمْ مَعْرُوفًا كَانَ ذَلِكَ
 فِي الْكِتَابِ مَحْشُورًا ۝

پیغمبر معلوم مسلمانوں پران کی جو نون
 سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں۔ اور پیغمبر
 صلعمہ کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں اور رشتے
 دار کتاب اللہ کی رو سے نزدیک مسلمانوں
 اور مہاجرین سے بڑھ کر ایک دوسرے
 کے عقداہ ہیں مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں
 کے ساتھ سلوک کرنا چاہو۔ یہی حکم حق مقرر
 میں لکھا ہوا ہے ۵

(الخراب ع ۱ بارہ ۲۱)

عَنْ بَنِي سَمْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ

حضرت ابن عمر سے روایت ہے
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَبْرَأَ النَّاصِبَ لِلرَّجُلِ وَدَّابِيَهُ بَعْدَ
أَنْ يُوَدِّيَ (مسلم)

سب سے بڑھ کر نیکی آدمی کا اپنے باپ
کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنا ہے
بعد اس کے کہ باپ کہیں چھوڑ جائے
یا مرجائے :

تعارفِ رباہمی واقفیت اور روشناسی

عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعَامَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسَّالْ
عَنْ إِسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَمَنْزِلِهِ
وَأَنْتَ أَوْصِلَ لِلْمَوَدَّةِ -

(ترمذی)

حضرت یزید بن نعامة سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: جب ایک شخص دوسرے شخص
سے دوستی اور بھائی چارہ کرے تو چلیے
کہ اس کا اور اس کے باپ کا نام پوچھ لے
اور یہ سنت کر لے کہ کن لوگوں میں سے
ہے۔ کیونکہ یہ بات دوستی کی زیادہ قوت
کا باعث ہے :

ایک دوست کے دوسرے دوست پر کسی طرح کے حقوق ہیں۔ ان میں سے ایک
تو یہ ہے کہ ماں کو اپنے دوست سے عزیز نہ رکھے، بلکہ اس کے حق کو مقدم سمجھے اور اپنا
حصہ بخششی اس کے سامنے پیش کرے۔ دوسرا حق یہ ہے کہ دوست کی استدعا سے پیچھے
اس کی مدد کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اور نہایت خندہ پیشانی سے اس کی خدمت گزار میں
مصرف نہ کرے۔ تیسرا حق یہ ہے کہ دوست کے حق میں ہمیشہ اچھی بات کہے، اس کے عیوب
کا لوگوں میں ظہار نہ کرے۔ چوتھا حق یہ ہے کہ دوست کی محبت اور شفقت جو دل میں ہو
اسے دوست سے ظاہر بھی کر دے۔ پانچواں حق یہ ہے کہ اپنے دوست کو غم دین کی
ضروری تعلیم بھی دے۔ کیونکہ دوست کو عذابِ دوزخ سے بچانا دنیا کے رنج و غم سے
چھڑا دینے کی نسبت بہتر ہے۔ چھٹا حق یہ ہے کہ اگر دوست سے کوئی قصور سرزد ہو جائے

قدس پر موانع نہ کرے۔ بلکہ معرفت کر دے۔ اور اگر وہ تقویٰ گناہ کی قسم سے ہو تو نرمی سے نصیحت کرے۔ مہاتقان حق یہ ہے کہ دوست کو اس کی زندگی میں اور مرنے کے بعد دعائے خیر سے یاد رکھے۔ انھوں حق یہ ہے کہ اس کی دوستی اور وفاداری کو فراموش نہ کرے۔ نواں حق یہ ہے کہ دوست سے تکلف نہ کرے۔ حضرت علی کا قول ہے کہ جو دوست معذرت اور تکلف کرے وہ سب دوستوں سے برتر ہے۔ دشمنان حق یہ ہے کہ اپنے آپ کو سب دوستوں سے کمتر سمجھے اور ان سے کسی بات کی امید واکر نہ کرے۔

حقوق دشمن عدل و انصاف

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے لئے پوری پابندی کرنے والے انصاف کے ساتھ شہادت ادا کرنے والے ہو اور کسی خاص قوم کی عداوت تمہارے لئے نہ ہو۔ کاباعث نہ ہو جائے کہ تم غصہ نہ کرو۔ عدل کیا کرو کہ وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دور ہو۔ شبہ خداوندی کو تمہارے سب اعمال کی نیکی اطلاع ہے۔

بیشک ہم نے آپ کے پاس یہ روشنی بھیجا ہے۔ واقع کے موافق تاکہ آپ لوگوں کے درمیان میں سے موافق فیصلہ کریں جو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مہیا کیا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا
قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا
يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاَنُ قَوْمٍ عَلَىٰ لَا تَعْدِلُ
إِهْدِلُوا هَوَاقِفَ رَبِّ لَتَتَّقُوا اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ
هُوَ خَبِيرٌ لِّمَا تَعْمَلُونَ

(المائدہ ع ۲۰ - پارہ ۵ - ۶)

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ
لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَادَ اللَّهُ
وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِبِينَ خَصِمًا ۚ وَاسْتَغْفِرْ
لِلنَّاسِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا

(النساء ع-۱۶، پارہ ۵)

ان نمانوں کی طرف اشاری کی بات نہ کیجئے
اور آپ ستغنا کریں۔ سب تک متعلق
بنا بننے والا مہربان ہے

ظلم و زیادتی کی ممانعت

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ
يَقَاتِلُوكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا الَّذِينَ
لَا يُحِبُّ الْمُحْتَدِينَ ۝

رقبہ: ۲۷۶- پارہ ۵-۲

وَلَا تُقَاتِلُوا هُمُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ حَتَّى يَقَاتِلُوكُمْ فِيهِ فَإِنْ
قَاتِلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَلِكَ جَزَاءُ
الْكَافِرِينَ فَإِنْ نَتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ
غَفُورٌ رَحِيمٌ وَقَاتِلُوا هُمُ حَتَّى لَا
يَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ۝
فَإِنْ أَنتَهُوا فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ
الطَّاهِرِينَ ۝

(بقرہ: ۲۷۶- پارہ ۵-۲)

جو لوگ تم سے لڑتے ہیں، تم بھی ان
کے ساتھ خدا کے راستے میں لڑو، لیکن
زیادتی نہ کرو۔ کیونکہ زیادتی کرنے والوں
کو خدا دوست نہیں رکھتا

اور مسجد حرام کے پاس کافروں سے
لڑو، حتیٰ کہ وہ تمہارے ساتھ اس کے
پاس لڑیں۔ پس اگر وہ تم سے لڑیں، تو تم
جیسی ان کے ساتھ لڑو، کیونکہ کافروں کی
یہی سزا ہے، پھر اگر وہ باز آجائیں، تو اللہ
بخشنے والا مہربان ہے۔ اور ان سے یہاں
تک لڑو کہ فساد باقی نہ رہے، اور دین صرف
خدا کے لئے ہو جائے۔ اور اگر وہ فساد
سے باز آجائیں، تو ان پر کسی طرح کی زیادتی
نہیں کرنی چاہیئے، کیونکہ زیادتی صرف
ظالموں پر ہی ہوا کرتی ہے

دشمن کے قاصد اور عورتوں اور بچوں کی رعایت

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ابْنُ النَّوَاحِ وَابْنُ أَنَابِ رَسُولَا
مُسْلِمَةٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَا أَتَيْتُمَا هَذَا
أَنِي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَا أَشْهَدُ
مُسْلِمَةَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ الَّذِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنْتُ بِاللَّهِ
وَرَسُولِهِ كَوْنْتُ قَاتِلًا رَسُولًا
لَقَتْنِي كَمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَمَضَتْ
السَّنَةُ أَنَّ الرَّسُولَ لَا يَقْتُلُ (احمد)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ
لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ قَتْلِ نِسَاءٍ وَالصَّبِيَّانِ

در صحیحین

کہ مسلمان کذاب کے دو قاتل بن النواحد
ابن اناب رسول خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے تو آپ نے ان دونوں سے
فرمایا کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو
کہ میں خدا کا رسول ہوں، انہوں نے کہا ہم
اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ مسلمان
کا رسول ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں اللہ اور اس کے سب پیغمبرین
پر ایمان لایا اگر میں قاصد اور بھیجی کو مار
ڈالنے والا ہوں تو تم دونوں کو قتل کر دیتا
عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ اب یہ حرمت
جاری ہو گئی ہے کہ قاصدوں کو قتل
نہیں کرتے

حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں
کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے
سے منع فرمایا ہے

عنوان مذکور کے متعلق اور بھی کسی حدیث میں ہے۔ بخلاف تشوہاں ہم نے نہ کو
ترک کر دیا ہے۔ منجملہ ان کے ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے فرمایا نہ عورت کو قتل کیا جائے اور نہ مزدور کو اندھے، لنگڑے، ابارج اور
بڑھے بچے میں بھی عورتوں اور بچوں میں شامل ہیں۔ لیکن اگر عورت وغیرہ صاحب حکومت
یا کسی مخالف اسلام کی حکومت کے ایسے مشیر کار ہوں کہ مسلمانوں کے قتل و غارت کے ہی
ذمہ دار ہوں یا اس میں ان کو دخل تمام ہو تو ایسی نہ عورتوں میں نہ کو قتل کر دینا جائز ہے

عذر اور سبے وفائی سے بچنا

وَأَمَّا خَائِفُونَ تَوْبِ حِيَانَةٍ
فَأَنبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ
لَا يُحِبُّ الْخَائِثِينَ ه

(انفال ع۔ پارہ ۱۰)

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ
بَيْنَ مَعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ
فَكَانَ يُسِيرُ يَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتَّى
إِذَا لَقِىَ الْعَهْدَ انْعَارَ عَلَيْهِمْ
فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَى خَرَسٍ وَبِرْذَوْنٍ
وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَاءُ
لَا عُدَّةَ قَنَطَرُوا فَإِذَا هُوَ عَمْرُو
بْنُ عَبْسَةَ فَنَالَ مَعَاوِيَةَ عَنْ
ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ تَوْبِ عَهْدٍ فَلَا يَجْلِسُ
عَهْدٌ فَلَا يَشُدُّهُ حَتَّى يَمُضِيَ
أَكْذَابُ أَذَانٍ يُنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى
سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مَعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ
(ترمذی - ابوداؤد)

اگر تم کو کسی قوم کی طرف سے دغا
کا اہلہ پیش ہو رہا ہو تو مس و است کو ملحوظ رکھو
کہ ان کے عہد کو کٹا ان کی طرف ہٹیک
مارو۔ سبے شک اللہ دغا بازوں کو پسند
نہیں کرتا۔

حضرت سید بن عامر سے روایت
ہے کہ حضرت معاویہؓ اور روم کے درمیان
معاہدہ تھا کہ دونوں زمانہ تک جنگ نہ
کریں گے۔ اور حضرت معاویہؓ آہستہ آہستہ
ان کے شہروں کی طرف بڑھ رہے تھے
کہ معاہدہ کا زمانہ ختم ہو تو دفعۃً ان پر
چھاپہ مارا۔ اتنے میں ایک شخص گھوڑے
یا خیر پہ سوار آیا اور وہ کہتا جاتا تھا اللہ
اکبر اللہ اکبر اسے لوگو عہد کو نبایو۔ بدعہ کی
نہ کرو۔ لوگوں نے دیکھی تو وہ عمرو بن
عبسہ صحابی ہیں۔ حضرت معاویہؓ نے ان
سے اس بارہ میں پوچھا۔ تو انہوں نے
کہا میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص میں اور کسی
قوم میں عہد ہو تو اسے چاہیے کہ عہد کو
کو نہ بھولے اور نہ باندھے یعنی اس میں

تغیر و تبدل نہ کرے) حتیٰ کہ عہد کی مدت
گزر جائے یا جتنا بتا کر ان کے عہد کو ان
کی طرف پھینک مارے۔ رادی کہتا ہے
کہ یہ سن کر حضرت معاویہؓ شکر سمیت
واپس چلے آئے ۛ

دشمن صلح کی طرف مائل ہوں تو صلح کر لینا

اگر کفار صلح کی طرف مجاہد ہو
تم بھی اُس کی طرف جھکو، اور اللہ پر
بھروسہ رکھو ۛ

وَرِنْ جَنَحُوا لِلِّسْلَمِ فَاُجْنَحُوا نَهَا
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ
الْعَلِيمُ ۝ (انفال ۸۶ پارہ ۱۰)

لیکن صلح جنگ کے نشیب و فراز و منازع و مضرات وقت و بیوقت کو خوب
سوچ لینا چاہیے ۛ

نقص عہد نہ کرنا

عمر بن شعیب اپنے باپ سے اور
دو اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنے
خشبے میں فرمایا، کہ جاہلیت کے عہد پر
کو پورا کرو، کیونکہ اسلام و فرائض عہد وہ
معتبر و مکرم کرنے کا حکم دیتا ہے، اور رسول
میں کوئی نیا عہد و پیمان پیدا نہ کرو جس کی
ضرورت نہ ہو ۛ

عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
أَبِيهِ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ إِذْ خَرَجَ
مُحَمَّدٌ إِلَى جَاهِلِيَّةٍ فَإِنَّهُ لَا لَا يَزِيدُ
يَعْنِي إِذْ سَلَّمَ إِلَّا شِدَّةً وَلَا
نَحْدَ ثَوًّا حِلْفًا فِي إِسْلَامٍ تَرْدِي

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مَعِيَ
لَمْ يَرْحُ رَابِحَةً، الْجَنَّةُ وَإِنْ رَجَعَهَا
يُوحِدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا
(بخاری)

سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس نے اپنے ہم عہد کو قتل کر دیا وہ
جنت کی دو تک نہ سونگھے گا۔ نہ کہ اس
کی تک چالیس سال کی مسافت تک
پائی جائے گی۔

پناہ میں آئیں تو پناہ دینا

وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ
فَاجْرِهِ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ
ثُمَّ ابْلِغْهُ أَمْنَهُ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ
قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ

(توبہ ۱۰۷-۱۰۸)

مشرکوں میں سے کوئی شخص اگر آپ
سے پناہ چاہے تو اس کو پناہ دیدو۔
حتیٰ کہ وہ کہہ دے کہ اے نبی سے پناہ
اس کے امن کی جگہ داپس پہنچا دو۔ اور
یہ اس لئے کہ یہ لوگ حقیقت اسناد سے
واقف نہیں۔

دین کے بارے میں زبردستی نہ کرنا

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ جَزَاءُ تَبَرُّ
الرَّشْدِ مِنَ الْغَى جَزَاءُ يَكْفُرُ
بِالْطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنُ بِاللَّهِ فَقَدْ
تَتَمَّتْ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى لَا تُفْصَدُ
لِقَادِ اللَّهِ شَمِيعٌ عَلِيمٌ

(بقرہ ۲۲۸-۲۲۹)

دین میں کسی قسم کی زبردستی نہیں
دیکھو، ہدایت گمراہی سے ظاہر
ہو چکی ہے۔ تو جو شخص جبراً معبودوں
کو نہ مانے اور اللہ پہ ایمان لائے
تو اس نے مضبوط رسی کو پکڑ لیا۔ جو
ٹوٹنے والی نہیں۔ اور اللہ سب کو جانتا
اور جانتا ہے۔

حقوق اہل کتب

بحث میں نرمی

أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ
بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ
بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ قَفْ وَهُمْ أَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِينَ۔

(نحل ع ۱۶- پارہ ۱۴۵)

اے پیغمبر صلعم! دلائل کی باتوں اور
اچھی نصیحتوں سے اپنے پیروکار
کے راستے کی طرف بلاؤ، اور ان
کے ساتھ بحث کرو تو ایسے حور پر جو
بہت ہی پسندیدہ ہو۔ بے شک تمہارا
پیروکار ان لوگوں کے حال سے بخوبی
واقف ہے جو اس کے راستے سے ٹھنک
گئے اور ان لوگوں سے بھی بخوبی واقف
ہے۔ جو راہ راست پر ہیں :

اے مسلمانو! اہل کتاب کے ساتھ
جھگڑا نہ کیا کرو۔ مگر ایسی صرح پر جو نہایت
عمدہ ہو، ہاں جو لوگ ان میں سے نہیادنی
کہیں ان سے ساتھ جھگڑا کرنے کو مضائقہ
نہیں) تم ان لوگوں سے کہہ دو کہ جو کتاب
ہم پر نازل ہوئی ہے، اور جو کتاب ہم پر
پر نازل ہوئی ہے ہم سب کو مانتے ہیں۔
اور تمہارا خدا ایک ہی ہے اور ہم اسی
کے فرمانبردار ہیں :

وَلَا تَجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا
بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا
مِنْهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ
إِلَيْنَا وَإِنْزِلَ إِلَيْكُمْ فَاهْنَأْوَ إِلَيْكُمْ
وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ۔

(العنکبوت ع ۵۰- پارہ ۲۱)

بحث اور منظر، ہوا کرتا ہے، غبارِ حق کے لئے، مگر آج کل جو مناظر ہوتے

ہیں۔ وہ سب کے سب میکاہ سے ہیں، کیونکہ ان سے انکارِ حق مقصود نہیں ہوتا، بلکہ مقصود محض یہ ہوتا ہے کہ لوگ منظرِ بن کی طقتِ لسانی و رقبتیت کے قائل ہو جائیں۔ پھر اعلیٰ رہے کہ آج تک کسی شخص نے مناظرہ میں مغلوب ہو کر حق بات کو قبول نہیں کیا، اس لئے اچھی بات تو یہی ہے کہ سرے سے مذہبی بحث ہی نہ کی جائے، اور اگر کبھی بحث و منظرہ کی ضرورت پیش ہی آجائے تو نہایت متانت اور سنجیدگی سے ہونا چاہیے۔

کسی طرح کی زیادتی نہ کرنا

عَنْ لَيْسٍ بَاضٍ بْنِ سَارِيَةَ
قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مَنِكُمْ
عَلَىٰ أَدْنَيْكُمْ بَصْرًا أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُجِزْكُمْ
تَنْبِيْهِ الْأَمَانِي هَذَا الْقُرْآنَ إِلَّا وَ
إِنِّي وَانَّهُ قَدْ أَمَدَّتْ رَدَّ عَظُمَتْ
وَدَهَيْتُ عَنْ شَعَاءَ نَهَامِثُ
لَقُرْآنٍ أَوْ كُنُوْا أَنْ اللَّهَ لَمْ يُجِزْ لَكُمْ
أَنْ تَدْخُلُوا بِيَوَاتِ أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا
بِإِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ شَاءَ هَيْتُمْ
أَصْلَ تَمْرِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمْ الْبِزْمَى
تَنْبِيْهِمْ (ابودود)

حضرت عرواض بن ساریہ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک
دن کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں سے
کوئی شخص اپنے تحت پر تکیہ لگائے۔ یہ
خیال کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان چیزوں
کے سوا جو قرآن مجید میں ہیں، اور کوئی چیز
حرام نہیں کی۔ سنو سجدائیں نے حکم کیا اور
نصیحت کی اور جن چیزوں سے منع کیا ہے
وہ مقدار میں قرآن کے برابر ہیں یا قرآن
سے زیادہ ہیں، بیشک خدا نے اس بات
کو حلال نہیں کیا کہ اہل کتاب کے گھروں
میں ان کی اجازت کے بغیر داخل ہو جاؤ
ورنہ یہ حلال کیا ہے کہ ان کی عورتوں کو
مارو، اور نہ یہ ان کے بھل کھاؤ، جب وہ
تم کو وہ چیز دیتے ہیں جو ان پر مقرر ہے
یعنی چیز یہ ادا کر دیتے ہیں) ۴

میل جول

الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمْ لَحَائِبٌ
وَقَطَاعُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ
لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ وَالْمُحْصَنَاتُ
مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ تَبْلِكُمْ إِذَا
انْتُمُوهُنَّ أَجْرَهُنَّ مُحْصَيْنِينَ خَيْرٌ
مُسَاخِبِينَ ذَرِكُمْ تَحْذِيحُ أَخْدَانٍ
وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ
عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ
ر المائدہ ع ۱۰۵

آج تم پر پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال
رکھی گئی ہیں، اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے
لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے
حلال ہے، اور وہ پادساہ اور رتیں بھی تمہارے
لئے حلال ہیں۔ جو مسلمان عورتیں یا ان لوگوں
میں سے ہوں، جو تم سے پہلے کتاب دیتے
گئے، جبکہ تم ان کو معاوضہ نہ یعنی مہر، ویدو
اس طرح سے کہ تم ان کو بیوی بناؤ، نہ تو
عدنیہ بدکاری کرو، اور نہ خفیہ آشنائی
کرو، اور جو شخص ایمان لانے کی چیزوں
سے ساتھ کفر کرے گا، تو اس شخص کا ہر
نیک عمل اکارت جائے گا، اور وہ شخص
آخرت میں بالکل زیان کار ہوگا۔

اہل کتاب کا کھانا حلال ہے بشرطیکہ وہ کوئی سی چیز نہ ہو، جو ہمارے مذہب
میں حرام ہے، اور ان کا ذبیحہ بھی حلال ہے، مگر دوسرے سے، ایک تو یہ کہ اصل کتابی
ہو، مرتد نہ ہو، اور یہ کہ ذبح کے وقت اللہ کے ہو، اور کسی کا نام نہ لے، ورنہ حرام ہوگا
تو یہ عورت سے نکاح جائز ہے، اور قدیم مجاہدین جو پاپسا ہونے کو شریعت سے دور
نہ تھے تھے، مگر یہ یاد رہے کہ مسلمان عورت کسی کتابی سے نکاح نہیں کر سکتی۔

فصل میں انصاف کرنا

رات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم، گریہ

فَاتَّجَعُوا لَكُمْ فَاحْكُم بَيْنَهُمْ

أَوْ أَعْرَضَ عَنْهُمْ وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ
فَلَنْ يَضُرُّكَ شَيْئًا وَإِنْ حَكَمْتَ
فَأَحْكُم بَيْنَهُم بِأَقْسَطِ مَا أَنْتَ
بِهِ بِالْقِسْطِ إِنَّ اللَّهَ
يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ط

المائدہ - ع ۷۰ - پارہ ۶

یہودی آپ کے پاس آئیں، تو آپ کو اختیار
ہے کہ ان میں فیصلہ کرو، یا ان کے
معدلات سے گزارہ کش ہو جاؤ، اور اگر
آپ ان سے گزارہ کشی کریں گے، تو یہ
آپ کو کسی طرح کو نقصان نہیں پہنچا سکتے
اور اگر آپ فیصلہ کریں تو انصاف سے
فیصلہ کریں، کیونکہ اللہ انصاف کو پیالوں
کو دوست رکھتا ہے۔

حقوق اہل معاملہ

ماپ تول میں انصاف

در شعیب نے کہا: اسے میری قوم
ذیپ اور تول انصاف کے ساتھ کر دے
اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ کر دیا کرو
اور ملک میں فساد نہ پھیلے پھر وہ
اور خدا ہی نے آسمان کو بلند کیا اور
تراز و بنادہی تاکہ تو نے میں تم لوگ حد
اعتماد سے نہ بڑھو، اور انصاف کے
ساتھ سیدنی تول تول اور کم نہ تول۔

کم دینے والوں کے ساتھ بڑی تہی
اور جو بادی ہے کہ جس سے ماپ کم
لیتے ہیں تو پورا پور لیتے ہیں، اور جب ان
کو ماپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں

وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مِيزَانًا
بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا نَفْسَكُمْ
وَلَا تَعْتَوُوا فِي أَرْضٍ مَّعْصُومِينَ -

مائدہ ع ۸ - پارہ ۱۳

وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَعَزَّ وَوَضَعَ الْمِيزَانَ
إِنَّ أَعْيُنَ النَّاسِ فِي أَمِيزَاتٍ ذَاتِ زُنُونٍ
وَبِالْقِسْطِ لَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ -

(الرحمن ۱۴ - پارہ ۲۷)

وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
دِينِ الْمَصْصِيصِينَ الَّذِينَ إِذَا
زُكِرُوا بِآيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَوَضَعَ
كَانُوا كَاسِدًا يُؤْخَرُونَ

التغیض ع ۷۰ - پارہ ۳۰

عَنْ بَنِي عَبْدِاسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَابُّ
 الْكِبْرِيَاءَ وَالْمُلُوزَانَ إِنَّمَا قَدْ وَلَّيْتُمْ
 أَهْرَابِي فَهَلَكْتُمْ فِيهِمَا أَلَمْ تَسْرِقُوا
 (ترمذی)

حضرت بنی عبداس سے روایت
 ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اپنے ورثہ والوں سے فرمایا کہ تم
 روایسی باتوں کے متواتر بنائے گئے ہو
 جن کی وجہ سے پہلی اُمّتیں ہلاک ہوئیں

اُدھار کا لین دین ہو تو اسے لکھ لینا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَعْتُمْ
 بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ
 وَلْيَكْتُب بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ
 وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا
 عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ وَهُوَ يُعْمَلُ الَّذِي
 عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا
 يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنْ كَانَ الَّذِي
 عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا
 يَسْتِطِيعُ أَنْ تُمِلَ لَهُ فَالْيَمْلِكْ بِتِلْكَ
 بِالْعَدْلِ وَأَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ
 مِنْ رَجَائِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُنَا رَجُلَيْنِ
 فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ
 مِنَ الشَّهَادَةِ فَإِنْ أَخِيضَ بَدُنُهُمَا
 فَيُدْخِرَا جَسَدًا أُخَرَ يُشَهِدُ بِهِمَا
 إِنَّمَا الشَّهَادَةُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا
 تَسْمُرُوا أَنْ تَكُونَ صَفِيرًا وَكَذَبُوا

اِسے ایمان والو! جب تم ایک میعاد
 معین تک اُدھار کا معاملہ کرنے لگو، تو
 اس کو لکھ لیا کرو۔ اور یہ ضرور ہے کہ
 تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا، اخصاف
 کے ساتھ لکھے، اور لکھنے والا لکھنے سے
 انکار بھی نہ کرے، جیسا کہ خدا تعالیٰ نے
 اس کو کھلا دیا ہے، اس کو چاہیے کہ لکھ
 دیا کرے، اور جس کے ذمے وہ حق تھا
 ہو وہ لکھوادے، اور وہ اللہ تعالیٰ سے
 جو اس کا پروردگار سے ڈرنا رہے، اور
 اس میں ذمہ بڑا ہو کسی نہ کرے، اور اگر
 وہ شخص جس کے ذمہ حق رہا جب قرار
 خفیف العقل یا ضعیف البدن ہو، یا
 خود لکھنے کی قدرت نہ رکھتا ہو، تو اس کا
 دو گن ٹھیک ٹھیک لکھو دے، اور اپنے
 مردوں میں سے دو شخصوں کو گواہ رکھو۔

إِلَىٰ أَجَلٍ ذَاكُم فَسُطِّعْتُ عِنْدَ اللَّهِ
وَأَقْبَمْتُ لِنَفْسِي دَرَكًا وَادْنَىٰ رُتَبًا
لَّا أَنْ تَكُونَ تَبَارَةً حَافِيَةً تَنْدِي
نَجَابَتِكُمْ نَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا
تَكْتُمُوا هَٰذَا وَآتَيْتُمْ بِهِ دَاخِلِيكُمْ
وَلَا يُضَارُّ كَاتِبٌ وَلَا مَكْتُوبٌ فَفَعَلْتُ
فَسَوَّيْتُ بَكْرًا وَأَنْفَقْتُ اللَّهُ دِيَارَكُمْ
أَمَّا هَٰذَا وَاللَّهُ يَكْفِي شَيْءًا عَدِيمًا وَإِنْ
كُنْتُمْ عَلَىٰ شَكٍّ مِنْهُ وَلَوْ تَحَدُّوا كَاتِبًا
فَرَدُّوا مَقْبُوضَةً فَإِنْ مِمَّنْ
يَحْفَظُ لَمْ يَحْفَظْ قَبِيلُ الدَّيْءِ أَوْ مِمَّنْ
أَمَّا مَنَّهُ يَتَّقِي اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا
تَكْتُمُوا شَهَادَاتَكُمْ وَمَنْ يَكْتُمْهَا
فَأَنَّهُ يَكْتُمُ قَلْبَهُ وَاللَّهُ بِمَا تَكْتُمُونَ
عَلِيمٌ

(البقرہ ۳۶-۳۵ پارہ ۳۵)

اگر وہ مرد نہ ہوں، تو ایک مرد اور دیواری
ایسے گواہوں میں سے جن کو تم پسند کرتے
تاکہ ان دونوں عورتوں میں سے اگر کوئی بھی
بھی جائے تو ایک دوسری کو یاد دلے
اور گواہوں کو جب بلایا جائے، تو انکار نہ
کریں، اور تم معاملہ دین راہوار نہ کھنٹے سے
اگتاپ نہ کرو، خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، نیز کہ
خدا کے نزدیک یہ لکھ لینا اللہ کا یاد
تاکہ رکھنے والا اور شہادت کا زیادہ دست
رکھنے والا ہے، اور اس بات کا یاد رہ
سزاوار ہے، کہ تم اس معاملہ کے متعلق
کسی شہیدین نہ پڑو، مگر کوئی سودا دست
بدست ہو، جس کو تم باہم بیٹہ دیتے ہو
تو اس کے نہ کھنٹے میں تم پر کوئی الزام
نہیں، درخیزید و فروخت کے وقت گواہ
کرنا کرو، اور نہ کسی کا تب کو اور نہ کسی گواہ
کو تکلیف دی جائے، اگر تم ایسا کرو گے
تو اس میں تمہیں نادم ہوگا، وہ خدا تعالیٰ
سے ڈرو، اور شد تمہیں سکھاتا ہے۔ اور
مردی کی سب چیزوں کا جاننے والا ہے
وہ تمہیں تمہیں سب سے دور کوئی کا تب
نہ پڑو، تو ایسی حالت میں درجہ تمہیں ان
رہی، کھنٹے کی چیزیں جو تمہیں دے دی

جائیں، اور اگر ایک دوسرے کا اعتبار نہ ہو اور زمین کی ضرورت نہ سمجھے، تو جس شخص کا اعتبار کر لیا گیا ہو، یعنی یہ یوں اس کو چاہیے کہ دوسرے کا حق پورا پورا ادا کر دے، اور اللہ تعالیٰ سے جو اس کا پروردگار ہے ڈرتا رہے، اور گواہی کو نہ چھپاؤ، اور جو شخص اس کا اخلاقی گناہ اس کا دل گنہگار ہوگا، اور اللہ تعالیٰ سے تمنا رہے کہ وہ ہونے کا مول کو خوب جانتا ہے ۵

خوش معاملگی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ مَوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ تَلَا فَهَا أَلْفَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ بنی یمنیہ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص لوگوں کے مال لیتا ہے، اور اس کے ادا کرنے کی نیت رکھتا ہے، تو خدا اس سے اور زیادہ دیتا ہے، اور جو لوگوں کے مال منہ کرنے کی غرض سے لیتا ہے، خدا اس کو ہرک کر دیتا ہے، یعنی اس کی توفیق عطا نہیں کرتا ۵

ابو رافعؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان ادنیٰ قرض لیا، اور زکوٰۃ کے ادنیٰ

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فِئَةً مِنْ الْقَدَقَةِ

قَالَ ابْرَدْنِي وَكَرْنِي اَنْ اَقْضِيَ
الْبَيْعَةَ بَكْرَةً فَقُلْتُ لَا اَجِدُ اِلَّا
جَمَلًا خَبَرًا رِبَاعِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
اَعْطِ رَايَاكَ فَإِنَّ خَيْرَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ
قَضَاءً - مسلم

عن جابر قال كان لي على النبي
صلى الله عليه وسلم دين
فَقَضَانِي وَزَادَنِي - (ابوداؤد)

عن عبد الله بن أبي ربيعة
قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَبَدَّلَهُ
مَنْ أَلْفًا فَدَفَعَهُ إِلَيَّ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ
تَعَالَى فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ إِنَّمَا أَجْرَاءُ
الْمَتْلَفِ الْحَمْدُ لَا دَاءَ - (نسائي)

آئے تو ابورافع کہتے ہیں کہ مجھے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس شخص کا جو ن اونٹ
ادا کر دوں میں نے عرض کیا میں تو بن
اونٹوں میں سوائے عمدہ و باعی اونٹوں
کے اور اونٹ پاتا نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ
نے فرمایا، رہا عی اونٹ ہی دے دو
کیونکہ بہترین شخص وہ ہے جو ادائے
قرض میں اچھا ہو ۛ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا
کچھ قرضہ تھا تو آپ نے میرے قرضہ اور
ادا کر دیا اور اوپر سے کچھ زیادہ بھی دیا
حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ کہتے ہیں
کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
چالیس ہزار قرض لیے۔ اور آپ نے اس
میں آیا تو آپ نے میرا قرض چھوڑ دیا۔
اور فرمایا، تجھے تیرے مال و مال میں بہت
دے۔ قرض کی توفیق ہی ہے کہ قرض
ادا کر دیا جائے۔ در قرض دینے سے کا
احسان مانا جائے ۛ

مدیون بالادار ہے اور اسے قرض میں تاخیر ظلم ہے اور فقیر سے تو معذرت ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور علیہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ
الْغَنِيِّ ظِلْمٌ فَإِذَا تَبِعَ أَحَدُكُمْ عَنِّي
مَلِيٌّ فَلْيَتَّبِعْهُ (بخاری مسلم)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَصَابَ
مَطْلٌ فِي عَهْدِي لِدَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي تَبِيعَاتِهِ مَا كُنَّا نَرَاهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَمَا عَسَا تَنَالُوا
لَنَا لَسْ عَلَيْهِ فَاحْرَبُ بَدَمٍ ذِيكَ وَفَاءٌ
دِينِهِ فَتَنَالُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فُتِيَ بِمَطْلٍ وَرَمَا
وَحَدَّثَ تَبِيعَاتِهِ بَكْرًا لَا ذِيكَ

مسلم

مسوۃ و بشمول نے فرمایا، مالہ و مری دے
قرض میں دیر کرنا ظلم ہے، اور جب تم میرے
کوئی غنی کے حوالہ کر دیا جائے تو وہ تمہیں
کو لینا چاہیے اس طلب یہ ہے کہ کوئی غنی
شخص کسی غنی پر اپنے قرض کا حوالہ کر دے
تو اسے قبول کر لینا چاہیے،

حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ نبی نے احد
میدان کے عہد میں ایک شخص کو اس سے
لپٹوں میں آفت پہنچنے کی وجہ سے تھوڑا
بوروہ دور میں اپنی بہت سا قرضہ دیا، تو حذیہ
علیہ السلام نے اس شخص سے لاکھوں کو فرمایا۔
اسے خیریت دور لوگوں نے خیریت دی، مگر
یہ خیریت اس سے قرض کو چھوڑا، اس کی
پر تنہا یہ اس شخص نے قرض خود بخود
سے فرمایا کہ جو کچھ تم سے پیر جائے
پر نہایت کر دے تمہیں ورنہ یہی ہے

یہ لوگوں محتاج کیلئے قرض کی معافی یا قرض کی ہر بات

وَأَنَّ كَمَا ذُوْنَهُ تَسْرِعُ تَقْفِيهِ
إِلَى مَيْتَةٍ تَزِيدُ أَنْ تَسْمَعَ خَيْرٌ
تَكُونُ أَنْ تَسْمَعَ تَسْمَعُونَ وَ تَسْمَعُونَ
يَوْمَ يَوْمَ تَسْمَعُونَ تَسْمَعُونَ تَسْمَعُونَ
تَسْمَعُونَ تَسْمَعُونَ تَسْمَعُونَ تَسْمَعُونَ
تَسْمَعُونَ تَسْمَعُونَ تَسْمَعُونَ تَسْمَعُونَ

وہ لوگوں کی تندرست ہو، تو فرمائی کہ
کی بہت دیر ہے، اور اگر تمہیں قرض
حق ہے تو یہ عہد بہتر ہے نہ اس کو قرض
خیریت، اور اس دن سے قرض خیریت
تمہاری مدد ہو، اور اس دن سے قرض خیریت

شخص کو جس سے کئے کا پورا پورا بدلہ دیا
جائے گا :

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک تاجر کو جو
سے قرض کا معاملہ کیا کرتا تھا اور جب
وہ کسی کو تنگ کرتا دیکھتا تو اپنے کماٹوں
کو کہہ دیتا کہ اسے معاف کر دو ورنہ خدا
ہمیں معاف کر دے۔ چنانچہ خدا نے اس
کے قرض معاف کر دیئے :

حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے یہ
بات اچھی لگے کہ قیامت کے دن نہایت
تکرمیں اور غموں سے نجات دے۔ تو
اسے چاہیے کہ تنگ کرتے مقررین کو اہل
دے یا سارا اقرضہ اسے معاف کر دے :

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ
تَاجِرٌ يَلِي شَيْئًا مِنَ النَّاسِ فَإِذَا رَأَى
مُعْسِرًا أَوْ يَتِيًّا يَنْتَهِى إِلَيْهِ يَتَحَذَّرُ عَنْهُ
لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَادَرَ عَنَّا فَيُفْتِنَنَا وَرَدَّ
عَنْهُ رَجُلًا

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّكَ
أَنْ يَنْجِيَهُ اللَّهُ مِنْ كَرِبٍ يَوْمَ يُقْبَلُ
فَلْيَنْفِسْ مِنْ مُعْسِرٍ وَيَجْمَعْ عَنْهُ
(مسلم)

مقدار کو سختی کرنے کا حق حاصل ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے تقاضا کیا کہ مجھے زبردستی
ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو
کیونکہ خدا کو سختی کرنے کا حق ہے۔ تم
ایک اونٹ خرید کر اس کے تالے کو دو چھوڑ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا تَقَى
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَسْطَلَهُ زَهْرًا ضَخْمًا فَقَالَ
وَعُوْهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا
فَاشْتَرَوْا بَعِيرًا فَأَعْطَوْهُ آيَةً قَالَ
لَا يَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ

اَشْرَدَ مَا عَطَوْا اِيَّاكَ فَاِنْ خَيْرَ
كَمْ احْسَنُكُمْ قَضَاءً

(صحیحین)

عَنْ كُؤَبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ تَقَاضَى
ابْنُ اَبِي حَدَادٍ دَيْنًا عَلَيْهِ فِي عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا
حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ
اِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى كَسَفَتْ بِحُجَّتِ حَجْرَتِهِ وَنَادَى
كُؤَبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ يَا كُؤَبُ قَالَ
لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاسْتَاكَ بِيَدِهِ
اَنْ ضَمَّ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كُؤَبُ
قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُمْ
فَاَقْضِهِ (بخاری)

نے عرض کیا، ہمیں اس کے ادب سے
اتنا ادب مت سے، فرمایا وہی ادب
خرید کر دے دو، کیونکہ تم میں سے بہترین
شخص وہ ہے، جو قضا سے دین میں بہترین
حضرت کعب بن مالک سے روایت ہے
کہ انہوں نے ابن ابی حداد سے اس قرضہ
کی بابت جو ان کا اس کے ذمے تھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عہد
میں تقاضا کیا، اور ان کی آوازیں تھیں
بلند ہوئیں، کہ آنحضرت معلوم نے ان کی آواز
اپنے گھر کے اندر سنی، اور آپ نے ان کے
پاس آنے کے ارادہ سے اپنے گھر کا پرچہ
ٹھایا، و کعب بن مالک کو آواز دی، اور
فرمایا، اسے کعب بن مالک سے کہا، رسول اللہ
میں حاضر ہوں، پھر آپ نے اپنے دین
سے اٹھا دیا، کہ اپنے قرضہ سے کعب
معاف کر دے، انہوں نے کہا، رسول اللہ
میں نے ایسا ہی کر لیا ہے، تو آپ نے ابن
ابو حداد کو فرمایا جاؤ، اور ان کا قرضہ ادا کر دو

معاملات میں سہولت و آسانی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ اَنَّهُ رَأَى
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَحِمَ

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللَّهُ رَجُلًا سَمِيحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا
اشْتَرَىٰ وَإِذَا اقْتَضَىٰ.

(د بخاری)

فرمایا خدا اس شخص پر رحم کرے جو اپنے
خویدہ شے امداد نہ کرنے میں فیاصلی کرے

والله اعلم

حقوق تحت
قسمہ کیا نے سے سچا

عَنْ أَبِي شُرَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ
السَّيِّدَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
يَقُولُ لَسْتُ بِمَنْقُحَةٍ نَسِيتُ حَمْدَهُ

زبور (نجدی مسلم)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكُونُ
لِللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَ يَنْظُرَ إِلَيْهِمْ
وَلَا يَزِيهِمْ وَلَا يَكُونُ عَذَابُ الْإِيمِ
قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَالُوا وَحِيدًا مَنْ هُم
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمُسِيءُ وَالْمُنَافِقُ
وَالْمُنْفِقُ سَلَمَتَهُ بِالْخَلْفِ الْكَاذِبَةِ

مسلم

مسفرات جو ہر مذہب سے ہیں نہ ہیں نے
 رموز خدا محض اسد علیہ وسلم کو فرماتے ہیں
 کہ شتم و عزت کے پہنے کا باعث تو ہے
 مگر سلب برکت کا باعث ہے :

حضرت ابو ذرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے
فرمایا: خدایتیمت کے دن تین قسم کے
لوگوں سے بات نہ کرے گا۔ اور نہ انہی
طرف نصرت و حمایت سے دیکھے گا۔ اور نہ
انہیں گناہوں سے پاک کرے گا۔ ابو ذرؓ
نے عرض کیا: یا رسول اللہ وہ رحمت
خدا سے محروم ہوئے، اور انہوں نے
سخت نقصان اٹھایا۔ وہ ہیں کون؟ فرمایا
تجبر سے آزار لگانے والا، دوسے گناہوں
رکنے والا، اور چھوٹی قسم سے مال فروخت
کرنے والا۔

عَنْ قَلْبِ بْنِ أَبِي عَزْزَةَ قَالَ
 كُنَّا نَسْتَمِي فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّامِ سِرَّةً فَتَرَيْنَا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَائِلًا يَا سَمِيعُ هَذَا أَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ
 يَا مَعْشَرَ التَّجَارِاتِ الْبَيْعُ يُخْضَرُ
 بِاللَّغْوِ وَالْخَلْفُ قَتْلُ لَوْ كَالْقَدَاقَةِ
 (ابوداؤد - ترمذی - نسائی)

حضرت تمیم بن ابوعزیز دست رواست
 سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غمہ
 میں ہم لوگ رجسٹروں کو دیکھے، ہمارے گم
 سے پکارتے جاتے تھے۔ تو حضور نے ہمارے
 ناموں سے بہت اچھا یعنی تجار کی اور
 ارشاد فرمایا اسے تاہم کی جماعت خرید و
 فروخت میں بیوقوف باتیں اور قسمیں شامل
 ہوتی ہیں، اس لئے حد قہر سے کراس کو
 پاک و صاف کر لیا کرو ۛ

سو اگر لوگ خرید و فروش کو ترغیب دمانے کے لئے عموماً قسمیں کھایا کرتے ہیں، حدیث
 میں اس سے منع کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ قسمیں عموماً جھوٹی ہوتی ہیں، اور محض مال کی نکاسی کے
 لئے کہی جاتی ہیں، بعد انحضرت صلعم نے تو فرمادیا کہ ایسے موقع پر بھی قسم بھی نہ کھانی چاہیے۔

وہ بیوع جن کی شرعاً ممانعت ہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ
 حَتَّى تَزْهِيَ قِيلَ دَعَا تَزْهِي قَالَ
 حَتَّى تَحْمَرُّ قَالَ أَرَدَيْتَ إِذَا مَتَمَّ
 اللَّهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَا خَلَا أَحَدُكُمْ
 مَالًا آخِيَهُ -

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی خرید و فروخت
 سے منع فرمایا۔ جب تک کہ ان کی پھل کے
 آثار نہ ہوں جو بیس کسی نے عرض کیا کہ
 بیوقوفی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا یہاں
 تک کہ سرخ ہو جائے، پھر فرمایا، جب یہ تو
 پتہ نہ ہو کہ پھل کو روک دے تو تم میں سے
 ایک شخص نے اپنے جونی کا ہاں کس طرف سے
 دے سکتا ہے ۛ

بخاری و مسلم

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ
الْخَمَلِ حَتَّى يَزُولَ وَعَنْ السُّبُرِ حَتَّى
يَبْيَضَ وَيَأْمُرَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَايِعَ
وَالْمُنْتَرَى.

(بخاری مسلم)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ
بَيْعِهِ حَتَّى يَسْتَوِيَهُ.

(بخاری مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى حَبَدٍ
كَوَامٍ فَدَخَلَ يَدَّهَا فَذَلَّتْ
...

... فَادْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَذَلَّتْ
أَصَابِعُهُ بَدَلًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا
صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ أَحَابَتُهُ السَّاءُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَنَقَى
الطَّعَامَ حَتَّى يَرَاهُ شَأْسُ مَنْ
غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کھجور کے درخت کی خرید و فروخت
سے منع فرمایا۔ حتیٰ کہ کھجور میں سُرخ نہ
ہو جائیں۔ اور کھیتی کی بالوں کی خرید و فروخت
سے یہاں تک کہ سفید نہ پڑ جائیں۔ روایت
کا خوف نہ رہے، خریدنے اور بیچنے والے
دونوں کو منع فرمایا۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص غلہ خریدے تو جب تک اس
پر قبضہ نہ ہوئے اس کو نہ بھیجے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غلے کے
ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے، اور
اس میں اپنا ہاتھ داخل کیا، تو آپ کی
انگلیوں میں ترمی محسوس ہوئی تو آپ نے
فرمایا، اے غلے والے یہ کیا ہے، اس نے
عرض کیا، یا رسول اللہ! بارش سے تر ہو گیا
ہے۔ فرمایا بھیجے جو ٹٹے غلے کو تو نے اوپر
کیوں نہیں رکھا، کہ لوگ اسے دیکھ لیتے
جو تھن دھونکا دے، اور میرے طریقے
پر نہیں۔

عَنْ دَاوُدَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا يُدْبِهِ لَمْ
يَزَلْ فِي مَقَاتِلِ اللَّهِ وَلَمْ تَزَلْ مَذَلَّةُ اللَّهِ
تَلْعَنُهُ . رواه ابن ماجه

عن أبي حنيفة بن حمران قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي وَفِي رِوَايَةٍ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا تَبْدِي لِرَجُلٍ
فَلَيْدٌ مِثِّي الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِي
فَأَبْتَاعَهُ مِنْ الشُّرْقِيِّ قَالَ لَا يَبِيعُ
مَا لَيْسَ عِنْدَكَ .
(ترمذی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسِحُّ
الرَّجُلَ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ
(مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

واثامہ بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ
کہ جو شخص عیب و چیز نیچے لگا کر خرید
کو اس کے عیب سے مطلع نہ کرے گا
وہ ہمیشہ غضب الہی میں رہے گا اور فرشتے
اس پر ہمیشہ لعنت کرتے رہیں گے ۔
حضرت حکیم بن حزم کہتے ہیں کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منہ
فرمایا ہے کہ جو چیز میرے پاس نہ ہو اسے
بیچوں ۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ میں
نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس
ایک شخص آ رہا ہے اور مجھ سے ایک چیز خریدنا
چاہتا ہے ۔ کہ وہ چیز میرے پاس
نہیں ہوتی پھر پوچھا کہ اسے خرید کر اس کے
ہاتھ فروخت کر دیتا ہوں کیا یہ جائز ہے
فرمایا جو چیز تیرے پاس نہیں اسے
نہ بیچ ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کی خرید
پر اپنی خریداری کی خواہش نہ کرے ۔
حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

لَقَدْ عَلِمْتُمْ لِكَيْبَ دَهْرٍ الْبَغْيِ وَ
حَوَانِ الْكَافِرِينَ (نفاہی)

نے کتنے کی قیمت، زانیہ کی خرچہ اور
چڑھا دے سے منع فرمایا ہے :

جواز نیلام

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ جِلْدًا زَقْنًا حَا
فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هَذَا الْحَسْرَ
وَأَخَذَ نَحْمَ فَقَالَ رَجُلٌ آخَرٌ هَمَّا
بِإِذْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيدُ مَنَى ذَرْهًا
فَأَعْطَاهُ دَجْلًا دِرْهَمَيْنِ بَاعَ هُمَا
مِنْهُ (ابن ماجہ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹاٹ اور
ایک پیالہ لکڑی کا فروخت کرنا چاہا۔
یہ دونوں چیزیں ایک محتاج اصفہانی
کی کتابیں لکھ فرمایا، اس ٹاٹ اور پیالے
کو کون خریدتا ہے؟ ایک شخص نے کہا
میں نے دونوں چیزوں کو ایک درہم کے
عموم خرید لیا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا ایک
درہم سے کون بڑھتا ہے۔ اس پر ایک
شخص نے دو درہم دیے، تو آپؐ نے
دونوں چیزیں اس کے ہاتھ بیچ ڈالیں :

بیع سلم و رہن

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا بَيَّعَ وَهْدَ بَيْلُفُونَ فِي الْحِمَارِ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں
تشریف لائے تو وہیں مدینہ کی یہ حالت تھی

کہ حدیث میں جو رهن کا ب کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔ یہ موت یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے مزید احتیاط کیلئے منع فرمادیا تھا، اب کتنے کی بیع جائزہ اور اس کی قیمت حد تک نہیں وجہ ہے کہ
اب جو مانیفہ و رہا دے کر کئے اور چیتے وغیرہ کی خرید و فروخت جائز رہے ہیں، ۱۲

السَّنةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ
مَنْ اسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَيُسْلَفَ فِي
كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ
مَعْلُومٍ - (بخاری مسلم)

عَنْ أَبِي وَفَى قَالَ كَذَلِكَ اسْلَفُ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي
الْحَنْظَلَةِ وَالشَّعْبِ وَالزَّبِيبِ وَالْمُزَيْنَةِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ
يُطْعَمَ مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ رِثْنَهُ
دِرْعَالَهُ مِنْ حَدِيدٍ (بخاری مسلم)
عَنْ أَبِي ثَدْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا
يُرْكَبُ بِنَفَقَةٍ إِذَا كَانَ مَرُّهُ دُونًَا
وَلَيْنُ اللَّذِي يُرْكَبُ بِنَفَقَةٍ إِذَا كَانَ
مَرُّهُ دُونًَا عَلَى لَذِي يُرْكَبُ وَيُرْكَبُ
النَّفَقَةُ (بخاری)

کہ کبھی ایک سال کبھی دو سال کبھی تین سال
تک بیع سہ کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا
جو شخص مسلم کرے تو چاہیے کہ معلوم پیمانہ
کے ساتھ معلوم وزن کے ساتھ ایک معین
مدت تک معاملہ کرے ۵

حضرت ابن ابی اوفی کہتے ہیں کہ ہم
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر
رضی اللہ عنہما کے عہد میں گیسوں جو منقہ
اور کھجور میں بیع ملت کیا کرتے تھے ۵
حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے
غلہ خریدا اور اپنی دوست کی زرا اس کے
پس رہن رکھی ۵

حضرت ابوسریرہؓ سے مروی ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی
کا جانور رہن رکھا جائے تو اس کے خمر
کے بدلے میں مرتبہ کو اس پر سوار ہونا جائز
ہے اور شیر دار جانور رہن رکھا جائے تو
اس کے خرچ کے بدلے میں اس کا دودھ
پینا جائز ہے اور دودھ پینے والے اور
سوار ہونے والے پر جانور کو نشہ واجب ۵

مسلم اور سنن میں بیع کو کہتے ہیں جس میں قیمت پیشگی دی جاتی ہے اور مال دینے
کے لئے ایک مدت معین ہوتی ہے اس کے جواز پر تمام اہل اسلام اتفاق ہے بہن

کے معنی ہیں گروہ رکھنے کے اور یہ بھی جائز ہے، مگر اس بات میں اختلاف ہے کہ آیا مرتب
نے مرہون سے فائدہ اٹھا سکتا ہے یا نہیں۔ اہل حدیث کا تو یہ مذہب ہے کہ مرتب مرہون
کی خواہ اور خرچ کے بدلے اس پر عوارضی کر سکتا ہے، اس کا دودھ لے سکتا ہے، فقہاء کے
مزدب ایک مرتب کو مرہون سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں۔ لیکن بعض علماء نے اس کے جائز کا
فتویٰ دیا ہے ۛ

اجتناب یعنی گراں سمجھنے کے لئے غلہ روک رکھنا

حضرت معمرؓ سے روایت ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کون
سمجھنے کے لئے غلہ روک رکھے وہ گنہگار ہے
حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ہر
شخص اگر سمجھنے والے میں برکت
دینی ہوتی ہے، اور اگر اس میں گنہگار
غلہ کو روک رکھنے والا ملعون ہے ۛ

حضرت معمرؓ سے روایت ہے کہ
میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرمایا کہ اگر کسی نے غلہ روک رکھا
تو اسے لودہ کہنے والا کہتا ہے کہ ہر
نہ القوس سے نہ خوں کے انداز پر کرتا ہے
غلبہ میں نہ اسے نہ ہر بار یہاں سے تو
مچتا ہے ۛ

عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَنَكَ
وَلَوْ حَنَكًا وَاحِدَةً
فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَا بِمُسْلِمٍ وَلَا
بِحُرٍّ وَلَا بِأَبِي حُرٍّ وَلَا بِرَجُلٍ
وَالْحَنَكُ مَلْعُونٌ ۝ رَابِعٌ

عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَنَكَ
وَلَوْ حَنَكًا وَاحِدَةً
فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَا بِمُسْلِمٍ وَلَا
بِحُرٍّ وَلَا بِأَبِي حُرٍّ وَلَا بِرَجُلٍ
وَالْحَنَكُ مَلْعُونٌ ۝ رَابِعٌ

اسلام کے معنی یہ ہیں کہ نہ غلہ روکے اور نہ غلہ کو لودہ کہے

کہ جب زیادہ مہنگا ہو گا، تب بچوں کو یہ بات شرعاً حرام اور ناجائز ہے۔ امام نووی کہتے ہیں کہ جو احتکار حرام ہے، وہ خاص اناج کا احتکار ہے، یعنی گرائی کی حالت میں نہ خرید کر بند رکھے، اس خیال سے کہ جب بکایا ہو گا، بچوں کو، لیکن اگر اناج کی حالت میں خریدے یا دوسرے ملک سے لائے اور اسے گرائی کے وقت بیچنے کے لئے رکھ دے تو یہ حرام نہیں۔ صاحب بدایہ کہتے ہیں، انسان اور جانوروں کی غذا میں احتکار مکروہ ہے، مگر اس حالت میں جب کہ شہر والوں کو اس سے نقصان پہنچا ہو، اگر کوئی شخص اپنے کھیت کے غلہ کا احتکار کر لے یا باہر سے لائے تو اس میں کچھ گناہ نہیں ہے۔

شُرک و وکالت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
إِلَّا نَصَا رِبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقِيمَ بَيْنَاوَيْنِ إِخْوَانَا انْجِلْ قَانَ تَكُونُ
نَا أَلُوْنَهُ فَتَشْرِكُ فِي الْفَرَقِ قَانُ وَفَقَا عَنَا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ انصاریؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا کہ آپ ہم میں اور ہم سے
مہاجرین، بنی یسوں میں شکست کو تسلیم نہ فرمائیے
حنسور نے فرمایا نہیں بلکہ تم ہمارے
سے مشقت اٹھاؤ اور ہم تم سے ساری مشقت
ساتھ نہ رکھیں جو چاہیں گے، تو انہوں نے
کہا ہمیں یہ سب و چشم منظور ہے۔

حضرت نہر بن عبد کعبؓ کہتے ہیں کہ
میرے دو بھائی تھے بن ہشامؓ مجھے اپنے
بازار سے جو غلہ خریدتے، وہ سب میرے
ہیں بن عمر اور بن زبیرؓ کو کہتے
کہ اس غلہ میں ہمیں بھی شریک کر لو کیونکہ
جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ أَنَّهُ كَانَ
يُخْرِجُ حَبَّ حَبْلَةٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ
إِلَى الشُّوْقِ فَيَشْتَرِي الطَّحَاةَ فَيَبْلُغُهَا
بَنَ سَمْرَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ فَيَقُولُ لِي
أَشْرِكْنَا فَإِنَّ لِي فِي حَبِّ اللَّهِ عَزِيزَةً سَلَّمَ
قَدْ دَعَاكَ بِالْبُرْكَ فَيُشْرِكُكُمْ قَرِيبًا

وَسَلَّمَ فَمَسَرَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ بِالتَّبَرُّكِ

(بخاری)

حق میں برکت کی دعا کی ہے۔ چنانچہ میرے
دادا انہیں شریک کر لیتے تو اکثر ایسا ہوتا
کہ میرے دادا ادنٹ بھر لو جھڑنا نہ دے سکتے
اور اسے گھر بھیج دیتے۔ عبد اللہ بن مسعود
کی ماں انہیں جناب بنی علیہ السلام
کی خدمت میں سجا کر بھیجتی تھیں۔ وہ آپ
نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ان کے
حق میں برکت کی دعا کی تھی ۵

البواہنی سود

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقِيُمُونَ
الْأَلَمَ يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ
مِنْ الْمَرْغُومِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا بِنِعْمَةِ
مَوْلَى الرِّبَا وَاحْلُ اللَّهُ نَبِيْعَ . . .

فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَآ
تَتَّبِعْ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ
وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ
فَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وَتَحَقَّقْ اللَّهُ
رَبُّكَ أَوْ يَرْجِي الصَّدَاقَاتِ وَاللَّهُ
يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ نَبِيْعَ

(البقرہ ۳۸-۳۹ پارہ ۳)

جو لوگ سود کھاتے ہیں۔ وہ قیامت کے
دن اس شخص کی عزت کھڑے ہوں گے۔
جس کو شیطان تھوکر دھوٹا دے اور انہیں
اور یہ سزا اس لئے ہوگی کہ انہوں نے کہا
تھا کہ بیع بھی سود کی طرف سے ہے۔ حالانکہ
اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال فرمایا ہے اور
سود کو حرام کر دیا ہے۔ تو جس شخص کو اس
کے پروردگار کی طرف سے اس بارہ میں
فصیحت پہنچے اور وہ باز آگیا۔ تو جو کچھ وہ
پہلے سے چکا ہے۔ وہ ابھی کا ہو چکا اور
معاذ اللہ اس کا خدا کے حوالہ رہا۔ اور جو شخص
اس حکم کے بعد پھر سود لے تو ایسے ہی لوگ
دورِ خنی ہیں۔ اور وہ ہمیشہ دورِ خنی ہی ہیں

رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور
عمرقات کو بڑھاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ
کسی کفر کرنے والے کو ہمارے دوست
نہیں رکھتا ۵

اسے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور
جو کچھ سود کا بتایا ہے اس کو چھوڑ دو۔ اگر
تم ایمان والے ہو اگر کیا ہیں کرتے
تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے
لئے تیار ہو جاؤ۔ اگر تم توبہ کر لو گے تو تمہیں
مہر سے اصل مال مل جائیگا۔ نہ تم
کسی پر ظلم کرنے پاؤ گے۔ اور نہ تم پر کوئی
ظلم کرے گا۔ پس اسے کہہ دو کہ تمہارا اصل مال
نہ دلیا جائے ۵

اسے مسلمانوں یا سود و سود نہ کھاؤ
اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ امید
ہے کہ تم کامیاب ہو
جاؤ ۵

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ
سوال کیا کہ عید الفطر و عید الاضحیٰ
یعنی اسے امداد دینے والے اور لکھنے والے
اور اس پر نواہی دینے والے سب پر
عید الفطر و عید الاضحیٰ سب لکھیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُمْ
مُؤْمِنِينَ فَإِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّا
مِنَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ
دُورُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا
تُظْلَمُونَ (البقرہ ع ۲۸ پارہ ۳)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُمْ
مُؤْمِنِينَ فَإِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّا
مِنَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ
دُورُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا
تُظْلَمُونَ

اِنْ سَمِعْتُمْ اِنْ پارہ ۳

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ رِبَا بَيْنَ يَدَيْهِ رِبَا بَيْنَ يَدَيْهِ
وَقَالَ هُم سَوَاءٌ رِبَا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّبِيعُ
سَبْعُونَ جُزْءًا أَلْيَسَ هَٰذَا أَنْ يَكُونَ
الرَّجُلُ أُمَّةً (ترمذی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتُ
لَيْلَةَ أُسْرَى بَنِي عَلَى قَوْمٍ بَطُونُهُمْ
كَالْبَيُوتِ فِيهَا الْحَيَاتُ تُرَى مِنْ
خَارِجٍ بَطُونُهُمْ فَقُلْتُ مَنْ ذَٰلِكَ
قَالَ جَبْرِيلُ هَٰؤُلَاءِ أَعْرَكةُ الرَّبِيعِ
(احمد-ابن ماجہ)

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَذَّ هَبٍّ بِالذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالْكَرْبُ بِالْبُرِّ
وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمَرْيَا بِالْمَرْيِ
وَالْمِزْجُ بِالْمِزْجِ مِثْلًا بِمِثْلِ سَوَاءٍ
بِسَوَاءٍ يَدٌ أَيْدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَ هَذِهِ
لَتَنَافٍ فَيَتَّبِعُوا كَيْفَ تَشْتُمِرُ إِذَا
كَانَ يَدًا أَيْدٍ (بخاری مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سود کے ستر جزو ہیں، ان میں سب سے
کمتر آدمی کا اپنی ماں سے محبت ہونا ہے۔
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات
مجھے عراج ہوئی، میرا گورا ایک ایسی قوم
پہ پہاڑ جن کے پیٹ ایسے تھے، جیسے
بڑے گھرن میں سانپ تھے، جو پیٹوں
کے باہر کی طرف سے دکھائی دیتے ہیں،
میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں، جبرائیل نے
جواب دیا، یہ سود خواہ ہیں۔

عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ سونا سونے سے بدلنا اور چاندی چاندی
سے بدلنا اور گھیوں گھیوں سے بدلنا اور
بھجور بھجور سے بدلنا اور نمک نمک سے
بدلنا برابر برابر درست بدست تو جائز
ہے اگر زیادتی اور ادھار جائز نہیں،
ہاں جب قسمیں بدل جائیں تو جس طرح
چاہو، پوپ، بشرطیکہ درست بدست ہو
راودھار نہ ہو)۔

مذکورہ روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ سونے چاندی، گھیوں، بھجور، نمک

میں سے ہر ایک کو اس کی جنس سے ادھار اور کسی پیشی کے ساتھ بیچنا یا بدلنا ناجائز اور حرام ہے۔ البتہ اگر جنس مختلف ہو، تو کسی پیشی کے ساتھ بیچنا یا بدلنا درست ہے بشرطیکہ ادھار نہ ہو۔ بلکہ دست بدست ہو۔ لیکن اس امر میں علماء کا اختلاف ہے کہ کیا صرف اپنی چیز چیزوں میں خصوصیت کے ساتھ راجح ہے یا اور چیزیں بھی ان میں شامل ہیں۔ مجتہدوں نے تو اور چیزوں کو بھی ان پر تیس کیا ہے۔ جیسے لوہا، چونا اور تمام اقسام کے غلے اور ہر ایک کی جدا گانہ علت بیان کی ہے۔ چنانچہ حضرات حنفیہ کے نزدیک حرمت ربا کی دو علتیں ہیں، کیا دینی ہو یا دھرم، جس سے ہوتا ہے کہ اگر دونوں علتیں پائی جائیں گی۔ تو تلفاً منسل رز یا دینی، اور ادھار دونوں حرام ہوں گے۔ جیسے چار سیر گندم کے عوض پانچ سیر گندم بیچنا یا چار سیر کے عوض چار ہی سیر بیچنا اگر ادھار کرنا، لیکن اگر ان دونوں میں سے صرف صرف ایک ہی علت موجود ہو، تو پھر تلفاً منسل جائز ہے۔ مگر ادھار حرام ہے۔ جیسے چار سیر گندم کے عوض مثلاً دس سیر جو لینا درست ہے، بشرطیکہ ادھار نہ ہو، اور ادھار درست نہیں ہے، یہ بھی یاد رہے کہ اشیاء ربویہ میں جتنا اور دینی بحکم حدیث شریف برابر ہیں پس یہ درست نہیں کہ ایک ربویہ کھرا دے کر دوسرے کھوٹے لے لے۔ ہاں اگر اس چیز کا نقصان سے زائد جتنے کھوتا ہو، تو پھر حکم رخت میں ہے۔ پھر جائز ہے۔ مگر اوصاف خواہر جو قیاس کے منکر ہیں۔ وہ صرف اپنی چیزوں میں رہا ثابت کرتے ہیں۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ قرآن مجید میں جس سود کی ممانعت ہے، وہ سود و سود ہے چنانچہ امام رازی لکھتے ہیں کہ سود کی صورت دو قسمیں ہیں، ایک نقد اور ایک ادھار۔ اور دوسرا سود تو وہ ہے جو زمانہ جاہلیت میں مشہور و متعارف تھا کہ لوگ اپنا مال دوسروں کو اس شرط پر قرض دیتے تھے کہ ہر مہینے میں مقدار معین زدہ لیں گے، اور اصل رقم تجوں کی ٹوں پر قرا رہے گی۔ پھر جب مبیعہ قرض گزر جاتی تو قرضخواہ مقروض سے اپنی اصل رقم کا مطالبہ کرتا، اگر مقروض اس وقت ادانہ کر سکتا، تو قرضخواہ اپنے اصل مال اور مدت میں تو سیلے کر دیتا، نقد سود یہ تھا، مثلاً یہ گھریوں دوسیر گھریوں سے بدل لیتے اور اسی صرح ان چیزوں میں کرتے جو گھریوں کے مشابہ ہیں، بہر حال سود کے بارے سے

میں علماء مختلف التخیال۔ مگر صحیح بات یہ ہے، کہ مسلمانوں سے سود لینا ناجائز ہے۔ خواہ وہ مطابق سود ہو، یا سود و سود، البتہ دار الحرب میں حربی سے سود لینا یا اس کو دینا جائز ہے۔ چنانچہ امام نسفی کی تفسیر میں ہے، کہ امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک دار الحرب میں مسلمانوں اور کافروں کے درمیان فاسد و باطل معاملات جیسے سود وغیرہ جائز نہیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحب ایک استفتاء کے جواب میں لکھتے ہیں، کہ حربیوں سے سود لینا اس لئے جائز ہے، کہ حربی کا مال مباح ہے، بشرطیکہ کسی طرح کی عہد شکنی نہ ہو۔ در جب حربی خود بخود دیتا ہے، تو بلاشبہ حلال ہوگا، اور حربیوں کو سود دینا اس لئے حلال ہے، کہ مسلمانوں کو حرام چیز کھلانا درست نہیں، اور کافر بے ذمہ حرام کھاتے ہیں۔ تو اگر تھوڑا سا مال بطریق سود ان کو دے دیا جائے گا، تو اس سے زیادہ اور کین خرابی لازم آسکتی ہے، کہ انہیں حرام مال کھلایا گیے۔ دارالاسلام میں جو ذمی رہتے ہیں، اگرچہ وہ کافر حرام خواہ ہیں، مگر انہیں سود دینا اس لئے حرام ہے، کہ سود کا رواج دارالاسلام میں پھیلتا ہے۔ دارالحرب میں چونکہ یہ دونوں وجہیں نہیں پائی جاتیں، اس لئے مباح ہے ۵

ہندوستان کو اکثر علماء نے دارالحرب قرار دیا ہے۔ چنانچہ مولانا عبدالحی صاحب لکھتے ہیں، کہ نصاریٰ کی عملداری صاحبین یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک دارالحرب ہے، کیونکہ ان کی عملداری میں کفر کے شعائر بے کھٹکے کھل چکے ہیں۔ شاہ عبدالعزیز کی بھی یہی رائے ہے، کہ ہندوستان دارالحرب ہے، اس بناء پر یہاں نصاریٰ یا ہندوؤں وغیرہ سے سود لینا یا ان کو سود دینا دونوں باتیں جائز ہوں گی، لیکن چونکہ مسئلہ مختلف فیہا ہے، چنانچہ ان دونوں بزرگوں کی رائے کے برخلاف بہت سے علماء کرام کی رائے ہے، اس لئے سود کے لین دین سے حتیٰ نامکون احتراز بہتر ہے۔ مجبور میں کی حالت جیسا ہے، کیونکہ الضرر و دست تبلیہ المفسدات ۵

عَاكِزَةً كَلَّتُ وَلَئِنَّهُ لَذِيبٌ

(ہود ع ۸ - پارہ ۱۲)

ابلی سے سب سے پہلے میں اسی پر منحصر رہ کر کھڑا ہوں
اور اسی کی طرف رجوع کرتی ہوں :

أَمَّا مَعْرُوفٌ فَهُوَ عَنِ الْمُنْكَرِ لَعَنَ نِيكَ كَامِ كُنْ بِدَاخِرِهَا أَوْ بَرِّكِي بَابُ رَوَاكُنَا

وَالْتَمَنَ مِنْكَ أَمَةً يَدْعُونَ
إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ
هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝

تم میں سے ایک ایسا گروہ بھی (منسوب)
ہونا چاہیے جو لوگوں کو نیک کاموں کی
طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کو کہے
اور برے کاموں سے منع کرے اور ایسے

(ال عمران ع ۱۱ پارہ ۲)

لَسْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ
لِلدِّينِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ تُوْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ
أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْهُمْ
أَكْثَرُ مَنُونَ ذَاكُمُ الرَّهْمَاءُ يَقْتُونُ

آل عمران ع ۱۲ - پارہ ۲

ہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں :
اے مسلمانو! تم ان سب امتوں میں سے
بہترین ہو جو لوگوں کی رہنمائی کے لئے پیدا
ہوئیں۔ تم لوگوں کو اچھے کام کرنے کے لئے
کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے
ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اگر اہل کتاب
بھی ایمان سے آتے تو ان کے حق میں
بہتر ہوتا لیکن ان میں سے مخلوق سے ایمان
لانے میں ہیں اور اکثر نافرمان ہیں :

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ مُحَمَّدًا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مَنَكَرًا فَيُغَيِّبُ بَرَكًا
يَبْذُرُ فَإِنَّ لَمْ يَسْمَعْ فَيَسْأَلْهُ فَإِنْ
لَمْ يَسْتَضِمْ فَيُقْبِلْهُ وَذَلِكَ ضَعْفٌ
أَدِيمٌ مُسْلِمٌ

حضرت ابو سعید خدریؓ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ
آپ نے فرمایا کہ میں تم میں سے جو کوئی
نا شروع بات دیکھے تو اسے پہنچانے
سے مٹائے اور ہاتھ سے نہ مٹا سکے تو زبان
سے اور اگر اس کی طاقت بھی نہ رکھے تو

دل سے بڑا جانے ، اور یہ ضعیف ترین

ایمان ہے ۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، مجھے اس
ذات کی قسم ہے ، جس کے قبضہ قدرت
میں میری جان ہے ، تم اچھے کاموں کا
حکم اور بُرے کاموں سے منع کرتے رہو
ورنہ خدا تم پر اپنے پاس سے کوئی عذاب
بھیجے گا ، پھر تم اس سے دعا کرو گے ، اور
تمہاری دعا قبول نہ کی جائے گی ۔

حضرت عدی بن عدیؓ کہتے ہیں
کہ ہمارے آئاد غلام نے ہم سے حدیث
بیان کی کہ اُس نے میرے دادا کو کہتے
ہوئے سنا ، کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے ، کہ اللہ تعالیٰ
عام لوگوں کو خواص کے گناہوں کے باعث
گرفتار نہیں کرنا ، جب تک کہ خواص اپنے
سامنے بُرے کام ہوتے دیکھیں ، اور ان
کے مٹانے پر قدرت رکھنے ہوئے ان کو
نہ مٹائیں ، پس جب خواص ایسا کرتے ہیں
تو خدا عوام و خواص دونوں کو عذاب
دیتا ہے ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى وَلَتَهْوُونَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتُبْغِضَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْغِثَ
عَلَيْكُمْ عَذَابًا بِأَمْرٍ عِنْدِي ثُمَّ لَتَنْتَدَّ
عَنْدُ وَلَا يُسْتَحَابُّ لَكُمْ (ترمذی)

عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ
قَالَ حَدَّثَنَا مَوْلَانَا أَنَّهُ سَمِعَ
جَدِّي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى
لَا يَعْذِبُ الْعَامَّةَ بِعَثَلِ الْخَاصَّةِ
حَتَّى يَكُونَ الْمُنْكَرُ بَيْنَ ظَهْرِهِمْ
وَهُمْ قَادِرُونَ عَلَى أَنْ يَنْكَرُوهُ فَلَا
يُنْكَرُوهُ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَذَّبَ اللَّهُ
الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ (مشکوٰۃ)

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
إِلَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ أَقْلِبْ
مَلِيئَتَكَ كَذَا وَكَذَا أَبَاهُ فَقَالَ يَا
رَبِّ إِنِّي فِيهِمْ عَبْدٌ فَلَا نَالَ لِي
بِعَصِيكَ طَرَفَةَ عَيْنٍ قَالَ أَقْلِبْنَاهَا
عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَإِنَّ وَجْهَهُ لَمُتَمَعِّدٌ
فِي سَاعَةٍ قَطٍّ

معرفت میں سے وایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نے فرمایا
جس رات مجھے معراج ہوئی میں نے سنے لوگوں کو جو کمال کی
قیصوں سے ان کے بوند کاتے جاتے ہیں میں نے لوح کو
لوگوں میں جبریل سے جواب دیا کہ آپ کی رات ہے طہارت و زکات
پیر جو لوگوں کو توبہ کیلئے کو حکم دیتے ہیں وہ اپنے نہیں بھڑکتے ہیں

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا
نے جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ ایسے
ایسے شہر کو اس کے باشندوں سمیت
اٹھ دو۔ انہوں نے عرض کیا۔ اسے
پروردگار ان میں تیرا فضل بندہ بھی ہے
جس نے بقدر چشم زدن بھی تیری "فرمانی
نہیں کی۔ خدا نے فرمایا۔ اس شہر کو اس
شخص پر اور سب لوگوں پر اٹھ دو۔ کیونکہ
اس شخص کا چہرہ میرے لئے ایک نور کیلئے
بھی متغیر نہیں ہوا۔

گواہی

وَسُتَشْهَدُ وَاسْتَشْهَدُ مِنْ
رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا رَجُلَيْنِ
فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ
مِنَ الشَّهَادَةِ إِنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا
فَتَذْكُرُوا أَحَدَهُمَا شَيْئًا فَخَرِيْ
يَأْتِ الشَّهَادَةَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُهُمَا

(البقرہ ع ۳۹ پارہ ۳)

وَلَا تَكْفُرُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ
يَكْفُرْ فَإِنَّهُ يَكْفُرُ بِاللَّهِ
بِمَا تَعْمَلُونَ عَلَيْهِمْ

اور اپنے مردوں میں سے دو مردوں
کو گواہ بنال کرو۔ اگر دو مرد نہ ہوں تو
ایک مرد اور دو عورتیں ان لوگوں میں سے
جن سے تمہارا تمہیں ان پروردگار عفو کرتی
اس لئے کہ ان میں سے ایک قبول جائے
تو ایک دوسری کو یاد دلا دے۔ اور جب
گواہ بٹ جائیں تو وہ دوسرے کو یاد دلا دے
انکار نہ کریں۔

اسے لوگوں کو گواہی کو نہ چھپاؤ۔ جو
اس کو چھپا دے گا۔ تو اس کا دل گنہگار
ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ کو سب
پتہ ہے۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مَعْلُوقَةٌ بِلَايَتِهِ حَتَّى
يَقْضَى عَنْهُ (ترمذی)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن
کا نفس اس کے قرض کے ساتھ معلق رہتا
ہے۔ یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرض
ادا کیا جائے ۛ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَازِبِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَاحِبُ الدِّينِ مَا سُودَ بَدَنِهِ
يَسْكُرُ إِلَى رَبِّهِ الْوَحْدَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
(مشکوٰۃ)

حضرت براہ بن عازب کہتے ہیں کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
قرض دار اپنے قرض کے بدلے مجوس ہوگا
اور قید کی تنہائی کا قیامت کے روز اپنے
پروردگار سے گلہ کرے گا ۛ

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَغْطَمَ الرَّجُلُ
نَوَاطِلَ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ
بَعْدَ الْكِبَائِرِ الَّتِي جُمِعَ اللَّهُ عَنْهَا أَنْ
يَمُوتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدْعُ
لَهُ قَضَاءَ دَيْنِهِ۔

حضرت ابو موسیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:
اُن کبیرہ گناہوں کے بعد جن سے خدا نے
منع فرمایا ہے۔ سب سے بڑا گناہ خدا کے
نزدیک جسے لیکر بندہ خدا کے حضور میں حاضر
ہوگا۔ یہ ہے کہ آدمی قرضدار مرے اور
اتنا مال نہ چھوڑے جس سے اس کا قرض
ادا کیا جاسکے ۛ

(ابوداؤد)

قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ
أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ
عَاشَ ثُمَّ قَتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ
عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ
حَتَّى يُقْضَى دَيْنُهُ۔ (مشکوٰۃ)

روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے
جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے
اگر کوئی شخص مرے خدا میں مار دے جائے
پھر زندہ ہو۔ پھر وہ خدا میں مار دے جائے
پھر زندہ ہو۔ اور اس کے ذمہ قرض ہو۔ تو

وہ اہل وقت تک جنت میں داخل نہ
ہوگا۔ جب تک اس کا قرض نہ ادا کیا
جائے گا۔

حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت
ہے کہ ہم جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا
لوگوں نے عرض کیا کہ اس پر نماز جنازہ
پڑھئے، فرمایا کیا اس پر قرض ہے، عرض
کیا نہیں، آپ نے اس پر نماز پڑھتی پھر
اوس ایک جنازہ لایا گیا، آپ نے فرمایا کیا
اس کے ذمے قرض ہے، عرض کیا گیا
جی ہاں، فرمایا کچھ اس سے چھوڑے
عرض کیا تین اشرفیاں۔ پس آپ نے اس
پر بھی نماز پڑھی۔ پھر تیسرا جنازہ لایا گیا
آپ نے فرمایا، اس پر کچھ قرض ہے
لوگوں نے عرض کیا، تین اشرفیوں کا قرض
ہے، فرمایا کچھ چھوڑ بھی مرسلہ، عرض
کیا نہیں، فرمایا اپنے دوست پر تم ہی
نماز پڑھو۔ ابوقتادہ نے عرض کیا، یا
رسول اللہ، آپ اس پر نماز پڑھئے، اس
کے قرض کا ادا کرنا میرے ذمے آیا،
پس آپ نے اس پر نماز جنازہ
پڑھئی۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْعِ قَالَ
كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ جَنَازَةٌ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهِ
فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا لَا فَقَالَ
عَلَيْهَا ثُمَّ أَتَى بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالَ
هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيلَ نَعَمْ فَقَالَ هَلْ
تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا تَرَكَتُهُ دَنَايَرُ فَصَلَّى
عَلَيْهَا ثُمَّ أَتَى بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ هَلْ
عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا ثَلَاثَةٌ دَنَايَرُ قَالَ
هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا
عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ ابْنُ قَتَادَةَ صَلِّ
عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى دَيْنِهِ
فَصَلَّى عَلَيْهِ - (بخاری)

دے کر احسان نہ جتانا

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
زَيْدٌ حَتَّى يَجْعَلَ حَبًّا وَلَا يَخِيَّ شَيْئًا
وَلَا مَنَادًا (ابو داؤد)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دھوکا دینے والا
اور بخیل اور احسان جتانے والا تیوں جنت
میں داخل نہیں ہوگا ۛ

کسی سے ساتھ احسان کرنا اعلیٰ درجے کا نیک کام ہے۔ اور جس طرح احسان
فرمائیے بہترین خصلت ہے، اسی طرح احسان جتانا بھی خیریں عادت ہے۔
ایک شاعر نے کہا ہے
جو احسان کر کے جتانے لگے وہ اپنے کئے کو مٹانے لگے

برائی کے مقابلہ میں بھلائی کرنا

الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْكِتَابَ مِنْ
قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ فَإِذَا بُعْثُوا
عَلَيْهِمْ قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ خُتِبَ عَلَيْنَا
إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ۚ أُولَٰئِكَ
يُؤْتُونَ زَكَاةً وَيَسْتَمِرُّونَ بِمَا صَبَرُوا
وَلَا يَرْجِعُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ ۚ وَهُمْ
رَدُّ قَسَمِهِمْ يَفْقَهُونَ ۚ

(لقصص ۶ پارہ ۲۰)

جن لوگوں کو ہم نے قرآن سے پہلے
کتاب عنایت کی۔ وہ تو اس قرآن
پر ایمان لے آتے ہیں، اور جب ان کو
قرآن سنایا جاتا ہے، تو بول اُٹھتے ہیں
کہ ہم اس پر ایمان لے آتے۔ بے شک یہ حق
ہے۔ اور ہمارے پروردگار کی طرف سے
ہے۔ اور ہم اس کو پہنچے ہی مانتے تھے۔
یہی لوگ ہیں۔ جن کو ان کے صبر کے بدلے
دوہرا اجر دیا جائے گا، یہ لوگ برائی کے
بدلے نیکی کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے ان کو

عَنْ حَدِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوا
 مَعَهُ تَقُولُونَ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ
 أَحْسَنًا وَإِنْ ظَلَمُوا ظَلَمًا وَلَكِنْ
 وَهِنُوا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ
 أَنْ تَحْسِنُوا وَإِنْ أَسَاءُوا فَلَا تَظْلِمُوا
 (ترمذی)

دیا ہے۔ اس سے خرچ کر سکتے ہیں نہ
 حضرت حدیفہؓ سے روایت ہے کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 تم دوسروں کی باتوں سے تامل نہ کرو
 تم کہتے ہو اگر لوگ ہم سے احسان کریں
 تو ہم بھی ان سے احسان کریں گے۔ اور
 اگر ہم پر ظلم کریں گے تو ہم بھی ان پر ظلم
 کریں گے یہ نہیں چاہیے کہ ہم اپنے
 دلوں کو بہ قرار رکھیں۔ اگر لوگ ہم پر احسان
 کریں تو ہم بھی احسان کرو۔ اور اگر ہمارے
 کریں تو ظلم نہ کرو۔

بڑائی کے بدلے نیکی کہنا بڑی بہادری کا کام ہے۔ جو شخص بڑا ہی مستحق مزاج ہو وہ
 یہاں پر رکتا ہے۔ یہ کہ دوسرے کا یہ کام نہیں۔ اس صفت کو سپہ اندر پیدا کرنے کے لئے
 تربیت انتقام کی صفت پیدا کرنی چاہیے۔ جو تحمل کا اس لئے درجہ ہے۔ کسی نے کہا یہ
 اچھا کہا ہے۔

بدی را بدی سہل باشد جزا اگر مروی، تحسین الی من اسکا
 بڑائی کا بدلہ بڑائی آسان ہے۔ اگر تم جو نیکو و نیکووں سے بدی کرو

اشیاء کہ انہ نہ کرنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَلَكَتِ
 الرَّجُلُ أَخَذَ بِيَتْلُو لَكَ فَتَحْتُ فَمَنْ
 أَمَانَةٌ۔ (ترمذی۔ بدو)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اگر کسی نے کسی شخص کو گرفتار کر لیا
 دیکھا کہ کوئی سنتا نہیں تو نہ بات

امانت ہو گئی ۛ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجلسوں
میں جو باتیں کی جائیں وہ امانت ہیں
مگر تین باتیں امانت نہیں ایک ناحق
سخن دینے کی دوسری زنا تیسری بیعت
کسی کا مال لے لینا ۛ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ
بِأَلَمَانَتِهَا إِلَّا ثَلَاثَةً مَجَالِسُ سِفَاكِ
كَوْمِ حَرَامٍ أَوْ شَرْجِ حَرَامٍ أَوْ قِطَاعِ
مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ - (ابوداؤد)

کسی کے سامنے اس کی تعریف میں مبالغہ کرنا

حضرت مقداد بن اسودؓ کہتے ہیں
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم تعریف میں مبالغہ کرنے والوں کو
دیکھو تو ان کے مونہوں میں خاک ڈال
دو یعنی انہیں کچھ نہ دو اور محروم نہ رہیں
کر دو ۛ

عَنِ امِّ قَدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدْحَاجِينَ فَاحْتَرُوا
فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ - (مسلم)

حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک
شخص نے ایک شخص کی تعریف کی تو
حضور نے فرمایا مجھے حجابی ہو تو نے
تو اپنے بھائی کی گھر دن کوٹ ڈالی تین
مرتبہ اسی طرح فرمایا پھر فرمایا اگر تم میں
سے کسی کو کسی طرح کی مدح کرنی ضرور
ہو تو یوں کہے کہ یہ گمان ہے کہ خدا

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ أَتَنَى
رَجُلًا عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَيْلَكَ
قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ
كَانَ مِنْكُمْ مَا دِحًا لَا مُحَالَةً فَلْيَقُلْ
أَحْسِبْتُ قُلَانَا وَاللَّهِ حَسْبُكَ إِنْ
كَانَ بَدَى أَنْتَ كَذَلِكَ وَلَا يَزِيدُكَ
عَلَى اللَّهِ حَدًّا ه - (بخاری مسلم)

ایسا ہے، آگے خدا جانتا ہے، لیکن یہ
بھی اس وقت جبکہ وہ جانتا ہے کہ وہ
شخص واقعی ایسا ہے، ورنہ خدا پر کسی
کی تعریف کا حکم نہ کرے، یعنی یقین کے
ساتھ نہ کہے کہ فلاں ایسا ہے ؟

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو ب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے، تو
مہ کا غضب بھڑک اٹھتا ہے، امد عرش
معلیٰ کا نیپے لگتا ہے ؟

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قِيلَ خَرَّ
الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالَى دَاهَتْهُ
لَهُ الْعَرْشُ رَمَقًا (مشکوٰۃ)

مزدور کی پوری مزدوری دینا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ
خشک ہونے سے پہلے اس کے حوالے
کر دو ؟

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے، تین آدمیوں سے قیامت
کے دن میں خود لڑھکی گا، اول وہ جس
نے میرے نام سے عہد کر کے عہد شکنی
کی، دوم وہ شخص جس نے زاد شخص

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْطُوا الْوَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ
عَرَقُهُ (ابن ماجہ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصُّهُمْ يَوْمَ
أُقْبِلُ يَوْمَ رَجُلٍ أَعْطَى بِي ثُمَّ عَدَّ
وَرَجُلٍ بَا عَحْرًا قَاتِلَ نَفْسٍ وَ
رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ جِيرًا فَاسْتَوَى

مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ اجْرًا (بخاری)

کو بچ کر کسی کی قیمت نہائی۔ تیسرے وہ جس نے کام پر مزدور لگایا اور اس سے پورا کام لے لیا اور مزدوری نہ دی :

ترجمہ

وَلَا تَقْرَبُوا الزَّوْجَ إِنَّهُ كَانَ
فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا

(نبی اسرائیل ع ۴ پارہ ۱۵)

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ
اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ هُمْ لَا يَفْقَهُونَ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزِرُكَ
وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا
فِي الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَجْلُدُ
فِيهِمْ مُهْلًا نَا (رققان) ع ۶ پارہ ۱۵

اسے لوگو! نہ ناسکے قریب بھی نہ جاؤ
کیوں کہ وہ بے حیائی اور بہت بُرا
طریقہ ہے :

اور خدا کے خاص بندے وہ ہیں
جو خدا کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود
نہیں ٹھہراتے اور ناحق کسی شخص کو نہیں
دیتے نہ اس کو خدا سے حرام پروردگار
و نہ نہ ناسکے قریب جاتے ہیں۔ اور جو
یہ کام کرے گا وہ اپنے کُناہ کو حیا نہ
کھینچے گا اور قیامت کے دن اُسے دُعا
عذاب ہوگا جس میں وہ ذلت کے ساتھ
ہمیشہ رہے گا :

عَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

فرمایا ہے کہ میں قوم ہیں نہ ناسکے
سے نہ ناسکے عذاب سے کچھ
بچ سکتے ہیں۔ اور جس قوم میں
نہ ناسکے نہ ناسکے نہ ناسکے
ہوئے ہیں نہ ناسکے نہ ناسکے

قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
مَا مِنْ قَوْمٍ يَطْمَئِنُّ فِيهِمُ الزَّوْجُ
مِنْ ثَابِتَةٍ وَمِنْ قَوْمٍ يَطْمَئِنُّ
فِيهِمُ الزَّوْجُ مِنْ ثَابِتَةٍ

(مشکوٰۃ)

زنا گناہ کبیرہ میں سے ہے۔ دو قرن و نصف سے اس کی مذمت ثابت ہے۔
 ہم نے اختصاراً صرف ایک ہی حدیث نقل کر دی ہے۔ در بہت سی روایات ہیں جن سے
 اس کی بانی ثابت ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جس قوم میں زنا پھیلنے سے
 اس میں ربا پرستی ہے۔ ایک حدیث میں یوں آیا ہے کہ زنا کرتے وقت زانی پورا
 مومن نہیں رہتا۔ زنا اور لواطت چونکہ ایک قبیح ترین جرم ہونے کے علاوہ کماں
 بے غیرتی کی دلیل اور نسل انسان کے منافع کرنے کا موجب اور بوجہ شادی و عہدہ زوجین
 میں دنگ و فساد کا باعث ہے۔ جو اصولی تمدن کے سخت مخالفت ہے۔ اس لئے اس کی
 قباحیت و شناعیت سے کتب احادیث و آثار مذہب میں یہی وجہ ہے کہ اس کے ثبوت کے
 لئے چار گواہ کا ہونا ضروری ہے۔ اور اس جرم کی سزا یعنی سنگسار میں سب جرائم کی پاداش
 سے بدتر و سنگین تر مقرر ہوئی ہے۔

چوری

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا
 سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا
 چور پر خدا کی لعنت وہ ایک خدا چرانہ
 ہے اور اس کی سزا میں اس کا ہاتھ کاٹنا
 جاتا ہے اور سزا چراتا ہے۔ اور اس کا
 ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ
 السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتَقَطُّعُ
 يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْخَبْزَ فَتَقَطُّعُ يَدُهُ
 (صحیحین)

باجرم اس کے کہ چوری ایک نہایت مذہور و بے وقار فعل ہے جس کے لئے خدا وہ
 آخری سزا کے دہلیز پر پہنچا دیتا ہے۔ دو قرن و نصف سے اس کی بانی ثابت ہے
 مگر یہ بھی جتنے مسلمان اس فعل بد کے مرتکب ہوتے ہیں شاید ہی دوسرے لوگ مرتکب
 ہوتے ہوں۔ اس کی سزا یہ ہے کہ کن کن صورتوں میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔ اور
 کن کن صورتوں میں نہیں کاٹا جاتا۔ کتب فقہ میں موجود ہے۔

غصب یعنی کسی کا مال چھین لینا

حضرت سعید بن زید سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بالشت بھر زمین بھی قلم سے مے گا، قیامت کے دن وہ قلم زمین ساتویں زمین تک طوق بت کر اس کی گردن میں ڈالا جائے گا۔

حضرت ابو حذافہ رقاشی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار قسم نہ کرو، کسی شخص کا مال اس کی خوشی اور رضا منہ می کے بغیر حلال نہیں ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطْرَقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ (صحیح)

عَنْ أَبِي حُرَّةٍ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبُوا إِلَّا لَا يَحِلَّ مَالُ أَهْرَئِي إِلَّا بِطَبِيبٍ نَفْسٍ مِنْهُ. (مشکوٰۃ)

رشوت

اے مسلمانو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔ اور نہ مال کو مالکوں کے پاس رسائی کا ذریعہ بناؤ، کہ لوگوں کے مال میں فساد مچا جو ہاتھ سے نہ ہر جہت ہو چکر نہ ناحق کھاؤ، حالانکہ تم جانتے ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں، کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْأَلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِنَاكِلَةٍ أَفَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْأَثْمَرِ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ (البقرہ ع ۷۳ - پارہ ۷)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ قَالَ لَحَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي (مشکوٰۃ)

دینے اور رشوت لینے والے دونوں

کو لعنت کی ہے ۛ

رشوت کے متعلق کئی ایک اور حدیثیں بھی ہیں جن کو ہم نے بغوث تطویل ترک کر دیا ہے چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے میں فرق ہو اس پر بھی لعنت ہے۔ رشوت وہی اور رشوت ستانی ایک ایسا جرم ہے جس کے جائز ہوتے ہوئے مظلوم و مظلوماء کی مادی و مادی کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔ گویا یہ عدل و انصاف کی بیخ کنی کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی قیامت اور شامت پر دنیا بھر کے عقلاء و حکماء متفق ہیں ۛ

قتل

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ
اللَّهُ ۖ بِالْحَقِّ وَمَنْ قَتَلَ مَظْلُومًا
فَقَدْ جَعَلْنَا لِيَه تَسْلُطًا فَلَا
يُؤْرَفُ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا
(یہی اسرائیل ۶۲ - پارہ ۱۵)

اور کسی کو ناحق قتل نہ کرو۔ جس کا

مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے۔ اور جو شخص ظلم سے مارا جائے۔ تو ہم نے اس کے ولی کو اختیار دے دیا ہے۔ تو اس کو چاہیے کہ خون کا بدلہ لینے میں زیادتی نہ کرے۔ کیونکہ داعی بدلہ لینے میں بھی

اس کی جہیت ہے ۛ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا ﷺ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ کبیرہ یہ ہیں۔ خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانا، ولی بن کر نافرمانی کرنا، کسی کو بے حق قتل کرنا۔ جو بے حق قتل کرنا ۛ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَكْبَرُ الْإِثْمِ الْإِثْمُ الْإِثْمُ الْإِثْمُ
الْوَالِي يُؤْرَفُ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا
الْخَيْرُ فِي الْجَدِي

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ
 يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فَسْحَةٍ مِنْ
 دِينِهِ مَا لَمْ يُصِْبْ دَمًا حَرَامًا
 (بخاری)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَذَلُّ مَا يَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ
 (مصحفین)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے
 کہ میں خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 مومن اپنے دین کی طرف سے ہمیشہ آسانی
 میں رہے گا، جب تک کہ حرام خونہ بینی
 کا مرتکب نہ ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت
 ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے
 لوگوں میں خون سسکے بارے میں فیصلہ
 کیا جائے گا۔

قصاص و خونبہا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَبَّيْكُمْ
 الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحَرْبُ بِالْحَرْبِ
 وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَى بِالْأُنْثَى
 فَمَنْ عَفَى لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْئًا فَاتِمَامٌ
 بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءُ الْبَدَنِ بِأَحْسَنِ
 ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكَ وَرَحْمَةٌ
 فَمَنْ أَسْنَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ
 عَذَابٌ أَلِيمٌ
 وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ
 حَقٍّ فَلَهُ كُفْرًا يَبْتَغِيهَا
 وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ حَقٍّ
 فَلَهُ كُفْرًا يَبْتَغِيهَا
 وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ حَقٍّ
 فَلَهُ كُفْرًا يَبْتَغِيهَا

ترجمہ: اور اے ایمان والو! تم پر تمہارے
 قتل کی سزا ہے۔ جنگ، جنگ کے ساتھ ہے۔
 اور غلام، غلام کے ساتھ ہے۔ اور عورت، عورت کے ساتھ ہے۔
 اور اگر کسی نے اپنے بھائی سے کچھ عفو کیا تو اس کا تمام
 بدن اچھے طریقے پر دیا جائے گا۔ اور اگر کسی نے اپنے بھائی سے کچھ عفو کیا تو اس کا تمام بدن اچھے طریقے پر دیا جائے گا۔
 اور اگر کسی نے اپنے بھائی سے کچھ عفو کیا تو اس کا تمام بدن اچھے طریقے پر دیا جائے گا۔ اور اگر کسی نے اپنے بھائی سے کچھ عفو کیا تو اس کا تمام بدن اچھے طریقے پر دیا جائے گا۔

اسے یون و خود با تم پر قصاص فرما
 کیا جاتا ہے، مقتولین کے بارے میں سزا
 آزار کے بدلے اور غلام غلام کے بدلے
 اور عورت عورت کے بدلے ہیں جس کو
 اس کے نزدیک سے کچھ معافی ہو جائے
 تو معتدل طور پر مل جائے اور خوبی کے
 ساتھ اس کو سنی دین پر یہ تمہارا سب سے بڑا
 کی طرف سے تخفیف ہے اور تمہارے لیے
 جو شخص اس کے لیے اچھے حکم کا مرتکب ہو
 تو اس کو تہ و روزگ نہ بھولنا اور
 سب سے بڑا اور اس کا نشان قصاص میں ہے کہ

تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لِّدَمِّهِ لَمْ يَكُنْ
بِمَا أَتَى اللَّهَ فَالْيَا لَيْلَ هُمُ الظَّالِمُونَ

دور زخموں کا بدلہ ویسے ہی زخم ہیں۔ اور
جو یہ اہم معاف کر دے۔ وہ اس کا کفارہ
ہو گا۔ اور جو خدا کی آرزوی چوٹی کتاب کے
مطابق حکم کر دے۔ تو وہ ہی لوگ بے گناہ ہیں

لعزیر و حدود

اَسَارِقُ وَ اَسَارِقَةٌ فَاقْطَعُوا
اَيْدِيَهُمَا جِزَاءً بِمَا كَسَبَا كَالَّذِينَ
اَللَّهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ
(مائدہ ع ۶ پارہ ۶)

مرد چوری کرے تو اور عورت چوری کرے
تو ان کے دامن سے ہاتھ کاٹ کر توت کے بے
کاٹ ڈالو۔ یہ لعزیر یہ خدا کی طرف سے ہے
اور وہ بڑا زبردست اور مصلحتوں سے
واقف ہے +

اَلْزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا
كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةً جَلْدَةٍ
وَلَا تَأْخُذْ كُفْرَهُمَا رِقَّتَهُ فِي دِينٍ
اَللّٰهُ اَنْ كُنْتُمْ تَوْفِيقُونَ بِاللّٰهِ وَلِئِنْ
اَلْخُذُوا بِتَحْذِیْهِمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ
مِّنَ اَلْمُؤْمِنِیْنَ -

روزہ ع - پارہ ۱۸

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ
ثُمَّ لَمْ يَكُنْ لَّهُنَّ بَارِعَةٌ شُكِّلُوا
فَاجْلِدُوا
مِنْ ثَمَانِیْنَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُنَّ
شَهَادَةً اَبْرَاجَ دَا لَيْتَ هَسْمُ
اَلْمُشَافِقُونَ اِنَّ الَّذِیْنَ تَزَوَّاهُمْ

عورت اور مرد زانیہ میں تو ان دونوں
میں سے ہر ایک کو سو درجے مارو۔ اگر تم اللہ
اور روز آخرت کا یقین رکھتے ہو۔ تو اللہ کے
حکم کی تعمیل میں تمہیں ان کے حال پر تمہیں
بڑا جھٹکا۔ نیز ان کو سزا دیتے وقت مسدود
کی ایک جماعت ہو جو درجے دے کہ وہ زانیہ
یہ سوا و زلیل ہوں اور دوسروں کو عبرت ہو
جو لوگ بائندہ امن عورتوں پر زنا کی گتہ
لکھیں۔ وہ پیر گواہ نہ سکیں۔ تو ان کو سزا
دے کہ وہ وہ کہیں ان کی گواہی قبول نہ
کرے اور یہ لوگ خود بدکار ہیں۔ مگر جنہوں نے
اس کے بعد توبہ کریں اور اپنی سزا کی

اَحِلُّ ذٰلِكَ وَاَعْلَمُوْا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
 عساکر کربلا۔ تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے
 اسلامی شریعت نے جس جرم کے لئے جو سزا وضع کر دی ہے، اس جرم کے انسداد
 کے لئے اس سے بہتر کوئی سزا نہیں ہو سکتی۔ اگر آج ان قواعد پر عمل درآمد ہونے لگے۔ تو
 ارتکاب جرائم خطہ دنیا سے قریباً قریباً پیدا ہو جائے۔ یا کم از کم بہت کم لوگوں کو ارتکاب
 جرائم کا حوصلہ بڑے شرعاً نے چور کے لئے قطع ہد کی سزا مقرر کی ہے۔ اگر اس پر عمل ہونے
 لگے۔ تو بہت کم لوگوں کو چوری کا حوصلہ بڑے

زانی اور زانیہ اگر دونوں محض یعنی شادی شدہ نہ ہوں۔ تو ان کے لئے سوڈے
 سزا مقرر ہے۔ اور اگر شادی شدہ ہوں۔ تو ان کے لئے یہ سزا ہے کہ شکار کر دیا جائے۔
 کسی کو سزا کی ہمت لگانے کی سزا اسی درجے مقرر ہے۔ الغرض اسد مہ نے جو سزائیں مقررہ
 کر دی ہیں وہ جرائم کے انسداد کے لئے ہیں نہ کہ جیل خانے بھرتے کے لئے

حقوقِ مہبت

غسل

حضرت اُمّ عتیہؓ سے روایت ہے کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہماری سے پانی
 تشریف لے لیتے، جبکہ ہم آپ کی سنا جزادی
 (حضرت زینبؓ) کو پہلے سے کھسے، تو آپ
 نے فرمایا، نہ زینب کو تین دفعہ یا پانچ دفعہ
 پانی سے زیادہ، اگر زیادہ کی ضرورت ہو
 پانی اور بہری کھسے پتوں سے پہلے، وہ بچپنی
 مرتبہ کے غسل میں کافی تھا استعمال کر دو۔
 یا فرمایا، تھوڑے سے کھسے کا نور کا استعمال کر دو، نہ

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ دَخَلَ
 عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَتَحَنَّنَ لَغُسْلِي ابْنَتَهُ فَقَالَ
 غَسِّلْنَاهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ كَثْرًا
 مِنْ ذَلِكَ لَأَنْتِ بَيِّنَةٌ ذَلِكَ بِمَاءٍ
 وَسِدْرٍ وَجَعَلَنِي فِي الْآخِرَةِ كَأَنِّي
 وَتَيِّبًا مِنْ كَأَنِّي فَادْنُ نَسْرَ غُثْنٍ
 فَادْنُ نَسْرٍ فَلَمَّا قَرَعْنَا أَدْنَا فِي نَحْنِ
 إِلَيْنَا حَقُّكَ وَقَالَ اشْحِزْنَاهُ إِيَّاهُ

وَقَارِئُ آيَةٍ مُّسْتَدْرِكًا تَرَانَةً أَوْ
 نَحْمًا أَوْ مَدِيحًا وَأَبْلَغُ مَا يَكُونُ
 وَصْفًا صَبِيحًا أَوْ مَسِيئًا مِنْهَا
 وَتَحْمِيلًا لَهَا أَوْ تَعْدِيلًا لَهَا
 وَتَرْجُومَةً لَهَا أَوْ تَفْسِيرًا لَهَا
 وَتَرْجُومَةً لَهَا أَوْ تَفْسِيرًا لَهَا

سند فاش ہو جائے تو مجھے اصرار دینا
 جب کہ دروغ ہو میں تو آپ کو اصرار
 دیں۔ آپ نے ہماری عزت بنانا نہ
 نہیں کیا کہ فرمایا نہ جنب کو اس میں بیٹھ
 دو۔ آپ نے روایت میں یوں کیا ہے کہ
 حضرت جس نے فرمایا کہ نہ جنب کو طاق نہیں
 تین دن پر غیاسات و لغو نہ ہو۔ اور دین
 عزت کے اعزاز اور حضرت کو
 دنیا و آخرت کی طرف رجوع نہ ہو
 کہتی ہیں کہ پھر ہم نے نہ جنب کے سر
 سے بوس کی تین مہینے تھیں گوندھ کر
 انہیں پیچھے کے پیچھے ڈال دیا۔

میت کو غسل دینا نزع کنا یہ ہے۔ اگر کوئی میت بے غسل و دفن کی ہو جائے
 تو تمام وہ مسلمان جس کو اس کی خبر تھی کہہ کر چوں گے۔ اگر کسی میت کو بے غسل قبر میں
 رکھ دیا گیا ہو تو ابھی مٹی نہ ڈال گئی ہو۔ تو اس کو قبر سے نکال کر غسل دینا ضروری ہے
 اس کی جگہ پر ہی ہو۔ تو پھر نہ نکالنا چاہیے۔

میت کے غسل کا مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے کہ میت کو کسی ایسے تخت پر
 لٹا کر جس کو تین یا پانچ یا سات مرتبہ کسی خوشبودار چیز سے دھونی دی جا چکی ہو۔ اس
 کے مترقہ گارہ میں کپڑا ڈال دیں۔ بعد ازاں اس کو استنجہ کر دیں۔ اس طرح نہ نہانے
 وہ اپنے ہاتھ پیر پیٹ کے ذریعہ درمیان میں رکھیں۔ بعد ازاں
 اس کو وضو کر دیں۔ اگر ان میں نہ غسل نہ ہو تو اس کو پانی ڈال کر دھوئے۔ اس کے
 بعد ضرور دھو کر دھو کر اس کو پانی سے دھو کر اس میں غسل یا صابون کر دیا جائے۔ بعد ازاں
 میت کو پانی میں ڈال کر تھوڑی سی پانی پر دیا جائے۔ پھر وہ کمری مرتبہ دھو کر پھر

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفَنَ أَحَدُ
كُمُ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ (مسلم)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ
مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ فَإِنْ هُمْ خَشِيتُمْ
ثِيَابَكُمْ وَكَفِنُوا فِيكُمْ مَوْتَكُمْ وَرَأَيْتُمْ
خَيْرًا لِمَالِكُمْ إِلَّا تَمُدُّ قَائِلُهُ يَدَيْهِ
الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ (ترمذی ابن ماجہ)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
نَهَى لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ وَعَابَتْهُ
جَدَّةٌ فَلَبَسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
أَمَلَيْتُمْ بِيَعْتُمْ فِي ثِيَابِهِ أَلَيْتُمْ يَمُوتُ
فِيهَا (ابوداؤد)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَّتِي أَحَدُ
أَنْتُمْ يَنْزِعَ عَنْهُمْ الْحَدِيدَ وَالْجَلْدَ
وَأَنْ يَدْفِنُوا بَيْنَ قَائِلِهِ وَبَيْنِهِمْ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم
میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو
عمدہ اور اچھا کفن دے ۛ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ سفید کپڑے پہنو۔ کیونکہ یہ ثیاب سے
سب کپڑوں میں بہتر ہیں اور اپنی کپڑوں
میں اپنے مردوں کو کفن دو اور ہاتھ سے
سب سرموں میں بہتر سرمہ شمس سے کیونکہ
وہ بالوں کے بال اگاتا ہے اور بدینہ کی روش
کرتا ہے ۛ

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت
ہے کہ جب ان کے انتقال کا وقت
قریب آیا تو آپ نے نئے کپڑے منسور
پہنے پھر کہ میں نے رسول خدا سے نہ
علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ میت کو
س کے اسی کپڑوں میں اٹھایا جائے ۛ
جب میں وہ مرتا ہے ۛ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء
خدا کے بارے میں حکم فرمایا کہ ان سے
جسموں سے خون اور زہر نہیں نکلے گا اور

(ابوداؤد ابن ماجہ)

اور ان کو انہی کے خولوں اور کپڑوں میں
دھن کر دیا جائے ۵

مرد کے کفن میں تین کپڑے مسنون ہیں۔ تہ بند۔ کفنی۔ چادر اور عمامہ مکروہ ہے۔ مگر حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ علماء و مشائخ کے لئے ہاتھ سے عورت کے لئے پانچ کپڑے مسنون ہیں۔ تہ بند۔ کفنی۔ دوپٹہ۔ سینہ بند۔ چادر۔ اگر مرد کے کفن میں صرف کفنی اور تہ بند اکتفا کی جائے، یا عورت کے کفنی میں صرف کفنی اور تہ بند یا صرف دو تہ بند پر اکتفا کی جائے تو بھی جائز ہے۔ کفن پہننے سے پہلے کفنی میں تین مرتبہ کسی خوشبودار چیز کی دھونی دے دینا مستحب ہے ۵

مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے کفن کی چادر ہمارے پاؤں پر بچھائی جائے اور اس کے اوپر تہ بند بچھا دیا جائے، اور میت کو کفنی پہنا کر تہ بند پر اٹھا دیں، اور پہلے تہ بند لپیٹ دیں، اس طرح کہ پہلے اس کی بائیں جانب میت کے بدن پر رکھیں اس کے بعد دائیں جانب تاکہ دائیں جانب بائیں کے اوپر ہو۔ لہذا ذرا الگ چادر کو اسی طرح لپیٹ دیں، عورت کو کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے کفن کی چادر نیچے بچھائیں، اس کے اوپر تہ بند بچھائیں۔ اور عورت کو کفنی پہنا کر اس کے بالوں سے دو حصے کر کے ایک حصہ گردن کے پیچھے سے دائیں جانب اور دوسرا گردن کے پیچھے سے بائیں جانب لاکر سینہ پر رکھ دیں۔ کفنی کے اوپر لہذا ذرا دوپٹہ سر سے لیکر منہ تک ڈال دیں۔ لہذا ذرا اس کے تہ بند ہمارے کولٹا دیں، اور مثل سابق تہ بند کو لپیٹ دیں، اس کے بعد چادر کو اور ان صوب کے بعد سینہ بند کو لپیٹ دیں، اگر ہو وغیرہ سے کفن کھل جانے کا خوف ہو، تو اس کو کسی چیز سے باندھ دیں ۵

جنازے کے ساتھ چلنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْرِعُوا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے

کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكَ صَاحِبَةً فَخَيْرٌ
لَّكَ مِنْهَا وَإِنْ تَكَ سَيِّئَةً
ذَرِكُ فَسَيُّئَتُهَا عَنْ رِقَابِكُمْ

ترجمہ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا وَضَعْتَ الْجَنَازَةَ فَاخْتَمِهَا
أَرْبَعًا عَلَى أَعْنَاقِهِمْ وَخَارِجِي
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَدِمَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا لَمَسَتْ
مِرَارًا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ مِنْ
حَقِّهَا (ترمذی)

نے فرمایا کہ جنازہ سے کو قبر کی طرف نہ
میں جہد می کرو، کیونکہ وہ اگر نیکی و برکت
تو قبر اس کے لئے اور اگر بدیہے جس میں
تم اسے جہد پہنچاؤ گے اس سے بدیہے اور اگر نیکی
پہنچے تو وہ ایک برائی سے جس کو تم
اپنے مرنے والے سے بدیہے ہو گا

حضرت ابو سعید سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جائے تو
لوگ اسے اپنے کندھوں پر لٹکائیں
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص جنازہ سے کے پیچھے چلا اور اسے
تین دفعہ کندھا دے تو اس نے میت
کا حق جو اس پر تھا ادا کر دیا

اگر میت کوئی شیر خوار بچہ یا اس سے کچھ بڑا ہو، لوگوں کو چاہیے کہ اس کو دست
برست سے جائیں، یعنی ایک شخص اس کو دونوں ہاتھوں پر اٹھائے جس سے اس سے دوسرا
آدمی سے لے، اسی طرح بدستے ہوئے لے جائیں، اگر میت کوئی بڑا آدمی ہو، تو
اس کو چار پائی پر رکھ کر لے جائیں، اور اس کے چار پاؤں کو ایک ایک آدمی اٹھائے
میت کی چار پائی ہاتھوں سے اٹھا کر شاخص پر رکھنا چاہیے

میت کے اٹھانے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کو کندھیاں پاؤں ہاتھوں
ٹٹانے پر رکھے اور کم از کم دس قدم چلے، اس کے بعد پیچھے واپس پاؤں ہاتھوں ٹٹانے پر
رکھ کر کم از کم دس قدم چلے، اس کے بعد اٹھ بایں پاؤں ہاتھوں ٹٹانے پر رکھ کر کم از کم

دس تہم چنے تاکہ جہاں پاویں کوٹا کر چالیس قدم ہو جائیں ہا
 جو لوگ جنازہ دیکھے ہمراہ جاتے ہیں ان کو جنازہ زمین پر رکھنے سے پہلے بیٹھا کر دے
 سے رہاں اگر کوئی ضرورت بیٹھنے کی پڑے تو کچھ مٹھا لگے نہیں جو لوگ جنازہ کے
 ساتھ نہ ہوں بلکہ کہیں بیٹھے ہوئے ہوں تو انہیں جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہو جانا چاہیے
 جنازہ کے ہمراہ پیادہ یا جانستخب ہے اگر کسی مورمی پر ہو تو جنازہ کے پیچھے
 چلے جنازہ کے ہمراہ جو لوگ ہوں ان کو کوئی دعا یا ذکر طبعاً آواز سے پڑھنا کر دے ہے

دفن

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے مرض
 الموت میں فرمایا کہ میرے دفن کے
 لئے لے لی بنانا اور مجھ پر کچی باتیں نہ کریں
 کہ دینا جیسا کہ رسول خدا ﷺ علیہ
 وسلم کے ساتھ کیا گیا تھا
 حضرت سفیان ثمالیؒ روایت کرتے ہیں
 ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ علیہ وسلم
 کی قبر کو دیکھا کہ اونٹ کے گویاں جھپٹ
 رہی ہوئی ہے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے
 کہ جناب رسول خدا ﷺ علیہ وسلم
 سر کی طرف سے قبر میں داخل کئے گئے
 حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے
 کہ نبی ﷺ علیہ وسلم مرد سے کو قبر
 میں اتارے گئے دفن فرمایا گیا

قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ
 فِي مَنْوِضِ الَّذِي قَامَتْ فِيهِ
 الْحَدِيثُ لِحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
 نَصَبًا لِمَا حِينَمَا يَسْتَعْلِي لَنَا صَلَواتُ
 اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسْمًا
 عَنْ سَفْيَانَ الثَّمَالِيِّ أَنَّهُ رَأَى
 قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 (بخاری)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ - (مشکوۃ)
 عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ
 الْقَبْرَ قَبْلَ رَأْسِهِ

وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ

(ترمذی - ابن ماجہ)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
عَلَى الْمِثَّتِ ثَلَاثَ حَتِيَّاتٍ بَيْدِيهِ
جَبِيْعًا فَإِنَّهُ وَشَى عَلَى قَبْرِ ابْنِهِ
وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبًا

(مشکوٰۃ)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يُخَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُدْبَى عَلَيْهِ
وَأَنْ يَقْعَدَ عَلَيْهِ (مسلم)

عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ الْغَنَوِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا
تُصَلُّوا إِلَيْهَا (مسلم)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يُخَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا
فَإِنْ تَوَطَّاهُ (ترمذی)

بِسْمِ اللَّهِ الْخَيْرُ یعنی خدا کے نام سے اور
خدا کی مغفرت کی توقع کے ساتھ اور رسول
خدا کے مذہب پر اسے قبر میں اٹکتے ہیں
حضرت امام جعفر صادق اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم مروے پر دونوں ہاتھ کر تین
لپٹیں مٹی کی ڈال کر تے تھے اور آپ
نے اپنے بیٹے برہہم کی قبر پر پانی
چھڑکا اور ان پر کنکریاں رکھیں

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کے
گچ کرنے سے منع فرمایا ہے اور اس
بات سے بھی کہ اس پر عمر بروت بنائی
جائے اور اس پر بیٹھا جائے

حضرت ابو مرثد غنویؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قبروں پر نہ بیٹھو اور ان کی
طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھو

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قبروں کے پختہ و سچے دائرہ بنانے اور
ان پر لکھنے اور انہیں پائمال کرنے سے
منع فرمایا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا مَاتَ
أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوهُ وَأَسْرِعُوا
بِهِ إِلَى قَبْرِهِ وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ
فَاتِحَةُ الْبَقْرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ
بِحَاتِمَةِ الْبَقْرَةِ.

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ
میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مر
جائے تو اسے قبر میں رکھو نہ رکھو بلکہ
اس کو قبر کی طرف جلد لے جاؤ اور دفن
کر چکو تو اس کے سر پر سورۃ بقرہ
کی ابتدائی آیتیں (مفلحون تک) اور پاؤں
کی طرف سورۃ بقرہ کا خاتمہ (آمن الرسول
سے آخر تک) پڑھا جاوے گا۔

میت کی قبر کم از کم اس کے نصف قد کے برابر گہری کھودی جاتی ہے اور اس
کے قد کے موافق ہی ہو۔ بغلی قبر نسبت مسند و قی کے بہتر ہے۔ البتہ اگر زمین بہت
نرم ہو اور بغلی کھودنے میں زمین کے پیڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو پھر بغلی نہ کھودی جائے
یہ بھی جائز ہے کہ بغلی نہ کھد سکے تو میت کو کسی مسند و قی میں رکھ کر دفن کریں۔ خواہ
مسند و قی کاڑھی کا ہو یا پتھر کا یا لکڑی کا۔ اگر اس مسند و قی میں مٹی بچھا دی جائے
جب قبر تیار ہو چکے تو میت کو قبلے کی طرف سے قبر میں اتاریں اس کی عورت
رہے کہ جہازہ قبر سے قبلے کی جانب رکھا جائے اور اتارنے والے قبلہ رو کھڑے ہو
کر میت کو اٹھا کر قبر میں رکھ دیں وہ قبر میں اتارتے وقت بسم اللہ و علی صلی
رَسُول اللہ کہنا مستحب ہے اور قبر میں رکھ کر دائیں پہلو پر قبلہ رخ کر دینا مسنون ہے
اس کے بعد کچھ بیٹوں یا لڑکیوں کے تختوں سے بن کر نہا کر دیا ہے۔ ہاں اگر زمین نرم
ہو تو خیر۔

جب میت کو قبر میں رکھ چکیں تو جس قدر مٹی اس کی قبر سے نیکی ہو وہ اس پر
ڈال دیں اس سے زیادہ مٹی ڈالنا مکروہ ہے مٹی ڈالتے وقت مستحب یہ ہے کہ سر پر
کی عزت سے ابتدا کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی کھیر کر قبر میں ڈالے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَبْرِ
يَا مَلِكُ بِنْتِ قَاتِلِ عَالِيكُمْ بِوَجْهِهِ
قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلِكُ الْقَبْرِ
يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا
وَأَخُنَا بِالْآثَرِ (ترمذی)

شرعیاتی تہذیب

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی
چند قبروں کے پاس سے گزرے اور
ان کی طرف منہ کر کے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
یعنی اے اہل قبور تم پر سلام ہو۔ خدا ہمیں
اور تمہیں دونوں کو بخشے، تم ہمارے پیشرو
ہو اور ہم تمہارے پیچھے پہنچنے والے ہیں۔

قبروں کی زیارت کی مستحب رکیز کہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ بنی مصلی اللہ علیہ وسلم
نے صحابہؓ سے فرمایا کہ میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا، مگر اب تمہیں اجازت دیتا
ہوں۔ علاوہ انہیں قبروں کی زیارت سے اگر انسان خیال کرے تو بہت بڑی عبرت حاصل ہو سکتی
ہے اور اپنی موت کو یاد کرنے کی تو اس سے بہتر کوئی معمول نہیں اور موت کا یاد کرنا بھی
عبادت ہے۔ چنانچہ اَلشُّرُودُ دُکْرُهَا خُصَمُ الدَّائِمَاتِ صریح حدیث موجود ہے۔
بہتر یہ ہے کہ ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ زیارت قبور کے لئے جائے، اور مناسب یہ
ہے کہ وہ دن جمعہ کا ہو۔ علامہ شامیؒ روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن اور ایک دن
اس سے پہلے اور یک دن اس کے بعد اگر کوئی شخص قبر کی زیارت کرے تو میت کو اس کا
علم ہوتا ہے۔

قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا بھی جائز ہے۔ کیونکہ اولیاء اللہ کی قبور سے مختلف
نصیب کے فیوض جاری ہیں۔ اس لئے ان کی قبروں کی زیارت کے لئے سفر کرنا بے سود
نہ ہوگا۔ اور یہ امر سب سے متداول ہے، امام شافعیؒ سے منقول ہے کہ امام کاظمؒ کی قبر
مبارک بہت کوء کے لئے زیارت محراب ہے۔

زیارت قبر کے وقت کھڑے رہنا اور کھڑے کھڑے کچھ پڑھ کر اس کا ثواب میت
کو پہنچانا اور اس کے لئے اور اس کے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔ زیارت قبور کا موضوع اس

خیال سے ترک کر دینا زیارت نہیں کہ وہاں لوگ بدعت و شرک کی باتیں مثل طواف قبور و مسجد
قبور وغیرہ وغیرہ کرتے ہیں۔ یا نامحرم عورتیں وہاں جمع ہوتی ہیں۔ بلکہ ایسی حالت میں چاہیے
کہ لوگوں کو ایسی حالت سے روکے اور زیارت قبور سے روکے۔

عورتوں کے لئے بھی زیارت قبور جائز ہے بشرطیکہ جوان نہ ہوں، اور نہ بیچ و غم ہزارہ
کرتے کے لئے زیارت نہ کریں۔ بلکہ عبرت اور برکت حاصل کرنے کی غرض سے چنانچہ
حضرت عائشہؓ کی منقولہ بالا حدیث اس کا بین ثبوت ہے۔

اجراء وصیت یعنی وصیت کا نافذ کرنا

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ
الْمَوْتَ أَنْ تَرَكَ خَيْرًا أَوْ صِيَّةً
لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ
حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ هَ فَمَنْ يَدَّ لَهُ
بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى
الَّذِينَ يَبِئُكُم بَأْسُهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ
فَمَنْ خَافَ مِنْ مَوْعِنٍ حَقًّا أَوْ
إِثْمًا فَاصْلَحْ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

(البقرہ ع ۲۷-۲۸)

تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ جب کسی
کو موت نزدیک معلوم ہونے لگے،
بشرطیکہ کچھ مال بھی ترکہ میں چھوڑا ہو، تو
والدین اور اقارب کے لئے معقول طور پر
کچھ وصیت کر جائے، متنی لوگوں کے
ذمے یہ بات ضروری ہے، کچھ جو شخص
میں لینے کے بعد اس کو تبدیل کر دے گا
تو اس کا گناہ اپنی دگوں کو ہوگا جو اس کو
تبدیل کریں گے، اور اللہ تعالیٰ خوب
جانتے دانہ اور سننے والا ہے، ان جو شخص
کو وصیت کرنے والے کی جانب سے کچھ
ہے، عتد یا کسی جرم کے ارتکاب کی
تحقیق ہوئی ہو اور یہ شخص ان میں مصالحت
اور اکرادے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے
بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم

کرنے والا ہے :

شروع اسلام میں جب تک میراث کے حصے شرع سے مقرر نہ ہوتے تھے ، یہ حکم تھا کہ ترکہ کے ایک تہ تک مردہ اپنے والدین اور دوسرے رشتہ داروں کو جتنا جتنا مناسب سمجھے دینا تھا عا د سے ۔ اتنا تو ان لوگوں کا حق تھا ۔ باقی جو کچھ رہتا ، وہ سب اولاد کا حق ہوتا تھا ، لیکن آیت میراث سے یہ حکم ساقط ہو گیا ہے ۔ یعنی کسی وارث شرعی کے لئے وصیت ، ایہ باطل ہے ، لیکن جو شرعی وارث نہ ہوں ، ان کے لئے وصیت جائز ہے ، بشرطیکہ تہ مان سے زائد نہ ہو ، اب اگر وارث راضی ہوں ، تو تہ مال سے زائد وصیت کرنا بھی جائز ہے ، اور جو کچھ مردہ وصیت کو جائے ، اس پر عمل کرنا بھی واجب اور ضروری ہے ، بشرطیکہ وہ وصیت ظلمنا شرع شریعت نہ ہو ، اگر کسی کا دم کے لئے وصیت کی ہو تو دیا وصیت کو اسے مطابق شریعت تبدیل کرنا بحکم منقولہ بالاسیئت شریعت وصیت ہے :

عدت بیوہ

وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ
أَنْتُمْ جَائِرَاتُ بَعْضُنَّ بِأَنْفُسِهِنَّ ذَرْبًا
أَشْهَرُ مِنْ عَشْرٍ أَجْزَاءٍ ذَا بَعْضُنَّ
أَجْزُهُنَّ فَإِنْ فَتَا حَتَّى تَكُونُوا فِيهَا
فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرِوفِ
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

(البقرہ ع - ۳۰ پارہ ۱۲)

اور تم میں سے جو لوگ مر جائیں اور
بیویاں چھوڑ دیں ، تو ان کو چاہیے کہ چار
مہینے دس دن تک اپنے آپ کو روک
رکھیں ، پھر جب اپنی عدت کی مدت پوری
کر لیں ، تو جائز طور پر جو کچھ وہ اپنے حق
میں کریں ، اس پر تم پر کچھ الزام نہیں اور
تم لوگ جو کچھ بھی کرے ہو ، اللہ تعالیٰ کو
اس کی پوری خبر ہے :

حضرت ام عطیہ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ کوئی عدت تین دن سے زیادہ کسی عورت

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
تَحِدُ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَتَقْتُلَ ثَلَاثَ

الَّا عَلَىٰ زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُسٍ وَعَشْرًا
وَلَا تَلْبَسُ ثِيَابًا مَّصْبُوعًا إِلَّا تَوْبًا
عَصَبٌ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسَّ حَيْضًا
إِلَّا إِذَا طَهَّرْتَ نَبْذَةً مِّنْ
قُطْرٍ أَوْ مِّنْ أَطْفَارٍ

(بخاری مسلم)

عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ
سُبَيْحَةَ ابْنَةَ سُلَيْمَةَ نَفَسَتْ بَعْدَ
وَفَاتِ زَوْجِهَا بِلِيَالٍ فَوَاعَتْهُ ابْنَتُ
حَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ وَسَلَّمَتْ فَاسْتَأْذَنَتْ
أَنَّ تُنْكِحَ فِي ذَيْنَ لَهَا فَفُتِحَتْ

(بخاری)

پر سوگ نہ کرے جتنے خونڈ کے مر جانے
پر چاہیے دس دن تک اسے سوگ نہ چاہیے
اس عرصہ میں رنگین کپڑا نہ پہنے۔ ہاں اگر یہ
کپڑا ہو کہ بنے جانے سے پہلے اس کا تان
باز نہیں ہے۔ تو اس کے پہننے کا منع اللہ
نہیں اور نہ سر پر لگائے اور نہ خوشبو کو چھوئے
مگر حیض سے پاک ہو۔ تو کھٹا سا قسط یا انڈا
استعمال میں لانا درست ہے :

مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ سَمِعَ
كَ سُبَيْحَةَ ابْنَةَ سُلَيْمَةَ نَفَسَتْ بَعْدَ
وَفَاتِ زَوْجِهَا بِلِيَالٍ فَوَاعَتْهُ ابْنَتُ
حَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ وَسَلَّمَتْ فَاسْتَأْذَنَتْ
أَنَّ تُنْكِحَ فِي ذَيْنَ لَهَا فَفُتِحَتْ
تَوَابَ نَفَسَتْ بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا
بِلِيَالٍ فَوَاعَتْهُ ابْنَتُ حَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ
وَسَلَّمَتْ فَاسْتَأْذَنَتْ أَنْ تُنْكِحَ فِي ذَيْنَ
لَهَا فَفُتِحَتْ

تیس عورت کا فادہ مر جائے۔ اس کی عدت چار مہینے دس دن ہون کی تھی ہے
اور اس سے مراد وہ عورت ہے جو نکاح نہ ہو۔ جو حاملہ ہوگی۔ اس کی عدت دس مہینے
اپنی حب تک بڑھ پیدا نہ ہوئے وہ نکاح حلال نہیں کہ سنتی :

مَنْسَبٌ كَوْنُهَا فِي سَبْعَةِ يَوْمٍ كَرَامًا

ابن مسعود نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مردوں کی خواتین
بہن کرو۔ ان کی بڑائیوں سے نہ بن

عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ
سُبَيْحَةَ ابْنَةَ سُلَيْمَةَ نَفَسَتْ بَعْدَ
وَفَاتِ زَوْجِهَا بِلِيَالٍ فَوَاعَتْهُ ابْنَتُ
حَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ وَسَلَّمَتْ فَاسْتَأْذَنَتْ
أَنَّ تُنْكِحَ فِي ذَيْنَ لَهَا فَفُتِحَتْ

مَسَادِ بَهِمٍ (ابوداؤد)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذَكَرَ عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْكَلِمَ
بِسُوءٍ فَقَالَ لَا تَذَكَّرُوا هَذَا كَلِمَ

أَكْبَرُ (نسائی)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا
لِأَمْوَاتٍ فَإِنَّهُمْ قُلُوبُ أَفْضَالٍ إِلَى

مَا قَدْ مَوَا (نسائی)

بندر کھو

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے
والد بڑائی کے ساتھ یاد کیا کیا۔ فرمایا لوگو!
اپنے مردوں کو بھلائی سے یاد کیا کرو۔
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
مردوں کو بڑا نہ کہو۔ کیونکہ جو عمل انہوں نے
اچھے بھیجے تھے۔ وہ اُس کی جزا سزا کو
پہنچ گئے۔

اخلاق و ادب فضائل و فتن غصیبہ شجاعت و بہادری

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ
يَقَاتِلُوكُمْ وَلَا تَعْدُوا لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ
لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ

(بقرہ ع ۲۱۶ بارہ)

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا إِنَّا
أَلَا عُلُونَ إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ هَٰ
يَسِّرْكُمْ قَدْ رَحِمَ قَدْ مَسَّنْ

اے مسلمانو! جو لوگ تم سے لڑیں
تم بھی اللہ کے راستے میں ان سے جنگ
کو رو۔ لیکن زیادتی نہ کرنا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ
زیادتی کو پسند نہیں کرتا۔
اسے مسلمانو! تم بہت نہ ہارو اور
نہ آرزوہ خاطر ہو۔ تم ہی غالب رہو گے
اگر تم پورے مومن رہے۔ اگر تم کو شکست

وَالْقَوْمُ قَدْ حَرَمَ مَسْجِدَهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ
نُذِرُوا لَهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ
الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ
وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ وَلِيُخَوِّصَ
اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيُخَقِّقَ الْكُفْرِينَ

(ال عمران ع ۱۷ پارہ ۵ ص ۴)

وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ
إِنَّ تَكُونُوا أُمَّةً لَمَنْ فَا تَهْمُ يَا مَعْ
كَمَا تَأْمُرُونَ جَوْدُ تَجُونَ مِنَ اللَّهِ
مَا لَا يَرْجُونَ دَكَانَ اللَّهُ عَالِمًا سَكِيمًا
النساء ع ۱۵ - پارہ ۵ - ۵

عَنْ النَّسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَنَ
النَّاسِ وَأَبْجَدُ النَّاسِ فَاشْجَعُ النَّاسَ
وَلَقَدْ فَرَّعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ
لَيْلَةٍ فَانْطَقَ النَّاسُ قَبْلَ الصُّبْحِ
فَسَتَقَبَّحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ بَيَّنَّ النَّاسُ أَنَّ الصُّوَرِ
وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تَرَوْا لَحْرًا أَعْدَا
وَهُوَ عَلَى قَرَسٍ لَا فِي طَلْعَةِ عُرَى

کا نہ خم پہنچ جائے۔ تو اس قوم کو بھی ایسا ہی
نہ خم پہنچ چکا ہے۔ اور ان ایام کو سداگوں
میں ادا کرتے رہتے رہتے ہیں۔ تاکر اللہ تعالیٰ
ایمان والوں کو جان لے اور تم میں سے
بعض کو شہید بنا دے۔ اور اللہ تعالیٰ انہوں
سے محبت نہیں رکھتا۔ نیز مذاہب چاہے
کہ مومنوں کو میل کھیل سے صاف کر دے
اور کافروں کو مٹا دے۔

اے مسلمانو! دشمنوں کا پیچھا کرنے
میں ہمت نہ ہارو۔ اگر جنگ میں تم کو کمزور
پہنچتی ہے۔ تو تمہاری طرح ان کو بھی کمزور
پہنچتی ہے اور تم مذاہب سے وہ اُمیہ رکھتے
ہو جو وہ نہیں رکھتے۔ اور اللہ تعالیٰ
خوب جاننے والا اور حکمت والا ہے۔
حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب سے
زیادہ خوبصورت تھے اور سب سے بڑے
سخی اور سب سے بڑے شجاع اور دیر
تھکے۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ مدینہ
کے باشندے گھبرائے رہیں یہ معلوم
ہوا کہ کوئی دشمن چڑھا گیا ہے۔ پھر
کچھ لوگ اس آواز کی طرف دوڑے تو
پہنچے ہیں انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَا عَيْدٍ سَرَجٍ وَفِي عُنُقِهِ سَيْفٌ
فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بِحَرًّا

(بخاری مسلم)

واپس آئے ہوئے سے ، آپ اس آدمی
کی طرف تہمت لگاتے گئے تھے ، اور
آپ فرماتے تھے ، گھبراؤ مسرت و دردمند
اور آپ ابو طلحہؓ کے بہنہ لپیٹ کھڑے
ہو رہے تھے ، اور آپ کی گردن میں تلوار
لٹکی ہوئی تھی اور آپ فرما رہے تھے
کہ میں نے اس کھوڑے کو ارتیز زہری

میں پوریا پایا ہے ۛ

حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ جب
لڑائی نہایت خونریز اور سخت ہوئی تو
میں آنحضرتؐ مسعم کی پیادہ ڈھونڈا کرتے
تھے ، اور ہم میں سے بڑا دلیر و شخص
موتا تھا ، جو آنحضرتؐ کے پہلو میں
کھڑا ہوتا تھا ۛ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
کہ نبی ﷺ علیہ السلام جنگ خندق سے
واپس آئے اور مستحیاءانہ سے اور غسل
کیا تو جہاں علیہ السلام آکر کھنٹے گئے کہ
آپ سے نہ ہتھیار نہاد دیئے ، اور بخدا
میرے بھی تک ہتھیار نہیں آتا ہے
آپ ان پر جرح پھانی کیجئے ، آنحضرتؐ
مسعم سے فرمایا کہسے معرفت جبریلؑ آئے
بہی قرینہ کی طرف منشا اشاء ، کہہ گئے فرمایا

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَوَادَا لِلَّهِ
إِذَا حَمَرُ الْبَاسِ تَقِي بِهِ دَا
الشُّجَاعُ وَمِنَّا الَّذِي يُحَادِي بِهِ
يَعْنِي الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(بخاری مسلم)

عَنْ عَائِشَةَ تَرْقَا لَت لَمَّا رَجَعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَغَسَلَ
أَنَا هُ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ
قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ قَالَ اللَّهُ مَا
وَضَعْتُ خَرَجَ إِلَيْهِمْ قَالَ فَإِنِّي
أَبْنُ قَالَ هَرَبْنَا تَشَارِكِي بِسَخِي
فَنِيصَهُ خَرَجَ بِهِمْ
(بخاری مسلم)

کہ اور علم شریف لیجائیے، چنانچہ آپ
نے ہی قرینہ پر چڑھائی کی :

شجاعت کے لغوی معنی ہیں بہادری اور علم اخلاق کی استعداد میں قوت غصہ
کو مقدار کے ساتھ استعمال کرنے کا نام ہے۔ خود یہ جہل دین و دانی "اخلاق جہانی میں
لکھتے ہیں کہ شجاعت اس ناکہ کا نام ہے جس کے باعث قوت غصہ نفس نامتہ کے صبر
ہو کر خوف و ہلاکت کی جگہوں میں ثابت قدم رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کا جو ہر بہت
حربہ عطا کیا ہے، وہ غصہ ہے اور یہ صرف انسان میں ہی نہیں، بلکہ تمام حیوانات میں وجود
ہے۔ مگر انسان کو اللہ تعالیٰ نے عقل بھی عطا کی ہے، جس کی مدد سے قوت غصہ کو
اعتدال کے ساتھ استعمال کر کے فضیلت شجاعت کے ساتھ استعمال ہو سکتا ہے۔ لیکن دیگر
حیوانات میں یہ مادہ موجود نہیں اس لئے اپنی حفاظت کے لئے جو افعال ان کے ہندو
پڑتے ہیں، وہ شجاعت میں داخل نہیں۔ علوم الناس شجاعت کے معنی سمجھنے میں غلطی
کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک شجاعت قوت غصہ کو افراط کے ساتھ استعمال کرنے کا نام
ہے۔ حالانکہ علم اخلاق میں یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے، کہ کوئی سی بھی فضیلت ہو،
وہ اسامی افراط یا تغریب کی طرف جھکنے سے روکتی ہو جاتی ہے۔
علم اخلاق کی کتابوں میں لکھ ہے کہ اخلاق فاضلہ در اصل چار ہیں حکمت، شجاعت
عفت اور عدالت اور پھر ان میں سے ہر ایک کی بہت سی قسمیں ہیں، اس سے معلوم
ہوا کہ شجاعت ایک نہایت ہی شریف ناکہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت علی اللہ علیہ
وسلم صفت شجاعت سے علی وجہ الکمال متصف تھے :

ثبات اور استقلال

سے مستند واجب تم کافروں کے کسی
گروہ سے متوہ نہ کہو، ثبات قدم رہو
گروہ اور اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ
فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا
لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (انفال ع ۵۰ پارہ ۸۰)

تا کہ تم فلاح پاؤ گے

اسے مسلمانوں! اگر تم اللہ کے دین کی مدد
کریو گے، تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا۔
اور تمہارے قدموں کو ثابت رکھے گا۔
جب ظالوت کے متبعین ہالوت اور
اس کی فوجوں کے مقابل ہوئے تو کہنے لگے
کہ اسے پھر سے پروردگار ہم پر مستقل
نازل فرما، اور ہمارے قدم جھکے نہ اور
ہمیں بن کا فوجوں کی قوم پر غالب کرے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا
اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ

(محمد ع ۱ پارہ ۲۶)

وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ
قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ
أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكَافِرِينَ

(بقرہ ۱۷۳ پارہ ۲)

جن لوگوں نے عدم خلاق پر مستقل کتابیں لکھی ہیں، ان کے نزدیک ثبات اور مستقل
دست نامت شجاعت کی قسم ہے۔ یا یوں سمجھئے کہ شجاعت کے لوازمات سے ہے، ثبات
و استقلال کا نہ ہونا ضعف ہمت اور بزدلی کی دلیل ہے۔ ثبات و استقلال تمام دینی اور
دنوی امور کی کامیابی کا اصل اصول ہے۔ تا مستقل مزاج نہیں کامیاب نہیں ہو سکتا۔
حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو وہ اعمال زیادہ محبوب ہوتے ہیں، جن پر ہمت
کی جائے، یعنی جن پر انسان استقلال سے قائم رہے، عدم جہول الدین و قافی اخلاق جہولی میں
کھتے ہیں کہ ثبات کے معنی یہ ہیں کہ انسان کو آلام و شدائد سے مقابلہ کرنے کی قوت حاصل ہو جائے
تاکہ رنج و غم بدن یا نفس میں اپنی مشورہ سے زیادہ اثر نہ کریں، مسلمانوں میں اس خصلت کے پیدا
کرنے کی بڑی ضرورت ہے، کیونکہ ان کے تمام دینی و دنیوی کام اس خصلت کے نہ ہونے
سے اذکورہ سے ٹپے ہیں۔

عَلَوْ هِمَّتْ لَعِنَى بِلَانْدِ هِمَّتِي

اے بیٹا نماز پڑھنا کر واللہ اچھے کاموں
کی نصیحت اور برے کاموں سے منع کیا کرور

بَابِي أَقِمِ صَلَاتَكَ وَاصْصِرْ
بِأَمْرٍ فَإِنَّهُ عَنِ امْتِكِرٍ صَبِيرٍ

عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ
الْأُمُورِ (لقمان ع ۲ پارہ ۲۱)
فَصَبِرْ لِمَا صَبَرَ آدَاوَالْعَزْمِ
مَنْ اتَّوَسَّلَ وَلَا تَشْجَلْ لَهُمْ
كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ
لَمْ يَكُنُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ بَلَاغٌ
فَعَلَى يَهْلِكِ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ
(احقاف ع ۴ پارہ ۲۶)

اور جو مصیبت تمہیں پہنچے اس پر صبر کرو
بیشک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں
اسے پیغمبر مصلی اللہ علیہ وسلم، تم
اسی طرح صبر کرو۔ جیسا کہ اور ہمت والے
پیغمبروں نے صبر کیا۔ اور ان کے لئے عذاب
کی جلدی نہ چاہو۔ جس دن وہ تپہ مت
کو دیکھ لیں گے، جس کا وعدہ ان سے کیا
جاتا ہے، تو ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا
وہ دیر میں ایک گھڑی سے زیادہ عرصہ
نہیں گزرے، ان کو حکم پہنچا دیا گیا، اب
اس کے بعد جو لوگ نافرمان ہوں گے وہی
ہلاک ہوں گے۔

عزم و ہمت کا مطلب یہ ہے کہ نفس میں اس بات کا ملکہ پیدا ہو جائے کہ وہ کمالات
و فضائل طلب کرنے میں دنیوی منافع اور کمزوریات کو نظر رکھے، کسی نے کیا، اچھا یا ہے
ہمت بلند دار کہ نہ خدا و خلق
باعتدال و ہمت تو اعتبار تو
عزم و ہمت یہی شجاعت کی ایک قسم ہے۔ یا یوں سمجھئے کہ اس کے لازم میں سے ہے
حصولِ مدد میں جو مشکلیں پیش آتی ہیں، ان پر صبر کرنا، شعلی درجہ کی بہادری ہے، دنیا
نہ باب ہے، اور حصولِ مدد کا پہلا درجہ قوی سبب عزم و ہمت ہے، جسے ہمت و عزم
سے تعبیر کیا ہے۔ جس شخص میں اس کا کٹھنہ نہ ہوگا، وہی دینی و دنیوی امور میں
فائز المرام ہوگا۔

مشکل

وہ انسان جس طرح بہتری کی دہ

دیکھ ع۔ اَللّٰہُ یَا شَہِیدُ

بَلَّغِيْرًا وَكَانَ رِجْلَانِ عَجُوزًا

بنی اسرائیل ۲۴ پارہ ۱۵)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ زَالِمٍ
ثَلَاثَ لَدَيَّ صُلَاحٌ لِلَّهِ تَعَالَى وَتَسْلَمُ قُلُوبُ
أَكْبَادٍ مِنَ اللَّهِ وَتَجِدُ مِنَ
الشَّيْطَانِ (ترندی)

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ لَا عَمَلٌ إِلَّا عَمَلٌ
لِلَّهِ عَنْ لَدَيْهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ تَوَدُّدًا لِي كُلُّ شَيْءٍ خَيْرٌ إِلَّا
فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ (ترندی)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ جَسَدٌ
أَنَّ لَدَيْهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تَمَّتْ لِحْصَانُ تَوَدُّدًا وَتَوَدُّدًا
جَزْءُ عَرَبِيٍّ أَرْبَعٌ وَعِشْرِينَ جَزْءًا
مِّنَ النَّبُوَّةِ (ترندی)

مانگتا ہے۔ اسی طرح کبھی بیانی کی وہ بھی
مانگنے لگتا ہے۔ وہ انسان بڑا جلد باز ہے
سہل بن سعد ساندی سے مدایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کاموں
میں آہستگی اختیار کرنا خدا کی طرف سے ہے
اور جلدی شیطان کی طرف سے ہے

مصعب بن سعد اپنے باپ سے روایت
کرتے ہیں۔ اعمش کہتے ہیں کہ میں اس
حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی
مروی جانتا ہوں۔ مصعب کے باپ نے
کہا آہستگی ہر چیز میں بہتر ہے۔ مگر عمل آخرت
میں بہتر نہیں۔ یعنی امور متعلقہ آخرت کے
اختیار کرنے میں جلدی بہتر ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک
چلنی اور آہستگی اور میانہ روی نبوت کے
جو چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔
و مطلب یہ ہے کہ یہ حسنیتیں پیغمبروں
کی ہیں (۱)

آہستگی یا جلدی کی نہ سہ۔ جلدی ہر کام میں جلدی ہے۔ خداوندی کام میں جلدی یا خودی
اور یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ عمل آخرت میں جلدی کرنی چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے
کہ ہمیں میں نہیں غلبہ عمل کے اختیار کرنے میں جلدی کرنا کہ وہ کیونکہ زندگی کا بھرپور حصہ نہیں۔ آہستگی
بک حدیث میں عمده صفت ہے۔ اور ہر ایک کام خیر و خوبی کے ساتھ انجام دینا اسی پر موقوف

ہے۔ قرآن مجید میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کارخانہ عالم کو چھ دن میں پیدا کیا۔
 حالانکہ خدا اس کو ایک لمحہ میں بھی پیدا کر سکتا تھا۔ چھ دن میں پیدا کرنا محض سبکی کی تفسیر
 کے لئے تھا ۛ

غصے کو پی جانا

اے مسلمانو! اپنے پروردگار کی مغفرت
 اور رحمت کی طرف جلدی کرو جس کی وسعت
 ایسی ہے جیسے سب آسمان و زمین اور
 وہ جس سے ڈرنے والوں کے لئے تیار
 کی گئی ہے۔ وہ ایسے لوگ ہیں جو فراغت
 اور تنگی میں غم نہ کرتے ہیں اور غصے کو
 ضبط کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تو سے
 ایسے نیکو کاروں کو محبوب رکھتا ہے ۛ
 حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا، کسی کے غصے کے ثبوت سے
 جیسے وہ صرف خدا کی خوشنودی و رضامندی
 کے لئے پیو ہے۔ کوئی چیز بہتر اور افضل

نہیں پی ۛ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 بہادر و نہیں ہے۔ جو لوگوں کو بچاؤ کے
 بلکہ پروردگار سے جو غصے کے وقت اپنے

وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ
 وَجَهَتْ أَعْيُنُهُمُ الْسَّمَاءَ وَالْأَرْضُ
 أَعْدَتْ لِمُنَافِقِينَ الَّذِينَ يَفْقَهُونَ
 فِي الشَّرَاءِ وَالصِّرَافِ وَالْكَافِرِينَ
 الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ
 يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

(آل عمران ع ۱۴ پارہ ۴)

عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجُوعُ
 عَبْدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ جُذْعَةٍ
 غَيْظٌ يَكْظُمُهَا أَتَغْءَوْجُهُ اللَّهُ
 (مشکوۃ)

عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ
 الْمُشْدِيدُ بِالْمُصْرَعَةِ إِنَّهُ الشَّدِيدُ
 مَنْ يَمْدُتْ لِنَفْسِهِ عِنْدَ غَضَبٍ

(صحیحین)

عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ يَفْسِدُ
إِلَّا يُبَاكَ كَمَا يَفْسِدُ الْخَبِيرُ إِذَا عَسَلَ
(مشکوۃ)

عَنْ عَجِيبَةَ بِنْتِ عُرْوَةَ السَّعْدِيَّةِ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ
وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا
تُطْفِئُ النَّارَ بِالْمَاءِ فَإِذَا اغْضَبَ
أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ (ابوداؤد)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا
قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذَلِكَ
مَرَّةً قَالَ لَا تَغْضَبْ
(بخاری)

نفس کا مالک ہو :

میرزا بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ
اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
غصہ ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا
ہے جس طرح ایسا شہد کو خراب کر
دیتا ہے :

عطیہ بن عروۃ السعدی سے روایت
سے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا غصہ شیطان سے پیدا ہوتا
ہے اور شیطان گ سے پیدا ہوتا ہے
اور آگ پانی سے سجھائی جاتی ہے تو
جب تم میں سے کسی کو غصہ آجائے تو
تو اسے رھنہ کر لینا چاہیے :

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت
سے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کچھ
نقصیت کی ہے فرمایا کہ بھی غصہ کہے
پس نہ جانا اس نے کئی مرتبہ یہ لفظ
کہا اور جب اسے پھر مرتبہ یہی جواب
دیا کہ غصہ کہے پاس نہ جانا :

غصہ بہت بُری بات ہے اور اس پر تو پانچ پستے بہادر شخص کا کام ہے دنیا
میں ایسے لوگ بہت کم ہیں جن کو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو نہ ہو۔

علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نہ مرد است آن بنزد یک خردمند | کہ باہل و مان پیکار جوید
بلکہ مرد آنکس است از دست تحقیق | کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید
قرآن مجید میں متقی لوگوں کی یہ ایک صفت بھی مذکور ہے کہ وہ غصے کو پی جاتے ہیں
مگر ان باتوں سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ غصہ درحقیقت بڑی چیز ہے کیونکہ غصہ ہی ایک ایسی
چیز ہے جس کے باعث انسان وضع مضرت پر تیار ہوتا ہے، غصہ نہ ہو تو دنیا کا امن مفقود
ہو جائے۔ یہی ایک چیز ہے جس کے دور سے لوگ ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کرتے
البتہ اگر غضب دل بے محل خفا ہوتا ایک مذموم فعل ہے جس سے انتخاب کرنا ہر شخص
کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ دنیا میں جس قدر دنگے فساد اور لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں سب ان
اصل افراط غضب یا بلا وجہ غصہ ہوتا ہے۔

مصنف خلاق بھائی لکھتے ہیں کہ غضب اس کیفیت غضب کی کہ نام ہے۔ جو درد و
غفل کو جوش میں لاکر اس کا اثر خالص میں ظاہر کرتی ہے۔ اس کا مبداء خواہش انتقام ہوتا ہے۔ یہ
خواہش جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر غضب میں ترقی ہوگی اور اس کی ترقی سے ذرا غم مسطور
ہو جائے گا۔ حکماء نے ترقی غضب کی حالت میں انسان کو ایسے غامض سے تشبیہ دی ہے
جوانگ اور دھوئیں سے بھرا ہوا چوہا اور ان کے سوا کچھ اور کوئی پیمزد کھائی نہ دے۔ حالت
غضب میں دماغ کی تبدیلی مفید ہو کر رہتی ہے۔ مثلاً اگر انسان بیٹا ہو تو کھڑا ہو جائے وہ کھڑا ہو
تو بیٹھ جائے۔ سرد پانی پینا بھی مفید ہوتا ہے۔ بشر علیہ نقصان نہ دے۔ درحقیقت یہ ثابت
ہے کہ نہ غم کرنے سے اور نہ بھی ناامید ہونے سے حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے اکثر حالت
غضب سرور پٹ جاتا ہے۔

ضمیمہ

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ
مَا سَدَّ قَبْلُكُمْ بِهِ وَأَنْتُمْ صَابِرُونَ لَهُ

موت نہ سنی کرو تو ویسی ہی سنی کرو
جیسی تمہارے ساتھ کی گئی ہو۔ اور اگر

سے روکتا رہا۔ تو اس کا ٹھکانا بس بہشت ہے ۵

بعض نے صبر کی دو قسمیں قرار دی ہیں۔ ایک تو مطلب کے نہ ملنے پر صبر کرنا۔ اور
دوسرے کسی تکلیف کے پہنچنے پر صبر کرنا۔ یہ دوسری قسم قوت غضبیہ سے تعلق رکھتی ہے اور
انبیاء اور اہل قوت کی صفات سے ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوتا ہے۔
فَاعْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُو الْعِزْمِ مِنَ الرُّسُلِ عَنِ اُولُو الْعِزْمِ بِمَعْنِيَةٍ اِنْ طَرَحَ
صَبْرُكُمْ۔ ایک حدیث میں آیا ہے الصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْخُرُوجِ یعنی صبر کشائش کی چابی ہے
ایک دوسری حدیث میں مذکور ہے۔ التَّحَصُّرُ مَعَ الصَّبْرِ نَجْصٌ صبر کے ساتھ محاصرہ ہے۔
حکمتے فارس کے صحیفہ مغربی میں مذکور تھا کہ جیسے لوہا طبیب متفطیس کا عاشق ہے۔ اسی
طرح نَجْصٌ و طَفَرٌ غالب صبر ہے ۵

حِلْمٌ وَ تَحَمُّلٌ عَنِ بُرْدِ بَارِئِ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبد شمس
کے سردار اشج سے فرمایا کہ تم میں دو چیزیں
ایسی ہیں جنہیں خدا اور رسول دوست رکھتے
ہیں۔ ایک بردباری اور دوسری ہمتی ۵

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی
وہ شخص ہو جس سے جس نے اپنے کام میں
میں خود کو غرض نہیں رکھا تو اسے اللہ اور رسول
پسند ہے۔ جو مددِ حق پر چمکے ۵

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دس بار

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِدُ
عَبْدُ الْقَبْرِ اِنْ فُتِكَ لَخَصْلَتَيْنِ
يُحِبُّهُمَا اللَّهُ فَدَسُو لَهُ الْجَنَّةَ وَالْجَنَّةَ
والمسلم

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحِبُّهُمَا رَجُلٌ عَشْوَةٌ وَلَا حَكِيمَةٌ
وَلَا دُرٌّ فَخَرِيَّةٌ۔

ترجمہ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ
مَنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلِهِ

فَمَا قَالَ لِي أَفٍ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ
وَلَا أَصَنَعْتَ-

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ أَقْبِلُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَعَهُ بَرْدٌ خُرَاقِي تَبِيَّةً أَتَتْ يَتِيمَةً
فَادْرَكَهُ خُرَاقِي فَجَمَعَهُ بَرْدًا ثُمَّ
جَمَعَهُ ثَمَلًا بِلَاةٍ وَدَجَمَ بَنِي اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَغْيٍ الْأَعْرَابِي
كَفَى نَقَرْتُ إِلَى صَفْحَةٍ عَائِلَةٍ رَوَى
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
ثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةٌ لِبَرٍّ مِنْ مَنِيَّةٍ
جَبَدَانِهِ أَتَى قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرِلِي
مِنْ قَابِ اللَّهِ إِلَيَّ عِنْدَكَ
فَلَمَقْتُ لَبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى فَسَمِعْتُ صَوْتَهُ ثُمَّ أَهْرَأْتُ

بَعْدَ بَعْدٍ

میں خدمت کی نگاہ میں سرحد میں آپ نے مجھے
آٹھ تک نہیں کہا اور نہ یہ فرمایا کہ تو نے
کیوں کیا اور نہ یہ فرمایا کہ کیوں نہیں کیا
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد
کھا اور آپ کو سٹے کنارے کی سحر فی
جہاد ڈھٹے ہوئے تھے پس ایک عربی
آپ سے ملا اور آپ کی چادر پر کراپ و
نہایت سختی سے کھینچا حتیٰ کہ آنحضرت
نصیر اعربی کے سینہ تک پہنچ گئے اور
میں نے جو آنحضرت نصیر کی گردن مبارک
کو دیکھا تو میں میں بدوی کے دورے پہنچنے
کے بہت چادر کے کناروں کے نشان پڑ
گئے تھے پھر میں بدوی سے پتا لے کر
خدا کا جواں رہا ہر سے پاس سے اس میں
سے مجھے بھی دینے کا حکم ہوا اور آنحضرت
نصیر نے اس کی طرف دیکھا تو میں نے دیکھا
اور اسے کھینچ دینے کا حکم فرمایا

میں نے مراد وہ زمینان قبیسی سپہ سالار ہیں سے نشان بدوی نامہ کبھی بنی مغلوب مغلوب
ہیں مودہ نہ تھیں میں نے انہیں سپہ سالار جس سے کہتے بدنی اور قواسمے بھائی و کتاب
نقد الہیں سفر سے متعلق بنایا ہے اور یہ دونوں قصائد جماعت ہیں و آخر میں
بند جماعت کا جزو و اجزائے ہیں شیخ مسعودی حدیث لرحمۃ فرماتے ہیں
نہ مراست الہ بنزدیک خود مند کہ پاپسیل دامن پیکار جوید

وے مردان کس است از سوائے تحقیق کہ چوں چشم آیدش باطل نگوید

صدق و راستی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ

وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

ترجمہ - ع ۱۵ پارہ ۱۱

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ
يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ فَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي
إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا بَيْنَ الرَّجُلِ بِضْعًا
وَيَتَجَدَّدُ الصِّدْقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ
اللَّهِ صَرِيْقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبُ
فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ
وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا
بَيْنَ الرَّجُلِ يَكْذِبُ وَيَتَجَدَّدُ
الْكَذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ
كَذَابًا (صحیحین)

اسے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو غضب
الہی سے دور اور سچ بولنے والوں
کے ساتھ رہو ۵

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سچائی کو اپنے اوپر لازم کر لو، کیونکہ سچائی
نیکی کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور نیکی
بہشت کا رستہ دکھاتی ہے، اور آدمی ہمیشہ
سچ بولنا اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہے
تو حتیٰ کہ خدا کے نزدیک صدیق یعنی
بڑا سچا لکھا جاتا ہے، اور جھوٹ سے بچو
کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف راہنمائی
کرتا ہے اور فسق و فجور دوزخ کی طرف
لے جاتا ہے، اور انسان ہمیشہ جھوٹ بولتا
اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرنا بہت ہی
حتیٰ کہ خدا کے نزدیک کذاب لکھا جاتا ہے ۵

سچائی کی نسبت کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں، دنیا کے تمام مذاہب میں
کی خوبی کو تسلیم کرتے ہیں، اور جھوٹ کی برائی پر سب کے سب اتفاق رکھتے ہیں، مگر
فسوس ہم لوگوں نے جھوٹ کو ایک نہایت ہی آسان بات سمجھ لکھا ہے، با ضرورت

بھی جو بحث ہوتے چپے جاتے ہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے
 عَلَيْكَ بِالْقِدْقِ وَلَوْ أَنَّهُ
 أَحَقُّ الْقِدْقِ بِزُرِّ الْوَعِيدِ
 دُفِعَ رِضَا الْمُؤَلَّى فَأَغْبَى الرَّبِّي
 مَنْ أَنْفَعَهُ الْمُؤَلَّى وَأَرْضَى الْعَبْدُ

عفو و درگزر

حَذِّ الْعَفْوِ أَمْرٌ بِالْعَصْرِ
 فَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ
 (اعراف - ۲۴ - پارہ - ۹)

اسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم معاف
 کرنے کا شبوہ اختیار کر دو اور لوگوں کو
 نیک کام کرنے کو کہو اور جاہلوں سے
 کنارہ کش رہو ۵

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن مِّنْ
 زُنَاجِلِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوِّكُمْ
 فَاحْذَرُوهُمْ وَإِن تَعَفَوْا فَاعْفُوا
 وَتَغْفُوا أُولَئِكَ اللَّهُ عَفُوٌّ رَّحِيمٌ

رتناہن ۲۷ - پارہ ۲۸۰

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَكَى
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَاحْشَاؤُهُ مَنَفَحِشَاؤُهُ سَخَابَاؤُهُ
 دَهْرَاقُ وَاسْتَجَزَى بِالسَّيِّئَةِ نَسِيَّةً
 وَتَكُنْ يَحْزَنُ ذِي صَفَى (ترمذی)

اسے مسلمانوں! تمہاری بیبیوں اور
 تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن
 ہیں، ان سے ڈرتے رہو۔ اور اگر تم ان کو
 معاف کر دو اور درگزر کر دو، اور بخش دو
 تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۶

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیس فحش گو
 تھے، اور نہ تکلف سے فحش کہنے والے
 تھے اور نہ بازاروں میں چلتے چلتے تھے
 اور نہ بڑائی کا بہانہ بڑائی کے ساتھ کرتے تھے
 بلکہ معاف کرتے اور درگزر فرماتے تھے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

سید مہی فی کو اپنے اوپر لازم کر لیا، خواہ وہ تمہیں دھسکی کی آگ سے بھاوے اور خدا کی طرف منہ منہی کو
 پہنچو، کیونکہ سب سے فحش وہ شخص ہے جو خدا کو ناراض کرے اور لوگوں کو، منہ منہی کرے ۷

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسِرَتْ رِجْلَيْهِ
يَوْمَ أَحْيَا رَسُولُ اللَّهِ رَأْسَهُ فَجَعَلَ يَلْتَمِسُ
الْيَوْمَ عَنْهُ وَيَقُولُ كَيْفَ يَفْجُرُ قَوْمٌ
مَنْجُورًا مِمَّنْ يَجْرِدُ كَسِرَتْ رِجْلَيْهِ

(ترمذی)

جب تک کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہاتھ کے دانتوں میں سے ایک
دانت ٹوڑ دیا گیا۔ اور آپ کا سر زخمی ہو
ہو گیا۔ تو آپ چہرہ مبارک سے خون دیکھتے
جھانکتے تھے اور فرماتے جوتے تھے کہ
وہ قوم کیونکر فاجر یا سستی ہے۔ جہنم میں سے
اسپینہ نبی! سر چیدہ اور دانت توڑے!

رفق و نرمی

عَنْ حَرِيرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَحْرَمُ الْإِفْقَ
يَسُدِّدِ الْخَيْرَ (مسلم)

حضرت جریر بن عبد اللہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا
جو شخص نرمی سے محروم کیا گیا۔ وہ ہر ایک
نیک سے محروم کیا گیا!

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ تم نرمی کو اپنے
اوپر نہ نہرو۔ اور سختی اور کڑھائی سے بچو
کیونکہ نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اس کو
زینت دیتا ہے اور جس چیز سے نرمی
میں کمی ہوتی ہے اس کو عیب دیتا ہے
دیتی ہے!

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میں تمہیں دو چیزیں بتاؤں جن سے تم

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْعِبَادِ يَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ
يَا مَعْشَرَ الْأَنْفُسِ وَالْأَرْوَاحِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ
لَا تَبْذُرُوا فِي تِلْكَ الْأَشْجَارِ شَيْئًا مِنْ ثَمَرِهَا
إِنَّ فِيهَا لَشَيْئًا لَكُمْ مِنْكُمْ

یہودیوں اور نصاریٰ کے لیے کہ تم
میں سے ہر ایک کو بتاؤ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میں تمہیں دو چیزیں بتاؤں جن سے تم

عَلَى نَبِيِّ هَبْنِي لَيْلِي قَرِيبَ مَسْجِدٍ

ترجمہ :

عَنْ أَبِي قُرَيْبَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ
لَمَّا بَلَغَتْ رَحْمَةُ

دورخ کی آنک پہ حرم سے دور جس پر دورخ
کی آنک حرم سے پہر آہستہ رات اور عروج
پر زب لعل و مہربانی سے اوکس سے
نزدیک ہوتا ہے۔ دورخ خوشی کے ساتھ
پہنچینی کرتا ہے۔ کتنی دورخ حرم سے
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
میں نے حدیثی شد علیہ وسلم سے عرض کیا
کہ آپؐ کو آپؐ مشرکوں کے لئے بدوں کیجئے
تو آپؐ نے فرمایا میں اس لئے نہیں بھیجا
کیونکہ لوگوں پر لعنت کیوں ہو بلکہ میں تمہیں
کاسب بنا کر بھیجا گیا ہوں ۵

تواضع اور منساری

لَا تَمْدَنَّ بِسَبِّكَ إِلَى مَنْ مَعَكَ
بِمَا رَدَّ بَأْجَانَهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ

(الحجر ۶ پارہ ۱۴)

وَلَا تَذْهَبْ بِسَبِّكَ إِلَى الْخَرِيبِ
وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ ابْتَغَى مِنْ
الْمُؤْمِنِينَ (شعراء پارہ ۶)

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَا أَيُّهَا الْمَدِينُ مَنْ تَوَلَّى خِيَارِي لَمْ يَخْلُ

یہ آئیے کچھ بھی میں چیراؤں دیکھئے
جو ہر نے مختلف قسم کے کافروں کو ہرنے
کے لئے دے رکھی ہے اور میں پر غم نہ
کیجئے اور ہر ذل پر شکست رکھئے ۵
اب اپنے نزدیک کے کتب کو لیتے
اور ان لوگوں کے ساتھ فروتنی سے پیش
آئیے جو سند غل میں داخل ہو کر پڑھ
پہنچیں ۵

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ ہر
پہنچنے سے ہر سے کہہ رہے تھے کہ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ
 فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَعْيُنِ
 النَّاسِ عَظِيمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ
 اللَّهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ
 وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَقٌّ لِهَذَا أَهْوَنُ
 عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ أَوْخَرٍ يَدْرِي
 (مشکوٰۃ)

لوگو! فروتنی اختیار کرو، کیونکہ میں نے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا
 ہے، کہ جو شخص مدّتِ خدا کے لئے فروتنی
 اختیار کرتا ہے، خدا اس کو بلند کرتا ہے،
 اور وہ شخص اپنے نفس میں حقیر ہے، مگر
 لوگوں کی آنکھوں میں وقیع ہے اور جو شخص
 تکبر کرتا ہے، خدا اس کو لپٹ کر لے جاتا ہے، تو
 وہ لوگوں کی نظر میں حقیر اور اپنی آنکھوں
 بزرگ ہوتا ہے، حتیٰ کہ وہ لوگوں کے
 نزدیک گتے اور سور سے بھی زیادہ ذلیل
 ہوتا ہے۔

عَنْ النَّبِيِّ قَالَ لِمَنْ يَكُنْ شَخْصٌ
 أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ إِذَا دَانَهُ
 لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَامَتِهِ
 لِذَلِكَ (ترمذی)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ
 نَعْلَهُ وَيَخِيطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ فِي
 بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ
 وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَخْلَعُ
 ثَوْبَهُ وَيَحْلِبُ شَاتَهُ وَيَخْدِرُ لَمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 صحابہؓ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
 زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا، لیکن جب
 وہ آپ کو آواز دیکھتے تو تقطیر کے لئے کھڑے
 نہ ہوتے، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آنحضرت
 صلعم اس سے ناخوش ہوتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتی
 کو خود چوڑھ لگاتے اور اپنا کپڑا خود سیتے
 اور اپنے گھر میں ویسا ہی کام کرتے
 جیسا تم میں سے ہر ایک شخص اپنے گھر
 میں کام کرتا ہے، پیرانہوں نے

نفسہ

(ترمذی)

یہ بھی کہا کہ آپ آدمیوں سے ایک آدمی
تھے، کپڑوں کی جوئیں آپ چستے اور اپنی
بجری کا دودھ خود دوتے اور اپنا کام
آپ کرتے ۛ

عجز و انکسار

عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ إِبْرَاهِيمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُوهُ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْقَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْرُدُونِي كَمَا
أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ قَالُوا
أَنَا عَبْدُكَ فَتَوَلَّوْا عَبْدًا لِلَّهِ قَدْ سُرَّ لَهُ
(بخاری مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ
ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آیا۔ اور کہا اے بہترین مخلوق! تو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بھٹ
تو ابراہیم علیہ السلام کا ہے ۛ

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
خو! میری مدح میں مبالغہ نہ کرو جس طرح
نصارے نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام
کی مدح میں مبالغہ کیا۔ میں تو خدا کا ایک
بندہ ہوں۔ اس لئے تم مجھے زندہ کا بندہ
اور اس کا رسول کہو ۛ

مخفیہ لسان یعنی زبان کو غیر ضروری بات نہ دینا اور ہاتھ سے دینا

وَأَقْبِدْ فِي صَبِيحَتِكَ وَأَغْضُضْ
مِنْ حَوَائِثِ إِنْ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ
لَصَوْتِ الْحَبِيبِ لِقَامِ ۲۶ پارہ ۲۱۵

دراہتی رفتار میں میانہ روی اختیار
کرنا اور اپنی آواز کو سب سے کم دینا اور
میں بھی دیکھتا ہوں کہ ہے ۛ

عَنْ نَسِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولٌ
 اللَّهُ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَّ
 وَدَعَاكَ وَكَرَّ سَبَابًا كَمَا يَكُونُ
 عِنْدَ الْمُغْتَابَةِ مَا لَمْ تَرَبْ جَبِينَهُ
 (بخاری)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ
 رَسُولٌ اللَّهُ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَحَسَّ وَدَعَاكَ سَبَابًا فِي الْأَسْرَافِ ذَلِكَ
 يُجْزَى بِالْجَنَّةِ لَسِيَّةٍ وَاسْكِنُ
 لِسِيَّةٍ وَيُصْفَرُ
 (ترمذی)

عَنْ نَسِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ أَيْضَمَنْ مَا بَيْنَ الْحَبَشَيْنِ
 وَمَا بَيْنَ رَجَبَيْنِ أَوْضَمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ
 (بخاری)

کم گوئی

عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو غش کوئی
 تھے اور نہ لعنت کرنے والے اور نہ
 دشنام دینے والے غصہ کے وقت نہ
 تباہی دینے کو کہتے تھے اس سے یہ ہوئی
 کی پیشانی خاک آلود ہو ۛ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جمع
 غش کو کہتے اور نہ لعنت سے غش کوئی
 کہتے تھے نہ ہزاروں میں پختہ تھے نہ
 نہ برائی کی کوئی برائی کے ساتھ کرتے تھے
 بڑھ معاف کرتے وہ دگر نہ کرتے تھے ۛ

حضرت سہیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جو شخص اس کی چیز کی حفاظت کرے کہ
 جو اس کے دونوں جبڑوں میں ہے یعنی
 زبان کی اور جو اس کے دونوں کانوں میں
 ہے یعنی شرمگاہ کی تو میں اس کے لئے
 جنت کا دروازہ ہوں ۛ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ خَصَلَتَيْنِ هُمَا نَحْفٌ
عَنِ الْخَطَرِ وَتَقَرُّ فِي الْأَيَّامِ
قُلْتُ بَلَىٰ قَوْلُ عَدُوٍّ أَهْمَتِ حُجَّتُ
الْخَلْقِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا
يَكُونُ الْخَصَلَتَانِ بِإِثْنَيْنِ

رِسَالَتِ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا مَلَأَ مِنَ الرِّجْلِ الصَّامِتِ
وَمِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً رِسْوَةً

سے فرموا... سے ابو ذر کہہ رہے تھے کہ
دو خصلتوں کی خبر نہ دوں جس کا بوجھ
پہلے پر بہت ہے وہ نہ اس کے لئے
میں بہت چار کی سبب ابو ذر نے عرض
کیا ہاں فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک
مناوشی ہے اور دوسری ایک خونی مجھے
اس خونی قسم سے جس کے ثبوت قدرت
میں میری جان ہے۔ مخوف نے کہا
خصلتوں سے بہتر کوئی کام نہیں کیا
عمران بن حصین سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ آدمی کا رتبہ خدا کے نزدیک صرف
خوشی کی وجہ سے رات کو جس کی عبادت
سے افضل ہوتا ہے۔

عمرانہ دونی رحمت اللہ تعالیٰ خلاق جہاں میں نکلتے ہیں کہ زیادہ باتیں کرنے سے بتر
بہن چاہیے، کیونکہ یہ مسئلہ دماغ کی عدم مت ہے۔ در میں سے عزت اور شان و
شکوہ میں فرق جاتا ہے، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے تکلم فرماتے کہ جس قدر باتیں آپ ایک مجلس دینا میں کر لیتے وہ شمار کی جاسکتی ہیں
شمار آتھیں ان میں سے ہے

بہنم بیچ منہمونی بہ لب بہن نمی آید
خوشی معنی دار دکر در گفتن سے آید

ردائل قوت غضبہ (یعنی قوت غضبہ کی ذیل و کمینہ صفتیں)

عداوت و بغض

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ
الْحَدِيثِ وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا
وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَخَاسَرُوا وَلَا
تَبَاغَضُوا كُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا
وَبُخْرَى.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے لوگو! اپنے آپ کو بدگمانی سے بچو
کیونکہ بدگمانی بہت ہی جھوٹی بات ہے اور
لوگوں کے پوشیدہ عیب نہ مٹو۔ اور رہند
ضرورت اخباروں کی جستجو نہ کرو اور کسی کو
دھوکے میں ڈالنے کی غرض سے کسی چیز
کی قیمت بڑھ کر اس کی خواستگاری نہ کرو
نہ کر دو اور ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔
اور آپس میں دشمنی در بغض نہ رکھو۔ اور
اسے اللہ کے بندہ و تم سب بھائی بھائی
بنے رہو۔

حضرت زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے
لوگو! پہلی اُمتوں کا مرنے والا ہی عرف
آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے۔ اور وہ ایک حسد
سے رہا اور دوسرے سے دشمنی اور ان میں سے
ہر ایک موندنے والی خصلت ہے۔ میں یہ

عَنْ أَبِي بَرْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّ
إِلَيْكُمْ دَاعِيَ الْأَمَمِ مِنْ قَبْلِكُمْ الْحَسَدُ
وَالْبَغْضَاءُ وَهِيَ الْحَالِقَةُ مَا أُنِى لَا
أَقُولُ تَخْلُقُ الشَّجَرُ وَلَكِنْ تَخْلُقُ الدِّينَ
وَالَّذِي تَقْسِي بِيَدِهِ كَذَا تَدْخُلُونَ

لَجْنَةُ حَقِّ تَوْبَةٍ مِنْهُ أَوْ لَا تُوْهِبُوا حَتَّى
تَخَابَرُوا إِلَّا أَنْ تُكْمَلَ عَلَى مَا تَخَابَرُونَ بِهِ
أَشْهُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

ترمذی

نہیں کہتا کہ وہ باؤں کو مونڈتی ہے۔ بلکہ
دین کو مونڈتی ہے۔ مجھے اُس مذاکی
قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری
جان ہے۔ جب تک تم کامل مومن نہ ہو
جاؤ گے۔ جنت میں نہ جاؤ گے اور کامل مومن
اُس وقت تک نہیں ہو سکتے جب تک باہم
ایک دوسرے کو دوست نہ رکھو۔ کیا میں تمہیں
وہ چیز بتا دوں جس سے تم ایک دوسرے
کو دوست رکھنے لگو۔ ہاں تو باہم اسلام کو
رواج دو

لَعَصِب (دھڑا بندی)

عَنْ قَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ
أَنْ تَعِيرَ تَوْمَكَ عَلَى الشُّلْمِ

(ابوداؤد)

عَنْ جَبْرِ بْنِ مَضْعَمٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَلَّ بَيْتَ مَنْ دَعَا إِلَى عَصَبِيَّةٍ
وَلَيْسَ مِنْهُمْ قَاتِلُ عَصَبِيَّةٍ وَ
لَيْسَ مِنْهُمْ قَاتِلُ عَصَبِيَّةٍ

(ابوداؤد)

حضرت داؤد بن اسقع سے روایت
ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
عصبيت کیا ہے۔ فرمایا عصبيت یہ ہے
کہ تو اپنی قوم کی ناحق بات پر بھی مدد کرے
حضرت جبیر بن مطعم سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص لوگوں کو بیجا حمایت کی عزت
دے تو ہم میں سے نہیں ہے۔ اور کسی طرح
وہ بھی ہم سے نہیں۔ جو قوم کی حریت میں
بیجا لڑے اور وہ بھی ہم سے نہیں۔ جو دولت
لغصب (بیجا) میں مر جائے

تغصب کے معنی ہیں ٹانہ زاری اور حمایت کے، مگر یہ دونوں چیزیں اس سے کہیں
 مذہبی و قانونی عمر نہ ہیں اور حمایت ہو کر تو سپرد و یہ خشیت اور حقیقت بڑی نہیں، بشرطیکہ
 حق بات کی طرف نہ ہو اور محبت کی جائے، چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے، نہ حضور پر یہ خصوصیت
 و شہادت ہے، نہ امت پر، نہ اپنی قوم کے محبت رکھنا، تغصب میں داخل ہے، یہ نہیں، آپ
 سے فرمایا نہیں، بلکہ اپنی قوم کی ناحق بات پر مدد کرنا، تغصب ہے، ابوہریرہ میں حدیث ہے، تو
 سے مروی ہے، حضور نے فرمایا، جو شخص اپنی قوم کی ناحق اور روایات پر مدد دے
 اس کی مثال اس انٹاکر سی ہے، جو اونچی جگہ سے نیچے گرنے لگا ہو جاتا ہے، اور پھر
 دمر ہو کر رہ جاتا ہے۔

خود غرضت پر ہے، کہ تغصب حد شروع کے اندر نہ رہتا جو کچھ نہیں بلکہ ہر مسلمان
 کا فرض ہے، مگر بے جا حمایت اور طرفداری کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔

کینہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے
 کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا، پیر اور جمعرات کے دن جنت سے
 دروازے کھولے جاتے ہیں، اور ہر شخص
 شخص کو بخش دیا جاتا ہے، جو خدا کے روبرو
 کسی کو شریک نہیں کرتا، مگر جس شخص کو نہیں
 بخش جاتا، کہ اس کے اللہ اس کے بوائے
 کے درمیان کینہ ہو، تو فرشتوں کو فرما دیا
 سے، کہ وہ ان شخصوں کو یہاں تک بہت
 دودھ کہ باہم صلح کر لیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ تَنْبُتُ
 يَوْمَ الْحُمَيْنِ يَفْعَلُ الْكُلَّ مَبْدُ
 لَا يُبْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا رَجُلًا كَانَتْ
 بَيْنَهُ تَمَنٍّ أَحَدُهُمَا وَفِيكَالِ بَطْرُقِ
 لِيَهْدِيَنَّ مَدَنِي يَصْلَحَا ۖ

مسلم

سخت دلی اور درشت مزاجی

فَتَمَّارَحَمَّةٌ تَبَيَّنَ الْإِنْسَانُ لِنَفْسِهِ إِنَّهُ كَانَ لَكُونُكْتُ نَفْسًا مَبِيدًا انْقَلَبَ رَأْفَتُهُ
مِنْ حَذَرِكَ فَاعْتَفَ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرُ لَهُمْ وَشَاءَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ
(آل عمران ع ۱۴۰ - پارہ ۴)

یہ خدا کی بڑی رحمت ہے کہ آپ نے دلی کو نرم مزاج مہر دے دیا ہے۔ اگر آپ سخت مزاج اور سنگدل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس سے تتر بتر ہو گئے ہوتے۔ ایسے آپ ان کے قصور معاف فرمائیں۔ اور خدا سے ان کے گناہوں کی مغفرت چاہیں اور ہر مصلحت و بہانہ میں ان کو شریک مشورہ نہ لیں۔
حضرت برادر بن وہب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درشت مزاج و دراز کر چھیندو۔ لہذا سختی نہ جائے گا۔

عَنْ بَرَدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَسَدَ لَا يَلْخُلُ الْيَمَنَةُ إِلَّا أَظْ وَلَا
بِحَقِّهِ (ابوداؤد)

سخت دلی اور درشت مزاج دونوں رسمی شخصیتیں ہیں۔ اور ان کی برائی کے لیے بھی کوئی سہرا ہے کہ قرآن اور حدیث میں ان کی مذمت کافی ہے۔ اور آئے دن بہت سے ایسے واقعات سننے میں آتے رہتے ہیں کہ ان دونوں شخصوں کے باعث جنگ و جدال اور کثرت و خفا کی نوبت پہنچتی ہے۔ اس لئے ان سے بچنا بہت ضروری ہے۔ کسی شخص کی خوب بات نہ کی جائے۔

سخت دلی کا دوا ہے نرم دلی کی بات نہ کرنا۔

لوگو! اگر آپ کو اللہ سے کٹنا

نہ چاہیں تو اپنے دشمنوں کی ان باتوں کو نہ کہیں جو بہت شہیں ان سے آئیں۔

وَلَا تَتَّبِعُوا خَلْقَ الضَّالِّينَ
الَّذِينَ سَارُوا فِي الْأَرْضِ يَلْمِزُوكَ فِي مَا لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهِ خِلَافٌ

النَّالِمُونَ ۵ (حجرات ۲۷ پارہ ۲۶۵)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَيْتُ أَعْتَلَّ بِعَبْرَةٍ
لِصَفِيَّةَ مُحَمَّدٍ وَزَابَ فَضْلُ ظَهْرِ
نَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَزَيْنَبُ إِعْطَاهَا بَعِيرًا
قَالَتْ أَنَا أُعْطِيَتْ تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ
وَفَضَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ
وَالْحَرَمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ

(ابوداؤد)

نام و ضرور ایمان لائے گئے بعد ہجرت
کا نام براسے را اور جو باندہ آئیں وہی خدا
کے نزدیک ظالم ہیں ۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
کسی سفر میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار
ہو گیا اور حضرت زینب کے پاس ایک
ناٹو سوار سی تھی تو حضور نے زینب سے
فرمایا کہ صفیہ کو اپنا اونٹ دے دو زینب
نے کہا کیا میں اس یہودیہ کو اپنا اونٹ دیوں؟
اس پر حضور کو سخت غصہ آیا اور آپ نے
ذبیحہ اور محرم اور صفر کے کچھ دنوں تک
زینب کو جھوڑ دیا یعنی ان کے پاس
نہیں گئے ۵

تفسیر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ میں فریاد
لوگوں کو بتا دیا کہ یہ کونسا دن ہے انہوں
نے عرض کیا یہ نعمہ اور اس کا رسول بہتر
تجانتے ہیں فرمایا یہ ادب اور حرمت کا
کا دن ہے پھر فرمایا یہ جو تم جانتے ہو

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا نَدْوَنُ
أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ قَالَ قَدْ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ
قَالَ أَفَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا
قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَدْ

۱۰ عنوان بالا کی آیت کو ہمیں اس عنوان سے تعلق ہے تکرار کے خیال سے اس کو یہاں
نہیں لکھا گیا ۵

هَذَا بِلَدٍ حَرَامٍ قَالَ كَيْفَ تَدْعُوهُنَّ
 هُنَّ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ عَلِمَ قَالَ
 ثُمَّ حَرَّمَهُمْ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ حَدَّثَ بِجَلَدٍ
 مَرَّةٍ عَلَيْكُمْ وَمَا تَكْفُرُوا أَقْبُوا لَكُمْ
 وَأَشْرَأْتُمْ كُفْرًا يَوْمَ تَكُونُ هَذَا
 فِي بَلَدٍ كَرِهَ هَذَا فِي شَهْرٍ كَرِهَ هَذَا

(بخاری)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا يَجْلِدُ أَحَدٌ نِسَاءً أُمَّةً جَلْدًا لَعْنًا
 ثُمَّ يَجْعَلُ مِجْهًا فِي إِخْرَاءِ يَوْمٍ وَفِي
 لَيْلَةٍ لَيْسَ أَحَدٌ كُمْ تَجْلِدُ أُمَّةً
 جَلْدًا لَعْنًا فَلَمَّا بَلَغَ يَصْدَأُ جَعْرًا رَاغِبًا
 بِغَيْرِ يَوْمٍ ثُمَّ دَعَا عَظْمَاءَهُمْ وَرَحْمَتَهُمْ
 فِي أَشْرَأَتِهِمْ فَذَكَرَ لَعْنَتَهُمْ أَحَدًا
 لَعْنَةً يَوْمَ يَجْلِدُ (بخاری مسلم)

یہ کون شہر ہے، لوگوں نے عرض کیا، نہ
 اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا
 یہ ادب اور حرمت کا شہر ہے، پھر فرمایا تم
 جانتے ہو، یہ کونسا مہینہ ہے، لوگوں نے
 عرض کیا، کہ خدا اور اس کا رسول بہتر جانتے
 ہیں۔ فرمایا یہ ادب و حرمت کا مہینہ ہے
 پھر فرمایا خدا کے بتائے دیے گئے تھے تم پر ہر
 آپس کے خون تمہارے آپس سے، نہ باہمی
 باہمی عزت و آبرو میں تم پر ویسے ہی حرم
 کر دی ہیں۔ جیسے تمہارا ہے، اس دن کو
 تمہارے اس شہر کو تمہارا ہے، اس مہینہ
 کو حرام ٹھہرایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن زمعہ کہتے ہیں کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 تم میں سے کوئی اپنی بی بی کو اس طرح نہ
 مارے جس طرح غلام کو مارتے ہیں۔ نہ
 پھر کسی دن کے خیر اس سے نہ موعید کرے
 ایک روایت میں جینا یا ہے کہ نہ میں یک
 شخص قتل کرتا ہے، اور اپنی بی بی کو قتل
 کی طرح مارتا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی دن
 کے خیر اس سے مجامعت کو سے پھر
 آپ نے ماگن کو نہ بڑھانے کے بعد
 میں نصیحت کی اور فرمایا تمہارا گناہ

چیز پر کیوں مشتاق ہے، جس کو وہ خود کہتا ہے

گالی دنیا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَبَّابُ الْمُسْلِمِ مُسَوِّدٌ دِيْنَاهُ كُفْرًا

(بخاری)

عَنْ الْأَسَدِ بْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْمُتَنَبِّئَانِ مَا قَالَا لَفَعَلَى الْبَادِي مَالُهُ
يَعْتَدِ الْمُظْلُومُ - (مسلم)

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِنْ أَدْبَى
الْبَرِّ إِلَّا سَطَاكَذُ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ
بِخَيْرِ حَقٍّ - (مشکوٰۃ)

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَثْقَلَ
شَيْءٌ يَوْمَ يَوْمِي فِي مِيزَانٍ مُؤْمِنٍ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَلَقَ حَسَنٌ وَإِنْ اللَّهُ
يُبْعِضُ لَهَا حَسَنٌ لَبِذِي -

(ترمذی)

عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سب
کو گالی دنیا بدکاری ہے، اور اس سے
لڑنا باعث کفر ہے۔

حضرت انسؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا دو گالی دینے والے بدکار ہیں جس کا
وال اس پر پڑتا ہے جس نے پہلے گالی
دی جب تک کہ مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔

سعید بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا
سود کی سب قسموں سے بڑھ کر کسی مسلمان
کی ناحق آبروریزی کرنا ہے۔

ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے
روز مومن کی ترازو میں سب سے وزنی چیز
نیک فحوائی ہوگی۔ اور بلاشبہ اللہ مہربان و مہربان
ہے اس سے تجھ کو ذکر کرنے والے کو دشمن
رکھتا ہے۔

بوجودیکہ حدیث سے گالی دینے کی سخت ممانعت اور مذمت ثابت ہے۔ مگر

مسلمان ہیں، کہ اس گناہ میں سب سے پیش پیش ہیں، اور اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ جعفر
 سلم کی بجائے گالی سے تواضع کرتے ہیں، حیثیت ہے ایسے لوگوں کی زندگی پر جو دوست کے
 پاس میں اسلام کے بدترین دشمن ہیں، اس کی نسبت اور کیا کہا جاسکے کہ اُولَئِكَ كَانُوا لِنِعَامِ
 رَبِّهِمْ اَصْلًا

مارپیٹ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ
 رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ
 سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَبَدَنِهِ
 رَسْمًا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رُؤُوسَ
 مَا أَلْفَلِسُ قَالُوا أَلْفَلِسُ فِينَا مَنْ لَا
 دَرَاهِمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ
 أَلْفَلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَبِحَامٍ وَزَكَاةٍ
 وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَدْ فَتَنَ
 هَذَا أَدَاكُلَ مَالِ هَذَا أَوْ سَفَكَ دَمَ
 هَذَا أَوْ ضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا
 مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ قَبِلَتْ حَسَنَاتُهُ
 قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ
 خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ فَطُرِحَ

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت
 ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سے پوچھا کہ مسلمانوں میں سے کونسا مسلمان
 بہتر ہے، آپ نے فرمایا، جس کی زبان
 اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں ۵

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم
 جانتے ہو، مفلس کسے کہتے ہیں، لوگوں
 نے عرض کیا، مفلس وہ ہے جس کے پاس
 نہ درہم ہوں اور نہ اسباب، آپ نے فرمایا
 میری امت میں وہ حقیقت مفلس وہ شخص
 ہے، جو قیامت کے روز نماز روزے
 اور زکوٰۃ سے کرماء غریب ہو گا، لیکن سچی بات
 میں آئے گا، کہ کسی کو گالی دی ہوگی، کسی کو
 بہت بگڑن ہوگی، ایک کا دل مضطرب ہو گا،
 ایک کی خونریزی کی ہوگی، ایک کو ناحق
 مارا پٹیا ہو گا، تو ایک شخص کو اس کی نیکیں

فِي النَّارِ (مسلم)

دی جائیں گی۔ دوسرے کو باقی نیکیاں
اور اگر لوگوں کے حقوق جو اس کے ذمے
ہیں ان کے ختم ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں
ختم ہو جائیں گی۔ تو ان کے گناہ اس پر
ڈال دیئے جائیں گے۔ اور اسے دوزخ
میں ڈالا جائے گا۔

قتل بے گناہ

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ
اللَّهُ الْكَرْبَ الْحَقِّ وَمَنْ قَتَلَ مُظْلَمًا
فَقَدْ جَعَلْنَا لَوَلِيَّهِ سُلْطَانًا ذَلِيلًا
فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مُصِيبًا

(بنی اسرائیل ۳۴- پارہ ۱۵۵)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَكْبَارُ شُرَاكٍ بِاللَّهِ دَعُوتُ
أُولِي الْيَمِينِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ
الْخُمُوسُ (بخاری)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَّلَ مَا يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فِي الدِّمَاءِ

اور جس کسی کی جان کو مارنا خدا نے
حرام کر دیا ہے۔ اُسے ناحق قتل نہ کرو۔ اور
جو شخص ظلم سے مارا جائے تو ہم نے اس کے
والی کو اختیار دیا ہے۔ تو اس کو چاہیے
کہ خون کا بدلہ لینے میں زیادتی نہ کرے کیونکہ
واجبی بدلہ لینے میں اس کی حدیت ہے۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے
گناہ یہ ہیں۔ خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیکر
ناں باپ کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو ناحق
ماریں جو حق قسم کھانا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں
خونوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔

ترک ملاقات

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَمِيلُ لِرُجُلٍ أَنْ يَخْرُجَ أَخَاهُ فَيَقْتُلَهُ
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ يَلْتَقِيَانِ نِيْعَرُ عَنْ
هَذَا أَوْ لِيُخْرِضَ هَذَا أَوْ خَيْرُهُمَا الَّذِي
يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ (بخاری مسلم)

عَنْ أَبِي خَرَّاشٍ بْنِ السُّلَيْمِ
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ خَرَجَ أَخَاهُ
سَنَةً فَهُوَ كَسَفَتْ ذِمَّتُهُ
(ابوداؤد)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا كُنْتُمْ فِي لِقَاءِ الْقَوْمِ أَسَدًا
مُحَارِبِينَ وَلَا تَكْسَبُوا وَلَا تَجْعَلُوا
فِي بَيْنِكُمْ وَلَا تَخْلَعُوا وَلَا تَجْعَلُوا
بَيْنَكُمْ وَلَا تَكُونُوا عِبَادًا
إِثْمَانًا

(صحیحین)

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ اپنے
بھائی مسلمان کی تین دن سے زیادہ ترک
ملاقات کرے۔ ورنہ راستے میں سے میں
تو ایک دھرمندہ ہو کر مر چکا ہوتا ہے۔ اور دوسرے
ادھر کو۔ اور دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے
سلام کرے۔

حضرت ابو خراشؓ سے روایت ہے
کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے ایک سال
تک اپنے بھائی سے ترک ملاقات کی تو وہ
اس نے اسے قتل کر دے گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اے لوگو! تم میں سے جو ایک دوسرے کے
تہم باتوں سے جھگڑاتی بات ہے اور لوگوں
کے عداوت کی تہم باتیں دہرائیں اور
دشمنوں کو دینے کے لئے ایک چیز کی قیمت
نہ دے گا اور وہ ایک دوسرے کی بدخواہی
نہ کرے اور آپس میں دشمنی نہ کرے۔

باہم ایک دوسرے سے پیٹھ موڑ کر نہ جاؤ۔
 اور خدا کے بند و سب آپس میں بھائی بھائی
 بنے رہو۔

ظلم

دنیائی کا بندہ ہی ویسی بڑی ہے۔
 اس پر بھی جو معاف کر دے اور صلح کرے
 تو اس کا ثواب اللہ کے ہوتے ہے بیشک
 وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور ہمیں پر
 نظر ہو رہا اور وہ اس کے بعد بدلہ لے رہا
 وہ لوگ ہیں جن پر کوئی الزام نہیں رہا الزام
 بہی لوگوں پر ہے جو ظلم کرتے ہیں اور ناحق
 ملک میں زیادتی کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن
 کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔

حضرت بدموسی سے روایت ہے کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا
 ظالم کو ڈھیل دیتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک
 کہ جب اس کو پکڑتا ہے۔ تو پھر نہیں چھوڑتا
 پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اور آپ سے پوچھا
 کہ گرفت ایسی ہی سخت ہے جبکہ اس نے سبیل
 کے لوگوں کو پکڑا جبکہ وہ سرکشی کرنے لگے
 تھے۔ بیشک اس کی پکڑ برسی دردناک اور
 سخت ہوا کرتی ہے۔

وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا
 فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ
 إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ۔ وَامِنْ
 أَنْتُمْ لِعَذَابِنَا فَأُولَٰئِكَ مَا
 عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ ۚ إِنَّمَا السَّبِيلُ
 عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ
 فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ
 عَذَابٌ أَلِيمٌ (الشوری ع ۴۲- پارہ ۲۵)

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
 يُعَذِّبُ الظَّالِمَ حَتَّىٰ إِنَّهُ إِذَا أَخَذَهُ
 لَمْ يُقِنِّهِ ثُمَّ قَرَأَ كَذَٰلِكَ أَخَذَ
 رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ لِقَائِهِ دَهْنٌ طَائِلَةٌ
 إِنَّ أَخَذَهُ أَتَيْمٌ شَدِيدٌ۔ (بخاری)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ
 لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عَدُوِّهِ
 أَوْ شَيْءٌ مِلَّتَحِلَّاهُ مِنْهَا الْيَوْمَ قَبْلَ
 أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَادِرُهُمْ إِنْ
 كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدَرِ
 مَظْلَمَتِهِ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ
 مِنْ سَيِّئَاتِهِ صَاحِبُهُ فَحُمِلَ عَلَيْهِ
 (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
 اپنے بھائی پر کسی طرح کا ظلم کیا ہو یعنی
 اس کی آبروریزی کی ہو یا مال وغیرہ چھین
 لیا ہو تو آج اس سے اس ظلم کو معاف
 کرائے۔ اس سے پہلے کہ دنیا و دھرم
 کچھ پاس نہ ہوں گے۔ اور اگر اس کے پاس
 عمل نیک ہوں گے تو بقدر ظلم اس سے
 چھین لئے جائیں گے۔ اور نیکیاں نہ ہوں
 تو مظلوم کے گناہ لے کر اس پر لا دیئے
 جائیں گے۔

ظلم کے اصل معنی ہیں دَضْعُ الشَّيْءِ فِي غَيْرِ مَحَلِّهِ یعنی کسی چیز کو اس کو مناسب
 اور مقررہ جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ میں رکھ دینا اور اس لفظ سے ظلم کی کئی قسمیں ہیں۔
 چنانچہ قرآن میں شرک کو بھی ظلم سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جو شخص راہِ راست چھوڑ کر مبراہی
 اختیار کر لیتا ہے تو اسے بھی ظالم کہا گیا ہے۔ لیکن ہم نے جو ظلم کا عنوان قائم کیا ہے
 اس سے ظلم کے متصرف معنی مراد ہیں۔ اور اس کی نسبت ایک حدیث میں یوں بھی
 وارد ہوا ہے کہ جب تک مظلوم ظالم سے بدلہ نہ لے لیا اس وقت تک اس کا گناہ معاف
 نہیں ہوگا۔

چغلی خوری و سخن چینی

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا
 يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَابٌ - (بخاری)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ
 میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
 فرماتے ہوئے سنا کہ سخن چیں جہنم میں

داخل نہیں ہوگا :

عبدالرحمن بن شہنم اور اسماء بنت یزید
سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا خدا کے بندوں میں بہترین
بندے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے
تو خدا یاد آجائے اور خدا کے بندوں
میں بدترین بندے وہ ہیں جو اوٹھرا دھڑ
کی چٹلیاں لگاتے پھرتے اور دوستوں پر
جدا جی ٹوٹواتے اور پاک لوگوں کو تہمت
لگاتے ہیں :

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض
کیا کہ آپ کو صفیہؓ کے نکاح نکاح موجب
بس کرتے ہیں اور ان کی مروافقیہ کی کوتاہ
قامتی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم
نے ایک ایسی بات کہی کہ گراں سے سمندر
میں ملایا جائے تو اس میں تغیر پیدا کر دے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَهْنَمٍ
وَأَسْمَاءِ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ عِبَادِ اللَّهِ
الَّذِينَ إِذَا أَدُودُ ذَكَرَ اللَّهَ وَشَرُّهُ
عِبَادِ اللَّهِ الْمُشَاوُونَ بِالْخِيَمَةِ الْمَفْرُ
قُونَ مِنَ الْأَحِبَّةِ الْمَعُونِ الْبِرَاءِ
الْعَنَتِ وَشَكْوَةٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ
صَفِيَّةَ كَذَا كَذَا تَعْنِي تَصِيْرَةً
فَقَالَ لَقَدْ قُلْتَ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ
بِهَا الْخَرُّ لَمَزَجَتْهُ - (ترمذی)

غیبت (یعنی پیچھے رہنا)

اے مسلمانو! بہت شک کرنے سے
بچتے رہو۔ کیونکہ بعض شک داخل گناہ ہیں
اور ایک دوسرے کی تلاش اور تجسس
میں نہ رہا کرو۔ ورنہ تم میں سے کوئی کسی کو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا
شَبْرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ
إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَجْتَبِ أَعْيُنُكُمْ
بَعْضًا أَيْحَبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَسْمَعَ

أَخْبَهُ مَيْتًا فَمَرَّتْهُمُ وَهِيَ تَقُولُ اللَّهُ
إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ

(المحرات ع ۲ - پارہ ۵ - ۲۲۷)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ
مَا الْغَيْبَةُ قَالُوا لَا وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُهُ قَبْلَ
أَخْوَاتِكَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ
قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ
غَنَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ
فَقَدْ بَغَيْتَهُ (مسلم)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ
صَلَّيَا صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ وَكُنَا
صَائِبَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ عِيْدُ
وَعُسْرٌ لَمَّا دَخَلْتُمَا دَامَ مَضِييَا فِي

پیچھے پیچھے بڑھ کر کیا تم میں سے کوئی اس
امر کو گواہ کرتا ہے کہ اپنے سر سے جو
بھائی کا گوشت کھائے اور یہ تو تم کو گواہ
نہیں اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک
وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لوگو! تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کیا چیز ہے؟
صحابہؓ نے عرض کیا کہ خدا اور اس کے رسول

بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا تمہیں
اپنے بھائی کو ایسی بات سے یاد کرو
جو اسے اچھی نہ لگے کسی سے غرض کر
اور میرے بھائی میں وہ بات موجود ہو جو
میں بہا ہوں تو پھر آپ کیا فرماتے ہیں
آپ نے فرمایا اگر اس میں وہ بات پائی
جاتی ہے جو تو کہتا ہے تو تو نے اس کی
غیبت کی اور اگر وہ بات اس میں نہیں
جو تو کہتا ہے تو تو نے اس پر بہتان باندھا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے
کہ دو شخصوں نے شہر بصرہ کی نماز پڑھی
اور وہ دن روزہ رکھے جب انھیں
صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو ان کو
فرمایا تم پھر و عسور کرو اور پھر نماز پڑھو

صَوِّرَكُمْ وَأَقْضِيَا يَوْمَ آخِرَتِكُمْ
لَمْ قَالَ اعْتَبِنَا فَلَانَا (مشکوٰۃ)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْغَيْبَةُ أَشَدُّ مِنْ الزِّنَا قَالَ إِنْ
الرَّحْبُ لِيَزْنِي فَيَتُوبَ وَيَتُوبَ اللَّهُ
فِي رَدَائِكَ فَيَتُوبَ فَيَغْفِرُ اللَّهُ
لَهُ فَإِنَّ صَاحِبَ الْغَيْبَةِ لَا يَغْفِرُ
لَهُ حَتَّى يَغْفِرَ هَالِكُ مَا جَبَهُ وَفِي
رَوَايَةِ الْإِسْنِ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا
يَتُوبُ وَصَاحِبُ الْغَيْبَةِ لَيْسَ لَهُ
تُوبَةٌ (مشکوٰۃ)

روزے کو پورا کرو، مگر سہی اور دن اس
کو پھر کھینا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اس کا
کیسب؟ آپ نے فرمایا: تم نے فلاں
شخص کی غیبت کی ہے؟

حضرت ابو سعیدؓ و جابرؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: غیبت نہ اسے بھی بڑھ کر ہے کیونکہ
تو می زنا کر کے توبہ کرتا ہے۔ تو اللہ اس
کی توبہ قبول کر لیتا ہے، اور ایسا روایت
ہے کہ زانی توبہ کرتا ہے، تو خدا کو
بخش دیتا ہے، اور صاحب غیبت کو نہیں
بخشتا جب تک وہ شخص نہ بخشے جس کی
غیبت کی ہے۔ اور حضرت انسؓ کی روایت
میں یوں آیا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: زانی
توبہ کرتا ہے، اور غیبت کرنے والے کی توبہ
توبہ نہیں ہے۔

غیبت نہایت ہی بد خصلت ہے۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے غیبت کرنے والے
کو مردار خود فرمایا ہے، مسلمانوں میں جہاں اور عیوب و رواج پائے ہیں۔ یہ عیب بھی
دن بہ دن بڑھ رہا ہے، خصوصاً عورتوں میں سے تو حد سے زیادہ، مگر فسوس ہے کہ
ہم دونوں کو اس کی ذرہ برابر پرواہ نہیں، اَللّٰهُمَّ اَرْجِهْ عَلَيْنَا جَمِيعًا بعض تہمت کے
نزدیک غیبت منسب روزہ سے، مگر حقیقتہً غے نزدیک منسب نہیں، اور دیگر اکثر ائمہ
کو یہ کہ مذہب ہے، لیکن غیبت کی برائی اور ہرزادہ مناسبت کے موجب ہونے پر سب
کا اتفاق ہے۔

نفاق و دوروی

بَشَرَانَا قَقِيْنُ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا
اَلِيْمًا الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكَافِرِيْنَ
اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيُّتُّوْا
عِنْدَهُمْ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ
جَمِيْعًا (النساء ع ۲۰ - پارہ ۷)

اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرَجَةِ اَسْفَلِ
مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا
(التوبہ ع ۳ پارہ ۱۱)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَجِدُوْنَ اَشْرَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَالْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هُوْلًا
بِوَجْهِهِ وَهُوْلًا بِوَجْهِهِ (بخاری)

فَنْ عَمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَا
وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ (دارمی)

آپ منافقوں کو خوشخبری دے دیں کہ
اُن کے لئے دردناک عذاب ہے کہ یہ لوگ
مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بنائے
ہیں، کیا کافروں کے ہاں اپنی عزت بڑھانے
چاہتے ہیں، اور عزت تو ساری کی ساری
اللہ ہی کے لئے ہے ؟

بیشک منافق دوزخ کے سب سے نیچے
طبقے میں ہوں گے، اور آپ وہاں کسی کو بھی
اُن کا مددگار نہ پائیں گے ؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیت
کے دن تم دو درو شخص کو سب لوگوں سے
بہتر حالت میں پاؤ گے، جو ان لوگوں کے
پاس ایک طریق اور ان لوگوں کے پاس
دوسرے طریق سے آمد و رفت کرتا ہے ؟
حضرت عمارؓ سے روایت ہے کہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص دنیا میں دو روئی کرتا ہو گا نیت
کے دن اس کے لئے آگ کی دو زبانیں
ہوں گی ؟

فضائلِ قوتِ شہرہ

حیا

حضرات عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: حیا سے بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حیا سادہ کی سادہ بھلائی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا ایمان کی ایک شاخ ہے، اور ایمان بہشت میں ہوگا۔ اور بے حیائی اکھڑپن ہے۔ اور اکھڑوں کا ٹھکانا و نرخی ہے۔

حضرت زید بن طلحہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ہر ایک دین کے لئے ایک صفت ہوتی ہے، اور سادہ کی صفت حیا ہے۔

حضرت بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء و صالحین کی باتوں میں سے جو بات لوگوں سے پائی ہے، وہ یہ ہے کہ جب تو شرم نہیں رکھتا تو جو چاہے کہ رے حیا ہاش

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فِي رِوَايَةٍ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلِّهِ (بخاری)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالسَّادَةُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ (ترمذی)

عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ (موطا)

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلِمَاتِ النَّبِيِّ ﷺ الْأَدْلَى إِذَا لَمْ تَنْتَحِ فَأَصْنَعْ مَشِيتَ (بخاری)

دہر چہ خواہی کن،

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اور ایمان دونوں باہم ملے ہوئے ہیں
جب ایک نکال دیا جاتا ہے تو دوسرا بھی نکال
لیا جاتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت
ہے کہ بنی عسے اللہ علیہ وسلم کنواری بڑائی
سے ہی زیادہ شرم والے تھے جو پردہ
پہن بیٹھی رہتی ہو جب آپؐ کسی بگڑ بات
کو دیکھتے تو ہم اُسے آپؐ کے چہرہ مبارک
سے معلوم کر لیتے تھے کیونکہ اس کا اثر
آپؐ کے چہرہ مبارک میں ظاہر ہو جاتا تھا۔

حیا کی تعریف میں یہی کفایت کرتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو ایمان
کی عدمیت بذرا ایمان کا جزو قرار دیا ہے۔ اور خود آنحضرتؐ حیا کا مجسم نمونہ تھے۔ چنانچہ ایک
روایت میں آیا ہے کہ جب کعبہ تعمیر ہونے لگا تو آنحضرتؐ تسعہ اُس وقت چھوٹی عمر کے تھے
وہ اپنے چچ حضرت عباسؓ کے ساتھ تعمیر کے لئے پہرہ ڈھونڈ کر لاتے تھے حضرت عباسؓ
نے آپؐ سے کہا کہ اپنا تہمہ کنڈھے پر رکھیں تاکہ پھر کی خراش نہ لگے اور یہ کہہ کر حضرت
عباسؓ نے آپؐ کا تہمہ کھول کر کنڈھے پر رکھ دیا تو آپؐ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ اس کے
بعد پھر کسی نے آپؐ کو بربہ نہ نہیں دیکھا۔

توکل یعنی خدا پر بھروسہ رکھنا

اور آسمان و زمین میں جو غیب کی باتیں

وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالدُّنْيَا

عَنِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ
قَوْلٌ جَمِيعٌ فَإِذَا رَفِعَ أَحَدُهُمَا
رَفِعَ الْآخَرَ۔ (مشکوٰۃ)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَشَدَّ حَيًّا عَمَّنِ الْوَدَّاعِ فِي تَحْذِيرِهَا
فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْتَهُ فِي
وَجْهِهِ۔ (بخاری۔ مسلم)

وَالَّذِي يُزَيِّجُ مَاءَ الْوَيْسِغِ ذُرِّيَّتَهُ
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَمَا لَكَ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُونَ (مجادلہ ۱۰)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدْخُلُ الْجَنَّةُ مِنْ أُمْتِي سَبْعُونَ
أَلْفًا يَخْبِرُ بِحَبَابِ هُمَّا ذِي بَنٍ لَا
يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَنْطَبِرُونَ وَكَلَى
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (بخاری)

عَنْ عَبْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ
مَنْ حَتَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَوَكَّلُ بِأَنَّهُ يَتَوَكَّلُونَ عَلَى
اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لِرِزْقِهِ لِمَا يَرْزُقُ
عِبَادَهُ الْعَدْلَ وَخِصَاصًا وَتَوَكُّلَ بَطَانًا
(ترمذی - ابن ماجہ)

ہیں، ان کا علم اللہ ہی کو ہے، اور ہر ایک
کا وہی اسی طرف رجوع کرتا ہے پس اس کی
عبادت کرو، اس پر توکل کرو، اور جو کچھ
تم کرتے ہو اس سے غافل نہیں ہے
حضرت ابن عباس سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میری امت کے ستر ہزار آدمی بے حساب
جنت میں جائیں گے، اور یہ وہ لوگ ہوں گے
جو دنیا میں نہ تو جہنم منتر کرتے تھے، اور
نہ بدشگون لیتے تھے، بلکہ ہر حال میں اپنے
پروردگار پر بھروسہ رکھتے تھے؛

حضرت عمر بن خطاب سے روایت
ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے سنا کہ اسے نہ لو اگر تم خدا پر
بھروسہ رکھتے جیسا کہ بھروسہ رکھنے کا حق
ہے تو تم کو اسی طرح روزی دیتا جس طرح
پہنڈوں کو دیتا ہے، صبح کو جھوٹے جاتے
ہیں، ورنہ کو میرا کو نہیں آتے ہیں؛

توکل سے مراد نہ بھروسہ کرنا ہے، اور یہ ایک نہایت ہی چھٹی بھگت ہے کہ شریعت
انسانیت ہے، مگر فانیوں نے اس کے معنی غلط سمجھ لیے ہیں، اس کے معنی
یہ نہیں کہ آدمی بدقسمت ہو جائے، اور خدا کے بھروسہ پر چھٹی دیکھ کر کہ یہ وہاں صلیب
سے کیا پھرتا ہے، بلکہ حقیقی توکل یہ ہے کہ کوئی نہایت محنت و زہد و انشانی سے میرے
اور بھروسہ خدا پر رکھے کہ وہی اس کو پورا کرے، مگر نہ خود فرماتے ہیں کہ

گفت پیغمبر باد از بلند
بد تو کل زانوسے اشر بہ بند

چنانچہ آیہ کریمہ دانت لیس زل لسن الا ما مدعی دانت سعیدہ سموت جرنے
اور انسان کے لئے نہیں ہے، مگر وہی جو اس نے کہا یا اور بے شک اس کو اس
کی سعی کا ثمرہ مل رہے گا (آیات اس کی توثیق ہیں۔ اور عقلاً عرفاً شرعاً و شخص پر گز مقرر
نہیں سمجھا جاتا، جو ہمت و طاقت کے ہوتے ہوئے دینی یا دنیوی کام کے وسائل و اسباب
کو ہر طرف رکھ کر محض توکل پر بیٹھ رہے۔ البتہ اپنی حقیقی المقدور محنت و کوشش کرنے
کے بعد کامیابی کی اُمید خدا ہی سے رکھنا صین ایمان و شیوہ انبیاء کرام ہے۔

صبر اور قناعت

اے مسلمانو! صبر اور نماز سے مدد لو۔
بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے
اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو
مراہمانہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں، مگر تم ان کی
زندگی کی حقیقت نہیں سمجھتے، اور ہم تم کو
مقتولوں سے خوف اور بھوک اور مال و
جان اور پیداوار کی کمی سے ضرور نادمی
اور آپ صبر کرنے والوں کو خوشخبری سننا
دیں، رجب ان پر مصیبت آتی ہے تو
بول اٹھتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں، وہ کسی
کی طرف رجوع کرنے سے دستہ ہیں،

حضرت مصیبؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن
کا حال عجیب ہے۔ اس کی ساری حالت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا
بِصَبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ
الصَّابِرِينَ وَلَا تَقْرَؤُوا لَكُمْ يُقْلِلُ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَالٌ طَبِيلٌ أَحْيَا
وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ وَلَيَبْلُوَنَّكُمْ لَبِئْسَ
مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ
الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالتَّمْرِاتِ
وَلَيَبْلُوَنَّ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا
أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ
وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (البقرہ - ۱۵۴ - پارہ ۱۲)

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِمَرِّ
الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ

لَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ
إِنْ أَصَابَتْهُ مُسَاوِدٌ شَكَرَكَ كَانَ خَيْرًا
لَّهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَارٌ صَبَرَ كَانَ
خَيْرًا لَهُ (مسلم)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَذُقَ كَقَافًا وَ
قَنَّعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَى
عَسَى كَثْرَةُ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى
غِنَى النَّفْسِ (بخاری مسلم)

اُس کے حق میں نیک ہی نیک ہے اور ممکن
کے سوا یہ بات کسی اور کو نصیب نہیں۔ اگر
اس کو خوشحالی پہنچتی ہے تو شکر کرتا ہے۔
بد حالی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے اور یہ
صبر اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے خدا کی رضا کو تسلیم کیا اور
بقدر حاجت روزی دیا گیا اور جو کچھ خدا
کی طرف سے ہوا اس پر خدا نے اسے قانع
کر دیا تو اس نے فلاح پائی۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مال و اسباب کی زیادتی تو نگرہی نہیں بلکہ اصل
تو نگرہی نفس کی بے نیازی و قناعت ہے۔

صبر کے معنی ہیں نفس کو خواہشات سے روکنا تاکہ وہ قبیح لذات کے استعمال سے باز
رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنْكَ
فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ اور جو اپنے پروردگار کے حضور میں کھڑا ہونے
سے ڈرے اور نفس کو خواہشات سے روکے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

بعض نے صبر کی دو قسمیں کی ہیں۔ ایک مطلب کے نہ لینے پر صبر کرنا اور دوسرے
کسی تکلیف کے پہنچنے پر صبر کرنا۔ دوسری قسم قوتِ فطریہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور انبیاء
اور اہل صفوت کی صفات سے ہے۔ قرآن مجید کی بہت سی آیات اور بہت سی احادیث
سے اس کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ ایک جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اہل شاد ہوتا ہے

فَصَبِرْكُمْ صَبْرًا وَلَا الْعَزْمُ مِنَ الرَّسُولِ یعنی اور لعزم پیغمبروں کی طرح صبر کرو،
 ایک حدیث میں آیا ہے الصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَوْجِ صبر کوشش کی چابی ہے، ایک دوسری
 حدیث میں مذکور ہے النَّصْرُ مَعَ الصَّبْرِ فتح صبر کے ساتھ ہے۔ حکمائے فارس کا مقولہ ہے
 کہ جس طرح لوہا طبیب متفقہ طیس کا عاشق ہے، اسی طرح فتح و ظفر صبر پر عاشق ہے۔
 قناعت کے معنی یہ ہیں کہ نفس اشیائے خوردنی اور نشیدنی میں صرف اشیائے ضرورت
 پر اکتفا کرے اور جمع مال کی حرص نہ کرے۔ اور اگر مال جمع کرے تو جمع مال کی حرص سے
 نہیں بلکہ اس خیال سے کہ اس سے مخلوق خدا کی امداد کروں گا، اور راہ مولیٰ میں صرفت ہوؤ
 قناعت ایک اعلیٰ ترین صفت ہے، اس کی نسبت حدیث میں آیا ہے رَأَيْتُكَ كُنْتَ
 لَا يَفْسُخُ یعنی قناعت ایک ایسا خزانہ ہے، جو کبھی نہ نہیں ہوتا۔ شیخ سعدی غفرلہ
 نے خوب فرمایا ہے۔

اسے قناعت تو انکرم گرواں کہ وراستے تو اسع نعمت نیست
 کنج صبر اختیار لقمان است ہر کرا صبر نیست نعمت نیست

جو دو سخا بخشش و عطا

عَنْ حَبِيبٍ قَالَ مَا سِئِلَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا
 قَطُّ فَقَالَ لَا۔ (بخاری مسلم)

حضرت حبابؓ سے روایت ہے کہ
 ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم سے کچھ مانگا گیا ہو اور آپ نے
 فرمایا ہو میں نہیں دیتا۔

عَنْ نَسِيفٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ
 وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَتْجَعَهُ النَّاسُ۔

(بخاری)

حضرت نسیفؓ سے روایت ہے کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں
 سے زیادہ حسین سب سے زیادہ سخا ور
 سب سے زیادہ بہادر تھے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے

صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْجَدَ الثَّانِي
وَأَحْجَدَ مَا يَكُونُ فِي تَهْمِهِ وَمَضَانِ

(بخاری)

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَكْثُرُ

نَشِيبًا لِعَيْدٍ (ترمذی)

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ
سچی بھرتے اور رمضان کے مہینے میں تو

بہت ہی سچی ہو جاتے تھے ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

یوں خدا صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کوئی

چیز نہ اٹھا رکھتے تھے ۔

سناوت پرے و سب سے کی نہیں صفت ہے ۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے اسلام کو جو دو سنا ہی سے برگزیدہ کیا ہے ۔ اور سناوت و حسنِ خلاق سے ہی اس کو زینت
دی ہے ۔ ایک حدیث میں مذکور ہے کہ الْجَنَّةُ دَارُ الْاُخْيَارِ یعنی جنت میں
گھر ہے ۔ علاوہ ذیل وہ بہت سی احادیث ہیں جن سے جو دو سنا کی فضیلت معلوم
ہوتی ہے ۔ لیکن یہ یاد رہے کہ جو دو سنا کے موقع اور محل کو بڑی احتیاط سے تجویز
کرنا چاہیے ۔ آج کل مسلمانوں میں ایک ایسا رویہ پیدا ہو گیا ہے ۔ جس نے انہیں اپنا پیٹھ اور
کسب بنا لیا ہے ۔ جسے لوگ ہر گناہ قابل نہیں کہ ان کو کچھ دیا جائے ۔ اور سناوت بے
موقع و بے محل اور حدائش سے متوجہ ہو کر وہ امرات اور فضول خرچہ ہیں ۔ اور
قرآن کریم میں فضول خرچ لوگوں کو شیطان کا نائب قرار دیا گیا ہے ۔ اس لئے ہر ایک مسلمان
کا فرض ہے کہ اپنے گھر سے پسینہ کی نمائش نہ کرے ۔ نہ جوارح کر کے خوار و مخوار شیطان کا
بھائی اور سرور و غلبہ آہی نہ بنے ۔ نہ بڑے و اجنبی حقداروں کی حق تلفی کر کے عالم بنے
۔ اور دولت جو اس کے قبضہ میں ہے وہ خداوند کریم کی دی ہوئی امانت ہے ۔ سو اسے
امین کا فرض ہے کہ ایک امانت کے خلاف مرضی اپنی طرف سے اس میں کوئی تصرف
نہ کرے کہ خائن نہ ثابت ہو ۔

اشارہ و کرم

وَالَّذِينَ يَبُوءُ بِالدِّينِ يَكْفُلُونَ

اور ان (وہ مال) ان کا بھی حق ہے

قَبْلَهُمْ يُجِبُونَ مَنْ هَجَرَ لِيُفْتَدَوْا
يُعِدُّونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا
أَدُّوا وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ
كَانَ بِهِمْ خَصَدٌ صَدَقَ مَنْ يَتَّقِ شَرَّ
نَفْسِهِ فَإِنَّ لَكَ كَثْرًا مِّنْ مَّضِيحُونَ

(عشرع ۱ پارہ ۲۸۵)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي
تَمِيمٍ حَدَّثَهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ
أَخِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُوَيْبٍ بَيْنَ
أَخِي بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ فَتَارَ بَيْنَهُمَا
رَجُلٌ كَثُفَ لَبُهُ أَرْمَ رَأْفَتُهُ مَرَّتَيْنِ
فَبَيْنَ مَرَّتَيْنِ ثَمَانِ مَا لَمْ يَطْرُقْ
أَعْبَسَ شَمْلًا أَبَدًا فَسَمِعْتُ فِي أَطْنَقِ
فَإِذَا يَقْضَيْتُ عَزَّيْزًا فَتَرَوُحِيهَا
قَالَ بَارَكْتَ اللَّهُ لَكَ فِي نَفْسِكَ وَ
مَلَائِكَتِكَ أَيُّهَا سَوْدُوكَ فَلَوْ لَا عَلَيَّ
سُوءُ بَنِي تَيْمٍ ع. (بخاری)

جو پہلے جہین سے پہلے مدینے میں رہتے اور
اسلام میں داخل ہو چکے ہیں، جو بن کی طرف
ہجرت کر کے آتا ہے، اس سے محبت کرنے
لگتے ہیں، اور پہلے جہین کو جو دیا جائے اس کی
وجہ سے یہ اپنے مال میں کوئی طلب نہیں
پاتے اور خواہ اپنے اوپر تنگی ہی کیوں نہ ہو
پہلے جہین کو اپنے سے مقدم سمجھتے ہیں،
اور جو ششمن بنی عبیدت کے بھائی سے بھائی
نہا جائے، ایسے ہی لوگ نواح پائیں گے،
ابو ہریرہ بن سعد اپنے باپ سے اور وہ
سعد اپنے سے روایت کرتے ہیں کہ جب
نہا جہین مدینے میں آئے تو رسول اللہ
ﷺ ان کے ہمراہ تھے جب کہ جہین بن
سعد ان کے ساتھ تھے، جہین بن سعد نے
کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سب سے پہلے
مدد دی، تم میرے ساتھ آؤ،
گو کہ تم میرے گھر، درمیری دو بیویاں ہیں
تم نہیں دیکھو جو کسی دیکھی گئی اس کا
نام ہے دو، میں اُسے تھاق نہ سے اور
وہ جب عدت گزار جائے تو تم اُسے اپنے
نواح میں لے آنا، عبد الرحمن نے جواب
دیا کہ خدا تمہارا سے مال، اور اہل میں

برکت دے۔ مجھے کوئی بازار بناؤ کہ میں
وہاں تجارت کروں۔ چنانچہ لوگوں نے
انہیں بنی قنیقاع کا بازار بنا دیا۔

رحمہ

حضرت محمد مصطفیٰ اللہ صلی علیہ وسلم خدا کے
پیوں میں سے ہیں جو لوگوں کے ساتھ ہیں۔
کافروں کے حق میں سخت اور آپس میں
رحمیل ہیں۔

حضرت حمزہ بن عبد مناف سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے
فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا
جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

انصار پر بشیریت ہے۔ محمد صلی علیہ وسلم
اللہ صلی علیہ وسلم سے فرمایا: اسے خوشباد
اور کہہ گا کہ اللہ تعالیٰ ایک دوسرے پر ہمدردی
کرتا ہے۔ یہ دوسرے دوسرے سے ہمدردی کرتے
اور ہمدردی کرنے میں آپ صلی علیہ وسلم
پر ہے کہ جب ایک غلام بچہ چاہتا ہے تو
جیسے کہ باقی غلام بچہ دہی اور بکری وغیرہ
کو دیتے ہیں۔

وَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ
مَعْنَةِ كُفْرِهِمْ وَلَئِنْ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُمْ لَخَرِبَتِ
بَنِي إِسْرَءِيلَ وَكُنَ لَكُمْ دَارُكُمْ

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَأَيُّكُمْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

انہی میں سے ہے۔
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَانَ مِنْكُمْ فِي تَرَاخُصٍ هَوِيٍّ
كَأَنَّهُمْ فِي دَارٍ طَيِّبَةٍ كَمَا تَكُونُ
مَسْكَنَاتُكُمْ إِذَا تَنَاسَلْتُمْ فِيهَا
لَكُمْ فِيهَا جَنَّاتٌ بِأَنْهَارٍ جَارِيَةٍ

پنجابی میں

جس میں طلب آزمائش کے لئے اس کا کیا اچھا تر جہہ فرمایا ہے۔
بنی آدم ان جہان سے پیدا ہوئے کہ دنیا فریفتہ نہ ہو جو ہر اند

چو غنیمت سے بددعا دے دے گار

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَفِصِي
بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ
لَاخِيَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

(صحیحین)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا تُنْزِعُ الْخِمَةَ إِلَّا مِنْ
شَدِيقٍ

ترمذی

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَلَا تَرَوْنَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْخَمْرِ
أَرْحَافًا مِّنْ نِّارٍ تَرْتَفِعُ بِهَا خَمْرُكُمُ
مِّنَ السَّمَاءِ (ابوداؤد)

دگر عشق و امانت قرار

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس
ذات کی قسم ہے جس کے محبوبہ قدرت
میں میری جان سے کوئی شخص کامیاب نہ
ہوگا جب تک کہ اپنے جانی کے
ساتھ وہی دوست نہ رکھے جو اپنے دوست
رکھتا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں
سے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے سنا کہ بدعت آدمی کے عہدہ
و کسی کے دل سے رحمت و شفقت محبوب
نہیں کی جاتی

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت
ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو لوگ باہم مہربانی سے پیش آئیں
میں ان پر مہربانی کرے گا ہے۔ تم زمین و آسمان
پر جسم نہ ہو آسمان و زمین کا یہ چہرہ
کہ سے گا

باہمی محبت اور میل جول

اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور جیاد شہ
میں دوسرے کا حق ہے۔ اور اسلام پر ہی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَوْنُوا إِلَا وَانْتُمُ

مُسْلِمُونَ وَاسْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ
جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا فَاذَا كُنُوا
بِأَعْيُنِكُمْ رَاكِعِينَ أَعْدَاءُ لِمَا
بَيْنَ يَدَيْكُمْ وَأَوْدَاءُ لِلَّذِينَ
بَيْنَ يَدَيْكُمْ وَخُذُوا حَتْفَ الْبَنِي
إِسْرَءِيلَ وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ
فَأَنقَضَ كُفْرَهُمْ يَوْمَ ذَلِكَ
لِأَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ اللَّهُ

آن عمران ع ۱۰ بارہ م

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
رَبِّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رُوحًا
جَنُودًا حَبْلًا لَهُمْ لَعَنَ مِنْ مِثْلِهَا
أَيُّتْلَفَ وَمِثْلُهَا مِثْلُهَا

روایتی

سَنَ رَأَى رُوحًا قَالَ قَالَ
رَسُولُ رَبِّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ اللَّهَ يَخْلُقُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
مَلَكًا يُدْعَى جَدَّالِي يَوْمَ ظُهُومِهِمْ
فِي ظِلِّ يَوْمٍ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ

مرا اور اللہ کے دین کی رسی کو مضبوط پکڑ
لے گا اور ایک دوسرے کے ہاتھ نہ ہٹا
اور اللہ کا یہ جس کو چاہے وہ کسی کو دوسرے
کے دشمن بنائے تو خدا نے تم سے
دین میں نفرت پیدا کی اور تم اس سے نفرت
کے پہلوئی ہو گئے اور تم اس کے
گروہ میں دو تہ رخ ہو گئے کہ ایک پرستے
تھے اور دوسرے تم کو اس سے بچا دیا۔

اسی طرح اللہ کے کتاب سے لکھے اپنے
احکام بیان کر رہے تھے تاکہ تم بدستور ہو
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ رومیوں نے جو رسی بنائے تھے جو کچھ
جمع تھے تو جو کچھ ہیں اس وقت ہم پر
آئیں انہوں نے محبت و نفرت انتہا میں
اور جو کچھ اس میں ہیں انہوں نے ہر ایک پر
حضرت جوہر میرا ہے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خدا تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا
جو لوگ باہم محبت رکھتے تھے کہاں ہیں
مجھے اپنی بڑائی و غنیمت کی قسم ہے
آج میں انہیں اپنے سایہ میں نگاہ ڈالوں گا
جس میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ
 يَا أَبَا ذَرٍّ أَيْ عُرَاكَ يَمُرُّ أَوْ تَقِي قَالَ
 اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِحْلَمُوا قُلُومًا كَثُفَتْ فِي
 اللَّهِ وَالْحُبُّ فِي اللَّهِ وَابْتِغِضُ فِي اللَّهِ
 (مشکوۃ)

عَنْ بَنِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَادَ مُسْلِمٌ
 أَخَاهُ وَزَارَهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى حَبِيبًا
 وَطَلَبَ مَمْلُوكًا وَتَبَوَّأَتْ مِنْ بَيْتِهِ
 مَنَازِلًا (ترمذی)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اسے ابو ذر! تم جانتے ہو کہ یہاں کون
 کون زیادہ مستحب ہے وہ تمہارے سب سے زیادہ
 نے جواب دیا کہ خدا اور اس کا رسول
 خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ
 خدا سے لے کر ہر دوستی کی یہ وہ حد ہے
 ہی کے لئے دشمن بنانا ۵

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
 کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بیماری پر
 فوت کے لئے جاتا ہے تو خدا تعالیٰ
 فرماتا ہے کہ تو خوش اور مبارک ہے اور
 تیرا چنا بھی مبارک ہے۔ تو نے جنت
 میں اپنا گھر بنالیا ہے ۵

امانت والی

رَبِّكَ الَّذِي يُرِيكَ نَجْمَكَ وَكَوْنَهُ
 كَمَا تَأْتِيهِ السَّحَابُ مِنْ غُيُومٍ
 بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْمِلَ بِأَعْيُنِنَا
 إِنَّكَ بِعَيْنِنَا بِحُطُوكُمْ بِهِ إِنَّكَ
 كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا

(النساء ۸ - پارہ ۵)

سب سے شگفتہ خدا سے تمہیں جس بات
 کا حکم دیتا ہے وہ امانت و مومن کی امانت
 ان کے دوا سے رو دیا کرو۔ اور جب ان
 میں سے کسی کو سنو تو اسے خدا کے ساتھ
 فریاد کرو۔ اللہ جو تم کو نصیحت کرتا ہے
 وہ بہت چھی سہہ۔ بیشک اللہ تعالیٰ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا قَالَ لَا إِيمَانَ مَنْ لَا عَهْدَ لَهُ
فَلَا دِينَ مِنْ لَا عَهْدَ لَهُ
(مشکوٰۃ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ الْمُنَافِقُ نَذَاتٌ وَدِينُ عِمَادٍ وَ
صَلَّى وَذَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ دَاخِلٌ
كَذِبٌ وَإِذَا وَعَدَ خَالَفَ وَإِذَا
أُثْمِنَ خَانَ۔ (صحیحین)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
خُيِّبْتَ رَمَانَةً فَتَحَسَّرَ اسْتَأْذَنَ
قِيلَ وَكَيْفَ مَا حَتَفَ قَالَ إِذَا
رَسِمَا الرَّصْرِ فِي عَذِيرٍ أَهْلَهُ رَجَعُوا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خوب سننے والا اور خوب دیکھنے والا ہے
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بہت
ایک خطبہ سنا جس میں یہ نہ فرمایا ہو جو
انت و رہنہیں اس کا ایمان نہیں اور جسے
بہیں عہد نہیں اس کا دین نہیں ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
منافق کی تین علامتیں ہیں، اگرچہ وہ روزہ
رکھے، نماز پڑھے، اور اپنے پیسے مسکین
سچھے دے، جب بات کہے جھوٹ بولے
۱۲) جب وعدہ کرے خیانت کرے۔
۱۳) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے
تو خیانت کرے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب رمانت خالی کر جائے تو تیرا حق
کا انصاف کرنا چاہیے، کسی نے عرض کیا
اس کے خلیع کر کے کی عسرت کیا ہے
آپؐ نے فرمایا جب حکومت نالائق کو سپرد
کی جائے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَلَا اَمَّا نَقَرٌ مِّنْ اَتَمَّنَكَ وَكَأَنَّ
تَقْنُ مَدْرُ خَانِكَ وَابْدَاؤُ تَرْزِي

جو تیرے پاس ناستہ کھانے کی بات
اذا کروے درجہ سے تیری خیانت کی
تو اس کی خیانت نہ کر

الفاء و عده او عده پورا کرنا

وَدِدْتُ فِي كِتَابِ اسْتَعِيلَ
اِنَّهُ كَانَ عَدِيْقًا عَدُوًّا وَكَانَ سَوْرًا
نَبِيًّا

اور تیرے میں استعیل کا مذکور بھی دیکھ
سے بیان کرو کہ وہ وعدہ سے کسے کسے
درجہ سے عیب سے پیغمبر تھے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ
قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلَّاهُ قَبْلَ أَنْ يَبْعَثَ فَلَقَبْتُ بِهِ
بَقِيَّةَ هَبِيعَ ثَوْبِي ثُمَّ لَقِيْتُهُ فِي مَكَّةَ
فِي مَكَانِهِ فَلَقَبْتُ بِهِ ذَاكَ لَوْ أَنَّ بَعْدَ
أَلَا لَوْ أَنَّ خَدَايَا فِي مَكَّةَ فَخَرَّ
سَقَطَ لَشَقَقْتُ عَلَى كَتِفِي ثُمَّ مَضَى
ثَلَاثَ شَهْرٍ

حضرت عبد اللہ بن ابی رجا سے
ہیں کہ میں نے رسول خدا میں مقدمہ ہم
سے آپ کی بعثت کے زمانہ سے پہلے آپ
حیرت زدہ رہی تھی اور یہ کہ کچھ قیمت پر یہ
ذات باقی رہی تھی میں نے آپ سے
وعدہ کیا کہ باقی قیمت سی جگہ لے دوں
مگر میں بھول گیا اور میں روز کے بعد یہ
تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ اس عبد اللہ بن
رہتے ہیں پس آپ نے فرمایا تم نے مجھ سے
سنت نکلیتے ہو میں تین روز سے

اسی جگہ اٹھتا رہا ہوں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَارِ خَاكُ
وَلَا مَارِجُهُ وَلَا تَقْدُ مَوْجِدُهُ
فَقُلْتُ لَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
کے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اپنے
بھائی سے جبر امت کرو اور نہ اس سے بخش
کرو اور نہ اس سے کوئی ایسا وعدہ کرو
جس کو پورا نہ کر سکو

ترجمہ

روايل قوت شہزادہ

یعنی قوت شہزادہ کی زبیر اور کیمینہ خیمینہ

کبر و غرور

نہیں یہ کوئی نہ چلے نہ کوئی نہ چلے
 نہ تو تو زمین کو چلے نہ تو تو چلے نہ
 پتھر والے کی مہمانی کو پہنچ سکے گا
 وہ لوگوں سے بے رحمی نہ کر
 وہ نہ ہی نہ ہیں یہ اتر آئیں کیونکہ
 اللہ تعالیٰ کسی اترنے والے
 شیخی خوسے کو پسند نہیں
 کرتا

حضرت ابن مسعود سے روایت

سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ جس کے دل میں رانی
 کے واسطے کہ برابر بھی ایمان ہوگا
 وہ دوزخ میں نہ جائے گا اور جس
 دل میں رانی کے واسطے کہ برابر بھی
 تمیز ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا
 عمر بن شعیب سے اور وہ اپنے

لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا
 إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْغِ الْجِبَالَ طَعًا
 ذَلِكُمْ خُذْلٌ لِّلَّذِينَ لَا
 تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَن
 تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَا تَبْغِ الْجِبَالَ طَعًا
 (نعمان ۷۶ پارہ ۲۱)

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا يَزِيحُ خُلُقًا مِّنْ كَرَمٍ فِي قَلْبِهِ
 مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خُرْدٍ مِنْ أَيْمَانٍ
 وَلَا يَزِيحُ خُلُقًا مِّنْ كَرَمٍ فِي قَلْبِهِ
 مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خُرْدٍ مِنْ كِبَرٍ
 (مسلم)

عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ جَدِّكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَشَرُ الْمُشْكِرِينَ
 مُثَالُ الذَّرِيَّةِ الْقِيَامَةِ فِي حُودِ
 السَّحَابِ يَحْتَسِرُّمُ بَدَنُ مَنْ كُنَّ
 مَكَانِ يَسْأَلُونَ الْغَنَى فِي جَهَنَّمَ
 يَسْتَوُونَ بِلَوْنِ ثَعْلُوهُمْ نَارًا كَالْبَيَارِ
 وَيَسْتَوُونَ مِنْ عَصَاةِ أَهْلِ الدَّرِ
 طِينَةِ الْجِبَالِ (ترمذی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَلَا
 مُجِبَاتٌ وَتَلَا نَارٌ مُؤَلِّمَاتٌ وَأَمَّا
 الْمُجِبَاتُ فَتَقْوَى اللَّهِ فِي اسْتِزْجَارِ
 الْقَتْلِ بِالنَّحْنِ فِي الزَّوْفِ وَالسَّطْرِ
 وَالْمَصْدَرِ فِي الْغَنَاءِ وَالْفَقْرِ وَأَمَّا
 النَّارُ فَتَلَا نَارٌ مُؤَلِّمَاتٌ وَتَلَا
 مُجِبَاتٌ مُؤَلِّمَاتٌ (ترمذی)

باب اور دو اس کے واسطے سے
 روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشکریان حشر
 میں اس طرح لاسے جائیں گے جیسے
 چھوٹی چوئیاں ہوتی ہیں۔ آدمیوں
 کی صورت میں بن پھر طرف سے
 زلت چھوٹی چھوٹی ہوگی۔ اور دوزخ کے
 قید خانے کی طرف لائے جائیں گے
 جس کو نام ٹوئس ہے۔ ان پہ دوزخ
 کی آگ چڑھتی ہیں آگے گی۔ اور دوزخ
 کے زخموں کا دھوون یعنی ہوا دھپ
 جوز تھوں سے بھگی۔ نہیں پانی یا نیلہ
 حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا تین چیزیں نجات دینے والی
 ہیں اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی
 ہیں۔ لیکن نجات دینے والی پس خدا
 سے ڈرنا ہے۔ پوشیدہ اور نہ سراہنے والی
 اور غنیمت دوزخ سمجھیں ہیں جو بات ہے
 اور گونگی درود و نیکی میں بیان نہ کر
 اختیار کرنا اور جو ہلاک کرنے والی ہیں
 ان میں سے ایک جو ہمیشہ نفسانی باتوں
 ہوں دوزخ کے نخل کی اتار کر نہ تیر

اپنے نفس سے خوش مونا اور اس
پر اترا نا :

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
غزوہ کے باعث اپنے گھر سے کو دور
رکھے گا خدا قیامت کے دن اس کی
طرف نظر و رحمت نہیں کرے گا حضرت
ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا تمہارے
دعید ہو کر نیچے سب آتا ہے، گو میں
اپنی طرف سے ہر وقت اس کی خبر گیری
کرتا رہتا ہوں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم ان لوگوں سے نہیں جو تکبر کے
باعث ایسا کرتے ہوں :

عَنْ ابْنِ عُمَرَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا
كَرِهِيَتْ لَهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَدْرُ
أَنَّهُ يَكُونُ رَسُولًا لِلَّهِ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَنْتَقِلَ
إِلَى أَنْ تَعْلَمَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ
لَسْتَ مِنْ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خِيَلًا.

ترجمہ :

فخر

نبیؐ بن حمار حبشی سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی ہے
کہ تو منع ہو کہ فرود تیری باشتیا کر دہستی کہ
کوئی ایک دوسرے پر فخر نہ کرے اللہ نے
کوئی کسی پر ظلم کرنے سے منع کیا :

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو

عَنْ جَبْرِ بْنِ حَمْرٍ الْحَبَشِيِّ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَآوَحَى إِلَيَّ أَنَّ
تَوْشَعُوا حَتَّى لَا يَفْتَحُوا حَدَّ عَلَى
أَحَدٍ وَلَا يُغَيِّرُوا حَدَّ عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنَ

وَلَقَدْ كَفَرْنَا بِهِ وَأَنذَرْتَهُ بِالْآيَاتِ فَكَذَّبَ
 أَتَاهُ رَحْمَتُ رَبِّهِ إِنَّهُ لَنَزَلَ فِي رَبِّهِ
 ذِكْرُ الْوَكِيلِ
 أَفَتُكْفَرُ بِهِ إِنَّ اللَّهَ يَكْسِبُ الْإِثْمَ
 كَيْفَ يَشَاءُ لَوْلَا فَتْنَةُ اللَّهِ آلَ آدَمَ
 لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَآلُ
 مَنْ فِيهِنَّ وَلَكِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ
 الْعِقَابِ
 وَكَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ الْقِصَّةَ
 الْأُولَى لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ
 وَإِن مِّنْ نَّجْوَى لَهُمْ إِذْ يَخُوضُونَ
 فِيهِمْ إِذْ يَقُولُ الْمَوَدَّةُ الْأُولَى
 إِنَّكَ لَنَاصِرُهُمْ وَإِن كَانَ لَكُم بَيْنُ
 يَدَيْهِ لَآيَاتٌ بَارِئَةٌ تَظْهَرُ
 وَكَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ الْقِصَّةَ
 الْأُولَى لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ
 وَإِن مِّنْ نَّجْوَى لَهُمْ إِذْ يَخُوضُونَ
 فِيهِمْ إِذْ يَقُولُ الْمَوَدَّةُ الْأُولَى
 إِنَّكَ لَنَاصِرُهُمْ وَإِن كَانَ لَكُم بَيْنُ
 يَدَيْهِ لَآيَاتٌ بَارِئَةٌ تَظْهَرُ

لوگ اپنے مرے ہوئے آباؤ اجداد پر فخر
 کرتے ہیں نہیں اس بات سے باز رہنا
 چاہیے۔ چونکہ وہ دوزخ کا کلمہ بن گئے
 ہیں۔ اور یا وہ خدا کے نزدیک گنہگار
 بھی زیادہ قلیل نہیں تھے جو پیدہ کی زبان
 سے الٹ پلٹ کہتا ہے، غصے و عتاب
 کی سخت اور آباؤ اجداد پر فخر کرنے کو
 دور رکھ دیا ہے، خواہ مومن ہو خواہ کافر
 ہو کاکہ سب سے سب آدم کی اولاد ہیں اور
 آدم علیہ السلام مٹی سے بنائے گئے تھے
 پھر فخر کی گونجی بات ہے) :

فخر باعثِ پستی ہو کر رہا ہے یا جمالی نسبت یا مرتبہ لو غافل کو معلوم ہونا چاہیے
 کہ ہاں ایک چیز ہے۔ ہونا اوست سے کسی وقت۔ محض نڈ نہیں۔ آج اس کے پاس
 سنا اور کل اس کے پاس جس چیز کو غلام نہیں وہ باعثِ فخر نہیں ہو سکتی اور جمالی
 ایک ایسی چیز ہے جو تھوڑے سے عارضہ سے نہ اٹھ اور متغیر ہو سکتا ہے۔ اس لئے
 اپنی دانش و کمال کے لئے ایک یہ بھی قابلِ فخر نہیں۔ دینی شرف کا فخر اس کے
 آباؤ اجداد میں سے کسی ایک کے لئے ہو سکتا ہے۔ نہ کہ اس کے لئے اور یہ بھی ممکن
 ہے کہ جو فضیلت اس سے آباؤ اجداد کو حاصل تھی۔ اس میں کسی اور لوگ اس سے
 بڑے ہوتے ہوں اور گناہیں کر لیں جو اس سے کہ وہ اس میں سب سے فائق تھے۔ تو جو
 ایک ذاتی و دینی فضیلت کی نسبت سے فضائلِ صفاتی کے سامنے کی حقیقت ہے
 حدیث میں آیا ہے۔ اَلَا تَأْتُوْنِیْ بِشَیْءٍ اَوْ تَأْتُوْنِیْ بِشَیْءٍ اَوْ تَأْتُوْنِیْ بِشَیْءٍ
 یا اس اپنے نسب نہ لایا بلکہ اپنے اعمال نہ لایا باقی رہا یہ مرتبہ تیرا وہ بھی ایک ایسی چیز
 ہے۔ جو ہر وقت معزز رہے اور فخر میں ہے۔ خواہ وہ مشابہت ہے کہ اگر غور سے زمین

جائے، تو فخر کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی :

انسان ضعیف بنیاد کے لئے تکبر بھی ایک نہایت ہی جرمی بات ہے۔ اور تکبر کو غور کرنا چاہیے کہ جو شخص دو مرتبہ پیشاب کے راستے سے گزرے ہو، کس طرح تکبر کر سکتا ہے۔ حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ انسان کی ابتداء غنیمت کثیفت سے ہو، اور انتہاء ذلت و تنقیر اور درمیانی حالت میں ہر وقت نجاست اٹھاتے رہتا ہے، نو چہ تکبر کیسے کر سکتا ہے حدیث قدسی میں آیا ہے: **أَرَبْرِيَّ عُرِدَ إِلَى ذَا الْعَظْمَةِ إِذَا سَرَى فَمَنْ نَسَا عَنِّي فِيْهِمَا أَذْخَلْتُهُ نَارِيَّ** یعنی بزرگوں میری یاد اور غنیمت میرا تہ بند ہے، بس جو شخص ان دونوں میں مجھ سے جھگڑتا ہے میں اسے روزخ میں ڈالوں گا، اور حقیقت اگر غور کیا جائے تو خدا کے سوا کونسا تکبر کر سکتا ہے۔ کیونکہ سب اس کے محتاج ہیں، اور احتیاج اور تکبر میں منافات ہے :

دکھاؤ اور شہریت

بے شک متناقض لوگ خدا کو دھوکا دیتے ہیں، حالانکہ خدا ہی ان کو دھوکا دے رہا ہے، اور جب زمانہ سچا ہوگا تو ہوسکتے ہیں تو سب سے بڑا کھڑے ہوتے ہیں اور لوگوں کو دکھائے دیں، دل سے اسے کوہ و نہیں کہتے مگر کچھ ایسا ہی سا کفر اور ایمان کے درمیان خطہ ہے جس نے ان کی طرف اور ان کی طرف اور جس کو خدا گراہ کر دے تو اس کے لئے تو کوئی راستہ نہ پاؤ گے :

حضرت جناب ستہ روایت ہے کہ

لَا مَنَافِقِينَ يَخَادِعُونَ اللَّهَ
وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى
الصَّلَاةِ قَامُوا كُفَّاءً يَرَوْنَ النَّاسَ
وَلَا يَرَوْنَ اللَّهَ إِنَّمَا يُبَيِّنُ لِقَوْلِهِ
ذَلِكَ لَا إِلَى هُوَ لَا عِلَاقَ لَ
سُؤْلِهِ وَمَنْ يَضِلَّ اللَّهُ فَلَنْ
يُجْرِيَهُ سَبِيلًا (الشاعر ۳۱ پارہ ۵)

عن جناب پانی قال رسول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ
 وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

رسال خداوندی نازل شد و ہم سے فرمایا جو شخص
 دکان سے وراثت کیلئے کوئی نیک کام کرے
 جسے خدا قیمت دے گا اس کے عیب مشہور
 نہ ہوگا اور جو شخص دکان سے نہ ملے
 اس کو توبہ سے خدا تعالیٰ سے روکا جائے

کی نذر ادا کرے گا

دکان سے وراثت کیلئے کام کرنے کی خدمت قرآن اور احادیث سے ثابت ہے
 یہ مرنے والے کوئی روزہ خیر میں ترقی کرے یا نہ کرے یہ کسی قوم کی تحریک میں حصہ لے لے
 تو شہادت کے لئے کوئی نیک کام کرے ہے تو اس لئے کہ نام ہو۔ اور جس کو کوئی نیک کام
 اور شہادت کی غرض سے غای نہیں ہوتا، حالانکہ حدیث میں آیا ہے کہ ان سے شہادت
 نہیں لے لی جائے، جب ایسی صورت ہو کہ وہ اپنی شہادت سے ایک حدیث میں یوں کہہ دے
 کہ میں نے اپنے عمل کو شہادت کرتا ہوں، تو اس سے مشہور ہو کر ہستی ہے، لیکن وہ خود
 میں توبہ اور بقیہ بھی کرتا ہے، ایک حدیث میں یوں آیا ہے کہ چھپے رہنا میں بہت سے
 ایسے پیدا ہوں گے جو دنیا کی دنیا میں غلبہ سے تلبس کریں گے اور اس سے دلوں کو دھوکہ
 دے دیں گے، اور ان کو تو جمع سے سے بھر یوں کی کہانیاں سنیں گے ان کی زبان
 شہادت سے نہ وہ نہیں ملے گی، اور ان سے یہ کہہ دیا جائے کہ یہ لوگ نہ ہوں گے
 نہ شہادت سے نہ ان سے کہہ دیں گے، اور ان سے کہہ دیں گے کہ ان سے کہہ دیں گے
 یہ تو جہان سے ایک نیک کام کرے، اور جو عورت کو بھروسہ ہے کہ وہ نہ

میں سے ایک نیک کام کرے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ انسان جو کچھ کرتا ہے وہ اس سے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَدٌ يَفْعَلُهُ إِلَّا

لَمَالٍ وَالْمَعْرُوفِ عَلَى الْفَقِيرِ الْخَارِجِ مَسْلُومٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِإِبْنِ
آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا تَبْغِي تَالِيَا
وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التَّوْبَةُ
يُثَوِّبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ -

(بخاری مسلم)

عَنْ مُنَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْكِبَرُ مَوَدَّانِ نَفْسِهِ وَحَمِيمٍ
مَا بَعْدَ الْمَدِينَةِ وَأَعَايِزُ مَنِ اتَّبَعَ
حَدَّثَنَا وَثَّقِي عَنِ اللَّهِ (ترمذی)

یعنی مال و حرص اور عمر کی حرص اس میں
زیادہ ہوتی جاتی ہے :

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر
ابن آدم کے لئے مال کے بھر سے ہوسے
اور میدان بھی ہیں تو وہ میسر سے کسی شے کو
کرے گا اور انسان کے پیٹ کو فخر کی
مٹی ہی بھرتی ہے اور جو شخص توبہ کرے
خدا اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے :

شہاوتیں دس گنا ہوتی ہیں اور ایستہ ہے کہ
سواں خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا
آدمی وہ ہے جسے چھپنے نفس کی بات اور فراموش
رہے اور آخرت کے لئے عمل کرے
اور عاجز وہ ہے جو نفس کو اس کی خواہش
کو تابع بنائے اور پھر خدا کی خوشنودی کی
تمنا بھی کرے :

اور عمر کے بڑے بڑے جلیل القدر علماء نے فرمایا ہے کہ ایستہ ہے کہ
جو شخص ایستہ ہو سکے وہ دنیا کی بات فراموش کرے اور آخرت کی
تلاش کرے اور خدا کی رضا میں رہے اور دنیا کی بات فراموش کرے :

حُبُّ دُنْيَا

ہاگوں کو مرشد بنائے چیزوں کی محبت ہو
معلوم ہوتی ہے کہ یہ یعنی عبادتوں کی باتوں کی

دین بنائے حُبُّ شَهَوَاتِ
مِنْ شَهَوَاتِ قَالِ بَيْنَ وَاقِنَا طَبِيرِ

الْمَقْنُطُورَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
وَالْخَبِيلِ الْمُسَوَّمَةِ فَلَا تَعَارِمُ وَالْحَرْثُ
ذَلِكَ صَنَاعُ الْحَيَوَةِ رَدِّ بِيَارِ اللَّهِ عِنْدَ
مُصْنِعِ أَمْثَالِ آلِ عَمْرِو بْنِ لُحَيْمٍ ۲ پارہ ۳۰
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّذِي يُبَاسِجُنُ الْمُؤْمِنِينَ وَجَنَّةُ الْكَافِرِينَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ الدُّنْيَا مَنُوعُونَ مَلْعُونُونَ
مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا دِلَالَةٌ
عَالِمًا وَمَذْهَبًا (ترمذی)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ كُنْتُ الدُّنْيَا لَعَدَلْتُ عِنْدَ اللَّهِ
خَاصَّةً لِعَوْنِهِمْ مَسْخِي كَافِرًا صَافًا
شُرْبَةً مَاءٍ (ترمذی)

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا
دَارُ مَنْ لَا دِلَالَةَ وَدِمَالُ مَنْ لَا
مَارَءَ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا سَخْلَ لَهُ

سوئے اور چاندی کے ڈھیروں کی شہاد
گھڑوں کی میٹاشی اور ذراعت کی طریق
چیزیں دنیا ہی زندہ گی کی ہیں اور ان کا دور
کی خوبی تو بس اتنی ہی ہے کہ پاس ہے
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دنیا مومن کا قید خانہ ہے۔ اور کافر کی جہنم
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دنیا خدا کی رحمت سے دور ہے اور جو کچھ
اس میں موجود ہے۔ وہ بھی نہ ان رحمت
سے دور ہے۔ اس کو کہتے ہیں اور جسے خدا
دوست رکھتا ہے۔ وہ عام یا مستقر اس سے
مستثنیٰ ہیں ۱۰

حضرت سهل بن سعد سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر دنیا خدا کے لئے نہ دیکھتے تو میں اسے
بھنک دیتا۔ جس کو وہ کافر کو پانا ہو
گھونٹ بھی پینے کو نہ دیتا ۱۰

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اس شخص کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں
اور اس کا مال ہے جس کے لئے چھوٹا

(مشکوٰۃ)

نہیں اور دنیا کے واسطے وہی جمع کرتا ہے
جس کو عقل نہیں ۵

دنیا کی محبت دراصل کوئی سببی چیز نہیں۔ بیشک عباد کی یاد سے غافل نہ کرے
چونکہ ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں جو دنیا کی محبت میں خدا کو یاد رکھیں اور دنیا کی بے ثباتی
ان کے پیش نظر رہے۔ اس لئے قرآن اور احادیث میں حب دنیا کی مذمت کی گئی ہے
مثلاً مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے۔

چسیت دنیا اند خدا غافل بہن نئے قماش و نقرہ و نرزد و نزن

قرآن مجید کی بہت سی آیات میں دنیا کی مدح مذکور ہے۔ بلکہ دنیا ہی بہتری طلب
کرنے کے لئے حکم دیا گیا ہے اور شائد ہوتا ہے کہ ہیں دعائے لگا کر و رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

خود عمر مطلب یہ ہے کہ دنیا کی مذمت کسی اور جہت سے ہے اور اس کی مدح
کسی اور جہت سے ہے ۵

حسد (یعنی اوسر کو دیکھ کر جلنا اور اس کے زوال نعمت کی خواہش کرنا)

حضرت زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی امتوں
کا مرض تمہاری طرف سرایت کرتا جاتا ہے
اور وہ ایک تو حسد ہے اور دوسرے دشمنی
اور ان میں سے ہر ایک مونڈنے والی ہے
میں یہ نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈتی ہے بلکہ
دین کو مونڈ دیتی ہے ۵

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے

عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّ عَيْلِمُ
دَاءِ الزُّمَمِ مِنْ قَبْلِكَمُ الْخَسَنَةُ
وَالْبَخْسَاءُ هِيَ الْخَالِقَةُ وَلَا أَقُولُ
تَخْلِقُ الشَّعْرَ لَكِنْ تَخْلِقُ الدِّينَ
(ترمذی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ

وَالْحَسَدُ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ
كَمَثَلُ كُلِّ النَّارِ الْحَطْبِ رَابِدًا وَدُ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ الْفَقْرُ أَنْ
يَسْبِكُونَ نَحْرَهُ دَكَاةً الْحَسَدُ أَنْ يَخْلِبَ
الْقَدْرَ (متکوہ)

بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے
جس طرح آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
قریب ہے کہ فقر کفر کی طرف منجبر ہو، اور
قریب ہے کہ حسد فقر پر آہی ہو غائب
آجائے

حسد کے معنی یہ ہیں کہ غیر کی نعمت کے زوال کی خواہش کی جائے، خواہ خود
اُس کے حاصل کرنے کی تمنا ہو یا نہ ہو، اور اس کا باعث یا قوت شہمی ہوتی ہے
یا قوت غصبی، اور یہ ایک لیا مرض ہے، جس سے بڑھ کر کوئی مرض نہیں کیونکہ تیسرا
دوسروں کی نعمت سے ملول ہوتا ہے، اور نعمت ملی ہی دنیا سے کبھی منقطع نہیں ہوتی۔
اس لحاظ سے حسد کا حزن و اندہن بھی منقطع نہیں ہوتا، اور سب سے بڑا حسد وہ ہے
جو ظالم میں ہوتا ہے۔ کیونکہ دنیاوی نعمتوں میں یہ بات ہو سکتی ہے کہ کوئی نعمت
دوسرے شخص کو اس وقت تک حاصل نہ ہو، جب تک یہ شخص اس سے زیادہ نہ ہو، بلکہ
میں یہ بات نہیں، کیونکہ وہ ایک ہی وقت میں مختلف لوگوں کو حاصل ہو سکتا ہے۔
اور خرچ کرنے سے اس میں زوال و نقصان نہیں ہوتا بلکہ اور اضافہ ہوتا ہے۔

بخل و خسین

وَلَا تَحْبِبَنَّ الْبُذَائِينَ يُجِبُونَ
بِمَنَاتٍ هُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ خَشَوُ
خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ مِنْهُمْ
سَيُصَوِّفُونَ مَا بَعِثُوا بِهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَرَبُّهُمُ يَرْفَعُ السَّعَاتِ

اور جن لوگوں کو خدا نے اپنے فضل
سے متذکرہ دیا ہے اور وہ اس کو
خیر میں صرف کرنے سے بخل کرتے ہیں
اور اس بخل کو اچھا سمجھتے ہیں تو وہ ان کے
حق میں بدتر ہے، کیونکہ جس کا بخل کرتے

وَالَّذِينَ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ
 لَّآلِ عِمْرَانِ ع ۱۸ پارہ ۴۵

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَسْحَى قَرِيبٌ مِّنَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ
 الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيدٌ
 مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِّنَ اللَّهِ
 بَعِيدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيبٌ
 مِّنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ مَحْبَبٌ إِلَى اللَّهِ مِنْ بَدَنِ الْغَنِيِّ
 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خَصْلَاطَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ
 الْبَخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ (ترمذی)

عَنْ أَبِي بَكْرٍ لَمَّا رَفَعَهُ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبْرٌ وَلَا يَخْلُفُ وَلَا
 مَنَانٌ (ابوداؤد)

ہیں۔ عنقریب قیامت کے دن اس کا طوق
 بنا کر ان کے گلے میں پہنایا جائے گا۔ اور
 آسمان و زمین کا وارث اللہ ہی ہے اور جو کچھ
 تم کرتے ہو اللہ اس کو اچھی طرح جانتا ہے
 حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخی
 اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے
 لوگوں سے قریب ہے اور دوزخ سے دور
 ہے اور بخیل اللہ سے دور ہے اور دوزخ
 کے قریب ہے اور سخی جاہل خدا کو بخیل بند
 سے بہت پیارا ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخل
 اور بد خلقی دو خصلتیں ہیں جو مومن میں کبھی
 جمع نہیں ہوتیں۔

حضرت صدیق اکبرؓ سے روایت ہے
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 دھوکا دینے والا اور بخیل اور احسان کرنے والا
 تینوں جنت میں داخل نہیں ہو سکے۔

بخل ایک نہایت ہی بڑا عمل ہے۔ دو قرن وادی بخت سے اس کی نہایت بابت ہے
 نیا حسب کیا سہہ۔

بخیل۔ ابو زاید سجسردی
 بہشتی ہا شد بکمر خنجر
 حدیث میں آیا ہے کہ بخل کو دو فرشتہ سمون سے اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک

کہتا ہے، اسے خدا خرچ کرنے والے کو زیادہ مال عطا کرے دوسرا کہتا ہے، اسے خدا بخیل کو طاقت و بربادی عطا کرے۔

بخیل ایک تو خداوند کریم کے عطا کردہ مال و علم کو اس کے حکم کے برخلاف رکھتا ہے جو ایک طرح غصب ہے اور حسان فراموشی و ناحق شناسی ہے۔ اور دوسرے جب باوجود طاقت اور ہمدردی کے اپنے اپنائے جنس سے ہمدردی نہیں کرتا تو وہ سنگت اور بے رحم ہے، تیسرے چونکہ دولت و غیرہ متاع دنیاوی ملتا ہے اس کی بخل کو کوئی کبر و سر نہیں، اس واسطے یہ چند روز مال کے گھمنہ پر حقہ روں کو محروم رکھ کر سب سے بددیلتیا اور ایک بٹا نمونہ قائم کرتا ہے۔

اسراف یعنی فضول خرچی

لوگو اسراف نہ کرو، کیونکہ اسراف کرنے والوں کو خدا دوست نہیں رکھتا۔

کھاؤ اور پیو، لیکن اسراف نہ کرو کیونکہ خدا اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

اور مستند اور غریب اور سرفراز کو اس کا حق پہنچاتے۔ جو، اور غریب و کمزور، کیونکہ فضول خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان بے پروا و نگار کا بڑا بی تا شکر ہے۔

وَلَا تَسْرِفُوا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ۔ (انعام ع-۱- پارہ ۸۵)

كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ۔ (اعراف ع-۳ پارہ ۸۵)

وَاَنْتَ ذَا النُّفُورِ اِحْقَهِ وَاِصْبِحْ وَابْتَغِ الْيُسْبُلَ وَلَا تُبْذِرْ بِرَّاهِ اِنَّ الْمُبْذِرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُوْرًا۔

وہی اسرافیل ع-۳ پارہ ۱۵)

اسلام ایک اعتدال پسند مذہب ہے، اور اپنے پیروں کو ہر امر میں اعتدال پر رہنے کی ہدایت کرتا ہے، اسی سبب جس طرح مسلمانوں کو بخیل سے ممانعت کی ہے،

اسی طرح اسراف سے بھی لوکا سے۔ مگر باوجود اس کے یہ مرض وں بدن مسلمانوں میں بڑھ رہا ہے، اور شاید ہی ان کا کوئی متنفس اس مرض سے بچا ہو۔ اسراف کا ہونا دراصل تو دولت کے چوڑے پر منحصر ہے، مگر مسلمان ہیں کہ عموماً مفلس ہیں، اور پھر سرف ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ ان کے اسراف کا اکثر حصہ بلکہ سارے کا سارا رسم و رواج کی پابندی اور نامشروع باتوں میں صرف ہوتا ہے۔ راہ و مذاہن بھی دیتے ہیں، تو ایسوں کو جو لینے کے اہل ہی نہیں اس لئے نہایت ضروری ہے کہ مسلمان اپنے کو اسراف سے بچا کر ایک اقلیل پسند قوم بن جائیں۔ جیسا کہ اسلام ان کو سکھاتا ہے ۴

خیانت

اور پیغمبر کی شان سے بعید ہے، کہ خیانت کرے اور جو خیانت کا مرتکب ہوگا تو جو چیز خیانت کی ہے قیامت کے دن اس کو جان کرے گا، پھر جس نے جیسا کیا اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہوگا ۵

اے مسلمانو! اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو، اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم جانتے ہو، کہ خیانت کا وہاں کیا ہوتا ہے ۶

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تیرے پاس امانت رکھے اس کی امانت ادا کر دے، اور جو شخص تیری خیانت کرے

وَمَا كَانَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَغْلِبَ وَمَنْ يَغْلِبْ يَأْتِ بِمَا عَلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تَوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ (آل عمران ۷۷ بارہ ۴)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا مَا نَأْتِيكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

(آل انفال ۳ بارہ ۵)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَأْتَا مَانَةً إِلَى مِنْ أَيْمَانِكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ (صحیحین)

اُس سے خیانت نہ کر ۛ

خیانت، امانت کی ضد ہے۔ جو کچھ امانت کے متعلق لکھا گیا ہے۔ وہ خیانت کی برائی ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے ۛ

بہتان

اور جو شخص کسی گناہ یا خطا کا مرتکب ہو
اور اپنے قصور کو کسی بے گناہ پر پھنسا دے۔
تو اُس نے بہتان اور صریح گناہ
کو اٹھایا ۛ

اور جو لوگ مسلمان مردوں اور مسلمان
عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے قصور
کے ہیں۔ تو وہ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ
پرداشت کرتے ہیں ۛ

بہتان بھی ایک قسم کا جھوٹ ہے۔ مگر جھوٹ سے سخت تر اس لئے اس کی سزا بھی بہت
سخت تجویز کی گئی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر ایک مسلمان اس سے بچنے کی کوشش
کرے۔ اور اس کا مرتکب ہو کر قرآن و احادیث کے وعید کا مستوجب نہ بنے ۛ

وَمَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ
إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدْ احْتَمَلَ
بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا

(النساء ع ۱۶ پارہ ۵)

وَالَّذِينَ يُكْذِبُونَ أُمُومِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغْيًا وَرَمَا اتَّسَبُوهَا فَعَلُوا
اِحْتِمَالًا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا

(الاحزاب ع ۷ پارہ ۲۲)

کتاب الادب

ادب العقیقہ

حضرت ابو رافع کہتے ہیں کہ جب حضرت
فاطمہؓ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو خبر

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ذَنِّ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ جِبِينَ
دَلَدَتْهُ فَاِطْمَأَنَّ رُبَّهَا الصَّلَوةَ.

(ترمذی)

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَامِرَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَلَامُ مَرَّتَيْنِ بِعَقِيقَتِهِ تَذْ بَعْدَ
عَنْهُ يَوْمَ السَّاعِ وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ
وَيُسَمَّى.

(ابوداؤد)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ ابْنِ
طَالِبٍ قَالَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَسَنِ بِنْتِهَا
وَقَالَ يَا فَاِطْمَأَنَّ حُلُقِي رَأْسُهُ وَ
تَحْشَرِي بِزَيْنَةِ شَعْرَةٍ فَخَصَّةً
فَزَيْنَاكَ كَانَ وَزْنُهُ يَدَاهُمَا أَوْ
بَعْضُ يَدَاهُمَا.

(ترمذی)

تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے
کون میں اذان دی جیسے نماز کی اذان دی
جاتی ہے۔

حضرت حسن بصریؒ سمرقند سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: بچہ اپنے عقیقہ کے عموں کی بیوی رہتا
ہے۔ ساتویں روز اس کی طرف سے ذبح
کیا جائے اور سر مونڈا جائے اور نام
رکھا جائے۔

محمد اپنے باپ حضرت علیؓ ابن
ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
امام حسنؓ کی طرف سے ایک بکری عقیقہ میں
ذبح کی اور فرمایا اسے فاطمہؓ اس بچے کا
سر منڈاؤ اور ہاتھوں کے برابر چاندی
تول کر خیرات کرو واپس ہم نے اُن کو تول
توڑا اور ہم باور ہم سے کچھ کم رکھا۔

حقوق العباد کے باب حقوق الاولاد کے ضمن میں یہ مسائل عقیقہ تفسیر کھدائے

ہیں وہاں ملاحظہ کریں۔

اس باب میں بعد پیدائش لڑکے یا لڑکی کا نام رکھنا

حضرت عبید اللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ

أَسْمَاءُ كُذِّبَتْ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَحَبِيبُ الرَّحْمَنِ

(مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِحَ لَنَا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ اسْمُ رَجُلٍ
يُسَمَّى مَلِكُ الْأَمْلَاقِ (بخاری)

عَنْ أَبِي الدَّدَاءِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَدْعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ
أَبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ (ابوداؤد)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنْ بَنَيْنَا كَانَتْ
لِعُمَرَ قَالَ لَهَا عَاصِيَةٌ فَمَا هِيَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَمِيلَةٌ (مشکوٰۃ)

کے نزدیک تمہارے سب ناموں میں پرانا
نام عبد اللہ و عبد الرحمن ہے ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔
قیامت کے دن اللہ کے نزدیک تمام
ناموں سے بدترین نام اُس شخص کا ہے
جو شاہنشاہ کے نام سے پکارا جاتا ہے ۔

حضرت ابو داؤد دائمش سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم قیامت کے دن اپنے اور اپنے باپ
کے ناموں سے پکارے جاؤ گے اس لئے
تم اپنے نام اچھے رکھ کر دو ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے
کہ عمرؓ کی ایک لڑکی ممتی حبیبہ نامیہ (یعنی
نافرمان) کہا جاتا تھا تو آنحضرت صلی اللہ
نے اس کا نام بدل کر حمیدہ رکھ دیا ۔

نعت یہ ہے کہ پیدائش کے ساتویں دن بچے کا نام رکھے اور یہ سات دن
کی مدت اس لئے مقرر کی گئی کہ اس عرصے میں اچھا نام تجویز کرے ۔ شرعہ اسلام میں
لکھا ہے کہ پیغمبروں کے نام یہ نام رکھے اور رب سے بہتر نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہے
اور اس کے سوا جس نام میں لفظ عبد یا امہ کی اخلافت اللہ تعالیٰ کے کسی نام کی طرف
ہو جیسے عبد الشکور عبد الرحیم اور امۃ اللہ اور امۃ الکریم وغیرہ ۔ ایک روایت میں یوں
آیا ہے خَيْرَ الْأَسْمَاءِ مَا خَدَّ وَهُوَ عَبْدٌ ۔ یعنی بہتر نام وہ ہے جو حمد اور عبد
سے لکھا ہو اور ابوداؤد میں وہ بَابُ حَبِيبِي سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: تَسْمُوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ یعنی پیغمبروں کے نام یہ نام رکھا کرو۔ علامہ سلوی علی کی جامع معیر میں ہے کہ جہانی نے عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ مَنْ دَلَّ لَهُ ثَلَاثَةٌ أَوْ لَا دَلِّمُ لِيَسْمِيَ أَحَدَهُمْ بِأَسْمِ مُحَمَّدٍ فَقَدْ جَوَّالٌ یعنی جس کے تین بیٹے ہوئے اور اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ایک نام بھی نہ رکھا تو بیشک اس نے اُس کا ثواب نہ جانا، اکثر روایتوں میں آیا ہے کہ جس کا نام محمد ہوگا آنحضرت مسوم اُس کی شفاعت کریں گے، اگرچہ شفاعت تمام خلقت کی ہوگی مگر وجوہ شفاعت مختلف ہوں گے، چنانچہ ایک وجہ شفاعت حضور سرور عالم کریم ابن الکریم کا ہونا بھی ہے ۛ

آداب بیت الخلاء یعنی قضاء حاجت کے طریقے

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا ہے کہ تھلائے حاجت یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف نہ کریں اور اس بات سے بھی کہ دائیں ہاتھ سے استنجا کریں اور اس بات سے بھی کہ تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجا کریں، اور اس سے بھی کہ ہڈی یا مینگنی یا لید وغیرہ سے استنجا کریں ۛ

حضرت انسؓ سے روایت ہے

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے میں جاتے تو فرماتے: خداوند! میں مذکور اور مادہ جنوں کے شر سے تیری پناہ

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ تَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْقُبَ الْقِبْلَةَ لِغَائِلِ زَبُولٍ وَأَنْ تَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ وَأَنْ تَسْتَنْجِيَ بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَأَنْ تَسْتَنْجِيَ بِعَظْمٍ أَوْ رُوثٍ - (مسلم)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْجَبَائِثِ (صحیحین)

مانگتا ہوں ۛ

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاٹے حاجت
سے فارغ ہو کر باہر آتے تو فرماتے
عَفْرَانْكَ یعنی اے خدا میں تجھ سے
بخشش چاہتا ہوں ۛ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَدَجَ مِنْ
الْحَاجَةِ قَالَ عَفْرَانْكَ - (ترمذی)

آداب البؤل

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم میں سے کوئی شخص جانوروں
کے بلوں میں پیشاب نہ کرے ۛ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَبُولُ لَنْ أَحَدٍ كَذَنِي يُحْدِرُ (ابوداؤد)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے
کہ ایک دن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے ساتھ تھا۔ آپ نے پیشاب کرنا چاہا
تو آپ ایک دیوار کی جڑ پر ہوا اور نرم
زمین پر آئے اور پیشاب کیا پھر فرمایا
جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرنا
چاہے تو پیشاب کے لئے نرم زمین
تلاش کرے ۛ

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
يَوْمٍ فَأَسَآدَانُ يَبُولُ فَأَتَى دُمْنَانِي
أَصْلَ جِدَارٍ فَقَالَ ثُمَّ قَالَ إِذَا آدَا
أَحَدُكُمْ أَنْ يَبُولَ فَلْيُرْتِدْ لِبَوْلِهِ -
(ابوداؤد)

مذکورہ بالا دو نقل حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ پیشاب کسی سوراخ میں نہ کرے
تاکہ اندر سے کوئی موزمی جانور نکل کر تکلیف نہ دے، نیز پیشاب کرنے کے لئے ایسی جگہ
تلاش کرے، جہاں پر ہوا اور زمین نرم ہو تاکہ چھینٹیں نہ لڑکھیریں کوئی ناپاک نہ کرے۔

بہ عذر کھڑے کھڑے پیشاب کرنے کی سخت ممانعت ہے، اور اگر کسی عذر کے باعث کرنا ہی پڑے، تو اس میں بھی اس امر کا لحاظ رکھا جائے کہ کپڑے ناپاک نہ ہوں ۛ

آداب الحمتام

حضرت عبداللہ بن معقل سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے نہانے کی جگہ پیشاب نہ کرے پھر وہیں نہائے یا وضو کرے کیونکہ اس سے عام وسوسہ پیدا ہوتا ہے اس سے غسل خانہ میں یا حمام میں پیشاب کرنے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے ۛ

حضرت ابن عمر بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہارے لئے مکہ بچھنچھ کیا جائے گا، اور تم وہاں کچھ ایسے سکانات پاؤ گے جن کو حمام کہا جاتا ہو گا، تو مردوں کو چاہیے کہ وہاں بغیر تہمتہ باندھے نہ جائیں اور عورتوں کو وہاں جانے سے مطلقاً منع کر دو، وہاں بیابان و نفاس عالی عورت کو اجازت ہے، حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُولِي أَحَدُكُمْ فِي مُتَعَبِهِ ثُمَّ يَحْتَسِلُ فِيهِ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الرِّسَالِ مِنْهُ.

(ابوداؤد)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَقُومُ لَكُمْ أَرْضُ الْجَمْرِ وَتَجِدُونَ فِيهَا بُيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَامَاتُ فَلَا يَدْخُلُهَا الرِّجَالُ إِلَّا بِإِذْنٍ وَأَمْنَعُوا مِنْهَا النِّسَاءُ إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نَفْسًا.

(ابوداؤد)

عَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُدْخِلُ
الْحَمَامُ بَغَيْرِ إِذَارَةٍ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ
حَلِيلَتَهُ الْحَمَامُ مِنْ غَيْرِ عَذَرٍ مَنْ
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا
يُجْلِسُ عَلَى مَا رَدَّ يَدَا رُغْلَيْهَا
الْحَمَرُ (النسائي)

جو خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے
چاہیے کہ بغیر تہمت باندھے حمام میں نہ
جائے، اور جو شخص خدا اور آخرت پر
ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنی
بیوی کو بلا عذر حمام میں نہ جائے ورنہ
اور جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا
ہو اسے چاہیے کہ اس دسترخوان پر کھانا
کھانے کے لئے نہ بیٹھے جس پر شراب
کا ذوق چل رہا ہو +

آداب الغسل (یعنی نہانے کے طریقے)

عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ
مِنَ الْجَنَابَةِ (نسائي)
عَنْ يَحْيَى قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَغْتَسِلُ
بِالْبَرَارِ فَصَحَّحَ الْمُنْبِرُ فَنَحَّدَ اللَّهُ
أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبِيْبُ
سِتَائِي حَبِيْبُ الْحَيَاءِ وَالْتِسَارِ فَإِذَا
اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَرِ

اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ فرماتی
ہیں کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل
جنابت کرتے تو میں آپ کا پردہ کئے رہتی
تھی لعل اس سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھدے
میدان میں برہنہ غسل کرتے دیکھا تو
آپ منبر پر چڑھے اور خدا کی حمد و ثناء
کی اور فرمایا خدا تعالیٰ بڑا شرم والا
اور بڑا پردہ پوش ہے۔ اور شرم اور
پردہ پوشی کو دوست رکھتا ہے۔ تو جب
تم میں سے کوئی غسل کرے تو پردہ
کر لے +

(ابوداؤد)

حقوق اللہ کے باب الطہارت میں غسل کا حال تفصیل سے لکھا گیا ہے۔
اس کو اس کے ساتھ مل کر پڑھو۔

آداب النفس

یعنی وہ طریقے جن کا ہر ایک شخص کو پابند ہونا چاہیے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ ان باتوں کو جن کا میں ذکر کروں گا، کون شخص پسندواری پر عمل کرنے یا پس پر عمل کرنے والے کو تعلیم دینے کے لئے تیار ہے، حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں گنوائیں۔ فرمایا۔ خدا کی حرام کی ہوئی باتوں سے بچ، کہ اس طرح سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار شہرست گار خدا کے وسیع ہوئے پر راضی ہو جا، تو سب لوگوں سے دولت مند ہو جائے گا۔ اپنے ہمسایہ سے ملوک کر کہ مومن کامل ہو جائے گا لوگوں کے لئے وہی بات پسند کر جو اپنے لئے ضد کرتا ہے۔ کہ تو پورا مسلمان ہو جائے گا زیادہ بہت ہنساکر کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ رَدَّ أَصْحَابِهِ مِنْ بَيْتِ لُحْيٍ يَا خُذْ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ فَبِعَمَلِ بَهَنٍ أَوْ لَيْعَلٍ مَنْ يَفْعَلْ بَهَنٍ قُلْتُ نَايَا رَسُولُ اللَّهِ قَاخَذَا بِيَدِي فَقَدْ خَمَسًا قَالَ اتَّقِ الزُّهَامَ كُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا شَمَهُ اللَّهُ لَكَ نَكُنْ أَخِي النَّاسِ وَأَخِي لِي جَارٌ لَكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاحِبٌ نَفْسٍ مَا تَحِبُّ نَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرْ لِبُضُوكَ فَإِنْ كَثُرَتْ أَنْفُسُكَ بَيَّتَ الْقَلْبَ

(ترمذی)

مردہ بنا دیتا ہے ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے نو باقول کا حکم دیا ہے ظاہر و باطن میں خدا سے ڈرنے کا خوشی اور ناخوشی کی حالت میں انصاف کی بات کہنے کا مفلسی اور تونگری میں میاں روی اختیار کرنے کا اور جو شخص مجھ سے قطع تعلق کرے، اس کے ساتھ عملہ رحمی کرنے کا اور جو شخص مجھ سے محروم کرے اس کو دینے کا اور جو مجھ پر ظلم کرے اس سے درگزر کرنے کا اور اس بات کا کہ خاموش رہوں تو ذکر کروں، بولوں تو یاد الہی کروں، دیکھوں تو نظر عبرت سے دیکھوں اور اچھی باتوں کا حکم کروں۔ حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ تکبر اور خیانت اور قرض سے پاک ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا ۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو یہ زیبا نہیں کہ اپنے نفس کو ذلیل

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي رَبِّي بِتَسْعِ خَشْيَتِهِ اللَّهُ تَعَالَى فِي اللَّهِ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَاءِ وَأَنْ أَحِلَّ مَنْ قَطَعَنِي وَأَعْطَى مَنْ حَرَمَنِي وَأَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَنِي وَأَنْ يَكُونَ صَهْتِي كَكَلَامِ النَّطْقِيِّ ذَكَرُوا نَظَرِي عِبْرَةً تَامِرًا بِالْمَعْرِوفِ .
(تبیر رسول)

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَاتَ دُمُورِيٍّ مِنْ تِلْكَ الْكِبَرِ وَالْغُلُولِ وَالْمَكِينِ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ

عَنْ حَذِيفَةَ رَوَاهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي دُمُورِيٍّ مَنْ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ

قَالُوا كَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ
يَتَعَرَّضُ لِلْبَأْسِ عَلَيْهِ يُطِيقُ (ترمذی)

کرے، صحابہؓ نے عرض کیا۔ مومن اپنے
نفس کو کس طرح ذلیل کرتا ہے۔ فرمایا
ایسی مصیبت کا سامنا کرنے سے جس کے
برداشت کی اس میں طاقت نہیں ہے

حقوق اللہ اور حقوق العباد میں ہم اس عنوان کے متعلق اکثر مطالب لکھے آئے ہیں
اس کو بھی ان کے ساتھ ملا کر پڑھو

آداب العلم والتعلم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَأَلَ عَنْ عِلْمٍ ذَلَمَهُ الْجَمْعُ
بِجَرِّهِ مِنَ النَّارِ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس سے علم کی بابت پوچھا جائے۔ تو
قیامت کے دن اس کے لئے میں آگ کی
لگام ڈالی جائے گی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ
قَالَ لَا يَنْبَغِي مَنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنَ
الْعِلْمِ أَنْ يُضَيِّعَ نَفْسَهُ (بخاری)

حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا
جس شخص کو توڑا مارا بھی علم سامان ہو۔ اسے
زیادہ نہیں کہ اپنے نفس کو ضائع کر دے
یعنی مستحق علم کا فائدہ نہ پہنچائے

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّاسِ
بِهِ ابْنُ جَعْفَرٍ أَنَّ ابْنَهُ قَالَ لَبَّ
اللَّهُ وَسُؤْلُهُ (بخاری)

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ لوگوں کو ایسے
طریقے سے حدیث سنائی جائے کہ متعارف
طریقہ ہو کیا نہیں یہ بات پسند آتی ہے
کہ خداوند اس کا رسول جناب سے جائیں
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنے
کسی شاگرد کو بھی طلب کر کے فرمایا کہ اگر

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ مَا
أَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَدْ مَرَّ حَدِيثٌ لَمْ يَنْفَعْ

عَقُّوْهُمْ اِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةٌ
(مسلم)

کسی قوم کے سامنے ایسے طریق سے حدیث
بیان کر دو گئے جس تک ان کی عقلیں پہنچ
سکیں تو ان میں سے بعض کہہ لئے موجب
فتنہ ہو گا ۵

حدیث میں جس علم کو چھپانے سے وعید نکالیا گیا ہے، اس سے مراد وہ علم ہے
جس کی تعلیم لازم اور ضروری ہے، یعنی علم دین اور یہی اسی وقت جب کوئی دوسرا تعلیم
دینے والا موجود نہ ہو یہی وجہ ہے کہ تعلیم دین کو فرض کفایہ کہا گیا ہے، فرض عین نہیں
کہ اس کی تعلیم سب پر فرض ہو ۵

آداب المحقق یعنی کلام مجید کے متعلق ہدایات

عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
اللَّهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَأْخُذُ
بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

(صحیحین)

فَإِنِّي لَأَدَايَةَ لِسْمِ لَا تَسَافِرُوا
بِالْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا أَمْنُ أَنْ يَنَالَهُ
الْعَدُوُّ

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِسْمَا أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ
آيَةً كَيْتَ دَكَيْتُ بَلْ يَقُولُ نَسِيتُ
وَأَسْتَذْكُرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن
کے ملک میں قرآن مجید کو ساتھ لے جانے
سے منع فرمایا کہ مبادا اسے ادبی کریں
صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے
کہ حضور نے فرمایا لو کہ قرآن کو ساتھ لے کر
سفر نہ کرو۔ کیونکہ میں اس سے مطمئن نہیں
استہ پامیں راویوں کی توبہ میں کریں ۵
حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم میں بڑا وہ شخص ہے جو کہتا ہے
میں خدا کی آیت بھول گیا ہوں لیکن
کہ جلد دیا گیا اور قرآن کو یاد رکھو کیونکہ قرآن

تَفْصِيْلًا مِّنْ حُمدٍ وَدِرِّجَاتٍ مِّنَ
النَّعْمِ (بخاری - مسلم)

چو پاؤں کے بھاگ جانے سے بھی زیادہ
لوگوں کے سینوں سے نکل جاتے والے
ہے۔ یعنی قرآن کو پڑھنے نہ رہو گے تو وہ
بھول جائے گا۔

قرآن مجید کی فضیلت کے لئے اسی قدر کافی ہے کہ خداوند عالم خالق نوح و قلم کا
کلام ہے۔ اور اس کی جس قدر تعظیم کی جائے بجا ہے۔ بے عنوان کو ہاتھ نہ لگایا جائے
کسی ایسی جگہ اس کو نہ سے جایا جائے جہاں اس کی بے ادبی ہونے کا خوف ہو۔ اور اسی
وجہ سے حضور سے غنیم کے رک میں لے جائے۔ سے منع فرما دیا کہ ایسا نہ ہو دشمن اس کی
بے ادبی کریں۔ اور یہ بھی فرما دیا کہ کوئی آیت بھول جائے تو یہ نہ کہے کہ میں فلاں آیت
بھول گیا۔ کیونکہ نسین واپنی طرف نسبت کرنے سے ایک طرح کی بے ادبی ظاہر ہوتی
ہے۔ الغرض افعال و اقوال سے کوئی ایسی بات ظاہر نہیں ہونے دینی چاہیے جس سے
قرآن کی بے ادبی ظاہر ہو۔

آداب تلاوت قرآن کریم

عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ أُمِّ
سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ قِرْآنَهُ يَقُولُ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ
ثُمَّ يَقُولُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ثُمَّ
يَقِفُ ثُمَّ يَقُولُ مَا زِلْتُ يَوْمَ الدِّينِ
(ترمذی)

ابن ابی ملیکہ ام المؤمنین حضرت
ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم حروف و کلمات کو ایک
ایک پڑھتے تھے۔ مثلاً فرماتے تھا الْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ اور فوراً ٹھہر جاتے۔ پھر
فرماتے الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اور ٹھہر جاتے
پھر فرماتے مَا زِلْتُ يَوْمَ الدِّينِ اور
اسی طرح آخر سورت تک پڑھتے تھے۔
حضرت فضیلہ فرماتے۔ وہ پڑھتے تھے کہ

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ قُرْءًا
الْقُرْآنَ بِحُجُومِ الْعَرَبِ رَأْسًا وَآخِرًا
أَيَّاكُمْ وَحُجُومِ أَهْلِ الْعَشِيرَةِ وَحُجُومِ
أَهْلِ الْكِنَانِ وَحُجُومِ بَنِي إِسْرَءِيلَ
يُرْجِعُونَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيمَ الْغَنَاءِ
وَالنُّوحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ
مَفْتُونَةٌ قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ الَّذِينَ
يُحِبُّهُمْ ثَنَانُهُمْ (منقول)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
قرآن عرب کی اونہجوں میں پڑھو۔ اور
اہل عشق اور یہودیوں اور عیسائیوں کے
ہجوں سے اپنے آپ کو دور رکھو، میرے
بعد عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی، جو
قرآن پڑھنے میں اسی طرح گٹر می کی
آواز نکالیں گے جس طرح گائے اور بٹنے
میں گٹر می کی آواز نکالی جاتی ہے، قرآن
مجید ان کے گلوں سے سجا رہ نہیں کرے گا
انکے دل اور ان لوگوں کے دل جہنم کو
حال لکھتا ہوگا، بقاء کے نکتہ ہوں گے۔

قرآن مجید کو با وضو قبلہ، زہرہ، عجز و انکسار سے پڑھنا چاہیے، اور یہ بھی ضروری
ہے کہ آہستہ آہستہ ٹھہر کر پڑھے، اس کے معنوں میں غور کرے، جگہ ختم کرنے کی فکر
میں نہ رہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جو شخص تین دن سے کم میں قرآن
مجید پڑھ کر گئے گا، تو قرآن میں جو علم فتنہ ہے وہ اسے حاصل نہ ہوگا، یہ بھی ضروری
ہے کہ جس سے جتنی خوش آواز کی ہے، چاہے صحیح یا غلط ہو، وہی کہ تختہ علم غریب، خوش خوش و غلیظ
پڑھنے میں سے نہیں ہے، وہی، مگر جس کی آواز ہی آہستہ ہو، وہی مجید پڑھ رہا ہے۔ منہ
لوگوں کے سامنے بلند آواز سے کم پڑھے، کہ اس کی ہنسی نہ آتا ہے اور اس کا پڑھنا
حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کے اس شعر کا مصداق نہ بنے،

نہ تو قرآن بدیں نغمہ خوانی ببری نہ تو مسلمانانی

جو شخص قرآن مجید کے معانی سمجھتا ہے اس کو قرآن مجید پڑھتے وقت اس کے
معانی پر غور کرنا اور ہر مضمون کے موافق اپنے میں اثر ظاہر کرنا مسنون ہے، شہناجیب
کوئی ایسی آیت پڑھے کہ اللہ پاک کی رحمت کا ذکر ہو تو قلب رحمت اور نعت

کا ذکر ہو تو سنا مانگے۔ مگر جبکہ خارج از نماز ہو یا نفلی نماز نہ تھا بڑھ رہا ہو۔ ختم قرآن مجید کے بعد دعا مانگنا مستحب ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ہر ختم کے بعد دعا مقبول ہوتی ہے۔ جب ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کر چکے تو مسنون سے کہ فوراً دوسرا ختم شروع کر دے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت محبوب ہے کہ جب قرآن مجید ایک مرتبہ ختم ہو جائے تو دوسرا شروع کر دیا جائے، اور اس دوسرے کو **قَدْ اَمْلَأَ جَنَّاتٍ** تک پہنچا کر پھوڑ دے اس کے بعد دعا وغیرہ مانگے۔

آداب الدعاء

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سی دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا جو رات کے آخری حصے میں اور فرضی نمازوں کے بعد کی جائے :

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور تکبیر کے درمیان کی دعا رات نہیں کی جاتی۔ عرض کیا یا رسول اللہ ہم اس وقت کیا کہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ سے دُعا اور آخرت کی عافیت مانگو :

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَبَدَأَ لِحُكُومِ الْمَكْتُوبَةِ (ترمذی)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْدَأُ الدُّعَاءَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْأَقَامَةِ قِيلَ وَآيَا نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ سَلُوا اللَّهَ فِي الْخَائِفَةِ فِي الدُّعَاءِ الْآخِرَةِ

ذیلہ اور دترمذی :

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَبُ مَا يَكُونُ لِعَبْدٍ مِنْ رَبِّهِ

وَهُوَ سَاجِدٌ فَالْتَمَذَ اللَّهُ عَائِدَ رَسُولٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللَّهَ
تَعَالَى بِبُطُونِ الْفِكَمِ وَلَا تَسْأَلُوهُ
بِظُهُورِهِ فَإِذَا فَرَعْتُمْ فَأَسْكُوا
بِهَا وَجُوهَكُمْ (ابن ماجہ)

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ
حَقَّ دَائِتُ بَيَاضِ الْبَطْنِ (بخاری)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا اللَّهَ
وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِأَنَّ جَابَةَ إِبْرَاهِيمَ
أَنَّ اللَّهَ لَا يَكْتُمُ غَيْبٌ دُعَاءِ مَنْ قَلْبُ
عَاقِلٍ لَا (ترمذی)

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ مَوْجِبُ
بَيْنِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ حَتَّى
يُجِبَ عَنْهُ فَالْتَمَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَرْكَابَ
صَلَاةً عَلَى الْأَرْضِ عَادُوا وَاسْتَعْنُوا

زیادہ قریب ہوتا ہے اس لئے اس
حالت میں بہت دعا کیا کرو۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے
روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہمتیہوں کو منہ کے سامنے
رکھ کر خدا سے دعا مانگا کرو۔ ان کی پشت
منہ کے سامنے نہ رکھو اور جب فارغ
ہو جاؤ تو ہاتھوں کو اپنے منہ پر مل کر رکھو۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائیں
یہاں تک ہاتھ اٹھائے کہ میں نے آپ کی
لبٹوں کی سپیدی دیکھ لی۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خدا سے دعا مانگو، حالانکہ تم کو قبولیت
کو یقین ہو، اور یہ جان لو کہ اللہ اپنے
اس دعا کو قبول نہیں کرتا جو غافل
بے پروا دل سے نکلتی ہے۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دعا آسمان و زمین کے درمیان اتر
دی جاتی ہے، اور جب تک مجھ پر درود
نہ پڑھا جائے وہ نہیں جاتی۔ تو تم جب

وَاٰخِرُكَ۔

(ترمذی)

عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ قَالَ كَانَ
ابْنَتِي حَلِيًّا لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا
لِأَحَدٍ بَدَأَ بِدُعَائِهِ۔ (ترمذی)

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُجِيبُهُ أَنْ يَدْعُو ثَلَاثًا وَلَيْسَتْ تَعْفَرُ ثَلَاثًا
(البو۱۰ اؤد)

سوا کے پیالے کی طرح بیکار نہ پھوڑو
دنا سے پہلے اور دنا کے بیچ اور دنا کے
آخر مجھ پروردگار پڑھ لیا کرو :
حضرت ابی بن کعب سے روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے
لئے دُعا کرتے تو پہلے اپنے لئے
دُعا کرتے :
حضرت ابن مسعود سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اس بات کو پسند کرتے کہ تین دفعہ دُعا کی
جائے اور تین ہی دفعہ مستغفار پڑھا جائے
دُعا کے متعلق ہم حقوق اللہ میں بہت کچھ لکھ آئے ہیں۔ اس باب کو اس کے
ساتھ ملا کر پڑھیں :

آدابِ قسم

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
عمرؓ کو اپنے باپ کی قسم کھاتے سنا
تو آپ نے فرمایا : خدا تعالیٰ تمہیں اپنے
باپوں کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے
جو شخص قسم کھانا چاہے تو وہ اللہ کی
قسم کھائے یا فاموش رہے :

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يَا بَنِيَّ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْهَاهَا
كَمَا أَنْ تَحْسِبُوا يَا بَنِيَّ كَفَرْتُمْ كَانَ
حَالِقًا فَيُحْلِلُ بِاللَّهِ تَعَالَى أُولِيْعُمَّتْ
وہ بخاری مسلم

سُفَا خدا کے سوا کسی چیز کی قسم درست نہیں۔ کیونکہ قسم ہمیشہ عزیز ترین چیز کی کھانی

بجائی ہے، اور مومن کی شان سے یہ بات بعید ہے کہ خدا سے بڑھ کر اسے کوئی چیز عزیز ہو
لیکن اب جو کہ مسلمان اپنی کمزوری ایمان کے باعث خدا کے نام کی جھوٹی قسمیں کھا جاتے
ہیں اور تعلق وغیرہ کی جھوٹی قسم نہیں کھاتے، یا کم کھاتے ہیں، اس واسطے عند الضرورت
علماء و احفاد نے قسم بھاق منکور جائز قرار دیا ہے۔

آداب المساجد

عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ
أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي
أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.

مسلم

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ
أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكُعْ رُكْعَتَيْنِ
قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ۔ (بخاری مسلم)

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَلَدٍ قَالَ قُلِيَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَدْنُّهِ إِلَّا
شُعَارِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْإِشْرَافِ
فِيهِ وَأَنْ يَتَخَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

حضرت ابواسید سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے
تو کہے اللھمما فتھ لہ ابواب رحمتک
اور مسجد سے باہر آئے تو کہے اللھم
انی اسئلتک من فضلك۔

حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو
تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھے۔
عمر بن شعیب اپنے باپ سے
اور وہ اس کے دادا سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد
اشعار پڑھنے اور خرید و فروخت کرنے
سے منع فرمایا اور اس بات سے بھی

۱۔ اے اللہ تعالیٰ تو میرے لئے اپنی رحمت کے وہ دروازے کھول دے ۱۲۔

۲۔ اے اللہ تعالیٰ میں آپ کے حضور میں آپ کے فضل و کرم کی درخواست کرتا ہوں۔

قَبْلَ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ (ابوداؤد)

کہ جمعہ کے دن لوگ نماز سے پہلے حلقہ
باندھ کر بیٹھیں :

حقوق اللہ میں ہم اس کے متعلق بہت کچھ لکھ آئے ہیں۔ اس کو بھی اس کے ساتھ
لا کر پڑھیں :

آداب کعبہ

عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْكَعْبَةَ دَعَا
فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى
خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِي قِبْلِ الْبَيْتِ
رَكَعَيْنِ فَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ.
(مسلم)

حضرت اسامہؓ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبے میں داخل
ہوئے۔ تو اس کی سب طرفوں میں دعا
مانگی۔ مگر کعبے کے اندر نماز نہیں پڑھی
یہاں تک کہ جب باہر تشریف لائے تو سمت
کعبہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر فرمایا کہ یہی
قبلہ کی طرف ہے :

وَفِي حَدِيثٍ لِلْبُخَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ
الْكَعْبَةَ وَدِيمَا سَنَّهُ سَازِي فَتَخَمَّ
عِنْدَ كُلِّ سَازِيَةٍ قَدْ عَاوَلَهُ يُصَلِّي
وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَسَبَّحَ
فِي نَوَاحِيهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى خَرَجَ.

بخاری کی ایک روایت میں یوں آیا
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبے
میں داخل ہوئے اور اس وقت کعبہ میں
چھ ستون لگے ہوئے تھے۔ تو آپ نے
ہر ستون کے پاس کھڑے ہو کر دعا کی۔
اور نماز نہیں پڑھی۔ نسائی کی روایت
میں ہے کہ حضور کعبہ میں تشریف لے گئے
اور اس کی تمام طرفوں میں تسبیح کہی
اور نماز نہیں پڑھی۔ یہاں تک کہ باہر
تشریف لے آئے :

آداب مکہ معظمہ و مدینہ مطہرہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ
الْبَلَدِ حَرَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ فَهُوَ حَرَامٌ بِجُرْمَةِ اللَّهِ
تَعَالَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمَنْ
يَعْلَلِ الْقِتَالَ فِيهِ يَزْحَلِ قَبْلِي وَلَمْ
يُحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ
حَرَامٌ بِجُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ لَا يَنْفُذُ
شَوْكُهُ وَلَا يَنْفَرُ صَيْدُهُ وَلَا يُلْتَقَطُ
لِقَبْضِهِ إِلَّا مَنْ عَرَفَهُ فَإِذَا لُجِئَتْ
خِلَافُهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِلَّا الْأَذْخَرَ فَإِنَّهُ لِقَبْلِهِمْ وَلِبَيْتِهِمْ
فَقَالَ إِنْ الْأَذْخَرَ

(بخاری)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمان و زمین
کو پیدا کیا، اسی دن سے اس شہر (مکہ)
کو حرام بنا کر عظیم و مکرم شہر دیا ہے۔ تو وہ خدا
کی تعظیم کی وجہ سے قیامت تک تاباں عظیم
رہے گا۔ مجھ سے پہلے کبھی کسی کے لئے
اس میں کشت و خون کرنا حلال نہیں ہوا
تھا، اور مجھے بھی صرف دن کی ایک ساعت
دفعہ مکہ کے لئے حلال ہوا ہے۔ تو
اب وہ خدا کی حرمت کی وجہ سے قیامت
کے دن تک حرام رہے گا، اس کا پناہ
تک نہ تو اچائے اور نہ اس کے شکار
کو بھیجا اور نفرت مولائی جائے۔ اور نہ
اس میں گراہی اداں اٹھایا جائے، مگر اس
شخص کو جائز ہے جو اس کا اعتدال کرے
بکھیرے، اور نہ اس کی گھاس اٹھا کر
جائے۔ حضرت عباسؓ نے عرض کیا کہ
اذخر گھاس کو سٹھنے کر دیجئے، کیونکہ
لہاروں اور گھروں کے کام آتی ہے
آپ نے فرمایا: ہاں میں اذخر کو مستثنیٰ

کرتا ہوں ۵

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ
میں نے نبی ﷺ اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے
کسی شخص کو کہتے ہیں ہتھیار اٹھانا حلال
نہیں ہے ۵

حضرت ابو سعیدؓ نبی ﷺ اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے
فرمایا: حضرت ابراہیمؑ نے مکہ کے حرم
ہونے کی دشمنی کی تو خدا نے مکہ کو حرام
کر دیا اور میں نے سپینہ کے دونوں
طرف کے سنگستانوں کی درمیانی مسافت
کو حرم کر دیا ہے کہ وہاں نہ تو خون بیزی
کی جائے اور نہ وہاں کشت و خون کی جائے
ہتھیار اٹھایا جائے، اور نہ وہاں کے
درخت کاٹے جائیں، لیکن چارہ کے لئے
مشتاق نہیں ۵

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں مدینے کی دونوں طرف کے سنگستان
کی درمیانی مسافت کو حرام کرتا ہوں کہ
نہ تو وہاں کے درخت کاٹے جائیں، اور
نہ وہاں شکار کیا جائے، اور فرمایا کہ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَجِزُ
لأَحَدِكُمْ أَنْ يَجْعَلَ بِمَكَّةَ سِلَاحًا
(مسلم)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أِبْرَاهِيمَ
حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا وَإِنِّي حَرَّمْتُ
الْمَدَائِنَةَ حَرَامًا مِمَّا بَيْنَ مَسَا
زِمَيْهَا أَنْ لَا يَهْرَأَ بِيَادِمٍ وَلَا
يُجْعَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا يَخْبِطُ
فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ (مسلم)

عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَحَرَّمُ
مَا بَيْنَ لَأَبْنِي الْمَدَائِنَةِ أَنْ يَقْطَعَ
عِضَاهَا أَوْ يَتَّقَسَ صَبْرُهَا قَالَ
الْمَدَائِنَةُ حَرَامٌ لَكُمْ أَنْ تَعْلَمُونَ
(مسلم)

مدینہ لوگوں کے لئے بہتر ہے۔ اگر وہ
اس بات کو جانیں :

خانہ کعبہ کے ارد گرد جو احاطہ ہے۔ وہ مسجد الحرام کہلاتا ہے۔ مسجد الحرام کے ارد گرد
چاروں طرف آبادی پھیلی ہوئی ہے۔ اسے حرم کہتے ہیں۔ حرم کی شناخت کے لئے ہر طرف
حدود مقرر کر دی گئی ہیں۔ یعنی جہاں حد حرم ختم ہوتی ہے وہاں منار سے غیب ہیں
شمال مغرب میں ساڑھے تین کوس کے فاصلے پر تنعیم نام ایک مقام حد حرم ہے
حد سے کی راہ میں سات کوس کے فاصلے پر مدینہ حد حرم ہے۔ جنوب کی طرف
ساڑھے دس کوس کے فاصلے پر موضع حنینہ حد حرم ہے۔ مشرق کی جانب عنات کے
متصل مسجد منورہ حد حرم ہے۔ جو کہ سے ساڑھے دس کوس کے فاصلے پر ہے۔ حرم کی
حد کے اندر سب کو ان باتوں کی ممانعت ہے، جن کا ذکر اوپر کی احادیث میں
آیا ہے :

صحیح بخاری اور مسلم وغیرہ میں جو مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مدینہ فلال مقام سے فلال مقام تک حرم ہے، اس کے درخت نہ کاٹے جائیں، اور
نہ اس میں کوئی نئی بات کی جائے۔ جو شخص اس میں نئی بات کرے گا۔ اس پر اللہ کی
اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہوگی۔ اس کی نسبت امام شافعی فرماتے ہیں
کہ جس طرح مکہ کے لئے حرم ہے، اسی طرح مدینہ منورہ کے لئے بھی حرم ہے لیکن
ابو عظمہ ابو حنیفہؓ کے نزدیک حرم نہیں۔ اور احادیث میں جو کچھ اس کی نسبت
وارد ہوئے۔ وہ مدینہ منورہ کی عظمت کے اظہار کے لئے ہے اور وہاں ظلم و بدعت
کا سد باب منظور ہے۔ اس کے دلائل کتب فقہ میں مذکور ہیں :

آداب حاکم و محکوم

حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ

میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو

مَنْ أَجَلَ بَكْرَةَ قَالَ مِمَّ حَتَّى

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ
فَهُوَ غَضَبَانِ (صحیح بخاری مسلم)

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ
قَاضِيًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُرْسِلُنِي
وَأَنَا أَحَدُ يَثِ الثَّنِ وَلَا عِلْمَ لِي
بِالْقَضَاءِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي
قَبْلَكَ وَيُنَبِّتُ أَسَانِدَكَ إِذَا تَقَدَّخْتُ
إِلَيْكَ رَجُلَانِ فَإِنَّ تَقْضِي لِرَأْيِ
حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ فَإِنَّهُ أَحْرَى
أَنْ يَنْبَيَّيَنَّ رَأْيَ الْقَضَاءِ قَالَ فَمَا
تَشْكُتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدَ

(ترمذی)

فرماتے سنا کہ کوئی حاکم، شخصوں کے
درمیان ایسی حالت میں فیصلہ نہ کرے
جبکہ وہ غضب ناک ہو ۵

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو میں نے عرض
کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ
مجھے حاکم بنا کر بھیج رہے ہیں، حالانکہ میں
نہ عمر آدمی ہوں، اور مجھے مقدمات کے
فیصلے کا علم نہیں، آپ نے فرمایا یا خداوندی
تیرے دل کی راہنمائی کرے گا اور
متنازعہ میں زبان کو ثابت رکھے گا، جب دو
آدمی تمہارے سامنے مقدمہ پیش کریں،
تو جب تک دوسرے کی بات نہ سنی تو
پہلے کے لئے فیصلہ نہ کر دو، کیونکہ فیصلہ
کی کیفیت ظاہر ہونے کے لئے یہ بات
بہت لائق ہے، حضرت علیؑ کہتے ہیں کہ
اس کے بعد مجھے فیصلے میں کبھی شبہ
نہیں ہوا ۵

حضرت ابن ابی شیبہؒ سے روایت ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مدعی، اور مدعا علیہ وہ لوگ جو حاکم سے
سامنے بھلا یا جائے ۵

عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ الْمُخْتَصِمَيْنِ يَقْعَدَانِ بَيْنَ يَدَيْ
الْحَاكِمِ (ابوداؤد)

آداب خط و کتابت

عَنْ ابْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرِيِّ أَنَّ
الْعَدَّةَ الْحَضْرِيَّةَ كَانَ عَامِلًا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذَكَرَ تَبَّ
الرَّيَّةِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ - (ابوداؤد)

حضرت عدہ حضری کے بیٹے سے
روایت ہے کہ عدہ حضریؓ رسولؐ نہ پہن
العدہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک عودہ ہے
حکم تھے۔ تو وہ جب کہیں آنحضرتؐ سے
کو خط تحریر کرتے تو خط کو اپنے نفس سے
شروع کرتے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ
كِتَابًا فَلْيَتَرَبَّدُ فَإِنَّهُ لَيُحْمِلُ الْحَاجَةَ -
(ترمذی)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ
رسولؐ خدا علیؑ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب
تم میں سے کوئی خط لکھے تو اس پر مٹی
چھڑک دے، کیونکہ یہ حاجت لانے میں
بہت بڑا اثر رکھتا ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَيِّ يَدٍ يَكْتُبُ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ
ضِمِّ الْقَلَمَ عَلَى أُذُنِكَ فَإِنَّهُ ذَكَرُ
الْأَمَانِ -

زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ
میں نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا، تو دیکھا کہ آپؐ کے سامنے آٹا
بیٹھا ہے، اور میں نے سنا کہ آنحضرتؐ سے
اس سے فرمایا ہے میں کہ قلم کو اپنے کان
پر رکھ لیا کرو، کیونکہ وہ عاقبت کو خوب
باد دلاتا ہے۔

(ترمذی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خط تحریر کرنے کا یہ طریق تھا کہ چھپے آپؐ اپنا ہاتھ رکھتے
اور بعد ازاں مکتوب الیہ کیا۔ اس کے بعد اگر مکتوب الیہ مسلمان ہوتا تو اس کو سلام علیکم ورحمۃ اللہ
تحریر فرماتے، ورنہ اس کی جگہ سلام علی من اتبع الهدی تحریر فرماتے۔ بعد ازاں پناہ طلب

نہایت ممانعت اور کلمے الفاظ میں تحریر کرتے ، اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی یہی طریقہ تھا۔ ورنہ وہ ولی کے مسلمان بھی اسی پر قائم تھے ، مگر جب سے عجمیوں کے ساتھ مسلمانوں کا میل و ملاپ ہوا ، اس وقت سے نبوی۔ وہ پھر ان طریقہ بالکل بدل گیا ، اور اس کی بجائے انقباض و ادب و تسلیمات اور اشتیاق ملاقات کے اظہار کے لئے نہایت مبالغہ آمیز اور منفرد استعمال کرنے لگے ، اور انہوں نے یہاں تک طول کشینی کر لی کہ صنفی ان میں صرف ہونے لگا ، اور انہیں ہر منصب جو غلط کی ، صلی غرض ہوتی ہے بالکل نجات ہو گئی ، اس سے متصور ہو گیا کہ ہمارے زمانہ میں خند و تہمت کا جو طریقہ مروج ہے وہ اسامی طریقہ کے بالکل برخلاف اور قابل اصلاح ہے ۔

آداب ملاقات

عن البراء بن عازب قال
قال رسول الله صلى الله عليه وآله
ما من مسلمين يلتقيان
فيتمتعان إلا عفا لهما قبل أن يفترقا
(ترمذی)

عن أنس قال قال رجل
يا رسول الله الرجل منا يلقى أخاه
أو صديقاً فيتمتع به قال لا قال
فيمتد زماناً ويقبله قال لا قال
فيمتد زماناً ويقبله قال لا قال
فيمتد زماناً ويقبله قال لا قال

(ترمذی)

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ، اور پھر مصافحہ کرتے ہیں ، تو ایک دوسرے سے عافیت ہونے سے پہلے ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں ۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ! ہم میں سے کوئی شخص اپنے جانی یا اپنے دوست سے ملے ، تو کیا اس کے گناہ اس سے پہلے بخش دیئے جاتے ہیں ؟ آپ نے فرمایا : نہیں اس نے عرض کیا : اس کو کتنے عافیت دیئے جاتے ہیں ؟

..... اس نے عرض کیا

کہ آیا اس کا ہاتھ پکڑے اور منہ لٹک کرے

فرمایا ہاں

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ

زید بن حارثہ مدینہ آئے، اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف

رکھتے تھے، تو انہوں نے آکر دروازہ

کھٹکھٹایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے ان کے بلنے کے لئے بڑھنے یعنی

بے چارہ اندھے کھڑے ہو گئے، اور

آپ اپنی چادر منبھالتے جاتے تھے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں، خدا کی قسم میں نے

نہ تو اس سے پہلے ہی کبھی آپ کو بڑھنے

یعنی بغیر چادر اور اندھے دیکھ دیکھا، ورنہ

اس کے بعد ہی دیکھا، پس آپ نے ان

کو گئے لگا یا ادھر کی پیشانی پر بوسہ دیا،

حضرت زبیرؓ سے روایت ہے کہ

عبداللہؓ کے اہل بیویں میں سے تھے کہ

جب ہم لوگ مدینہ میں آئے تو اپنی سواری

سے جدا ہو کر، جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مذمت میں دور سے دور پہنچے، پھر وہ

پاؤں کو بوسہ دینے لگے،

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي بَيْتِي فَأَتَاهُ فَفَرَعَ ابْدَابَ فَقَامَ
رَأْسُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَرِيًّا تَائِيًّا بِرَأْسِهِ وَاللَّهُ مَا أَرَيْتُهُ
عَرِيًّا تَائِيًّا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَأَعْتَقَهُ
وَقَبَّلَهُ.

(ترمذی)

عَنْ زُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَقْبَسَ قَالَ لَمَّا قَرَّبَ مَدِينَةَ
بَدَا نَتَابُ دَرَمَتِ رَوَاهُ جَدُّهُ قَبْلُ
بِذَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَرَجَلَهُ.

(دارقطنی)

احادیث مذکورہ پر سے معلوم ہوتا ہے کہ عام طور پر جب دو مسلمان آپس میں ملیں
تو اسلام علیہم وعلیٰ آئمتہم وعلیٰ کلیہہم اور ملتہ بالحدیث کریں، اور جب کون سے فرستے آئے، تو اس سے معاملہ
بہتر کریں آخری حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان دین کے ہاتھ پاؤں جوینے
جائزہ ہیں +

آداب السلام

اور جب تم کو کسی طرح پر سلام کیا جائے
تو تم اس سے بہتر سلام کرو، یا دلیسا ہی
جواب دو، بیشک اللہ ہر چیز کا حساب
لینے والا ہے +

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت
ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ سلام کے
آداب میں سے کونسا ادب بہتر ہے
فرمایا کہ نہ کھانا اور نہ ایک واقعہ و
ناواقعہ کو سلام کرنا +

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سور پیدیاں کو سلام نہ کرو پیدیاں مٹی
ہوئے کدے اور تھوڑے آدمی بہت
آدمیوں کو +

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نذرہ لوگوں پہ ہوا

وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِحَسَنٍ
مِنْهَا وَرَدُّهَا إِنْ أَلَّفَكُمُ عَلَى كَيْفٍ
تَشَاءُ حَسْبُكُمْ

(نساء ع ۱۱ پارہ ۵)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَكُمْ خَيْرٌ قَالَ
تُصَبِّرُونَ طَوَّافًا وَتَقْوَى السَّلَامَ عَلَى
مَنْ عَرَفْتُمْ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفُوا

بخاری مسلم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَسِّمُ
بِكُلِّ سَلَامٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالدُّنْيَى سَلَامٌ
تَسْلِيمٌ وَالتَّحِيَّةُ عَلَى الْكَلْبِ

بخاری مسلم

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ عَلَى شَاوِئِ

فَلَمْ عَلَيْهِمْ رِجَالٌ مُسْلِمٌ
عَنْ أَبِي صَامَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَيْسَ
بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ.

تو آپ نے انہیں سلام کیا،
حضرت ابو اسامہ کہتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خدا کا سب سے دیا وہ مقرر
وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں سبقت کرے۔

اسلام نے سلام عینک کا جو طریقہ مقرر کیا ہے، وہ تمام مذاہب کے سلام سے بہتر
اور عمدہ ہے، اور اس میں دعائیں، الفاظ ہیں اور دعائیں، الفاظ بھی ایسے جو تمام اعمال کا
اصل اصول ہیں، یعنی سادہ سادہ رحمت خدا کہ جب تک یہ دونوں نہ ہوں، کوئی دینی اور دنیاوی
کار ہو ہی نہیں سکتا، حدیث میں آتا ہے اور انگلیوں سے سلام کرنے سے منع کیا گیا ہے، چنانچہ ایک
حدیث میں آیا ہے کہ حضور نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کے سوا دوسری قوموں کے ساتھ
پیدا کرے وہ ہمارے طریقہ پر نہیں، پھر آپ نے فرمایا کہ یہودیوں اور نصاریوں کے ساتھ
مشابہت پیدا نہ کرو، کیونکہ یہودی انگلیوں کے اشارے سے سلام کرتے ہیں اور نصاری
تہفہ پیوں کے اشارے سے ایک حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ صرف اسلام عینک
کہنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں، اور اسلام عینک درحمتہ اللہ کہنے سے تیس اور اسلام عینک
درحمتہ اللہ و برکاتہ و مغفرۃ کہنے سے چالیس، ایک اور حدیث میں، شاید ہوتا ہے کہ
جب تک تم ایک دوسرے کے دوست نہ بن جاؤ، پھر ایمان دار نہ بنو گے، اور میں
تمہیں ایک دوسرے سے دوستی پیدا کرنے کا طریقہ بتا رہا ہوں، اور وہ یہ کہ آپس میں
سلام کا رواج دو، ان سب حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ میل و مد پ کا
سب سے بہتر طریقہ سلام کرنا ہے، مگر انہوں نے مسلمان اس سے سخت غافل
ہو رہے ہیں ۴

ادب الصبیحۃ

سے مسلمانانہ تہنیت و مروءت پر نہیں
کیونکہ عجب نہیں کہ وہ خدا کے نذر ایک

بیتہ الذین امنوا ان یسئلوہم
عن قوم عسکران یبذلون حبیرا عنہم

وَلَا يَسَاءُ مَنْ يَسَاءُ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ
خَيْرًا مِّمَّنْ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ
كَلَّا تَسْأَرُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّجَافِ
الْفُتُوقِ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ
بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا
يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ
أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا
فَكَرِهْتُمُوهُ وَالتَّقْوَىٰ لِلَّهِ إِنَّ اللَّهَ
تَوَّابٌ رَّحِيمٌ (احزاب ۲۰ تا ۲۶)

اُن سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں
پر ہنسیں۔ عجب نہیں کہ وہ اُن سے بہتر
ہوں۔ و۔ آپس میں ایک دوسرے کو
طلعنہ نہ دو۔ اور نہ ایک دوسرے کے
ذمہ دھرو۔ ایمان لانے کے بعد کبھی
بہت جی ہے، اور جو ان حرکات سے
باز نہ آئیں۔ تو وہی ظالم ہیں۔ اسے مسلمانوں
بہت شک کرنے سے بچتے رہو۔ کیونکہ
بعض شک گناہ ہیں۔ اور ایک دوسرے
کی ٹٹوں میں نہ رہا کرو۔ اور ایک دوسرے
کو پیچھے پیچھے جھپٹے جھپٹے نہ کہا کرو۔ کیا تم میں
سے کوئی یہ گواہ کرتا ہے کہ اسے ہوشہ بھائی
کا گوشت کھائے۔ یہ تم کو گوارا نہیں، تو
شیبت بھی نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے
رہو۔ بیشک اللہ بڑا تو بہ قہل کرنے والا

مہربان ہے :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اپنے پیلوں کو ایمان بد سے بچاؤ۔ کیونکہ شک
کوئی بڑی جھوٹی بات ہے۔ اور ایک
دوسرے کے حالات کی ٹٹوں اور ہاتھوں
کی تلاش میں نہ رہا کرو۔ اور نہ ایک دوسرے
کی پس گردی نہ باہم حسد کرو۔ اور نہ بعض و

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِيَّاكُمْ وَظَنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ كَذِبٌ
مُحْدَبَتٌ وَكَتَمْتُمْ أَوْ تَجَسَّسُوا
وَلَا تَسْأَرُوا وَلَا تَلْمِزُوا وَلَا تَجَسَّسُوا
وَلَا تَكُونُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَاجِلٌ
أَلَا يَسْتَفْهِمُ الْمُؤْمِنُ أَنْ يُصِيبَهُ الْغِيظُ

لَهُ وَلَا يَجْعَلُ مَحْسَبًا مِّنْهُ
الشِّرَآءَ يَحْجَرُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلَّ الْمُسْلِمِ
عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ مَّالُهُ وَدَمُهُ وَ
عَرَضُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صَوْرِ
كُمُ أَجْسَادِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى
قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ هَٰذَا النَّفْسُ
هَٰذَا النَّفْسُ وَتَشِيرُ إِلَى
صَدْرِهِ أَلَا يَبْعَثُ بَعْضَكُمْ عَلَى
بَعْضٍ بَعْضٌ وَكُنَّا عِبَادًا لِلَّهِ إِخْوَانًا
وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ
فَرَّقَ ثَلَاثًا - (مسلم)

عداوت رکھو اور نہ ترک ملاقات کرو۔
اللہ اسے خدا کے بند و سب آپس میں
بھائی بھائی ہو جاؤ۔ ایک مسلمان دوسرے
مسلمان کا بھائی ہے۔ تو چاہیے کہ ایک
دوسرے پر ٹکڑ نہ کرے، اور نہ اس کی
حمایت اور مدد سے کسی کو ہتھی کرے نہ
اسے حقیر بنے، انسان کے لئے یہ بڑی
کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر بنے
سر ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مان
اور خون اور آب و سب کے سب حرام
ہیں، نہ ہتھیاری صورتوں اور جسموں و نسب
و کیفیتاً بلکہ تمہارے سے دونوں اور عملوں کو امتیاز
ہے، تو آپ نے اپنے سینہ کی طرف
اشارہ کر کے فرمایا۔ تقویٰ اس جگہ ہے
تقویٰ اس جگہ ہے، خبردار ایک مسلمان
دوسرے مسلمان کی خرید و فروخت نہ
کرے، اور خدا کے بند و سب بھائی بھائی
ہو جاؤ کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ اپنے
بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک
ملاقات رکھے ۴

ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے بھائی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدَّ

السَّلَامُ وَعِبَادَةُ مُرَبِّهِ وَاتِّبَاعُ
الْحَازَةِ وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَ
تَحْقِيقُ الْعَاطِسِ - (بخاری)

حق میں۔ سلام کا جواب دینا، مرغب کی
بیمار پر سی کرنا، حنا سے کے ساتھ چھاننا
و دعوت قبول کرنا۔ چھینکنے والے کو جواب
دینا یعنی اس کے الحمد للہ کہنے پر
پر حکم اللہ کہنا

آداب المجلس

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ
لَكُمْ فَسَحُّوا فِي الْمَجَالِسِ فَأَسْحُوا
بِفُسْطُكُمْ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انشُرُوا
فَانشُرُوا (المجادلہ ۲۷ یا ۲۸)

اے مسلمانو! جب تم سے کہا جائے
کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو، تو کھل کر بیٹھا کرو
خدا بہشت میں تمہیں با فراغت جگہ دے گا
اور جب تم سے کہا جائے کہ اپنی جگہ
سے اٹھ کھڑے ہو، تو اٹھ کھڑے ہو اور
حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: تم میں سے کوئی شخص دوسرے
کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود بیٹھ لیکن
اٹھ کر بیٹھا اور جگہ فراخ کر دو، خدا تم کو بہشت
جگہ دے گا۔

عَنْ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقِمَنَّ
أَحَدُكُمْ رَجُلًا مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ
يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ فَسَحُّوا وَتَوَسَّعُوا
بِفُسْطُكُمْ لَكُمْ - (بخاری مسلم)

عن وهب بن عذيفة قال

قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم إذا خرج الرجل إلى مجلسه ثم
عاد ففحوا حتى يجلسه - (ترمذی)

حضرت وهب بن عذیفہ سے روایت

ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنی ضرورت
کے لئے باہر جائے تو جب وہ واپس آئے
تو اپنی جگہ کا زید و مستحق سے پہلے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا
إِذَا اتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي.

(الدرادور)

مَنْ عَمِدَ وَبَيْنَ شُعَيْبٍ عَمْرٍو
عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِزُ لِرَجُلٍ أَنْ
يَتَجَاسَّ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا.

(مشکوٰۃ)

عَنْ مَعَاذِ بْنِ النُّسَيْبِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
تَخَطَّى رِقَابَ الذَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
اتَّخَذَ جَسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ. (ترمذی)

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے
کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں
آتے تھے تو ہم میں سے ہر ایک شخص خود
جگہ پاتا تھا وہیں بیٹھ جاتا تھا ۛ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ
سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو
جائز نہیں کہ دو آدمیوں کے درمیان میں
بلا اجازت بیٹھ جائے بل ان کے اذن سے
ہی تو جائز ہے ۛ

حضرت معاذ بن النسیب سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص جمعہ کے روز لوگوں کی
گزدنیں کھینچ کر اٹھا جائے تو جہنم کے
راستے کی طرقت اس کا میل بن جائیگا ۛ

آداب الجلووس (یعنی بیٹھنے کے طریقے)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَمِيَ
لَيْلٌ زُرِّيَهُ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ حَسَنًا. (بخاری)

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
عادت مبارک تھی کہ جب خبر کی نماز
پڑھ لیتے تھے تو جب تک سورج اُٹھی طرح
رکھتے نہ ہوتا آپ صبر چار زانو
بیٹھ رہتے ۛ

عَنْ بَنِي عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَقَاءً
لِلْكُفَّةِ مُحْتَبًا
[بخاری]

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے
کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو تختن و کعبہ میں بوضوح احتباء بیٹھے
ہوئے دیکھا۔

آداب بخاوس کے ذیل ہم نے صرف دو حدیثیں پر اکتفاء کی ہے ان کے علاوہ اور بھی
کئی حدیثیں ہیں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کی ہیئت معلوم ہوتی ہے۔ مگر ان سب میں
شرم و حیا کے علاوہ کوئی نئی بات نہیں۔ آداب بخاوس کے متعلق صرف اتنا یاد رکھنا کافی
ہے کہ جب پیچھے شرم و حیا کو ملحوظ رکھنا ہوا بیٹھے اور ایسی ہیئت کبھی اختیار نہ کرے
جس سے کبر و غرور ظاہر ہو۔

قیام تعظیم یعنی کسی کی تعظیم کو اٹھنا

مَنْ أَمِنَ قَالَ خَدَّجُ بْنُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَّكًا
عَلَى عَمَلٍ فَقَالَ قَدْ أَلْأَقْوَمُوا
لَمَا يَقُومُوا إِلَّا عَاجِمٌ لِحِفْظِهِ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا
[ابوداؤد]

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھی ٹیک ہوئے
بہر شرف لڑے تو ہم آپ کی تعظیم کے
لئے کھڑے ہو گئے۔ تو آپ نے فرمایا
جس طرح مجھے لوگ ایک دوسرے کی
تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں
تم اسی طرح نہ کھڑے ہو اگر نہ

عَنْ مَعَاذِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَوَّاهُ
كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِرَجُلٍ قِيَادًا وَخِيَابًا

حضرت معاذ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص اس بات سے خوش ہوتا ہو کہ

سے اعتبار اس طرح کے بیٹھنے کو کہتے ہیں کہ آدمی دو ہاتھ نہ اٹھائے اور نہ کھڑے ہو کر کے تلوڑوں کو زمین
پر رکھ کر بیٹھے اور دو ہاتھ بائیں سے نہ بول کاٹنے کر لے۔ ۲

مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ (ترمذی)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ زَالِحٍ رَضِيَ
قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بِنُورِ رَيْحَةٍ عَلَى أَحَدِ
سَعْدٍ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ فِجَاءٌ
عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَانَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا أَنْصَارَ قَوْمِي إِلَى سَيِّدٍ كَحَدِّ
(اصحیح بن)

اس کی تفسیر کے لئے کٹرے چو جائیں
تو اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنانا چاہیے
حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت
ہے کہ جب بنو قریظہ حضرت سعد بن معاذ
کے حکم پر تھے سے نیچے اتر آئے، تو
آنحضرت نے سعد کو بلانے کے لئے کسی کو
بھیجا۔ وہ سعد آنحضرت علیہ السلام کے قریب ہی
فروش پڑے۔ وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے اور
جب مسجد کے قریب پہنچے تو آنحضرتؐ سے
سے انشاء کو فرمایا کہ اپنے سرور کی طرف متوجہ

قیام تفسیر سے مراد وہ قیام ہے جو مجلس میں گئے دے کے سنتے ہیں جتنا ہے کہ
جب کوئی بڑا آدمی آتا ہے تو اہل مجلس اس کے لئے تفسیر کٹرے چو جاتے ہیں۔ شیخ
عبدالحق صاحب محنت و موم شکوہ کی شرع اشعۃ اللمعات میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس
مشنہ میں علماء کا اغلاط ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ کھڑا ہونا سنت ہے۔ وراں کہ دلیل
ابو سعید خدریؓ کی حدیث ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ کمرہ در بدعت ہے۔ کیونکہ
آنحضرتؐ صومرنے صوبہ کو کھڑے ہونے سے منع فرمایا۔ غرضیکہ جس باب میں دونوں طرح
کی حدیثیں آئی ہیں وہ دونوں معمول ہیں۔ جینی حسب موقعہ در محل دونوں پر عمل
درست ہے۔

آداب النوم (یعنی سونے کے طریقے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا
مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِهِ فَقَالَ إِنَّ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کو پیٹ سے ہلے بیٹھ جاتے

هَذِهِ خُصَّةٌ لَا يُجْبَرُهَا (نزدی)

عَنْ عَبْدِ بْنِ تَيْمِيٍّ عَنْ عَمِّهِ
قَالَ نَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا
وَأَفْعًا أَحَدِي قَدَمَيْهِ عَلَى الْخُرْجِ
(محمبین)

عَنْ بَنِي قَدَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَرَّسَ
بَيْتَهُ خُصَّجِعَ عَلَى شِقَّةِ الْإِثْنِ
وَإِذَا عَرَّسَ قَبِيلَ الصُّبْرِ نَصَبَ
ذِرَاعِيَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ
(مشکوٰۃ)

دیکھا، قواب نے فرمایا یہ لیٹنے کی جیسی
ہدایت ہے جس کو خدا دوست نہیں کرتا،
حضرت عباد بن تیمیہ رحمہ اللہ سے
روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بہت لیٹے
ہوئے دراپنے یک پاؤں کو دوسرے
پاؤں پر رکھے ہوئے دیکھا،

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حالت سفر میں
آخر شب کو کسی جگہ اتر آتے تو دائیں کمرے
پر لیت جاتے اور چھ ہونٹے بڑاں فراتے
تو اپنی بائیں ہاتھ پٹری کہتے اور بھٹیوں
پر ہر مبارک رکھ لیتے،

آداب الرؤیا یعنی خواب میں

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ
خواب خدا کی طرف سے ہے اور چھ خواب
شیطان کی طرف سے ہیں جب تم میں سے
کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے کھد
معلوم ہو، تو صرف اس شخص سے بیان
کرے، جس کو وہ دوست رکھتا ہے اور
جب یہ خواب دیکھے تو غریب اور یتیم

عَنْ بَنِي قَدَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَّوِيًّا
الْقَائِمَةَ مِنَ الدُّبِّ وَكُنْتُ مِنَ
الْمُسْتَبْحِينَ فَذَرَايَ أَحَدًا سَمِعَهُ
يُحِبُّ قَدْ يُخْبِرُكَ بِشَيْءٍ أَمْزَجَتْ
وَرَدَّ أَرَى مَا بَدُرَكَ فَلْيَنْعَزْذِرْ
مِنْ شَرِّهِ وَمِنْ شَرِّ شَيْطَانِهِ
وَلْيَنْتَفِئْ مَلَأَ وَكُنْتُ بِهَا أَحَدًا

قَالَهَا لَنْ تَفُوتَهُ . (بخاری مسلم)

کے شر سے خدا کی پناہ مانگے۔ اور تین دن
موقوف رہے۔ اور کسی سے بیان نہ کرے
اس طرح یہ اُسے کسی طرح کا نقصان نہ
پہنچا سکے گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: جب تم میں
سے کوئی نا پسند پر خواب دیکھے تو اپنی
ہم میں جانب میں رہ کر کہو کہ: اے زمین و آسمان
شیطان سے خدا کی پناہ مانگے اور جس
کلمہ پر سوتا تھا: اُسے پھر اسے

حضرت ابی بن عقیلؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مومن کو خواب نبوت کے چھ بیس جنسوں
میں سے ایک حصہ ہے۔ اور خواب وہ قسم
کسی سے بیان نہ کیا جائے، اُسے فساد و ثبات
نہیں ہوتا، گویا یہ مذہم کے پاگل پر ہے
ہاں جب بیان کر دیا جاتا ہے، تو واقع ہو
جاتا ہے۔ اور یہ اگر گمان ہے کہ آپ سے
فرمایا: اپنا خواب کسی سے آگے بیان
نہ کر۔ مگر ایسے شخص کے آگے جو دوست
ہو یا عقلمند ہو۔

سے بیدار ہوئے کے طریقے
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَاخَكَ
أَرُؤُوبٌ يَكْرَهُهُ فَصِيغَتْ عَنْ لِيْسَارِهِ
ثَلَاثًا وَالْيَسْتَعِذُّ بِاللَّهِ مِنَ التَّيْبِطِ
ثَلَاثًا وَيَتَعَذَّلُ عَنْ جَبِيْهِ الْيَسْتَعِذُّ
عَلَيْهِ - (مسلم)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْعَقِيلِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ مِنْ جَزَعٍ مِنْ سِنَةٍ وَ
أَرْبَعِينَ جَزَعًا مِنَ الْيُؤُوسَةِ وَهِيَ عَلَى
رَجُلٍ طَائِرٌ مَا لَمْ يُجَلِّثْ بِهَا قَدْ
خَذَتْ بِهَا وَقَعَتْ وَاجْتَبَتْ قَالَ
لَا تُخَدِّثْ إِلَّا جَبِيْهِ وَبَيْنَا
(ترمذی)

اور حضرت عائشہؓ نے بھی فرمایا
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ

لَسَوْفَ يَصِلُ إِلَيْهِ عَذَابٌ مُّهِينٌ
وَمِنَ اللَّيْلِ قَالَ لِأَتَيْنَهُ مَا أَغْتَابُ
أَلَمْ نَجْعَلِ لَكَ مَغْفِرَةً لِّذُنُبِكِ
وَأَسْأَلُكَ رِزْقَكَ أَفَلَا تَتَذَكَّرُ
وَلَا تَزْعُجْ فَلَمَّا بَعَثَ إِلَيْهِ
وَكُفَّ بِهِنَّ لِكُلِّ أَصْحَابٍ
إِنَّكَ أَنْتَ الْوَكَابُ

(ترمذی)

عَنْ مَا يَكُنُ اللَّهُ بَلَّغَهُ أَنَّ
خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَجَ
فِي مَنَامِي فَقَالَ قُلْ أَعُوذُ بِكَ
اللَّهُ بِالنَّاسِ مِنَ تَعْمِيقِهَا وَخَفَا
وَنَشْرَعِي عِبَادَةٍ وَهَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ
وَأَنْ يَجْعَلُونَ

رَعْنُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ اللَّيْلِ نَقَضَ حَبْطَهُ بَعْنِي بِالْ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اس کے
وقت خواب سے بیدار ہوتے تو فرماتے تھے
اللہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے
اسے اللہ میں تجھے بھری حمد کے ساتھ بوقت
ہوں اور تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش
چاہتا ہوں اور تجھ سے رحمت کی درخواست
کہ تم ہوں، تجھے اور یہ یاد رکھو کہ اللہ
ہدایت کے بعد میرا دل تیرا حاکم قرار دے گا
اپنے پاس سے رحمت عنی کہ یہ شک
تو ہی بخشنے والا ہے

حضرت امام مالک کہتے ہیں کہ مجھے
برودیت پہنچی ہے کہ خالد بن الولید نے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں عرض کیا کہ میں سوئے ہوئے درجہ آ
ہوں آپ نے فرمایا تم یوں کہہ کر دو کہ
میں آیات قرآنی کا واسطہ دے کہ اللہ کے
غضب اور اس کے عذاب اور اس کے
بندوں کے شر و دشمنی علین کے دوسروں
اور ان کے اپنے پاس ہر شر ہونے سے
پناہ مانگتا ہوں

حضرت ابن عباس سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
رات کو اٹھے تو آپ نے پیشاب کیا پھر

وَعَسَلُ وَجْهَهُ بِبَيْدِهِ لَمْ يَدْمُ زَبَدًا

ہاتھ منہ جو کر سوسے

آداب المشی (یعنی کس طرح چلنا چاہیے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي خَيْرَ دِينٍ وَقَدْ
تَجَبَّعَ لِنَفْسِهِ خَيْفَ بِلِ الْأَرْضِ
فَهُوَ يَتْبَلُّ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
وَبِخَارِي مُسْلِمٍ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ پہلے زمانہ میں ایک شخص وہ مخمور چل رہا
میں گریہ کر رہا تھا کہ زمین پر چلنا
اس کے نفس نے یہ بات اس کو بھی
کہنے لگی کہ کھانی کھنی تو وہ زمین میں دھنسا
دیا گیا اور قیامت تک دھنسا چلے گا۔

عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ
فَاخْتَلَطَ الرَّجُلُ مِنَ الْبُخَارِ بَيْنًا
فَالْتَمَسَ نَيْسَ لَكِنْ تَدَقَّرَ الْخَرَقُ
عَلَيْكَ كُنْ بِخَاذِلِ الْخَرَقِ فَكَانَتْ
مَرَّةً قَدْ تَنَحَّيْتُ بِالْخَرَقِ وَحَتَّى أَنْتَ
تَوَلَّيْتُ بِخَرَقِي بِالْخَرَقِ (ابن ماجہ)

حضرت ابی اسید انصاریؓ سے روایت
ہے کہ نبیوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو مسجد سے خارج ہوتے ہوئے ایک مسجد
سے باہر تشریف لے رہے تھے اور وہ
میں مرد عورتوں کے پاؤں چل رہے تھے۔
تو جب سے عورتوں کی طرف سے دھنسا
کر کے فرمایا کہ تم چھینے بہت جاڑا ہو
تو وہ سے لے رہے تھے کہ یہ چھین چھین
بہت نہیں بلکہ ہاتھ کے لئے ہاتھ کے
چھین لے رہے ہیں کہ جب عورت زبرد
سے چھین کر چھینتی ہیں یہاں تک کہ اس کا
پیرا ہوا سے لے جاتا ہو۔

عَنْ بَنِي عَمْرٍاءَ النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْيَ أَنْ يَمْسِيَ لَعْنِي
الرَّجُلَ بَيْنَ الْمَرْءِ تَيْنِ (ابوداؤد)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات
سے منع فرمایا کہ مرد دو عورتوں کے بیچ
میں ہو کر چلے ۵

آداب الطريق یعنی راستہ کے آداب

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِنْتِ أَخِي رَضِيَ
التَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَأَبَاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطَّرِيقَاتِ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَأْمَنُ بِجَانِبِ
تَحَدَّثَ فِيهِ قَالَ فَإِذَا أَرَبَيْتُمْ رَأَى
خَيْسَ وَأَعْطَى الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَدْ
دَمَا حَقَّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ حَقُّ الطَّرِيقِ غَضُّ لُبِّهِ
كَتَّ لَذِي دَرَدَ لَسَانُهُ وَالْأَمْرُ
بِالْمَصْرُوفِ دَنَّهُ عَنِ الْمُنْكَرِ

(بخاری مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اسے دو اپنے تئیں راستوں میں بیٹھنے
سے بچاؤ۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ
ہمیں راستوں میں بیٹھنے کی ضرورت ہے
کہ ہم وہاں بیٹھ کر راستہ چیت کرتے ہیں
حضرت صلعمؐ نے فرمایا اگر تمہیں راستوں
میں ہی بیٹھنا ہے تو راستے کا حق ادا
کر دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ
راستے کا حق کیا ہے آپؐ نے فرمایا
بچھنی عورتوں سے آنکھیں بند رکھنا
تکلیف وہ چیز کو راستے سے ہٹا کر سڑک
کا چوب و پارا تھی باتوں کا حکم اور برائی
باتوں سے منع کرنا ۵

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
راستوں میں بیٹھنے میں بچھنی کی بات نہیں
ہے وہ بیٹھ سکتا ہے جو خوب لوگوں کو راستہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا خَيْرَ فِي جُلُوسٍ فِي الطَّرِيقِ
إِلَّا لِمَنْ هُوَ فِي السَّبِيلِ وَدَرَدَ الْحِجْلَةَ

وَعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
(نسکونہ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَذُنُّ رَجُلٌ يَمُرُّ بِطَرِيقٍ وَجَدَ
فِيهِ شَوْابًا يَكُنِي الطَّرِيقُ فَخَرَّ
فَشَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ فَخَرَّ لَهُ -
(صحیحین)

عَنْ أَبِي دُرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَّ
عَلَى أَعْمَالٍ أَوْ تَبَتَّ حَسَنَةً وَسَفِيفَةً
خَوَّجَلَتْ فِي قُلُوبِ أَهْلِهَا الْإِذْنَ
يُطَاوِنُ الطَّرِيقَ وَجَدَتْ فِي
مَدَنِيَّتِي شَوْابًا يَكُنِي الطَّرِيقُ فَخَرَّ
فِي الْمَسْجِدِ لَا تَذْفِرُ (صحیحین)

بتائے سلام کا جواب دے نہ محرم سے
آنکھ بند رکھے، بوجھ اٹھانے والے
کی بددعا کرے ۵

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
پیشہ مانہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص راستے میں
چلا جا۔ پڑھا کہ اس نے راستے میں ایک
کوٹے دار بنی پائی، اُسے پہلے ہمارے
اس پہ خدا نے اس کی سعی کو مشور فرمایا
اور اُسے بخش دیا ۵

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
امت کے اعمال نیک اور بد میرے سامنے
پیش کئے گئے، تو میں نے نیک عملوں
میں اس تکلیف دہ چیز کو دیکھی، جو راستے
میں ایک طرف ہٹا دی جاتی ہو، وہ اعمال
میں دو منہ پائیا جو مسجد میں گھسکا جاتا ہے
اور دفن نہیں کیا جاتا ۵

راستہ چھینے میں لوگ غمو مابے احتیاطی کیا کرتے ہیں اور اس کی نسبت ایک جامع
الکاداب بات یاد رکھنے کے قابل ہے، اور وہ یہ کہ راستے میں اس طرح چھپے کہ کسی کو
تکلیف نہ ہو، اور حتی المقدور چھپنے والوں کی خوشنودی راحت رسائی اور خیر خواہی میں
کو شمشک کرے، بڑے شہروں میں چونکہ لوگوں کا جھوم ہوتا ہے، اس لئے وہاں اس بات
کی بڑی احتیاط چاہیے، ہمیشہ راستے کے ایک طرف ہٹ کر چھپنا چاہیے، خصوصاً بائیں جانب

راستے کے عین وسط میں کھڑا ہونا بھی معیوب ہے، اگر کبھی کھڑا ہونے کی ضرورت پیش آئے تو ایک طرف ہو کر اس طرح کھڑا ہونا چاہیئے کہ گزرنے والوں کو تکلیف نہ ہو۔

آداب السوق و بازار

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کے نزدیک سب سے پسندیدہ جگہ مسجد ہے اور نا پسندیدہ جگہ بازار ہے۔ حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مخاطب اگر تجھ سے ہو سکے تو سب سے پہلے بازار میں نہ جا اور نہ سب سے پیچھے بازار سے نکل کیونکہ بازار شیطانی جگہ میدان ہیں اور وہیں اپنا جہنم اگڑا کر رہتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الْمَكَاتِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الْمَسْجِدُ وَأَبْغَضُهَا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الْأَسْوَاقُ رَأَى عَنْ سَلْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكُونَنَّ أَنْتَ أَوْ شَخْصٌ أَوْ لَمْ يَدْخُلِ السُّوقَ وَلَا آخِرُ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا وَلَا تَزْجُرْكَ الشَّيْطَانُ وَبِهَا يَنْصَبُ رَأْيَتُهُ (مسلم)

بازار چونکہ بد تہذیبی اور ناشائستگی کا مقام ہیں اس لئے وہاں جو ضرورت جاننے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ وضعہ لوگ بازاروں میں بلا ضرورت پھرتے، تفاوت تہذیب سمجھتے ہیں کیونکہ وہاں معمولات بہت جہت میں بھی گروہ اور فحش الفاظ مستعمل ہیں کہ جتنے ہیں۔ جبوت اور وضو کے کائنات، وائے ہے کہ تو یہی نہیں دیکھی وہ سب کچھ کہ بد تہذیب اور ناشائستگی کو بازار ہی گھٹ جاتا ہے اور اسی وجہ سے احادیث میں بازار کو بدترین مقام فرمایا گیا ہے۔

اپنے گھر میں آنے جانے کے آداب

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبْنَى إِذَا دَخَلْتَ
عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَتٌ عَلَيْكَ
وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ وَرِسْكَةٌ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ إِلَى بَيْتِهِ فَلْيَقُلْ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلُودِ وَخَيْرَ
الْمَخْرُوجِ بِسْمِ اللَّهِ وَبِحَبْلِ اللَّهِ الْبَاسِ
جَنَّاوَعَلَى اللَّهِ رَبَّنَا تَوَكَّلْنَا نَحْمَدُكَ لِيُسَلِّمَ
عَلَى أَهْلِهِ (البرداء)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بمیا جب اپنے گھر پہنچو تو گھر والوں کو سلام
کیا کرو کیونکہ ایسا کرو تمہارے اور تمہارے
گھر والوں کے لئے باعث برکت ہوگا

حضرت ابومالک اشجری سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے لگے
تو کہے اسے خدا میں تمہارے گھر میں داخل
ہونے کی بہتری اور گھر سے نکلنے کی بہتری
کا سوال کرتا ہوں، خدا ہی کے نام سے ہم
داخل ہونے اور اسی کے نام سے نکلے اور

اپنے خدا سے پورا دعا پوچھنے کے لئے
کہا۔ یہ کہہ کر اپنے گھر والوں کو سلام کرے

گھر میں آنے جانے کے متعلق مسلمانوں سے بڑی کوتاہی ہوتی ہے۔ بہت کم

ایسے لوگ ہیں جو گھر میں آنے وقت سلام کہتے ہیں یا اجازت لیتے ہیں۔ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اجازت کی
غرضت میں سے ہے کہ گھر میں اپنی بیوی کے ساتھ دروغ باتیں ہی ہوتی ہیں خواہ وہ عورتیں محرمات میں سے ہیں جو بے نیاز
کیونکہ انہوں نے حضور سے نہایت کیا تھا کہ کیا اپنی والدہ کے پاس بھی اجازت سے داخل ہوں تو حضور نے نہایت شدید

اس نے عرض کیا کہ میں اپنی ماں کے ساتھ یہی گھر میں رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ہر صورت میں داخل ہوتے
وقت اجازت ضرور مانگا کرو۔ تاہم تن بات کو پسند کرتے ہو کہ اپنی ماں کو نہ مانگا دیکھو پھر اس نے عرض کیا کہ بہتر
تو یہ ہے کہ فرمایا تو پھر اجازت سے کہہ کر جا کر رہو

دوسرے گھروں میں جانے کے آداب

اے مسلمانو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں پوچھ اور سلام کئے بغیر نہ جا یا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم اس بات کا خیال رکھو، پھر اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ گھر میں کوئی آدمی نہیں تو جب تک تمہیں اجازت نہ ہو، اندر نہ جاؤ، اور اگر تم کو کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ آیا کرو۔ کیونکہ تمہارے لئے یہی بہتر ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کہتے ہو، اس کا اس کو جانتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ بہاءؓ سے پاس آئے وہ اور کہا میرے پاس حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو بھیجا تھا کہ میں بن کے پاس جاؤں چنانچہ میں ان کے دروازے پر گیا اور میں دنگہ سلام کیا مگر کسی نے مجھ کو جواب نہ دیا تو میں واپس چلا آیا۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا تمہیں سہا سہا سے پاس آئے کے کوئی چیز مانع ہوئی؟ میں نے کہا ہاں آپ کے پاس آیا تھا، اور آپ کے دروازے پر گھس گھس کر میں وہاں پہنچا تھا لیکن کسی نے مجھ کو جواب نہ دیا۔ اس لئے میں واپس

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا
بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْأَلُوا
السَّلَامَ عَلَى الْبَيْتِ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
مِنْكُمْ تَذَكُّرُونَ ۚ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا
فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى
يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ ارْجِعُوا
فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (نورعہ ص ۱۸۵)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ خَدْرِيِّ قَالَ
قَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ إِنَّ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا أَيُّهَا
الْبَيْتُ فَاتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ
ثَلَاثًا فَلَمْ يَدْعُنِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ
مَا صَنَعْتَ أَنْ تَأْتِيَهُ فَسَلَّمْتَ إِيَّاهُ
ثَلَاثًا فَسَلَّمْتَ عَلَى بَابِهِ ثَلَاثًا فَلَمْ
تَدْعُنِي فَأَعْلَى فَرَجَعْتُ وَقَالَ زَيْدُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَا مَنَّ دَنَ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْتٍ فَسَلَّمْ
بِذَنِّ لَكَ فَيُجِبُكَ نَدَى بَيْتِهِ
أَقْرَبُ عَلَيْهِ الْبَيْتِ فَتَمُوتُ مَعَهُ
فَلَمْ يَمُوتْ إِيَّاهُ عُمَرُ فَتَمُوتُ مَعَهُ

کہے۔ (صحیحین)

چلا آیا، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
مجھے فرمایا ہے کہ جب تمہیں سے کوئی تین
دنہ اجازت مانگے، اور اسے اجازت نہ
دی جائے، تو لوٹ آئے، حضرت عمرؓ نے
فرمایا، اپنے اس دعویٰ پر دلیل پیش کرو، میں
میں ان کے ساتھ آٹھ گھنٹہ گزارا، اور حضرت
عمرؓ کے پاس جا کر گواہی دی،

عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِينِ كَنْ
عَلَى ابْنِي فَلَفَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ
مَنْ نَقَلْتُمَا أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ
كَرِهْتُمَا۔ (صحیحین)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس قرض
کے بارے میں گیا، جو میرے باپ پر تھا
اور میں نے دروازے پر دستک دی، تو
آپ نے فرمایا، کون ہے، میں نے عرض کیا
میں ہوں، آپ نے فرمایا، بل گویا کہ آپ نے اس
کو نہ کونا پسند فرمایا،

آخری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی کے مکان پر جائے، اور اندر سے
آواز آئے کہ کون ہے، تو یہ نہ کہتا رہے، میں ہوں، بلکہ اپنی نیت یا پناہ نام
بتائے، تاکہ صاحب خانہ اس کو پہچان لے، اور مناسب سمجھے تو اس کو گھسنے کی اجازت
دے دے،

کہا نے پیٹنے کے آواسپ

حضرت عمرؓ نے ابی سلمہؓ کو کہہ دیا کہ میں
بچہ تھا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گتہ میں پیرا
پاتا تھا، اور میرا جوتہ پیادہ فی منزلت بار بار پڑتا

عَنْ عُمَرَ بْنِ ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ
كُنْتُ قَدًا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي مَبْرُئِي

تَحِيَّتِي فِي صُحْبَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ بِسْمِ
اللَّهِ وَكُلْ بيمينِكَ وَكُلْ بِمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ
عَيْنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ
كُمِ شِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ
الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ شِمَالَهُ وَيَشْرَبُ
بِهَا۔ (مسلم)

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْكُلُ بِلَاثَةِ أَصَابِعٍ بِلَعْقِ يَدِهِ
قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَ بِهَا ثُمَّ يَغْسِلُهَا۔
(مسلم)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَبُ لَعْقٍ لِأَصَابِعِ
وَالضَّحَّةِ قَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي
فِي آيَةِ الْبَرَكَةِ۔ (مسلم)

أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
الشَّيْطَانَ يَخْضَرُ أَحَدًا لَمْ يَمْسَسْ
شَيْءًا مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَخْضَرُ عَيْنُهُ

ہا تھا۔ تو آنحضرتؐ نے فرمایا: پہلے ہذا کا
نام لو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور
اپنے آگے سے کھاؤ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم
میں سے کوئی ہرگز بائیں ہاتھ سے کھانا نہ کھا
اور نہ اس سے پانی پیے۔ کیونکہ شیطان بائیں
ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔
حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تین
انگلیوں (یعنی انگوٹھے اور شہادت اور بیچ
کی انگلی) سے کھانا تناول فرمایا کرتے۔ اور
اپنے ہاتھ کو پچھنے سے پہلے چاٹ لیا کرتے
اور پھر اسے دھو دیتے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کے چاٹنے
اور پیالے کو صاف کرنے کا حکم فرمایا اور
ارشاد کیا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ کون سے
لقمے میں برکت ہے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ
میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے سنا کہ شیطان تم میں سے ہر ایک
کے پاس اس کی ہر ایک حالت میں آ حاضر

طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدٍ
كُذِّبَ الْقُتْمَةُ فَلْيُمْطِ مَا كَانَ لِحَبَا
وَمِنْ أَذَى ثُمَّ لِيَا كَلْهَاءَ زَيْنَ عَحَا
لِشَّيْطَانٍ فَإِذَا فَرَغَ ذُبُّهُ حَقِّ أَصَا
فَإِنَّهُ لَا يَذَارِي فِي أَتَى طَعَامِهِ
تَكُونُ الْمَرْكَةُ رَسْمٌ

ہوتا ہے، یہاں تک کہ کھانا کھاتے وقت
بھی پس جب تم میں سے کسی ایک کے ہاتھ
سے قلم گرے تو جو خش و غاشاک اس
میں لگ گیا ہو اس کو چھڑا کر لقمہ کن لے اور
شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب
کھانے سے فارغ ہو تو اپنی انگلیاں پاٹ
دے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کون سے کھانے
میں برکت ہے ؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی
کسی کھانے کو برا نہیں کہا، اگر چہ لگاؤ
کھالیا، ناپسند ہو، تو چھوڑ دیا ؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَاظًا
تَطَارَ الشَّهَادَةُ أَكْثَرًا وَإِنْ كَرِهَهُ
تَرَكَهُ (صحیحین)

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كُلُّ
مَنْكِبًا (بخاری)

حضرت ابو جعفرؓ سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں لگاؤ
کھانا نہیں کھاتا ؟

عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ رَأَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَزُّ
مِنْ كَيْفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى
الصَّلَاةِ فَانْقَضَتْ وَالشُّكْبَانُ الَّتِي
يَعْتَزُّ بِهَا ثُمَّ دَامَ فَصَلَّى وَلَمْ
تَتَوَضَّأْ (صحیحین)

عمر بن امیہؓ سے روایت ہے کہ انہوں
نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ
آپ کے دست مبارک میں کبھی کا شاد
کھا، اور اس کے پھیری سے کاٹ، سوتے
اتنے میں نماز کے لئے ہائے گئے، تو آپ
بکری کے شے اور اس پھیری کو ڈال دیا
جس سے گوشت کاٹ، ہے سوتے، پھر
کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، اور وضو

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا
أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى زُخْرَانٍ وَلَا فِي سُكُوتٍ وَلَا
خَيْرَةٍ مَرَّقٍ تَبْدَلُ لِقَتَادَةَ عَلَى
مَا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى الشُّفْرِ.

(بخاری)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَقَّسُ فِي
الشَّرْبِ ثَلَاثًا زَادَ مُسْلِمٌ فِي
دَوَابِّهِ وَبَيَّنَّ أَنَّ آدَمِيَّ هَ أَجْرًا
دَاصِرًا. (مشکوٰۃ)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الشَّرْبِ مِنْ ثَمَرِ الشِّقْرِ
(مشکوٰۃ)

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ نَهَى
الرَّجُلَ قَائِمًا. (مسلم)
عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

نہیں کیا

حضرت قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کبھی زخوان پر رکھ کر کھانا کھایا ہے۔ اور
سکوت میں رکھ کر اور نہ کبھی آپ کے لئے
چائے چلاتی پکاٹی کسی۔ قتادہ کو کہا گیا کہ پھر
کس چیز پر رکھ کر کھانا کھایا کرتے تھے
قتادہ نے جواب دیا وستر خوان پر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینے میں
تین سانس یا کھرتے تھے۔ مسلم کی ایک
روایت میں آتا اور زیادہ ہے کہ آپ
فرماتے تھے اس طرح پانی پینا زیادہ
میراب کرنے والا اور زیادہ تندرستی
بخشنے والا اور زیادہ گوارا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے شکر کے مزے سے پانی پینے کی
ممانعت فرمائی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے
منع کیا کہ آدمی کھڑا ہو کر پانی پئے
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي
يَشْرِبُ مِنْهُ الْفِضَّةَ إِلَّا مَا يُجْجِدُ
فِي بَطْنِهِ نَارُ جَهَنَّمَ . (مشکوٰۃ)

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے
وہ اپنے پیٹ میں آتش ووزخ کو ٹھونٹ
گھونٹ کر کے اُتارتا ہے ،

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَكَلَ أَحَدٌ كَرْطَعًا فَلْيَقُلْ
اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا
مِنْهُ وَإِذَا سَقَى لَنَا فَيَقُلْ اللَّهُمَّ
بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ . (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے
تو کہے اے خدا اس کھانے میں ہمیں برکت
دے ، اور اس سے بہتر کھانا کھانے اور
دودھ پئے تو کہے اے خدا اس میں ہمیں
برکت دے اور اس سے زیادہ پہنچا ،

عَنْ ابْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
وَضَعْتَ الْمَائِدَةَ فَلَا يَقُومُ رَجُلٌ
حَتَّى تَرْتَفِعَ الْمَائِدَةُ وَلَا يَزِدْ
وَأَنْ شَبِعَ حَتَّى يَفْرَغَ الْقَوْمُ
يُعَذَّرُ فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْجِلُ جَلْدَ نَفْسِهِ
فَيَقْبِضُ يَدَهُ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ
لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ . (ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
دستر خوان بچھا دیا جائے ، تو کوئی شخص
اٹھنے نہیں ، یہاں تک کہ دسترخوان اٹھایا
جائے ، اور کوئی اپنا ہاتھ کھانا کھانے سے
نہ ہٹا دے ، اگرچہ سیر ہو جاوے یا تھک
اور لوگ اطمینان سے نہ کھیں ، نہ اگر
پہلے دست کشی کرنا چاہتا ہو ، تو نہ ہٹا
بہاں کر دے ، کیونکہ بغیر نذر کھانے سے
دست کشی کرنا اس کے راتھی کو خیر مند
کرنا ہے ، اور نہ بھی اپنا ہاتھ سیر کرے گا
اور ممکن ہے ، اسے کھانے کی ضرورت ہو

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ لِحَمِّهِمْ
أَكْلًا . (مشکوٰۃ)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُوا جَبِينًا وَلَا تَفْرَقُوا فَإِنَّ الْبَرَكَهَ
مَعَ الْجَمَاعَةِ . (ابن ماجہ)

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم جب لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے
تو سب سے پیچھے کھانے سے فارغ ہوتے
حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مل کر کھانا کھا کر رہو، الگ الگ نہ کھایا کرو
کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے :

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ تنہا سستی اور طاقت کے بغیر انسان علم و عمل سے محروم
رہتا ہے اور حصول طاقت کھانا کھانے پر موقوف ہے، تو اس لحاظ سے کھانا پینا بھی امور بنیہ
میں داخل ہوا، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، کُلُوا مِنْ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا
رپاکیزہ اور مستحسری چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص
اس لئے کھانا کھائے، کہ مجھے علم و عمل کی قوت اور آخرت کے راستے پر چلنے کی قدرت
ہو، اس کا کھانا بھی عبادت میں داخل ہوگا، اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا
ہے کہ مسلمان کو ہر چیز پر ثواب ہوتا ہے، یہاں تک کہ اس شے پر بھی جو وہ اپنے منہ میں رکھے
یا اپنے اہل و عیال کے منہ میں دے دے :

کھانا کھانے کے کئی آداب ہیں، جن پر نگاہ رکھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔
پہلا آداب تو یہ ہے کہ ہاتھ منہ دھوئے، کیونکہ کھانا جب زاد آخرت کی نیت سے ہو، تو عین
عبادت ہے، اور پہلے ہاتھ منہ دھونا دھنوکا مانند ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو کھانے
کے پہلے ہاتھ دھویا کرے گا، وہ اللہ سے اور تنگدستی سے بے فکر رہے گا، دوسرا یہ کہ کھانا
دستر خوان پر رکھے، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ سفرہ و دسترخوان سفر
آخرت کو یاد دلاتا ہے اور پیچھے بزرگوں کی بھی یہی عادت تھی، تیسرا آداب یہ ہے کہ آداب
سے بیٹھے، یعنی وایں زانو کھڑا رکھے اور بایں بچھا دے اور تکیہ نہ لگائے، کہ آنحضرت

علمی نکتہ نگار لکھ کر کھانے سے منع فرمایا ہے۔ چوتھا ادب یہ ہے کہ عبادت کی نیت سے کھائے پانچواں یہ ہے کہ جب تک بھوک نہ لگے نہ کھائے، کیونکہ کھانے سے بیشتر جتنی چیزیں سنت ہیں بھوک ان سب میں سے بہترین سنت ہے، اور بھوک سے پہلے کھانا کر دیا جیسا ہے اور نہ موم بھی، چھٹا ادب یہ ہے کہ جو کچھ حاضر ہو، اس پر قناعت کرے۔ ساتواں یہ کہ روٹی کی تعظیم کرے، اور تعظیم سے مراد یہ ہے کہ سامن وغیرہ کے انتہا میں اس کو نہ رکھے، بلکہ وقت ہو تو نماز کے انتہا میں بھی نہ رکھے، آٹھواں یہ ہے کہ حتی الوسع تنہا نہ کھائے کیونکہ مختصر صلعم اکیلے کھانا تناول نہ فرمایا کرتے تھے ۛ

کھانا شروع کرنے کے وقت پہلے بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہنا سنت ہے، اور بہتر یہ ہے کہ پہلے نولہے میں بسم اللہ کہے اور دوسرے میں بسم اللہ الرحمن اور تیسرے میں بسم اللہ الرحمن الرحیم اور زور سے کہے تاکہ اوروں کو بھی یاد آجائے، اور دائیں ہاتھ سے کھائے اور نمک سے شروع کرے اور نمک پر ہی تمام کرے، ہاتھ چھوٹے چھوٹے اٹھائے اور خوب چبا کر کھائے، جب تک ایک لقمہ لٹکل نہ لے، دوسرا نہ کھائے، کھانے کو بڑا نہ کرے، اپنے سامنے سے کھائے، ادھر ادھر سے نہ کھائے، البتہ میوہ ادھر ادھر سے لے کر کھانا درست ہے، روٹی کو بیچ سے نہ کھائے، بلکہ ایک کنارے سے کھانا شروع کرے پیالہ وغیرہ روٹی پر نہ رکھے، اور روٹی کے ساتھ ہاتھ مار پونچھے، جو نوالہ گر پڑے اس کو اٹھا کر کھائے، گرم کھانے میں بھونکے نہیں، بلکہ اس کو ٹنڈا ہو جانے دے، بعد ازاں کھانا شروع کرے ۛ

پینے کے آداب یہ ہیں کہ پانی وغیرہ پینے کا برتن، میں ہاتھ سے پکڑے، اللہ بسم اللہ کہہ کر آہستہ آہستہ پیے، کھڑے کھڑے یا لیٹے لیٹے پینا منع ہے، ڈکار آئے تو کوڑھ منہ سے دور ہٹالے، تین دفعہ کر کے پیے اور ہر دفعہ اول بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہے ۛ کھانا کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹے، بعد ازاں پانی سے دھو کر صاف کرے، دوا میں سے جو کچھ زبان سے نکل آئے، اسے نکل جائے، اور جو خذل سے نکلے اسے پھینک دے، برتن کو انگلی سے خوب صاف کرے، کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص برتن پونچھتا ہے

برتن اس کے حق میں دیا کرتا ہے کہ اسے خدا جس طرح اس نے مجھے شیطان کے ہاتھ سے
چھڑایا تو اسے اتنی دوزخ سے آزاد کر۔

آداب الظروف (یعنی برتن وغیرہ) مجموعہ کی اشیاء کے متعلق ہدایات

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ
رَجُلٌ اللَّيْلُ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكَفُّوا صَبِيحًا
تَكْرِيًا لِلشَّيْطَانِ يَنْشُرُ حَبْسَهُ
فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوا
هُدًى خَلُّوا بَابَ دَاذْ كُرُوا اسْمَ
اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَرُ بِأَمْنٍ
بِاسْمِ اللَّهِ أَذْكَ بَرِيءٍ وَادْ كُرُوا اسْمَ
اللَّهِ وَخَيْرٌ أَقْبَنُكُمْ وَادْ كُرُوا اسْمَ
اللَّهِ وَلَوْ أَنَّ تَعَرَّضُوا عَلَيْهِ شَيْئًا وَ
أَلْفَمُوا مَصْرَبَكُمْ (مسحون)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
رات کا آغاز میں یا فرمایا جب تم شام کرو
تو اپنے چھوٹے بھائیوں کو باہر جانے سے
روکو، کیونکہ شیطان کا شکر شام کے وقت
پھیل جاتا ہے، اور جب رات کا تصور آسا
حسنتہ گزیرے تو بچوں کو چھوٹے سے کامنڈا
نہیں، اور رات کو دروازے بند کر دیا کرو
اور بند کرتے وقت خدا کا نام لیا کرو، کیونکہ
شیطان اس دروازے کو کھولنے کی قدرت
نہیں رکھتا۔ جو نام خدا کے ساتھ بند کیا گیا ہو
اور اپنی مشکوں کے منہ باندھ دیا کرو، اور
خدا کا نام لیا کرو، اور اپنے پانی کے برتنوں
کو ڈھانک دیا کرو، اور خدا کا نام لیا کرو اگرچہ
برتن پر کوئی چیز عرصہ ہی رکھ دو، اور اپنے
چراغ بجھا دیا کرو۔

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں

ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لوگو! برتنوں کو ڈھانک دیا کرو، اور مشکوں

وَفِي رَوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا الشِّفَاءَ فَإِنَّ فِي

السَّنَةِ يُنَزَّلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ
بِأَنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غَطَاءٌ أَوْ سِقَاءٌ
لَيْسَ عَلَيْهِ وَكَأَنَّ الْأَنْزَلَ فِيهِ مِنْ
ذَلِكَ الْوَبَاءِ.

مِنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَزُّوا النَّارَ
فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ وَمَشْكُوةٌ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
سَمِعْتُمْ نَبَأَ الْكَلْبِ دَخَبْتُمُ الْحَمِيرَ
مِنَ الْبَيْتِ فَتَقَعُوا بِأَنَاءٍ مِنَ الشَّيْطَانِ
الْكَرِيمِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ
وَقَالُوا الْخُرُوجُ إِذَا هِيَ أَتَتْ الْأَحْلُ
فَإِنَّ اللَّهَ يَبْثُ نَسْخَ خَلْقِهِ فِي لَيْلَتِهِ
تَسَابِئًا وَاجْتِشُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا
اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَنْتَحِرُ
بِأَنَاءٍ أَجْمَعٍ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ
وَعَطُوا الْجَوَانِحَ الْفُتُوحَ الْإِيَّاتِ وَادُّ
كُلَّ الْقَرَبِ - وَمَشْكُوةٌ

کے منہ باندہ دیا کرو۔ کیونکہ سال بھر میں ایک
ایسی رات ہوتی ہے جس میں وہ باترتی ہے
بھڑو یا کسی ایسے بہتن پر جو ڈھانڈکا نہ گیا ہو
یا ایسی مشکوک جس کا منہ باندہ جان گیا ہو گزر نہیں
ہوتا مگر اس میں یہ باندہ راترتی ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سونے
لگو۔ تو آگ کو گھروں میں جلتی ہوئی نہ چھوڑو
حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں
نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز سے
سنا کہ جب تم رات کو گتے کا بونگہ اور گتے
کا چھانہ سوتو شیطان مردود سے حرا کی پاء
مانگو۔ کیونکہ گتے اور گتے سے دو چیز نکلتے
ہیں جو تم نہیں دیکھتے یعنی شیطان کا سکر
اور رات کو جب لوگ باندھوں میں پھرنے
موقوف کریں وہ سب بند ہو جائیں۔ تو
گھر سے بہت کم باہر نکلو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے
رات کو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا
ہے پگندہ کرتا ہے اور رات کو گتے دن
کے دروازے بند کر لیں گے۔ اور خدا کو
نام نہی کرو۔ کیونکہ شیطان اس دروازے سے
کو نہیں کنول سکتا جس کے بند کرنے دقت
خدا کا نام لے لیا جائے۔ اور پانی سے نہ

ڈھانک دیا کرو۔ اور برتنوں کو اونڈھا کر دیا
 کرو۔ اور مشلوں کے منہ باندھ دیا کرو۔

رات کے وقت برتنوں کو ڈھانکنے اور اُگ کو بچا دینے میں جو حکمت ہے، دوسرے
 شخص اور فی الحال سے معلوم کر سکتا ہے۔ کہ رات کے وقت حشرات الارض بلوں سے باہر
 نکل کر بیڑوں پر بیٹھنے لگتے ہیں، پانی کے برتنوں کے منہ اگر کھلے ہوں۔ تو ان میں بھی ان کے
 داخل ہونے کا احتمال رہتا ہے، اس لئے یہ حکم دیا گیا کہ برتن ڈھانک دینے جائیں، ان اشیا
 سے معلوم ہوتا ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت پر کیسی شفقت اور عنایت تھی
 کہ آپ نے ان کی خیر خواہی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔

حقے پان کے آداب !

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 آدمی کا بہترین اسلام ان چیزوں کے چھوڑنے
 میں ہے۔ جو اس کے کام آمد نہ ہوں۔

سَمِعْتُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْ خَيْرِ أَسْلَامِكُمْ أَنْ تَتْرُكَ مَا لَا
 يَنْفَعُكَ - (ترمذی)

پن کے جواز و عدم جواز میں تو بحث ہی نہیں، کیونکہ اس کا کھانا بالافتقار جائز ہے بلکہ
 اس کی نسبت شعبیؒ نے ایک حدیث بھی نقل کی ہے، جو غالباً موصوفہ سے ہے کہ اگر پان کا
 پتہ منہ و نشان میں نہ ہو، تو نوک برص میں مبتلا ہو جاتے، اختلافت ہے، تو تبا کو نوشی میں ہے
 بعض اس کو بدمعاش کہتے ہیں، اور بعض مکروہ تحریمی اور بعض مکروہ تنزیہی اور بعض اس کی حمت
 کے بھی قول ہیں، اس کے رواج کی کثرت کو مد نظر رکھتے ہوئے اتنی بات تو ہم ضرور کہیں گے
 کہ اس کا استعمال پرہیز کاری کی شان سے بعید بلکہ ابعد ہے، اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے
 کہ اس کا استعمال کلیتہً ترک کر دیں، اس کے علاوہ اس کے نقصان و مضرات اس کے موبہومہ
 فوائد سے کہیں زیادہ ہیں، اس لئے اس کا ترک ہی کر دینا ضروری ہے۔

آداب الشُّحْکِ (یعنی ہدایات متعلقہ ہنسی) !!

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِي لَا
تَكْثُرُ الضَّحْكُ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكِ
يُجْبِتُ الْقَلْبَ - (مشکوۃ)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَارَأْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا
صَاحِحًا حَتَّى آدَمَى مِنْهُ لَهْوًا إِنَّهُ
إِذَا كَانَ يَتَبَسَّمُ - (بخاری)

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلَ ابْنُ عُمَرَ
هَلْ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْخُخُونَ قَالَ
نَعَمْ وَالْأَيْهَانُ فِي قُلُوبِهِمْ هَذَا عَظَمُهُ
مِنَ الْجَبَلِ - (مشکوۃ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بیجا بہت نہ ہنس کر و کیونکہ زیادہ ہنس
دل کو مروہ بنا دیتا ہے

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پورے
ظہر پر ہنسنے ہوئے نہیں دیکھا کہ میں آپ
کو سے دیکھ سکوں ہاں آپ سہکتے اور
تبسم کیا کرتے تھے

حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ
ابن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ آنحضرت معلّم کے
صحابہ ہنس کرتے تھے؟ انہوں نے جواب
دیا ہاں ہنس کرتے تھے، حالانکہ ان کے
دلوں میں ایمان پہاڑ سے بھی بڑا تھا

حاصل یہی کا ذکر ہے کہ کسی ڈاکٹر نے یہ ثابت کیا ہے کہ زیادہ ہنسنے سے عمر کم ہوتی
ہے اس کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ کیوں آنحضرت معلّم نے کثرتِ غموک سے منع فرمایا
ہے اس امر میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ شارع علیہ السلام نے جن جن باتوں سے روکنا ہے
اس میں ضرور کوئی نہ کوئی حکمت منہم ہوتی ہے جو بعض اوقات ہمارے فہم و فہم میں نہیں
آسکتی زیادہ ہنسنے سے غفلت پیدا ہوتی ہے اور غفلت سے دل مروہ ہو جاتا ہے اسلئے
اس کی کثرت سے ممانعت فرمائی

آداب الہکاء (یعنی رونے کے متعلق ہدایات)

عَنْ عَبْدِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اشْكَا
اسْعَدُ بْنُ عَمَادَةَ شَكْوَى لَهُ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِعُودَةَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَرَفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ وَ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْرِذٍ فَتَدَخَّلَ
عَلَيْهِ وَجَدَّ ذِي غَاثِيَةٍ فَقَالَ قَدْ
فَضَى تَالُوًا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَبْكِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
رَأَى الْقَوْمَ بَكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكْوًا فَقَالَ لَا تَسْمَعُونَ
إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِكَامٍ مَعَ الْبَيْنِ
وَلَا يُجْزِنُ الْقَلْبَ دَلِيلًا يُعَذِّبُ
بِهَذَا أَوْ شَارَ إِلَى إِسَارِهِ أَوْ يَرْتَمِ
وَأَنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذِّبُ بِبَكَاءِ أَهْلِهِ
عَلَيْهِ رَجَعِينَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْرِذٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ مِنْكُمْ خَرِبٌ أَخَذَ فُتْنًا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ سعد بن عبادہ کسی بیماری میں مبتلا ہوئے
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمن بن
عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ
بن مسعود کو ساتھ لے کر ان کی بیماری پر سی
کوٹھارینے لگے۔ جب ان کے پاس
پہنچے۔ تو انہیں غشی کی حالت میں پایا اور
فرمایا کہ شاید سعد فوت ہو گئے ہیں۔ حاضرین
نے عرض کیا یا رسول اللہ! سعد مرے نہیں
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے۔ جب لوگوں
نے آپ کو رو دتے ہوئے دیکھا تو سب رونے
لگے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
تم نہیں سنتے کہ خدا تعالیٰ نہ تو اکھ کے انسو
سے اور نہ دل کے غم سے مردے کو عذاب
دیتا ہے۔ یا نہ رحم کرتا ہے۔ اور آپ نے
زبان کی طرف اشارہ کیا۔ اور وہ مردہ
اپنے عزیزوں کے ڈاڑھیں مار کر رونے
کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص منہ پیٹے اور کپڑے پیٹے اور

اجْتَنُوبَ وَدَعَا بَدَنُوعِي الْجَاهِلِيَّةِ

(صحیحین)

جاہلیت جیسا نوحہ کرے، وہ ہمارے

طریقے پر نہیں (یعنی مسلمان نہیں) ۴

شرع میں بہن کر کے رونا منع ہے، مگر قتل نفسی کے باعث جو رونا آئے وہ جائز ہے اور اس کا جواب کسی احادیث سے ثابت ہوتا ہے، چنانچہ آپ کے عہد جزا سے حضرت ابراہیمؑ نے جب انتقال کیا، تو ممانت نوحہ میں آپؑ نے ان کو گود میں اٹھالیا، اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ رورہے ہیں، فرمایا یہ رحمت ہے ۵

چھینکنے اور جہائی لینے کے آداب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخَذَهُ أَوْ صَاحِبَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَلْيَقُلْ يَرْحَمُكُمْ اللَّهُ وَيُصَلِّحْ بَالَكُمْ.

(بخاری)

بِالْكَرِّ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے، اور اس کا جہائی مسلمان یا اس کا دوست اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللہ کہے، اور جب اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللہ کہے تو وہ اس کے جواب میں یہ کہیم اللہ ویصلح بالکم کہے ۶

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت

ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جہائی لے تو اسے چاہیے کہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے، کیونکہ منہ کشادہ نہ ہونے سے شیطان

اس میں گھس جائے گا ۷

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ زَالِحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَذَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْسِكْ يَدَهُ عَلَى فَمِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيهِ.

(مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَطَسَ
غَضِيَ وَجْهَهُ بِبِيَدِهِ أَدْنَاهُ وَغَضَّ
بِهَا صَوْتَهُ . (مشکوٰۃ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَمِتَ
أَخَاكَ ثَلَاثًا فَإِنَّ زَادَ هُوَ زَكَامٌ

(ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چھینک لیتے تو
اپنا منہ ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانک لیتے
اور آواز کو نہایت پست کر لیتے ۛ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کو
تین مرتبہ چھینک کا جواب دے دو۔ اگر
تین سے زیادہ چھینک لے، تو وہ مبتلا

نکام ہے ۛ

چھینک سے چونکہ ایک طرح کی راحت پہنچتی ہے، اس لئے چھینک لینے والے کو
اغور بشر کہنے کا حکم ہے کہ وہ کلمہ شکر ہے۔ اور اس کا جواب اور جواب الجواب محبت اور
رابطہ پیدا کرنے کے لئے ہے۔ اور چونکہ چھینک کے وقت چہرہ بگڑ جاتا ہے، اور کبھی طلق
یا ناک سے بلوہت خارج ہوتی ہے، اس لئے مزہ کو ڈھانک لینے کا حکم دیا گیا ہے، اور
جہانی چونکہ عامت کسل ہے، اس لئے اس کو حتی الامکان روکنے کے لئے کہا گیا ہے ۛ

آداب اللباس

عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْسُوا الثِّيَابَ
الْبَيْضَ فَإِنَّهَا أَظْهَرُ وَأَطْيَبُ وَ
كُنُوا فِيهَا صَوَاتِكُمْ - رتندی، نسائی
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَا السُّفْلَ
مَنْ الْكَبِيرُ مَنْ نَذَرَ فِي الْمَارِ جَارِي

سمرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، لوگو! سفید کپڑے پہنا کر دو کیونکہ
وہ پاکیزہ ترین ہیں، اور خوش تر، اور انہی میں
اپنے دونوں کو سنایا کرو ۛ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو بزرگ مردوں سے نیچے
گھٹنا رہے، وہ ہم کو اتنا حق دوزخ کی گنجائش

میں ہو گا ۵

حضرت سالمؓ اپنے باپ سے اور وہ
آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ
حنو نے فرمایا، کپڑا حد سے زیادہ لمبانا
تہہ میں اور کرتے میں اور گپڑی میں سب
میں مکروا ہے۔ تو جو شخص ان میں سے
کوئی چیز بھی بطریق فخر و کبر زیادہ لٹکا کر
خدا قیامت کے روز اس کی طرف نظر
رحمت نہیں کرے گا ۵

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے
پہننے سے منع فرمایا، ہاں اتنی مقدار جو نو
مندانگشتہ نہیں اور حضورؐ نے اپنی دونوں
انگوٹھوں میں بیچ کی اور شہادت کی انگلیاں
اٹھا کر دونوں کو نکالیں۔ یعنی دو انگلی ۵

مسلم کی ایک روایت میں آیا ہے کہ
حضرت عمرؓ نے جاہلیہ میں مشطہ پڑھنے کو
فرمایا کہ آنحضرت صلعم نے ریشمی کپڑے
سے منع فرمایا، مگر دو انگلی یا تین یا چار

تک اجازت ہے ۵

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے خارش کے باعث
عبدالرحمن بن عوف اور زبیرؓ کو ریشم پہننے

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَسْبَالُ
فِي الْأَزَادِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ
مَنْ جَزَمْنَهَا شَيْئًا تَحِيلاً لَمْ يَنْظُرِ
اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْحِسَابِ (ابوداؤد)

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِالْأَزَادِ
مَنْ لَمْ يَزِدْهُ رِيَالًا وَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَيْهِ الْيُسْطَى وَ
الْيُمْنَى وَشَفْطَيْهِ (صحيح)

كَفَى زَوَايَا يَتَسَلَّوْا اللَّهَ حَتَّى
يَأْتِيَ سَمْعُهُمْ وَأَنْ تَكُنْ رَسُولَ اللَّهِ
حَتَّى تَكُونَ رَسُولَ اللَّهِ مِنْ بَيْنِ الْحَبَرِ
إِنْ مَوْضِعُ صَبْغَتِهِ وَنَكَتُ أَدْنَى

عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخِصَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُبَيْرًا
وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي لَبْسِ

الْحَبِيبِ لِحَلَّةٍ بِهِمَا. (صحیحین)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ
سِدَالُ عِمَامَتِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ (ترمذی)
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا اسْتَعْدَّ نَدْبًا لِمَا هُوَ بِاسْمِهِ عِمَامَةً
أَوْ تَبِيضًا أَوْ دَرَّةً أَوْ لَمَعَةً يَتَوَضَّعُ
لِلْحَسَنِ لِمَا كَسُوهُ تَبِيضًا أَوْ لَمَعَةً
وَحَبِيبًا حَنِيمًا لَهُ وَأَسَدُ ذِيكَ وَنَنْ
شَرَّةً وَشَرَّ مَا صَنَعَهُ لَهُ (ترمذی)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ
صَاعًا مَاءً قَالَ سَعِدَ لِلَّهِ الَّذِي
أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ نَدَرَ قَبِيضُهُ مِنْ
غَيْرِ حَوْلٍ مَنِيَّ دَلَّ قُوَّةَ غَضَرٍ لَهُ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ قَبِيضِهِ وَمَنْ لَبَسَ ثَوْبًا
فَقَالَ أَحْمَدُ رَبِّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا
وَرَدَّ قَبِيضَهُ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مَنِيَّ دَلَّ
قُوَّةَ غَضَرٍ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ قَبِيضِهِ

کی اجازت دے دی تھی :

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تو
شملہ دونوں مونہ ہموں کے درمیان چھوڑتے تھے
حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا
کپڑا پہنتے تو اس کا نام لے کر مثلاً عمامہ یا کرتہ
یا چادر فرماتے اسے خدا ہر طرح کی تعریف
تجھنی کو مزا دار ہے اس پر کہ تو نے مجھے
یہ کپڑا پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی اور
جس چیز کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی
کی درخواست کرتا ہوں اور اس کی بھلائی
اور جس چیز کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی
بھلائی سے پناہ مانگتا ہوں :

حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کھانا کھا کر کہے کہ ہر طرح
کی تعریف خدا کو مزا دار ہے جس نے
مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری طاقت اور قدرت
کے بغیر اپنے پاس سے پہنچایا تو اس کے
گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو
شخص کپڑا پہن کر کہتا ہے کہ ہر طرح کی تعریف
اس خدا کو مزا دار ہے جس نے مجھے

وَمَا تَأْخُذُ (ترمذی)

عَنْ أَبِي إِمَامَةَ قَالَ لَيْسَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ تَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَسَانِي نَارًا قَادِي
بِهِ عَوْرَتِي وَاجْتَمَلُ بِهِ فِي حَيَاتِي
ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَيْسَ
تَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
كَسَانِي مَا أَدْرِي بِهِ عَوْرَتِي وَاجْتَمَلُ
بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمِدَ إِلَى التَّوْبِ الَّذِي
أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَتْ فِي كَتِفِ
اللَّهِ وَفِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي سِتْرِ اللَّهِ
حَيًّا وَمَيِّتًا - (ترمذی)

عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَيْسَ
تَوْبًا نَشْهُرَةً فِي الدُّنْيَا لَبَسَهُ اللَّهُ
تَوْبًا وَلِي لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ (ابوداؤد)

سَنَ سَوِيدُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ

کپڑا پہنا یا اور میری طاقت اور قدرت کے
بغیر اپنے پاس سے پہنچا یا تو اس کے لئے
پچھلے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں ،
حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں حضرت عمرؓ
نے نیا کپڑا پہن کر فرمایا ہر طرح کی تعریف
خدا کو سزاوار ہے جس نے مجھے وہ چیز
پہنائی جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور
زندگی میں اس سے ذریت حاصل کر لوں
پھر کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص نیا کپڑا پہن کر
یہ کہے کہ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أَدْرِي
بِهِ عَوْرَتِي وَاجْتَمَلُ بِهِ فِي حَيَاتِي
اور جس کپڑے کو پہنا کیا ہے اس کو خیر
کرے گا ، تو وہ خدا کے سایہ عنایت اور
خدا کی حفاظت و نگہبانی اور خدا کے پردے
مغفرت میں رہے گا ، زندگی اور موت

دونوں حالتوں میں *

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص شہرت کے لئے غیس کپڑا پہنے گا
خدا قیامت کے روز اس کو ذلت کا لباس

پہنائے گا *

سوید بن وہب کہتے ہیں یہ شخص سے

مِنْ أَتَادِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ تَزَيَّنَ ثَوْبَ تَوْبٍ جَمَالَ
وَشَوَقُهُ عَلَيْهِ فَإِنَّ رَأْيَهُ تَوَاضَعًا
لِسَاءِ اللَّهِ حُلَّةَ الْكِرَامَةِ (ترمذی)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَاوِيًا فَرَأَى
رَجُلًا شَعْمًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ فَقَالَ
مَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يُسْكِنُ بِهِ
رَأْسَهُ وَلَا مَا رَجُلًا حَلِيْبٍ ثِيَابٍ
وَسِخَّةٍ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا
يُفِصِّلُ بِهِ تَوْبَهُ (ترمذی نسائی)

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ
أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا آثَابٌ

جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
کے فرزندوں میں تھے۔ روایت کرتے ہیں
کہ انہوں نے اپنے باپ سے روایت
کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو شخص باوجود قدرت کے زیب نیت
کے لباس کو چھوڑ دے گا۔ اور ایک روایت
میں آیا ہے کہ زیب نیت کے لباس کو تو اٹھو
چھوڑ دے گا۔ خدا اس کو بڑی اعلیٰ عزت
کا لباس پہنائے گا :

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم نماز کے
پاس بقیہ موقوفات شریفہ لائے پس آپ
نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے سر کے بال
پالنے اور پریشان ہو رہے ہیں۔ فرمایا کیا
یہ کوئی شخص ایسی چیز نہیں پاتا جو اس کے
سر کو تسکین دے سکے۔ پھر آپ نے ایک
اور شخص کو دیکھا جو میسے کھیلے کپڑے پہن
رہا تھا۔ تو فرمایا کیا یہ شخص کوئی ایسی چیز
نہیں پاتا جس سے اپنے کپڑے دھو کر
صاف کرے :

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ
ابو بکر صدیقؓ کی بیٹی اسماءؓ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں

رَقَاقٍ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ يَا شَاهِدُ
إِنَّ أَمْرًا إِذَا بَلَغْتَ الْحَبِصَ لَنْ
يُصْلِحَ أَنْ يَرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا
وَهَذَا وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَيْهِ
رَابِدًاؤُن

آئیں کہ باریک کپڑے پہنے ہوئے تھیں
تو آپ نے اُن کی طرف سے منہ پھیر لیا
اور فرمایا، اسے اس کا رُجب عورت حد
بلوغ کو پہنچ جائے، تو اُس کو ہرگز نہ
پہنیں کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ دیکھا جا
سکے، اس کا اور اس کا رد بھی جائے مثلاً نہ
پہنیں (اوس آپ نے اپنے چہرہ اور ہاتھ
کی طرف اشارہ کیا) ۛ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ مَا
سُئِلْتُ وَأَنْبَسَ مَا سَأَلْتُ مَا خَلَطَ
تِلْكَ أَسْتَنْ سَرَفٌ وَفَحْشَاءٌ (بخاری)

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ اسے
مخاطب جو تمہارا دل چاہے بھاؤ اور جو
دل چاہے پہنو۔ جب تک دو باتیں، سرف
اور تکبر تجھ پر نہ گزریں ۛ

آداب لباس کے متعلق اتنی بات یاد رکھنی کافی ہے کہ لباس ایسا پہننا چاہیے کہ
جس سے ستر عورت ہو، اور اسراف و تکبر کی جوتک اس سے نہ آئے۔ حدیث میں جو شخصوں
سے نیچے پا جامہ رکھنے پر وعید آئی ہے، اس کی بنیاد اپنی دو باتوں پر ہے، اور ریشمی
کپڑے پہننے سے جو ممانعت کی گئی ہے۔ تو اس کی ایک وجہ تو یہی اسراف ہے، اور
دوسری وجہ یہ ہے کہ ریشم کا استعمال دلیل تنعم ہے، اور یہ لباس پہن کر عجب و نخوت
سے بچنا بھی ذرا مشکل ہے، اس لئے استعمالِ حریم سے منع کر دیا گیا ۛ

انگوٹھی پہننے کے آداب

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَنَّ يَكْتَبُ إِلَى كَثْرَةِ
وَتَيَّسَرَدَ الْيَدَ شَيْئًا ثَقِيلًا إِنَّهُمْ لَا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور
قیصر کی طرف خط لکھنا چاہا تو عرض کیا یا

يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِجَاهٍ مُّصَاحٍ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَالَمَا حَلَقَهُ فِضَّةً تُقَشُّ فِيهِ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ (مسلم)

أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ خَاصَّةً
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
هَذِهِ وَأَمَّا إِلَى الْبَيْتِ مِنْ
لَيْدِ الْبَيْتِ (مسلم)

ثُمَّ عَلَى قَالَ تَحَاتَّى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَخْتَمَ
فِي خَاتَمِي هَذِهِ أَوْ هَذِهِ قَالَ
فَذَكَرَ لِي لَوْ سَمِعْتُ وَابْنِي تَأْتِي
مسلم

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا خَلَعَ مِنْ ذَهَبٍ فِي
بَيْدِ رَجُلٍ فَتَوَضَّعَ ذَكَرَهُ فَقَالَ
يَعْمَدُ أَحَدُكُمْ إِذَا جَمَعَ ذَهَبًا
فِي يَدَيْهِ فِي بَيْدٍ فَيَتَوَضَّعُ لِلرَّجُلِ
يَقُولُ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَّ خَاتَمِكَ
أَنْ تَنْفَعُ بِهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَخَذَهُ

کہ یہ بادشاہ بغیر قہر کے خطا کو قبول نہیں کرتے
تو آپ نے ایک انگوٹھی بنانے کا حکم فرمایا
جس کا حلقہ چاندی کا تھا اور اس میں محمد
رسول اللہؐ کندو کیا گیا تھا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی میں
تانی اور بائیں ہاتھ کی چھٹکیا کی طرف
شار کیا

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول
نہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے منع کیا کہ
میں اپنی اس انگوٹھی یا اس انگوٹھی میں انگوٹھی
پہنوں۔ مروی ہے کہ آپ نے چرخ
دانی بھی دیا اس سے پاس دانی نہ کی
طرف اشارہ کیا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی
دیکھی تو آپ نے اس کو اتار کر پھینک
دیا۔ اور فرمایا تم میں ایک شخص گم کے
ننگے سے کا قصہ کرتا ہے پھر اسے اپنے
ہاتھ میں لے لیتا ہے پھر آپ تشریف
لے لے گئے تو آپ کے بعد کسی نے اس شخص
سے کہا کہ اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور اس سے

أَلَا أَدُقُّنَّ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَلَا أَدُقُّنَّ
يُطِيسُ الْعُلَمَاءُ شَيْئًا مِّنَ الذَّهَبِ
لَا يَبْلُغُنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَتَمِ
بِالذَّهَبِ يَا نَاكَوَهُ رِجَالُ
كَبِيرٍ مِنْهُمْ وَالصَّغِيرِ (موطا)

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَحِلَّ لِلذَّهَبِ وَالصَّغِيرِ رِجَالُ
أَمْرٍ وَحَرِّمَ عَلَى نَاكَوَهُ
رِجَالُ

جوتی پہنے کے آداب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا اشْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَرْجَهُ فَلْيَبْدَأْ
بِالْيَمِينِ وَإِذَا تَرَاعَ فَلْيَبْدَأْ
بِالشِّمَالِ لِتَكُنَ الْيَمِينُ أَدْلَمَ

فَذَلِكَ يُؤَدِّهِ اس نے جواب دیا وہ
جس کو رسول خدا علی اللہ علیہ وسلم نے
پہنایا۔ دیکھئے میں اسے ہرگز نہیں ہٹاؤں
حضرت امام بکرؒ کہتے ہیں کہ میں اس
بات کو مرویہ اور نا پسند کرتا ہوں کہ روای
کو کوئی چیز سونے کی پہنائی جائے۔ کیونکہ
مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول خدا علی
اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے
منع فرمایا ہے تو میں مردوں میں سے بڑوں
اور چھوٹوں دونوں کے لئے سونے کی بھرتا
ہوں ۛ

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے
کہ میں خدا علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سونے اور ریشمی کپڑے پہرے کی عورتوں
کے لئے حلال ہے۔ اور مردوں پر حرام
گردایا گیا ہے ۛ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ میں خدا علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم میں سے کوئی جوتی پہنے لگے۔ تو
پہلے دائیں پاؤں میں پہنے انداز سے
تو یہ بائیں پاؤں سے اتار دے۔ ۛ

تَنْقِذُوا نَجَاتًا تَنْقِذُكُمْ رَحِيمِينَ

جوتی پہننے وقت دیاں پاؤں دونوں میں اٹل
اور اتار تے وقت بیاباں پاؤں دونوں میں
آخر ہے ؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَشَيْءُ أَحَدٌ كُفْرًا فِي نَمَلٍ وَلَا حَبَّةٍ
لِيُغْفَرَ مَا جَرَّ بِهَا وَلِيُشْغَلَهُمْ بِجَمِيعٍ

رحمیں بن
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَاخَرَانِ يَتَقَبَّلُ
الرَّجُلُ قَائِلًا (ترمذی)

(ابوداؤد ابن ماجہ)

عَنْ نَسِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
وَضَعْتَ الصَّدَقَةَ فَأَضَعُوا بِعَالِكُمْ فَإِنَّهُ
أَوْحَ لِقَاتُكُمْ (مشکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم میں سے کوئی ایک جوتی پہن کر نہ چلے
بلکہ یا تو دونوں جوتیاں اتارے اور نئے
پاؤں پہنے۔ یا دونوں جوتیاں پہن کر چلے۔
حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے
جوتی پہننے سے منع فرمایا ہے اور یہ اس
وقت جب کھڑے کھڑے پہننے سے تکلیف
ہو ورنہ مطلقاً منع نہیں ہے ؟

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب کھڑے آگے رکھی جائے تو جوتا اتار دو
کیونکہ اس سے پاؤں کو بہت راحت پہنچتی ہے۔

سراور ڈاڑھی کے بالوں کے آداب

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مشرکوں کی مخالفت کرو۔ یعنی ڈاڑھیاں
بڑھو۔ اور مونچھیں کم کرو۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا
الْمُشْرِكِينَ أَذْفَرُوا النَّحْيَ وَخَفَّوْا
الشَّوَارِبَ (صحیحین)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِيبَ
مَوَافَقَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ
يُؤْمَرْ بِهِ وَكَانَ هَذَا الْكِتَابَ يَسِدِّ
لَوْ أَنَّ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ
يَفْرُقُونَ دُونَهُمْ فَسَدَّ لِنَبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصِيَّتَهُ
ثُمَّ فُتِيَ بَعْدَهُ فِي مَجْهَبِينَ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِيَ
بَعْضُ رَأْسِهِ وَتَرَكَ بَعْضَهُ فَنَهَا
هُمْ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ احْفَظُوا كُلَّهُ
أَوْ اتْرَكُوا كُلَّهُ مُسْلِمٌ

عَنِ النَّبِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْنِزُ رُءُوسَهُ
رَأْسَهُ وَتَوْبَتُهُ يَحْتَبِيهِ (مُسْتَكُونَةٌ)

عَنْ عَطَاءِ بْنِ كَيْسَارٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمَسْجِدِ قَدْ خَنَ رَجُلٌ تَابًا لِلرَّاسِ
وَالْخَبِيَّةِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلمؐ ان باتوں میں اہل
کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے۔
جن کے بارے میں آپؐ پر کوئی حکم خدا
نہ اتر رہا ہو۔ اہل کتاب اپنے سروں کے
بال چھوڑ دیتے تھے، اور مشرکین بال
نکال کرتے تھے، تو حضورؐ بھی اپنی پیشانی
پر بال چھوڑ دیا کرتے تھے، پھر اس کے
بعد مانگ نکال کرتے تھے،

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلمؐ نے ایک بچے
کو دیکھا، جس کا کچھ سر منڈا ہوا تھا، اور کچھ
چھوڑ دیا گیا تھا، تو آپؐ نے اس سے منع
کیا اور فرمایا سارا سر منڈا دو یا سارا
چھوڑ دو۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلمؐ سر میں کثرت
سے میل ڈال کرتے تھے، اور ڈالہ جی میں
بہت کنگھی کیا کرتے تھے۔

حضرت عطاء بن کيسارؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلمؐ مسجد میں
تشریف رکھتے تھے، کہ ایک شخص سر میں
میں آیا، کہ اس کے سر اور ڈالہ جی کے بال

اللَّهُ مَبِيتُهُ وَسَلَامُ بَيْدِهِ كَانَهُ يَأْمُرُهُ
بِاصْلَاحِ شَعْرِهِ وَلِحْيَتِهِ فَقَصَّ ثُمَّ
لَحَجَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ هَذَا خَيْرٌ
مِنْ أَنْ يَأْتِيَ حَدُّكُمْ بِمَوْتٍ أَوْ
الرَّأْسِ كَانَهُ يُطَانُّ - (رموٹی)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَا
وَالْمُسْتَوْتِمَةَ
(صحیحین)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
لَعَنَ اللَّهُ الْوَاثِمَاتِ وَالْمُسْتَوْتِمَاتِ
وَالْمُتَمَصِّصَاتِ وَالْمُسْتَبِجَاتِ
الْحُسَيْنِ الْمُغِيرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ
(صحیحین)

پریشان تھے، حضور نے اپنے دست مبارک
سے اُس کی طرف اشارہ کیا، گویا آپ اُسے
سراور ڈاڑھی کے بالوں کی اصلاح کا حکم
فرماتے تھے، چنانچہ اُس نے بالوں کو ریت
کو دیار اور واپس آیا، تو حضور نے فرمایا کیا
یہ حالت اس حالت سے بہتر نہیں ہے، کہ
تم میں کب شخص آتا ہے، اور اُس کے بال
ایسے پریشان ہوتے ہیں، گویا کہ وہ بدرونی
میں شیطان ہے ۵

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت
اپنے بالوں میں دوسرے بال ملائی ہے، کہ
اس کے بال بڑے معلوم ہوں، اور جو دوسرے
کو اس بات کا حکم کرتی ہے، اور جو جسم کا
کوئی حصہ خود کو دیتی اور دوسرے سے لوداتی
ہے، ان سب پر خدا کی لعنت ہے ۵

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت
ہے، کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے، ا خدا
ان عورتوں پر لعنت کرے جو اپنے جسم کے
کسی حصے کو خود کو دیتی ہیں، یا دوسرے کو
گودنے کا حکم کرتی ہیں اور اپنے چہرے پر
سے بال چھپتی ہیں، یا جو اتنی ہیں اور جو اظہار
حسن کے لئے دانتوں کو چھریا رہتی ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصِيدُونَ
فَخَالَفُوهُمْ (صحیحین)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ
أَحْسَنَ مَا غَيْرُكَ مِنَ الذِّبِّ الْحَنَاءُ
وَالْكُتْمُ (ترمذی۔ ابوداؤد)

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنُوا بِالشَّيْبِ
فَإِنَّهُ ذُرُّ الْمُسْلِمِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً
فِي الْإِسْلَامِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً
وَكُفِّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَدَفَعَهُ
بِهَا دَرَجَةً (ابوداؤد)

اور جو خدا کی پیدائش میں جو کئی ہیں
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود
وانصاریں غناب نہیں کرتے تو تم ان کی
مخالفت کیا کرو (یعنی غناب کیا کرو)۔

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب
سے بہتر چیز جس سے بڑھ چاہے پابل و یا بٹا
ہے۔ دسمہ اور مہندی ہے۔

عمر بن شعیب اپنے باپ سے کہتے ہیں
وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سفید بانوں کو نہ چومو کیونکہ بڑھاپا مسلمان کا نور
ہے۔ اور جو شخص حالت اسلام میں بوڑھا ہو
ہے خدا اس کے لئے اس کے سبب سے
نیکی لکھتا ہے۔ اور اس کا گناہ اور کرتا ہے
اور اس کا درجہ اونچا کرتا ہے۔

آدابِ طبیب اور طبیب اور دم درود کے آداب

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مخاطبہ کرنے کوئی مریض بھی ایسا نہیں بھیجا
جس کے لئے شفا نہ بھیجی ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ
اللَّهُ تَعَالَى دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً
رِجَالِي

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ
فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ لَمْ يَأْكُلْ بَرَةً
بِإِذْنِ اللَّهِ - (مسلم)

قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّ اللَّهَ
لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءً كَثِيرًا فَمَا خَدَّمَ عَلَيْكُمْ
(بخاری)

عَنْ أَبِي الدَّادَاءِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالذَّوَاءَ
وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا
وَلَا تَسْتَدُوا وَاجْتَرَاهُ (ابن ماجہ)
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَسَّكُمْ عَلَيْكُمْ بِاشْفَائِيْنِ الْحَبْلِ
وَالْقُرْآنِ - (ابن ماجہ)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَفِيَ ابْنُ يَزِيدَ
أَنَّ حُزْبًا عَلَى الْكَلْبِ فَكَوْنُوا زَمَانًا
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مسلم)

عَنْ النَّسَائِيِّ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّقِيَّةِ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر
مرض کے لئے دوا مقرر ہے۔ پس جب دوا
مرض کو بکری ہو جاتی ہے۔ تو ہمیر خدا کے
حکم سے تندرست ہو جاتا ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ خدا
نے ان چیزوں میں تمہارے لئے شفا نہیں
نہیرائی جو اس نے تم پر حرام کر دی ہیں۔
حضرت ابو الداءؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا
نے مرض اور دوا دونوں کو بھیجا ہے۔ اور
مرض کے لئے دوا پیدا کی ہے تو تم دوا کرو
مگر حرام چیز کے ساتھ دوا نہ کرو۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تمہیں دو شفاؤں کا استعمال کرنا چاہیئے۔
ایک شہد کا دامن سے قرآن کا۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب
احزاب کے دن میرت والد کے ہوت
نہم پہنچا۔ تو حضرت صلعم نے زہم کو
داغ دینے کا حکم دیا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نظربہ اور

مِنَ الْعَيْنِ وَالْجَمَةِ وَالْمَمْلَةِ

مسلم

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ زَالًا شَجَعِي
قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ قُضْلًا يَأْتِي
رُسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ
فَقَالَ اعْرِضْ عَلَيَّ رَقَاكَ لَأُبَايَسَ
بِالشَّرِّ مَا لَحَرَ بَيْنِي فِيهَا شَوْكٌ

مسلم

زہر وارہا توڑ کے کھاتے اور کھارے ایک قسم کا
پتھر جو پہلو میں نکلتا ہے، کھاتے کھاتے انھوں
پڑھنے کی اجازت دی

حضرت عوف بن مالک اشجعی سے
روایت ہے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں انھوں
پڑھ کر تھے تھے مسلمان ہوئے بعد اہم نے
عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی اس بات سے میں
کیا رائے ہے آپ نے فرمایا، اپنے انھوں
مجھ پر پیش کرو، انھوں پڑھنے کا کچھ فائدہ
نہیں جبکہ ان میں شرک کے الفاظ نہ ہوں

علامہ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بنی میں لکھتے ہیں کہ منتروں کے جوڑ پر مہمور
علاء کا اتفاق ہے بشرطیکہ ان میں تین باتیں جمع نہ ہوں ایک یہ کہ جن لفظوں کے ساتھ منتر
پڑھا جاتا ہے وہ کلام اللہ کے الفاظ ہوں یا اسماء الہی ہوں، دوسرے عربی زبان میں ہوں
یا ایسی زبان میں جو اس زمانہ میں مشہور ہو، اور ان کے معانی آسانی سے سمجھے جاسکتے ہوں
تیسرے منتر کرنے والے کو اس بات کا اعتقاد ہو کہ منتر یہ بات مؤثر نہیں بلکہ بوسل
تقدیر الہی اثر کرتا ہے، اب رہا تعویذ کا گردن میں لٹکانا یا بازو پر باندھنا اس میں اگرچہ بعض
علمائے کلام کیا ہے مگر کثر علماء کے نزدیک جائز ہے، چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے
کہ آنحضرت صلعم نے عبداللہ بن عمر کو دغ بے خوابی کے لئے ایک دعا تعلیم فرمائی تھی، تو
انہوں نے اپنی بڑی اولاد کو تو وہ دعا سکھادی اور چھوٹے بچوں کی گردنوں میں لٹکھار ڈالی
مگر اس میں شک نہیں کہ مقدم تو کل اس سے بالاتر ہے، چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ
متوکل وہ ہیں جو منتر نہیں پڑھتے پڑھواتے زخم لگے تو اسے داغ نہیں دیتے، اور اپنے
تمام کاروبار کو حوالہ سجا کرتے ہیں

آداب سفر

عَنْ أَحَبِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْرُجُ إِلَى سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْاِخْتِمِيسِ.

(ابوداؤد)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا
أَعْلَمُوا مَا آتَى بَابَ بَيْلٍ وَحْدَةٍ.
(بخاری)

حضرت احب بن مالک کہتے ہیں کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعات کے
دن کے علاوہ اور دنوں میں بہت کم سفر
میں تشریف لے جایا کرتے ہیں ۵

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر لوگوں کو تنہا سفر کرنے کی تکوین
معلوم ہوتی جو مجھے معلوم ہیں تو سوار بھی
(جسے کم شنت اٹھانی پڑتی ہے) رات
کو تنہا سفر نہ کرتا ۵

صحیح بن دواعہ قاضی سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے خدامیری امت کو سویرے اٹھنے
اور سویرے سویرے سفر کرنے میں برکت
عطا فرما اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثناء و ثناء
کہ آپ کوئی فوج یا لشکر بھیجتے تو دن کے
اول حصہ میں روانہ فرماتے اور پندرہواں
حصہ (پیش) تا جو تھتے وہ بھی اپنا مال تجارت
دن کے شروع حصہ میں بھیج کر تھتے
پس مالدار ہو گئے اور ان کے پاس بہت
مال جمع ہو گیا ۵

عَنْ صَخْرِ بْنِ دَرْدَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتِ بَارِكُ مَنِي
فِي الْبُكُورَةِ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً
أَوْ مِيسَا بَعَثَ مَعَهَا رَاكِبًا
فَخَرْنَا حَتَّى أَفْكَا بَعَثَ تَجَارَتَهُ
أَوَّلَ الْبُكُورَةِ شَرِيًّا وَكَثْرَ مَالِهِ.

(ترمذی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْبُخْلُ قِطْعَةٌ مِنْ لَعَذَابِ يَمِّنٍ
أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعْدَامَتُهُ وَشَيْبَتُهُ
فَإِذَا أَقْبَضَ أَحَدُكُمْ نَوْمَهُ مِنْتَهُ مِنْ
وَجْهِهِ فَلْيُبْعِجْ إِلَى أَهْلِهِ رَجُلَيْنِ

عَنْ نَبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَالَ أَحَدُ
كُمُ الْغَيْبَةِ فَلَا يُطْرَقْ أَهْلُهُ
كَيْلًا

صحیحین

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے کہ تم میں سے
ایک کو سونے کھانے اور پینے سے روک
دے، تو جب تم میں سے کوئی اپنی منزلت
کو اس طریقے پر پورا کر چکے تو اپنے اہل و
عیال کی طرف لوٹ آنے میں جلدی کرے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تم میں سے کوئی شخص بہت دنوں تک
سفر میں رہا ہو، تو رات کے وقت اپنے
اہل خانہ میں اچانک نہ آئے؛

جمعات کے دن سفر کرنے کے بارے میں علماء نے چند توجہیں کی ہیں: ایک
تو یہ کہ جمعات کا دن بڑی خیر و برکت کا دن ہے، اس میں بندوں کے اعمال بڑا نفع دیکر
میں پیش ہوتے ہیں، اور چونکہ آنحضرت کا سفر عموماً جہاد کے لئے ہوا کرتا تھا، اور جہاد انفس
العبادات ہے، اس لئے آپ کو یہ بات زیادہ پسند تھی، کہ جمعات کو ہی سفر کے لئے نکلیں۔
دوسری توجہ یہ ہے کہ بحساب جبل لفظ خمیس کے عدد دوسرے دنوں کے ناموں کے عدد
سے زیادہ ہیں، اور صاحب مجمع البحرین لکھتے ہیں، کہ چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر ایک دن
سے بہت خوش ہوتے تھے، اور خمیس کے معنی شکر کے بھی ہیں، اور اس میں ایک طرح
کا تفاؤل ہے کہ غنیم کے لشکر پر فتح ہوگی، اس لئے آپ کا سفر جمعات کو ہوتا تھا۔

ایک حدیث میں رات کے وقت سفر سے واپس آنے کی ممانعت آئی ہے، اس سے
مراد یہ ہے کہ کوئی شخص دیر سے سفر میں گیا ہو تو اسے بلا اطلال رات کے وقت گھر میں آنا
زیادہ نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ اس کی بیوی میلے کھیلے کپڑے پہن رہی ہو یا کوئی اور ایسی بات ہو۔

جو اس کی طبیعت کے خلاف ہو لیکن اگر اس نے آٹے سے اٹھارہ دی ہوئی ہو۔ تو پھر
مضانقہ نہیں ۵

زبان کے آداب

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس نے فحاشی اختیار کی اس نے
نجات پائی ۵

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم جانتے ہو کہ لوگوں کو سب سے زیادہ
کون چیز جنت میں داخل کرے گی۔ وہ
خدا سے ڈرنا اور خوش خلقی اختیار کرنا ہے
کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں کو سب سے زیادہ
کون چیز دوزخ میں داخل کرے گی۔ وہ
دو کھوکھلی چیزیں ہیں، ایک منہ دوسری
شرم گاہ ۵

حضرت عقبہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
ملتی ہوا۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
نجات کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اپنی زبان
کا ایک پن ہا اور تیرا گھر تجھے بخش دے
اور اپنے گناہوں پر در ۵

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ عَمَتَ نَجًّا - (ترمذی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَكْثَرُ دُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ
الْجَنَّةَ تَقْوَى اللَّهِ وَحَسَنُ خَلْقٍ
أَكْثَرُ دُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ
النَّارَ الْإِجْوَانُ الْقَمَرُ وَالْفَرْجُ - (ترمذی)

عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عُمَرَ أَنَّ
لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَا لِي بِمَا أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ
الْجَنَّةَ تَقْوَى اللَّهِ وَحَسَنُ خَلْقٍ
أَكْثَرُ دُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ
النَّارَ الْإِجْوَانُ الْقَمَرُ وَالْفَرْجُ - (ترمذی)

آنکھ کے آداب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ زَنَا الْعَيْنُ النَّظَرُ وَزَنَا الْأَيْدِي الْبَطْشُ وَزَنَا الرَّجُلُ الْمَشْيُ وَالْمَرْجُحُ يُصَدِّقُ وَيَكْذِبُ (ترمذی)

عَنْ جُرَيْجِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْجَمَاعَةِ فَأَصَدَّقَنِي أَنَّ أَصْرَفَ بَصَرِي - (مسلم)

عَنْ بَرِيدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَلْنِي يَا عَلِيٌّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ (ترمذی)

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي يَا عَلِيُّ لَا تُبْرِزْ فُجْدَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فُجْدِ حَيٍّ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، ورہ کھٹوں کا زنا پکڑنا اور پاؤں کا زنا چلنا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب کرتی ہے؛ حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ بیگانہ عورت پر پلک ایک نظر پر جو بٹے تو کیا کرے، حضور نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنی نظر کو ادھر سے ادھر پھیر لوں؛

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ اے علیؓ! محرم پر ایک نظر جو یکایک پڑ جائے تم اس کے پیچھے ہٹ کر دفعہ نظر مت کرو، کیونکہ پہلی دفعہ نظر کرنا قابلِ مدح ہے، اور دوسری دفعہ نظر کرنا ناجائز ہے؛

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے علیؓ! اپنی زبان نہ کھولو، اور نہ کسی مرد سے

وَلَا مَيِّتَ (ابوداؤد)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمُ الْمُتَمَوِّمُونَ مِنْ بَهْمِ
الْأَنْثَى (ترمذی و تہذیب)

وہ زندہ کی زبان پر نظر کر دے
یہاں خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ نظر شدہ ان کے تیروں سے زہر میں بجھا
ہوا ایک تیر سے رکھو کہ بدکاری کی
نہید ہے)

کان کے آداب

عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَا يَدْخُلُ خُلُ الْعِجَّةِ ثَمَاتٌ رَجُلِينَ

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ
میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جس پر وہ
کھڑا ہو کر لوگوں کی باتیں سننے و رحبت
میں داخل نہ ہوگا

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ لَكَ فِي صُورَةِ الْوَجْهِ
فِيَاتِي الْقَوْمَ فَيَجِدُكُمْ بِالْحَدِيثِ
مِنْ رُكْزٍ بَلْ يَكْفُرُونَ فَيَقُولُ
لَرَجُلٍ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا عَرَبِيًّا
وَجْهَهُ وَلَا ذَرِي نَاسَمَهُ يُحَدِّثُنِي
مَنْ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں
کہ شیطان آدمی کی صورت اختیار کر کے
ایک قوم کے پاس آتا ہے اور ان سے
جو باتیں باتیں بیان کرتا ہے۔ پھر لوگ متفرق
ہوتے ہیں اور ان میں سے کوئی کہتا ہے
کہ میں نے یہ بات ایک ایسے آدمی سے
سنی ہے جس کے چہرے کو تو میں پہچانتا
ہوں اور اس کا نام نہیں جانتا

دوسری حدیث کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جب تک بات کہنے والے سے پوری تفہیم
اور اس کے کلمات سے آگاہی نہ ہو اور اس کے صدق پر وثوق کامل نہ ہو اس وقت تک
اس کی بات دوسرے سے نقل نہ کرنی چاہیے

آداب السماع

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعُوذٍ عَنْ
عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِينَ بَنِي سَلَى
فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَا جَلَسَتْ مِنِّي
فَجَعَلْتُ جُوبِي رِيَاءً لَنَا يَصُحُّرُنِ
بِاللَّهِ وَيُنْدُبُنِ مَنْ قَتَلَ
مَنْ أَبَا بَنِي بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ أَحَدٌ
لَهُنَّ وَفِيهَا بَنِي لَعْلَمَ مَا فِي عَيْنِ
فَقَالَ دَعْنِي هَذِهِ وَقُوْنِي بِالَّذِي
كُنْتِ تَقُوْنِينَ (بخاری)

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
دَخَلْتُ عَلَى قُرَيْشَةَ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي
مَرْثَدٍ ابْنِ الْأَنْصَارِيِّ فِي عَرْسٍ
وَإِذَا جَوَارِ لَيْعَتَيْنِ فَقُذْتُ إِلَى
صَاحِبِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَمَرَّ أَهْلِي بَدْرًا يَفْعَلُ هَذَا
عِنْدَ كَرَفَتِهِ الْجَلِيسَ بِنِ شَيْئٍ فَ
سَمِعَهُ مَعَنَا وَإِنْ شِئْتُ فَأَذْهَبُ

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفرہ سے
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لے آئے اور میرے پاس اس وقت آتے جبکہ
میں اپنے شوہر کے گھر رخصت کی گئی تو آپ
میرے گھونٹنے پر اس طرح آئیے جیسا کہ تو
بیٹھا ہے درجہ کا خطاب راوی حدیث کی
طرف سے ہے پس ہماری چھوڑیاں رونے لگی
بھی گزیرے باپ اور چچاؤں کے اوصاف
کاٹنے لگیں جو غزوہ بدر میں شہید ہوئے تھے
دفعۃً ان میں سے ایک کہنے لگی کہ ہم میں نہ ہی
ہے جو ابندہ کے واقعات سے باخبر ہے
آپ نے فرمایا اس بات کو چھوڑ دے اور
جو کچھ پہلے کہہ رہی تھی وہی کہے جا ۔

حضرت عامر بن سعد کہتے ہیں کہ میں
کعب کے بیٹے قریشہ اور ابو مسعود انصاری کے
پاس ایک ولیمہ کی تقریب میں گیا تو کعب کی بہن
ہوں کہ وہاں چند لڑکیاں گارہی ہیں میں نے
کہا اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ
اور اسے غزوہ بدر میں شریک ہونے والی
تھا اسے پاس لگایا جاتا ہے اور تم بیٹھے
کھینچ رہے ہو ان دونوں نے جواب دیا کہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

عن أبي بكر بن عبد الله بن محمد بن
 رسول الله صلى الله عليه وسلم
 في بعض من غزاه في ثمان مائة
 من غزاه جارية سوداء فقالت
 يا رسول الله اني كنت نذرت
 ان ارددك الله صابحا ان غزيت
 بيت يديك بالانبياء والتعني فقال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
 كنت نذرت فغزيت فادفع
 خديك فغزيت فادفع اليك اليك
 وهي تغرب ثم دخل علي وهي
 ثم دخل عثمان وهي تغرب ثم دخل
 ثم دخل علي وهي تغرب ثم دخل
 عثمان وهي تغرب فلما دخلت ثم
 يا عثمان يا عثمان يا عثمان

دن کو زمین پر ڈال دیا ؟

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میرے والد ابو بکر صدیقؓ عید الفضحیٰ اور ایام قشربق کے دنوں میں میرے پاس آئے اور میرے پاس انصار کی لڑکیاں بیٹھی روتیں بجا رہی تھیں اور گارہی تھیں اور ایک روایت میں ہے کہ معرکہ بعاث میں جو بجزیرہ شکار انہوں نے کئے تھے وہ گارہی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا اڑھے لیٹے تھے تو ابو بکرؓ نے ان لڑکیوں کو دھمکایا تو حضورؐ نے اپنا منہ مبارک کھول دیا اور فرمایا ابو بکر! انہیں چھوڑ دو۔ کیونکہ ایام مناعیہ کے دن ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ دن ہماری عید کا ہے ؟

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ
بِالصِّدْقِ لَقَدْ دَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمًا هَذَا
جَارِئَتَانِ فِي أَيَّامٍ مِمَّا نَدَا قِيَانُ تَضَرُّعًا
وَفِي رُكَايَةٍ تَغْنِيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْفُسُ
يَوْمَ بُعَاثَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُتَغَنٍّ بِتَوْبِهِ وَأَنْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ
فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ
فَالِهَآ أَيَّامَ عِيدٍ فِي رِوَايَةٍ يَأْتِي بِكَ
إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا

(صحیحین)

سماء کی نسبت علماء مختلف خیال ہیں بعض اس کی حرمت کے قائل ہیں اور بعض حجاز کے لیکن جو جو ز کے قائل ہیں وہ اس پر نہایت کڑی شرط عائد کرتے ہیں نیز جو اس کی حرمت کے قائل ہیں ان کی تعداد زیادہ ہے اس لئے اس کا سننا ناجائز ہے حضرت امام غزالیؒ نے اس بحث کو احیاء العلوم میں شرح و بسط سے لکھا ہے جن اصحاب کو تفصیل و تحقیق مطلوب ہو وہ احیاء العلوم کا مطالعہ فرمائیں ؟

شکار اور ذبح کے آداب

يَسْأَلُكَ مَاذَا أَحَلَّ نَحْمُ قُلْ
أَحَلَّ لَكُمْ لَطِيبَاتُ مَا عَلِمْتُمْ مِنْ

دائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم لوگ آپ سے دریافت کرنے ہیں کہ کون کون سی چیزیں ان کے لئے

الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُغَلِّبُونَهُنَّ بِمَا
عَلَّمَكُمُ اللَّهُ مِنْهَا مَسْكِنٌ عَلَيْكُمْ ذُرَاؤُ
نَحْمَدُ اللَّهَ عَلَى مَا تَقَرُّوا بِهِ
إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ

(المائدہ - ۸۰ - پارہ ۶)

عَنْ عَبْدِ بَنِي حَاتِمٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَا أَرْسَلْتُ كَلْبَكَ فَادْكُرَا
مُحَرِّمًا لِلَّهِ فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ
فَاذْكُرْ كَتَمَهُ حَبًّا فَادْبَحْهُ وَإِنْ أَدْرَكَهُ
فَذَقْ قُلْ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُفَّهِ وَإِنْ
أَكَلَ مِنْهُ فَادْبَحْهُ
فَإِنَّمَا أَوْدَكَ لِنَفْسِهِ وَإِنْ رَجَبَتْ
مَعَكَ كَلْبُكَ كَلْبًا حَبْرًا وَفَدَّ قَتْلَ قَتْلًا
نَا حَلَّ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي يَهْبِطُ قَتْلًا
وَإِذَا رَمَيْتَ بِمِصْبُوحِكَ فَادْكُرْ نَسَمَ
اللَّهُ فَإِنْ خَابَ عَنْكَ يَوْمَ قَتْلِهِ
تَجَدَّدَ فِيهِ إِلَّا أَثَرَهُ فَمِنْكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ

حلال کی گئی ہے۔ سو آپ اُن کو سمجھائیں کہ حلال
منقصری چیزیں تمہارے لئے حلال کر دی گئی
ہیں۔ اور شکاری جانور جو تم نے شکار کے لئے
مددگار کئے ہوں اور حبیب کہ تم کو خدا نے
سلکھا رکھا ہے۔ ویسا ہی تم نے اُن کو سلکھا دیا
ہو۔ تو یہ جانور جو تمہارے لئے پکڑ رکھیں اور
وہ ذبح کرنے سے پہلے مر جائیں تو ان کو
کھا لو۔ مگر شکاری جانور چھوڑتے وقت خدا
کا نام لے لیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو
بے شک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔
حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تم اپنا مددگار یا ہواکتا شکار کے لئے چھوڑ دو
تو خدا کا نام لے لیا کرو۔ پھر اگر گتہا تو ہمارے
لئے شکار کو پکڑ رکھے اور تم شکار کو زندہ
پالو تو اسے ذبح کرو۔ اور اگر اس حال میں
پاؤں کتے نے شکار کو مار ڈالا ہے۔ لیکن اس
میں سے کچھ کھا یا نہیں تو بھی اسے کھا لو۔
اگر اس نے کھایا ہے تو پھر نہ کھاؤ۔ کیونکہ
اس نے اپنے لئے شکار پکڑا ہے۔ اور اگر تم
اپنے لئے کئے ہو اور گتہا بھی شریک پاؤں
اس نے شکار کو مار ڈالا ہے۔ تو ایسی شکار
کو بھی نہ کھاؤ۔ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ دونوں

وَأَن تَجْعَلُوا لَهُ شُرَكَاءَ مِن دُونِكُمْ
فَأَن تَكُونُوا أَتَقَاتِلُونَ

صحیحین

تو میں سے کسی سے شکر کو قتل کر سکتا ہے
اور جب تم اپنا پیر سے کہو تو خدا کا نام لے کر
درو، اور اگر تم نہ شکر نہ کہو تو خدا کا نام لے کر
اور تم اس میں ایسا تیرے نشان کے لڑا
اور کوئی نشان نہ پاؤ، یہ سب اس بات کو
کہ وہ سب ان میں دو با ہو اور نہ لڑا
حضرت عدی سے روایت ہے کہ میں

نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کھانا سے ہونے
کے کو شکر اور چھوڑتے ہیں، آپ نے فرمایا
جس شکر کو کھانا سے ہمارے سے پھر
سے انہیں کھانا میں نہ عرض کیا، اگرچہ
کے شکر کو، رسول اللہ، فرمایا اگرچہ ہمارے
میں سے عرض کیا ہم از باقی شکر پر چھوڑتے ہیں
فرمایا جو چیز نہ ختم ہواں سکے در گوشت میں
نہوڑ کر جائے اس سے شکر نہ ہو، اور
کھانا، در جو چیز شکر کو تو چھوڑ گئے، در
اس سے شکر مر جائے تو وہ موقوف ہے
اُسے مت کھاؤ

نافع بن خدیج سے روایت ہے کہ
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کل کافرون
سے ہمارے کو بھیڑ سونے والی سپہ، اور
بہار سے ہمارے بھیڑی نہیں ہے، تو یہ بھیڑ
سے ذبح کریں، آپ نے فرمایا جو چیز خون

مِنْ دُونِ شَرِّكَائِهِمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ شُرَكَائِي كُفَرَاءُ أَفَأَكُلُهُمْ
قَالَ كَلَّهَا أَفَكُنْ عِيَالًا قُلْتُ فَإِنِ
فَتَنَنِي قَالَ فَإِنِ فُتِنْتُ لَأَكُلَنَّ
بِأَمْرِ رَأْسِي قَالَ كَلَّهَا مَا خَلَقَ وَرَدَّ
صَابَ بِمَرْفَعِهِ فَتَنَنِي فَأَدْنَى شَيْئًا
فَأَكُلُهُمْ

صحیحین

عَنْ رَفِيعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ كُفَرَاءَ أَفَأَكُلُهُمْ
قَالَ لَبَسَتْ مَعَنَا ذَاكَ أَكُلُ بَعْرِ بَارِئٍ
قَالَ مَا نَجَّاهُ رَحْمَةً وَذَكَرَ اسْمَهُ
فَأَكُلُهُمْ لَيْسَ الْبَشَرُ وَالْبَطْنُ وَالْأَكْلُ

لَا تَزَالُ مِنْكُمْ نَفْسٌ مِّنْكُمْ
فَمَلَأَ الْغَبَشَ (مُحَمَّد)

مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَرْحِلْ
فَلْيَرْحِلْ فِي لَبَاسِهِ الْيَوْمِ
وَلْيَلْبَسْ ثِيَابَهُ الْيَوْمِ
فَإِنْ كَانَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ مِّنْكُمْ
فَلْيَرْحِلْ فِي لَبَاسِهِ الْيَوْمِ
وَلْيَلْبَسْ ثِيَابَهُ الْيَوْمِ
(مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ
يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ مِّنْكُمْ
فَلْيَرْحِلْ فِي لَبَاسِهِ الْيَوْمِ
وَلْيَلْبَسْ ثِيَابَهُ الْيَوْمِ

مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَرْحِلْ
فَلْيَرْحِلْ فِي لَبَاسِهِ الْيَوْمِ
وَلْيَلْبَسْ ثِيَابَهُ الْيَوْمِ
فَإِنْ كَانَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ مِّنْكُمْ
فَلْيَرْحِلْ فِي لَبَاسِهِ الْيَوْمِ
وَلْيَلْبَسْ ثِيَابَهُ الْيَوْمِ

جو اپنے زمانہ میں پیدا ہوا ہے اس کے کوئی لنگر
میں دانستہ اور خون و شمشیر کے جوش و
اس کی وجہ سے کہ اس کے وقت بھل و کوتاہی
اس سے کہ وہ بڑی سست اور خون بہا
کہ وہ اہل حبش کی چھری ہے

حضرت شہداء بن اوس سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تم لوگو! جسے چاہے وہ اپنے کو اپنے
پاس سے توڑ دے اور اپنے کو اپنے
اپنے طریق سے قتل کر دے اور جانور کو قتل کر دے
تو ایک تحریر کے ساتھ رج کر دے یعنی تم میں
سے ہر ایک شخص کو اپنی چھری تیز کر لینی اور
ذبیحہ کو راحت پہنچانی چاہیے

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ
میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
کہ آپ چار پائے یا چار پائے کے عارہ کسی
اور جاندار کو نشانہ بنانے اور قتل کرنے کے
لئے باندھے جانے سے منع فرمایا کرتے تھے

حضرت ابو ذر غفاری سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تم لوگو! جسے چاہے وہ اپنے کو اپنے
پاس سے توڑ دے اور اپنے کو اپنے
اپنے طریق سے قتل کر دے اور جانور کو قتل کر دے
تو ایک تحریر کے ساتھ رج کر دے یعنی تم میں
سے ہر ایک شخص کو اپنی چھری تیز کر لینی اور
ذبیحہ کو راحت پہنچانی چاہیے

کائی جائے اور چار پایہ زندہ ہو تو وہ چیز مردہ
ہے اس کا کھانا جائز نہیں :

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ غیر محرم کے لئے شکار مباح ہے اور یہ بھی جائز ہے
کہ کسی سدھائے ہوئے شکاری جانور کے ذریعے شکار کرے جیسے چنیا، کتہ اور باز وغیرہ جیسے
اور کتے کے سدھائے ہوئے ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ جس جانور کو پکڑیں اسے کھائیں نہیں
اور باز وغیرہ شکاری پرندوں کے سدھائے ہوئے ہونے کی علامت یہ ہے کہ جب ان کو
ان کا ایک بلائے وہ چلے آئیں خواہ شکار کے پیچھے ہی جا رہے ہوں اگر یہ علامت نہ پائی
جائے تو ان کا شکار کیا ہوا حلال نہیں :

شکار کرنے کا طریق یہ ہے کہ شکاری جانور کو بسم اللہ پکڑ چھوڑے پس اگر وہ جانور زخمی
کرے اور وہ جانور مر جائے تو اس کا کھانا حلال ہے اور اگر کتا اس شکار سے کچھ کھائے تو اس کا
کھانا جائز نہیں اور نہ کھائے تو کھانا درست ہے اور اگر بکری شکار کو زندہ پائے تو پھر وہ ذبح
کے بعد حلال نہیں ہوتا اگر بسم اللہ پکڑ کر تیر بھینکا جائے اور شکار زخمی ہو کر مر جائے تو وہ شکار
حلال ہے اور اس کا کھانا جائز ہے، غیل کے غر سے جو شکار کیا جائے وہ جب تک ذبح نہ کی
جائے حلال نہیں ہوتا، در بندوق کی گولی کا بھگی ہی حکم ہے، مجوسی بہت پرست اور مردہ کا شکار
کیا ہوا جانور حلال نہیں :

جو زندہ کو ذبح کرتے وقت چار رگوں کا کاٹنا ضروری ہے، ایک وہ رگ جس سے سانس بند
جاتا ہے، اور دوسرے وہ رگ جس سے کھانا پینا بند جاتا ہے، در تیسرے اور چوتھے وہ دو ہیں
جو خون کی آمد و رفت کا باعث ہیں، اور چارویں میں انہیں شہ رگ کہتے ہیں، شہ رگ میں سے اگر
ایک نہ لگتی تو جسمی ذبیحہ حلال ہو جاتا ہے :

آداب البیع

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُفْرَانُ

الْحَلْفُ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يَفْقَهُ ثُمَّ
يَحَقُّ (مسلم)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلِمُهُمُ
اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُنْظِرُ إِلَيْهِمْ
وَأَلْهَمَ عَلَى الْبَيْعِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ جَاءَنَا
وَحُضِرُوا مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
أَمْسِلْ وَأَمْنَانُ وَالْمَنْفِقُ سِدْقُهُ
بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ (مسلم)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ
يَمِينُهُمْ فِي بَيْعِهِمْ وَبَيْعِهِمْ
وَبَيْعُهُمْ (مسلم)

بیچ کا مفصل بیان حقوق عباد میں گزر چکا ہے

آداب النکاح

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ

زیادہ قسمیں کھانے سے اپنے آپ کو بچاؤ۔
کیونکہ کثرت سے قسمیں کھانا کبریٰ کو رواج
دیتا ہے۔ مگر بہت کو مٹاتا ہے۔

حضرت ابو ذر بنی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا
میں طرح کے آدمی ہیں جن سے حفاظت
کے دن بات تک بھی نہیں کرے گا۔ اور
ان کو نظر رحمت سے دیکھے گا اور ان کو
وردناک عذاب ہوگا۔ حضرت ابو الدرداء نے
عرش کیا وہ ناامید ہوئے اور نہایت ٹوٹے
میں پڑے۔ یہ رسول اللہ وہ کون ہیں آپ
نے فرمایا اے بزرگواروں سے نیچے ازار لگانے
والے دے کر احسان رکھنے والے۔ اور جو بی
قسم سے مال کی نکاحی کرنے والے۔

حضرت ابو سعید نے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
امانت وار ہو اگر قیامت کے روز پیروں
اور محمد پیروں اور شہیدوں کے ساتھ ہو گا۔

حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شرعی

دَالِیْضَةُ (ترغمی)

عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا
 يَسْتَحْيِي مِنْ لَحَقِّ لَا تَأْتُوا التَّسَارُعَ فِي
 الدُّبَابِ عَنْ دَفِي رَدَايَةِ ابْنِ دَاوُدَ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى مَرَاتَهُ فِي دَيْرٍ
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَوْ أَنَّ
 أَحَدَكُمْ إِذَا ارَادَ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةً قَالَ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ جَبَلًا أَوْ شَيْطَانًا وَجَبَلًا
 أَوْ شَيْطَانًا مَا رَزَقْنَا ثَمَرًا قَدْ رَزَقْنَا
 بَيْنَهُمَا فِي ذَٰلِكَ لَكُلٌّ لِكُلٍّ لِيُخَالِفَ الشَّيْطَانُ
 أَبَلًا

(صحیحین)

سے ہمبستر ہو لیکن ہر حالت میں وحشی فی اللہ ہو اور
 حالت حیض میں عورت کے پاس جانے سے
 پرہیز کرو ۛ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا حق بات
 سے نہیں شرماتا تم وحشی فی اللہ کے ترکب
 نہ ہونا اور ابوساؤد کی روایت میں آیا ہے کہ
 حضورؐ نے فرمایا وحشی فی اللہ بر کرنے والا
 ملعون ہے ۛ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی
 شخص اپنی بی بی سے ہمبستر ہوتے وقت کہے گا
 کہ اے خدا ہم سے شیطان کو دور رکھ اور جو کچھ تو
 ہمارے لئے نصیب کرے اس سے بھی شیطان
 کو دور رکھ تو اس موقع پر اگر دونوں کی تہ پر
 میں بھی ہو گا تو شیطان اس سے بھی نفرت نہ پہنچا دے گا

آداب الولیمہ (شادی کا کھانا)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا أَدْرَاكَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَحَدٍ
 مِنْ نِسَائِهِ مَا أَدْرَاكَ عَلَى زَيْنَبَ أَوْ
 كَمَلَةَ

(صحیحین)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ
 السلام نے جس عورت پر بھی بی بی زینب
 کو نکاح میں منے پر ولیمہ کیا کسی اور بی بی پر
 اتنا ولیمہ نہیں کیا آپؐ سے بی بی زینب کو نکاح
 میں لانے پر ایک بکری کا ولیمہ کیا ۛ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَوْفٍ أَنْزَصَةً فَقَالَ مَا هَذِهِ
قَالَ إِنْ تَرَفَعَتْ أَعْرَافُ عَلَى وَدُنِ
تَوَاجِعَ مَنْ ذَهَبَ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ
(وَلِيُحْمَدَ لَوْ بِشَاةٍ) (صحیحین)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَيْمَةِ يُدْعَى لَهَا
أَنْ غَبَا وَوَيْتَرَ أَنْ غَضِبَ وَمَنْ
تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَ
رَسُولَهُ (صحیحین)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كُثَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا
دُعِيَ أَحَدُكُمْ فِي الْوَيْمَةِ فَلْيَأْكُلْهَا
وَقِيْ رِوَايَةً بِإِسْنَادٍ مُّجْتَمِعٍ عَرَسًا
كَانَ أَذَى دَرَّةٍ (صحیحین)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دُعِيَ فَمَنْ جِئَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف
کے کپڑوں پر زردی کا دھبہ دیکھ کر فرمایا کہ
یہ کیا ہے انہوں نے عرض کیا میں نے کھجور
کی گٹھلی کے ہونسن سونے پر ایک عورت سے
نکاح کیا ہے حضور نے فرمایا خدا تجھے برکت
دے تو ویمہ کہڑاں اگر چہ ایک کبھی ہی ہوتی ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے
بدتر کھانا اس ویسے کا ہے جس کے لئے مالدار
بائے جائیں اور محتاج چھوٹے بیٹے ہائیں اور
جو شخص بلا عذر دعوت ویمہ قبول نہ کرے تو
اُس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تم میں سے کوئی شخص ویسے کی دعوت میں
بلایا جائے تو اسے دعوت میں آنا چاہیے
اور مسلم کی آپ روایت میں آیا ہے کہ اسے
دعوت قبول کر لینا چاہیے دعوت شادی
کی پویا اس قسم کی کوئی اور ہے

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص کھانے کے لئے جائے اور اس نے

وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِهِ عَوْدَةً فَغَسَّ
أَرَقَّاقًا وَخَرَجَ مُغَيَّرًا رَابِدًا

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ
قَالَ نَحْيُ بْنُ سَوَّلٍ أَمَّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ جَابِلٍ دَعَاؤُهُ لَمَّا يَدْفِنُ

میتہ اور اس کے رسول کی تدفین کی وجہ
بن جائے اور موت پر پہنچے تو وہ چھوٹا ہو جائے
گیا اور لوٹ کر باہر آیا

حضرت عمر بن خطاب سے روایت
سیدہ زکریا خاتون نے بیان کیا ہے کہ وہ حضرت زکریا
کی دعوت سن کر کہنے سے منع فرماتے ہیں

آداب عیادت مرضی (یعنی بیمار پر کسی کے آداب)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ قَالٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ
مَنْ يَمُرُّ بِوَجْهِهِ أَوْ يَمُرُّ بِوَجْهِهِ
عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَكَ
مَنْ يَمُرُّ بِوَجْهِهِ أَوْ يَمُرُّ بِوَجْهِهِ
خَوْفٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَتَحِيَّ بِيَدٍ حَبِيَّةٍ

بیمار

جو مریض کے آداب سے روایت ہے کہ وہ
میں سے غیبی حکم سے فرمایا ہے کہ جو
اور بیمار کی جگہ پر پہنچے اور وہ قیامت کے دن
حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک
مسلمان اپنے بھائی مسلمان کی بیماری
کے لئے جاتا ہے تو جب تک کہ بیمار کو
کریکے واپس نہ آئے بہشت کی مسرت میں
میں رہتا ہے

حضرت ابن عباس سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار
کی عیادت کے لئے اس کے پاس تشریف
لے گئے اور آپ کو نو عدد تھا کہ جب کسی
مرضی کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو
اس کے فرمائے تم کچھ خوراک نہ کرو اور

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ قَالٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ
مَنْ يَمُرُّ بِوَجْهِهِ أَوْ يَمُرُّ بِوَجْهِهِ
عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَكَ
مَنْ يَمُرُّ بِوَجْهِهِ أَوْ يَمُرُّ بِوَجْهِهِ
خَوْفٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَتَحِيَّ بِيَدٍ حَبِيَّةٍ

شفا عنایت فرماتے تو مرخص تندرست ہو جاتا ہے مگر یہ کہ اس کی موت آن پہنچی ہو ۛ

عیادت سے بیمار کو ایک گونہ تسلی ہوتی ہے اور تسلی سے طبیعت کو تقویت پہنچتی ہے اور طبیعت کی تقویت سے ازالہ مرض ہوتا ہے اس لئے بیمار پر کسی کا حکم دیا گیا ہے علاوہ اس کے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس طرح اتفاق اور میل ملاپ نہ ہوتا ہے جس سے بہت سی برکات و خیرات پیدا ہوتی ہیں ۛ

قریب الموت کے پاس بیٹھنے والوں کےداب

حضرت ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مَرُودوں کے سامنے لا الہ الا اللہ کہہ کیا کرو ۛ

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیمار یا قریب الموت کے پاس جاؤ تو دعائے خیر کرو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو خوشہ اس پر آمین کہتے ہیں ۛ

حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مَرُودوں یعنی قریب الموت لوگوں کے پاس بیٹھ کر سورۃ یٰسین پڑھا کرو ۛ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمِنُوا مَوْتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

رسلم
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَضَعْتَ لِمَرِيضٍ أَوْ أَمْنَيْتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ

رسلم
عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا سُورَةَ يٰسِينَ عَلَى مَوْتَائِكُمْ

ابوداؤد ابن ماجہ

جب کسی مرتضیٰ پر علامات موت ظہور کرنے لگیں تو مسنون یہ ہے کہ اس کا منہ نیلے کی طرف کر دیا جائے بشرطیکہ مریض کو تکلیف نہ ہو اور پھر باوازا بلند اس کے سامنے کلڑ شہادت

پڑھیں، تاکہ مرہن اس کو سن کر خود بھی پڑھے اور اس بشارت کا مستحق ہو جائے، جو صحیح احادیث میں وارد ہوئی ہے کہ جس کا آخری کلام لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ ہوگا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور یہ بھی مستحب ہے کہ اس کے سامنے سورہ یٰسین پڑھی جائے، کیونکہ اس سورت میں شریعت اسلامی کی تعلیم کا خلاصہ مذکور ہے، اور حدیث میں اس کو قلب قرآن کہا گیا ہے تو اس سورت کا پڑھنا تو یہاں شریعت اسلامی کی تمام ضروری باتوں کو یاد دلانا ہے ۔

میت کے غسل اور تکفین کے آداب

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغَاثُوا فِي الْكَفْنِ فَإِنَّهُ يَسْلُبُ سَلْبًا سَرِيعًا.

(ابوداؤد)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کفن میں غلو نہ کرو، کیونکہ وہ بہت جلد سلب کر لیا جاتا ہے یعنی پڑا ہوا جاتا ہے ۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کفین اگر گراں بہا کپڑے میں کفنانے کی ضرورت نہیں بلکہ سادگی اختیار کرنی چاہیے، کیونکہ کفن ایک ایسی چیز ہے جو مٹی میں جا کر چند روز کے بعد مٹی ہو جائے گی، اس لئے اس میں فضول خرچی کی ضرورت نہیں، بلکہ یہ فضول خرچی بھی دیگر فضول خرچیوں کی طرح حرام اور ناجائز اور موجب وعید خدا پر ہے ۔

جنازے کے ساتھ چلنے کے آداب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا.

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے کے پیچھے چلا اور اسے تین دفعہ کندھا دے لیا، تو اس نے جنازے کا حق اپنے اوپر سے ادا کر دیا ۔

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ ہم

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَهُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ
فَرَأَى نَاسًا رُكِبَ نَاقًا قَالُوا لَا تَسْجُدَنَّ
أَنْ مَلَكَ اللَّهُ عَلَى أَقْدَامِهِمْ
وَأَنْتُمْ عَلَى ظُهُورِ الدَّوَابِّ

(ترمذی)

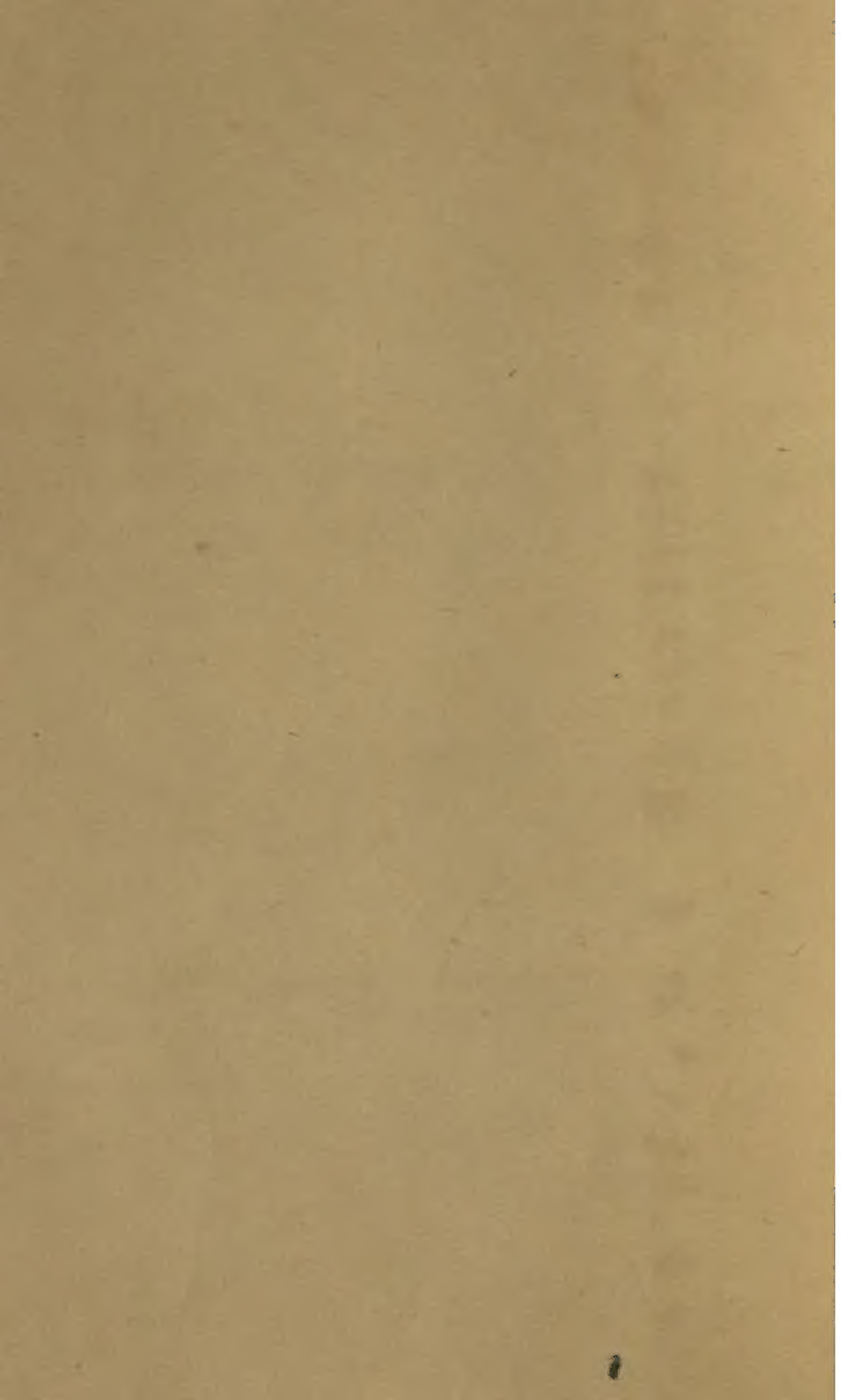
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْرِسُ
مَعْرُوفٍ فَرَكِبَهُ حِينَ انْصَرَفَ مِنْ
جَنَازَةِ ذَابِنٍ وَحَدَا حَوْشَنَ نَفْسِي
خَوْلَةً (مسلم)

لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک
جنازے کی مشانیت میں نکلے، تو حضور
صلعم نے چند لوگوں کو سوار دیکھ کر فرمایا کیا
تمہیں شرم نہیں آتی کہ خدا کے فرشتے تو پیادہ
چلے جاتے ہیں، اور تم چارہ پاؤں کی پیٹھ پر
سوار ہوئے جا رہے ہو؟

حضرت جابر بن سمرة کہتے ہیں کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بے زین کا گھوڑا
لایا گیا، تو آپ اس پر سوار ہوئے، جب کہ
ابن واہلج کے جنازے سے واپس تشریف
لائے اور ہم آپ کے ارد گرد چل رہے تھے؟

پہلی حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جنازے سے واپس آتے ہوئے سوار ہونا
جائز ہے، مگر جنازے کے ساتھ سوار ہو کر چلنا جائز نہیں، مگر بضرورت شدید جائز ہے
بلا ضرورت درست نہیں؟







اسلامیات

کیمیائے سعادت اُردو ترجمہ غایت اللہ دس روپے

کشف المحجوب مجلد مولوی محمد حسین چھ روپے

حجۃ اللہ البالغہ عبدالحق دہلوی بارہ روپے

بہشتی زیور مدلل اشرف علی تھانوی بارہ روپے

بہشتی زیور مجلد . . . چھ روپے

قصص الانبیاء کلاں مجلد چھ روپے

تذکرۃ الاولیاء چار روپے

پاکستان سے { نیم حجازی تین روپے

دیارِ حرم تک

ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور



مظاہر حق اُردو ترجمہ شرح مشکوٰۃ شریف مع ترمیم

چار جلدوں میں مجلد الگ الگ مکمل یہ چالیس روپے

تحریر صحیح مسلم شریف مترجم اُردو مع شرح

دو جلدوں میں مجلد الگ الگ یہ چوبیس روپے

تحریر البخاری مترجم اُردو مکمل مجلد بارہ روپے

تاریخ اسلام مکمل چھ حصوں میں یکجا۔ دس روپے

سن ہجری سے ایک صدی قبل تا ۱۳۶۸ھ

تاریخ حضرت اسلام محمدین فوق چھ روپے

تشریح التشریح العقائد للنبراس

مجلد دس روپے

ناشران

ناشران